میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر
آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پیر سیّد خضر حسین چشتی

شبیر برادرز

Marfat.com

میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر

آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد نمبر 3

پیر سید خضر حسین چشتی

شبیر برادرز

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

DATA ENTERED
2/1/1

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

آلِ رسول ﷺ

جلد نمبر 3

باہتمام: ملک شبیر حسین

سن اشاعت نومبر 2013ء / ذی الحج 1434ھ

سرورق النافع گرافکس لاہور

قیمت روپے

شبیر برادرز

شبیر برادرز (رجسٹرڈ) زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
معرفت آلِ محمد کیا ہے؟	
حدیث نمبر ۴۳۶:	۱۷
ولایت کے معانی	۱۸
حدیث نمبر ۴۳۸: محبت علی اور جنت کے کئی محلات	۲۰
محبت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۰
حدیث نمبر ۴۳۹: قائد امت	۲۲
حدیث نمبر ۴۴۰: اولیاء اللہ کے پڑوسی	۲۴
حدیث نمبر ۴۴۱: علی میری جان ہے	۲۵
حدیث نمبر ۴۴۲: علی ذوالقرنین ہیں	۲۷
جناب ذوالقرنین	۲۹
شان نزول	۲۹
کیا ذوالقرنین نبی تھا؟	۳۰
○ آپ کا مختصر تعارف	۳۱
ایک اور ذوالقرنین	۳۲
اسکندر کو ذوالقرنین کیوں کہا جاتا ہے؟	۳۲
القصہ	۳۴
ذوالقرنین کو یہ سب کچھ نبوت کے ادب کی وجہ سے میسر ہوا	۳۶
الغرض	۳۸
حدیث نمبر ۴۴۳: امت رسول کا ذوالقرنین	۳۸
حدیث نمبر ۴۴۴: میں وہ ذوالقرنین ہوں	۳۹
حدیث نمبر ۴۴۵: غیب کی کنجیاں	۴۰
حدیث نمبر ۴۴۶: کتاب اللہ کا عالم	۴۰
حدیث نمبر ۴۴۷: فصل الخطاب	۴۰
حدیث نمبر ۴۴۸: ترجمان وحی خدا	۴۱
حدیث نمبر ۴۴۹: برھان خداوندی	۴۱
حدیث نمبر ۴۴۹: خازن علم خدا	۴۱
حدیث نمبر ۴۵۰: صوت رعد	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۱: ہزار صحیفے	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۲: دنیا کی ہر لغت کا عالم	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۳: مرسوخ فی العلم	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۴: قمیص	۴۳
حدیث نمبر ۴۵۵: سورج سے گفتگو	۴۴
حدیث نمبر ۴۵۶: میں واقف ہوں	۴۵
حدیث نمبر ۴۵۷: اسد اللہ الغالب	۴۶
خواجۂ اجمیر	۴۷
حدیث نمبر ۴۵۸: محبت اہل بیت کی علامت	۴۸
حدیث نمبر ۴۵۹: علی واہل بیت کی محبت	۴۹
حدیث نمبر ۴۶۰: قیامت کے دن چار سوال	۴۹
حدیث نمبر ۴۶۱: چہروں کی چمک	۵۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
خواجہ غریب نواز	۵۲
حدیث نمبر۴۶۲: نور منبروں پر	۵۴
حدیث نمبر۴۶۳: نور کے منابر	۵۵
حدیث نمبر۴۶۴: جنت کا تالہ اور چابی	۵۶
حدیث نمبر۴۶۵: کنجیوں کے دو گچھے	۵۷
حدیث نمبر۴۶۶: اسلام میں پہلا رخنہ	۵۹
حدیث نمبر۴۶۷: علی کے بعد کیا ہوگا	۶۰
حدیث نمبر۴۶۸: جنت کا دابہ	۶۰
دَابَّۃُ الْاَرْض — دَابَّۃُ الْجَنَّۃِ —	۶۱
زمین کا دابہ کیسا ہوگا	۶۲
موسیٰ علیہ السلام کا عصا — سلیمان علیہ السلام کی انگشتری	۶۳
علی علیہ السلام دَآبۃُ الجَنَّۃ ہے	۶۴
حدیث نمبر۴۶۹: سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی	۶۵
حدیث نمبر۴۷۰: عصائے موسیٰ علیہ السلام	۶۵
حدیث نمبر۴۷۱: پہاڑوں کا وزن جاننے والا	۶۷
حدیث نمبر۴۷۲: مخلوق کے اعمال پر نظر	۶۹
حدیث نمبر۴۷۳: اللہ کے نزدیک حجت	۷۴
حدیث نمبر۴۷۴: علی کی اطاعت فرض ہے	۷۴
حدیث نمبر۴۷۵: ولایت امیر المؤمنین	۷۵
ولایت علی کب سے — کہاں تک	۷۶
حدیث نمبر۴۷۶: ہاتھ پاؤں چومنا	۷۸
حدیث نمبر۴۷۷: دروازۂ جنت اور ندائے یا علی	۸۰
حدیث نمبر۴۷۸: امام مبین	۸۰
حدیث نمبر۴۷۹: میں وہ امام مبین ہوں	۸۱
حدیث نمبر۴۸۰: علی نے ذات باری کی قسم اٹھا کر فرمایا	۸۲
حدیث نمبر۴۸۱: مولائے بریہ	۸۳
حدیث نمبر۴۸۲: شہد کی مکھی نے کہا	۸۴
حدیث نمبر۴۸۳: ارشاد فاروق	۸۵
محبوب الٰہی	۸۶
حدیث نمبر۴۸۵: وہ شخص بھی افضل ہے	۸۷
حدیث نمبر۴۸۶: ہر آیت کے بارے میں	۸۷
حدیث نمبر۴۸۷: حق اس کے ساتھ ہے	۸۸
حدیث نمبر۴۸۸: آسمان سے ستارہ علی کے گھر میں	۸۸
حدیث نمبر۴۸۹: علی اور ابن عبدود	۸۹۰
حدیث نمبر۴۹۰: عمامہ آسمان کی طرف بلند کیا	۹۱
حدیث نمبر۴۹۱: اس وقت میری کیفیت یہ تھی	۹۱
حدیث نمبر۴۹۲: نہ سردی نہ گرمی	۹ٹ
حدیث نمبر۴۹۳: لعاب دہن اور چشم علی	۹۳
حدیث نمبر۴۹۴: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: قم	۹۴
حدیث نمبر۴۹۵: نوے گنا فضیلت	۹۴
حدیث نمبر۴۹۶: شب معراج اور مولا علی	۹۵
حدیث نمبر۴۹۷: معراج کی رات خدا تعالیٰ نے پوچھا	۹۵
حدیث نمبر۴۹۸: امت تم سے غداری کرے گی	۹۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر۴۹۹: آگ میں اوندھا گرادے	۹۸
حدیث نمبر۵۰۰: تم علی سے کیا چاہتے ہو	۹۸
پانچ سو احادیث	۹۹
کرامات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
علی کی انگوٹھی	۱۰۴
پنگوڑے سے اتر کر	۱۰۵
آسمانوں کی راہیں	۱۰۶
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہد کی مکھیاں	۱۰۷
علم بزرخ	۱۰۸
آنے والے حالات کا ذکر	۱۰۹
علی کے گھر کی چکی	۱۱۱
بینائی چلی گئی	۱۱۲
بیمار و معذور ٹھیک ہو گیا	۱۱۴
کٹا ہوا ہاتھ جڑ گیا	۱۱۵
شہادت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۷
ازواج واولاد	۱۱۷
(۳) لیلیٰ بنت مسعود:۔	۱۱۷
(۴) اسماء بنت عمیس:۔	۱۱۸
(۵) امامہ بنت ابوالعاص:۔	۱۱۸
(۶) خولہ بنت جعفر بن قیس:۔	۱۱۸
(۷) ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی:۔	۱۱۸
(۸) ام حبیبہ بنت ربیعۃ التعلبہ:۔	۱۱۹
(۹) مسیاۃ بنت امراء القیس:۔	۱۱۹
کربلا میں	۱۱۹
جن سے سلسلۂ نسل جاری ہے	۱۲۰
جو پہلوان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے	۱۲۰
حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا	
نوری قبہ	۱۲۲
حدیث نمبر۱	۱۲۵
جوان کو محبوب رکھے	۱۲۵
حدیث نمبر۲	۱۲۶
ان کی جنگ میری جنگ، انکی صلح میری صلح	۱۲۶
حدیث نمبر۳	۱۲۷
مل جل کر	۱۲۷
حدیث نمبر۴	۱۲۷
جنت میں پہلے داخل ہونے والے	۱۲۷
حدیث نمبر۵	۱۲۸
سفید قبہ	۱۲۸
حدیث نمبر۶	۱۲۸
سوائے محمد واہل بیت محمد کے	۱۲۸
حدیث نمبر۷	۱۲۹
بہترین ہستیاں	۱۲۹
حدیث نمبر۸	۱۳۰
سب جہانوں میں سدا سرداریاں ہیں جن کے نام	۱۳۰
حدیث نمبر۹	۱۳۰
جنتیوں کے سردار	۱۳۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر ۱۰	۱۳۱
ان کا دشمن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن	۱۳۱
حدیث نمبر ۱۱	۱۳۲
مقامِ وسیلہ	۱۳۳
حدیث نمبر ۱۲	۱۳۴
دعائے رسول	۱۳۴
حدیث نمبر ۱۳	۱۳۵
سب سے پہلے چار ہستیاں	۱۳۵
حدیث نمبر ۱۴	۱۳۶
ساری زمین والوں سے برتر کہا گیا	۱۳۶
حدیث شریف — حزب اللہ — اور حزب الشیطان	۱۳۸
حسنین کریمین علیہما السلام	
حدیث نمبر ۱	۱۴۱
حَسن — حُسَیْن — مُحَسِّن — شَبّر — شُبَیر — مُشَبِّر	۱۴۱
حدیث نمبر ۲: ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر	۱۴۲
حدیث نمبر ۳: حسن وحسین	۱۴۳
حدیث نمبر ۴: رب کے حکم سے	۱۴۴
حدیث نمبر ۵: لعاب دہن ڈالا	۱۴۶
نام حسن وحسین حجاب میں	۱۴۷
حسن وحسین جنتی نام ہیں	۱۴۷
حدیث نمبر ۶: جنتی جوانوں کے سردار	۱۴۸
حدیث نمبر ۷: ایک فرشتے کی پہلی مرتبہ آمد	۱۴۹
حدیث نمبر ۸: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کو سونگھتے تھے	۱۵۰
حدیث نمبر ۹: دو ۲ پھول	۱۵۱
حدیث نمبر ۱۰: محبوبین	۱۵۲
حدیث نمبر ۱۱: محبت	۱۵۲
حدیث نمبر ۱۲: باپ بیٹوں سے افضل	۱۵۳
شباب	۱۵۳
حدیث شریف	۱۵۵
حدیث نمبر ۱۳: حسنین کے لیے خطبہ چھوڑ دیا	۱۶۰
حدیث نمبر ۱۴: مشابہت	۱۶۱
حدیث نمبر ۱۵: علی کی زرہ	۱۶۲
حدیث نمبر ۱۶: ماں اور دونوں بیٹے	۱۶۳
حدیث نمبر ۱۷: حبِ حسنین	۱۶۴
حدیث نمبر ۱۸: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا	۱۶۵
حدیث نمبر ۱۹: حسن کس سے — حسین کس سے؟	۱۶۶
حدیث نمبر ۲۰: گرمی سے پہلے	۱۶۶
حدیث نمبر ۲۱: میرے ماں — باپ قربان ہوں	۱۶۸
حدیث نمبر ۲۲: حسن تھے یا حسین (۲)	۱۶۹
حدیث نمبر ۲۳: جنتی — اور — دوزخی	۱۷۰
حدیث نمبر ۲۴: ماں باپ — نانا، نانی — چچا — پھوپھی	۱۷۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ماموں—— خالات	۱۷۱
حدیث نمبر۲۵: میرا رشتہ	۱۷۵
حدیث نمبر۲۶: شفاعت رسول	۱۷۵
حدیث نمبر۲۷: علی کی صلب میں	۱۷۷
حدیث نمبر۲۸: خدا کی قسم	۱۷۷
حدیث نمبر۲۹: زینت جنت	۱۷۹
حدیث نمبر۳۰: جنت کے دولہا	۱۷۹
حدیث نمبر۳۱: عرش کی بالیاں	۱۸۱
حدیث نمبر۳۲: جنت کے دروازے پر	۱۸۲
حدیث نمبر۳۳: حسنین کی سواریاں	۱۸۳
حدیث نمبر۳۴: میرے دونوں بیٹے	۱۸۴
حدیث نمبر۳۵: حسنین میری اونٹنیوں پر	۱۸۵
حدیث نمبر۳۶: ابلق گھوڑے	۱۸۶
حدیث نمبر۳۷: حسنین کے تعویذوں میں	۱۸۸
حدیث نمبر۳۸: وراثت	۱۸۹
حدیث نمبر۳۹: پشت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر	۱۹۱
حدیث نمبر۴۰: حسنین کو نظر لگ گئی	۱۹۱
حدیث نمبر۴۱: عرش کی تلواریں—— حسن وحسین	۱۹۴
حدیث نمبر۴۲: اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک	۱۹۵
قارئین!——	۱۹۶
تحریر تختیاں——	۱۹۶
جنت کا سیب—— اور—— حسنین کی کشتی	۱۹۸
جب حسنین گم ہوگئے——	۱۹۸
حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ! تیرا	۲۰۰
آخری خلیفۂ راشد حلیم آلِ محمد امیر المومنین سیّدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام	
نام ونسب	۲۰۲
القاب	۲۰۳
اہل کساء	۲۰۴
ولادت——	۲۰۵
ام فضل کا خواب	۲۰۶
قسم	۲۰۶
حدیث نمبر۱: حسن وجمال حسن	۲۰۷
حدیث نمبر۲: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی	۲۰۸
حدیث نمبر۳: جنت کا سردار	۲۱۰
حدیث نمبر۴: حسن کو محبوب رکھو!	۲۱۰
حدیث نمبر۵: ناف کو چوم لیا	۲۱۱
حدیث نمبر۶: ماں اور بیٹا	۲۱۱
حدیث نمبر۷: ثمرۂ رسول	۲۱۲
حدیث نمبر۸: عکس حسن رسول	۲۱۳
حدیث نمبر۹: چشمۂ نوش پیمبر	۲۱۴
حدیث نمبر۱۰: رکوع کی حالت میں——	۲۱۶
حدیث نمبر۱۱: جنت کا سیب	۲۱۷
ایک اور سیب	۲۱۹
حدیث نمبر۱۲: جب حسنین گم ہوئے	۲۱۹
امام حسن، بھائی حسین کی تلاش میں	۲۲۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
امام حسن علیہ السلام نے فرمایا	۲۲۳
صالح نے پوچھا	۲۲۴
پھر سوال کیا	۲۲۵
صالح اسلام کی آغوش میں	۲۲۵
مقام غور	۲۲۷
یہ انداز محبت	۲۲۸
حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ تیرا	۲۲۹
روشنی ہیں	۲۳۱
گستاخی کا انجام	۲۳۱
گداؤں کا ملجا —— فقیروں کا ماویٰ	۲۳۲
آپ کسی سوالی کو خالی نہ جانے دیتے	۲۳۳
خدا سے مانگنے والے کو	۲۳۴
عطا کے بعد معذرت	۲۳۵
اقلیم سخاوت کے تاجدار	۲۳۶
امام حسن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا	۲۳۹
اجڑے ہوئے چمن کو حسن نے بہار دی	۲۳۹
خلافت امام حسن	۲۴۰
آپ پر خنجر کا وار	۲۴۲
صلح کی وجہ	۲۴۳
خواب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۴۳
دمشق سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی	۲۴۴
زہر منگوانے والے میزبان کا انجام	۲۴۵
مروان —— اور —— ایسونیہ	۲۴۷
دوبارہ موصل میں	۲۴۸

عنوان	صفحہ
اس اندھے کا وار	۲۴۹
اندھے کا انجام	۲۵۲
امام حسن مدینہ منورہ میں	۲۵۲
حدیث معراج	۲۵۴
امام حسن نے امام حسین کو سینے سے لگالیا	۲۵۵
امام نے اپنے بھائی سے پوچھا	۲۵۷
وصال امام حسن	۲۵۸
امام کو چھ ۶ بار زہر دیا گیا	۲۵۹
جنازہ اٹھتا ہے	۲۶۰
عمر مبارک	۲۶۰
امام حسن کو زہر کس نے دیا؟	۲۶۰
ایک اور پہلو	۲۶۲
علامہ ابوالحسنات	۲۶۲
علامہ ابن کثیر	۲۶۳
مروان	۲۶۳
ایسا کیوں ہوا؟	۲۶۴
خدا کے محبوب کا محبوب	۲۶۵
متفرقات	
دونوں بھائی	۲۶۸
حدیث شریف —— جنت نعیم میں داخلے کا راز	۲۶۹
کائنات ارضی کا عظیم محدث	۲۷۰
ایک یہودی کے سوال کا جواب	۲۷۲
مولا علی نے حسن سے رائے طلب فرمائی	۲۷۴
مروان کا ایلچی جو امام حسن کو گالیاں دیتا تھا	۲۷۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
آسمان حلم وبردباری	۲۷۶
سجدے میں خنجر کا وار	۲۷۷
۲۵ حج پیدل کیے	۲۷۸
باطنی خلافت	۲۷۹
مروان جیسا ظالم بھی رونے لگا	۲۸۰
کون مروان؟	۲۸۱
مروان کا باپ	۲۸۱
مروان کی ایک خطرناک حرکت	۲۸۴
امام حسن نے مروان سے کہا	۲۸۶
رسول خدا ـــ امام حسن ـــ اور کالا بچہ	۲۸۷
ابن عباس رکاب تھام لیتے	۲۸۸
روزانہ کا معمول	۲۸۹
امام حسن اور ایک سیاہ فام غلام	۲۸۹
ازواجِ امام حسن علیہ السلام	۲۹۱
آپ کے صاحبزادے	۲۹۳
آپ کی صاحبزادیاں	۲۹۳
جن صاحبزادوں سے نسل چلی	۲۹۴
جو کربلا میں شہید ہوئے	۲۹۴
سیّدنا امام زید بن حسن	۲۹۴
نام ونسب:-	۲۹۴
والدہ:-	۲۹۵
کنیت:-	۲۹۵
لقب:-	۲۹۵
ابلج:-	۲۹۵
وصال امام زید	۲۹۷
امام حسن مثنیٰ	۲۹۷
نام ونسب:-	۲۹۷
والدہ:-	۲۹۸
کنیت:-	۲۹۸
حجاج بن یوسف نے کہا	۲۹۸
حسن مثنیٰ کی شادی	۳۰۰
وصال:-	۳۰۱
آپ کی اولاد	۳۰۱
فضائلِ ومناقبِ	
امام حسین علیہ السلام	۳۰۳
میں شمس وقمر کا بیٹا ہوں	۳۰۴
دیں پناہ است حسین	۳۰۶
احسانِ حسین	۳۰۷
جائے گا، خضر تھام کے دامن حسین کا	۳۰۸
امیر المومنین سیدنا	
امام حسین علیہ السلام	۳۰۹
نام ونسب	۳۱۳
کنیت	۳۱۳
نسب	۳۱۳
والد	۳۱۳
والدہ	۳۱۴
القاب	۳۱۴
شاعر	۳۱۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
چوکی دار	۳۱۴	حدیث نمبر(۹): دعائے رسول	۳۴۰
نقش انگوٹھی	۳۱۴	حدیث نمبر(۱۰): جس نے حسین کو محبوب رکھا	۳۴۰
بطور راوی	۳۱۴	حسین کے قدموں کی مٹی آنکھوں سے ملنا	۳۴۱
مشابہت	۳۱۵	حکیم صاحب کے بیٹے ادریس فاروقی	۳۴۲
ولادت	۳۱۵	جس دل میں بس چکی ہے محبت	۳۴۳
حسین اور عیسیٰ علیہما السلام	۳۱۵	جو حسین سے محبت رکھتا ہے	۳۴۴
حدیث نمبرا: قطعہ جسد رسول	۳۱۶	حدیث نمبر(۱۱): ابوالحسن والحسین	۳۴۵
شہادتِ حسین سے متعلق آسمان سے		حدیث نمبر(۱۲): حسین مجھ سے ہے	۳۴۶
متعدد بار خبریں آئیں	۳۱۹	حدیث نمبر(۱۳): میں حسین سے ہوں	۳۴۶
حسین علیہ السلام---جبریل علیہ السلام		حدیث نمبر(۱۴): نواسے کے قدم نانا کے سینے پر	۳۵۰
اور دحیہ کلبی	۳۲۲	حدیث نمبر(۱۵): بقہ کی آنکھ	۳۵۱
جبریل جھولا جھولاتے	۳۲۳	○ — حُزُقَّۃ	۳۵۲
جنت کے پھل اور شیطان کا سوال	۳۲۴	○ — بَقَّۃ	۳۵۲
دوسری روایت	۳۲۵	حدیث نمبر(۱۶): اولادِ رسول	۳۵۳
عید کے جنتی لباس	۳۲۷	کمانِ رسول	۳۵۵
جنت کے محلول کا رنگ اور شہادتیں	۳۲۹	امام مالک کا ادب	۳۵۵
چھٹی پیش گوئی	۳۳۰	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ادب	۳۵۶
حدیث نمبر۳: ابراہیم کو حسین پر قربان کر دیا	۳۳۱	خالد بن ولید کی ٹوپی	۳۵۶
حدیث نمبر(۴): حضور کا حسین کو چومنا	۳۳۳	سر کے بال	۳۵۷
حدیث نمبر(۵): جو حسین سے محبت کرے گا	۳۳۴	دعوتِ فکر	۳۵۷
حدیث نمبر(۶): زبان کو منہ میں ڈال لیا	۳۳۵	حدیث نمبر(۱۷): محبوب ترین ہستی	۳۵۹
لعابِ دہن	۳۳۶	حدیث نمبر(۱۸): سخی حسین	۳۶۲
حدیث نمبر(۷): منہ میں منہ ڈال کر	۳۳۷	حدیث نمبر(۱۹): آسمانی روشنی میں	۳۶۵
حدیث نمبر(۸): حسین کی زبان چوسی	۳۳۸	حدیث نمبر(۲۰): پانی میٹھا ہو گیا	۳۶۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حدیث نمبر (۲۱): جنتی حسین	۳۶۸	کتاب سانحۂ کربلا ـــ اور ـــ اس کا مصنف	۳۹۹
حدیث نمبر (۲۲): حسین کا جسم	۳۶۸	دھندہ	۳۹۹
حدیث نمبر (۲۳): گردن کے ساتھ چمٹ گئے	۳۶۹	پھر دھندا	۴۰۰
حدیث نمبر (۲۴): سجدہ لمبا کر دیا	۳۶۹	لفظ دھندا تیسری بار	۴۰۰
حدیث نمبر (۲۵): حسنین کی کشتی	۳۷۱	کون بچے قتل کر دیئے جاتے تھے؟ ـــ	۴۰۱
حدیث نمبر (۲۶): دوسری روایت	۳۷۲	نام علی پر غضب ناک ہوتے تھے	۴۰۲
حدیث نمبر (۲۷): اسی سلسلے کی تیسری روایت	۳۷۳	ـــ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ـــ	۴۰۵
حدیث نمبر (۲۸): سب سے زیادہ مشابہ	۳۷۴	اس شعر پر تبصرہ اور اس کا رد	۴۰۶
حدیث نمبر (۲۹): منبر رسول اور حسین	۳۷۴	راقم (خضر) کا تبصرہ	۴۰۷
حدیث نمبر (۳۰): صاحب فضیلت	۳۷۵	حدیث نمبر ۴۰: مولا علی نے فرمایا	۴۰۹
حدیث نمبر ۳۱: سیّد ـــ امام ـــ حجت	۳۷۷	حدیث نمبر ۴۱: چشم مازاغ سے آنسو جاری	۴۱۰
حجت کے معانی	۳۷۸	حدیث نمبر ۴۲: زمین آسمان روئیں گے	۴۱۱
لفظ امام کے معانی	۳۸۰	حدیث نمبر ۴۳: کربلا سے گزرتے ہوئے	۴۱۵
امام کے اتنے معنوں کی ضرورت کیا تھی	۳۸۴	حدیث نمبر ۴۴: کعب احبار کا بیان	۴۱۶
حدیث نمبر ۳۲: پیٹ مبارک پر	۳۸۷	حدیث نمبر ۴۵: حسین کی مدد کرنے کا حکم	۴۱۶
شہادت حسین کی خبر	۳۸۸	حدیث نمبر ۴۶: مٹی کو سونگھنا	۴۱۷
حدیث نمبر ۳۳: ایک فرشتہ حاضر ہوا	۳۸۸	حدیث نمبر ۴۷: اور وہ مٹی خون میں تبدیل ہوگئی	۴۱۸
حدیث نمبر ۳۴: جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے	۳۸۹	حدیث نمبر ۴۸: جب قتل حسین کی رات آئی	۴۱۹
حدیث نمبر ۳۵: زمین طف پر	۳۹۰	حدیث نمبر ۴۹: ام المومنین کا خواب	۴۲۰
طف	۳۹۲	حدیث نمبر ۵۰: ابن عباس W نے دیکھا	۴۲۱
حدیث نمبر ۳۶: سرین کے بل چل کر	۳۹۲	حدیث نمبر ۵۱: اے اللہ کے نبی ایہ کیا ہے؟	۴۲۲
حدیث نمبر ۳۷: سرزمین عراق پر	۳۹۵	شہادت حسین پر جنوں کا نوحہ	۴۲۴
حدیث نمبر ۳۷: جب تیسری بار سو کر اٹھے	۳۹۵	جن	۴۲۴
حدیث نمبر ۳۹: رسولِ خدا رونے لگے	۳۹۶	حدیث نمبر ۵۲: ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں	۴۲۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نوحہ	۴۲۵
حدیث نمبر۵۳: ام المومنین میمونہ فرماتی ہیں	۴۲۵
حدیث نمبر۵۴: امّ المومنین نے اپنی باندی کو حکم دیا	۴۲۵
حدیث نمبر۵۵: جنیہ نے نوحہ کیا	۴۲۶
حدیث نمبر۵۶: جنوں نے کیا کہا	۴۲۷
حدیث نمبر۵۷: خون کی بارش	۴۲۸
شہادتِ امام حسین علیہ السلام ـــــ کے اثرات	۴۳۰
حدیث نمبر۵۸: سورج بے نور ہو گیا	۴۳۰
حدیث نمبر۵۹: آسمان سیاہ ہو گیا	۴۳۱
حدیث نمبر۶۰: تازہ خون نظر آتا	۴۳۲
حدیث نمبر۶۱: سات دن تک	۴۳۳
حدیث نمبر۶۲: دنیا تاریک ہو گئی	۴۳۳
روایات کی بھرمار	۴۳۴
گستاخ حسین کا انجام	۴۳۵
محدث احمد بن حجر مکی	۴۳۶
آسمان رو پڑا	۴۳۸
چہرہ سیاہ ہو گیا	۴۴۰
حدیث نمبر۶۳: یحییٰ اور حسین علیہ السلام پر	۴۴۲
حدیث نمبر۶۴: آسمان کا رونا کیا ہے؟	۴۴۳
چار ماہ تک	۴۴۴
چھ ماہ تک	۴۴۴
لوہے کا قلم	۴۴۵
تین سو سال پہلے	۴۴۵
ایک گڑھے میں پایا گیا	۴۴۶
آگ بھڑک اٹھی	۴۴۶
خون بہنے لگا	۴۴۷
حدیث نمبر۶۵: درخت کی جڑ سے خون پھوٹ پڑا	۴۴۸
حدیث نمبر۶۶: جو ہمارے حق کے لئے کھڑا ہو گا	۴۴۹
حدیث نمبر۶۷: ایک آنسو کے بدلے جنت	۴۵۱
حدیث نمبر۶۸: میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا	۴۵۱
حدیث نمبر۶۹: اہل بیت سے نیک سلوک	۴۵۲
حدیث نمبر۷۰: قبر حسین پر فرشتوں کا رونا	۴۵۳
حدیث نمبر۷۱: حسین کے قاتل کی بخشش نہیں ہو گی	۴۵۴
حدیث نمبر۷۲: موسیٰ علیہ السلام نے قبر حسین کی زیارت کی	۴۵۵
خصائل شتی امام حسین علیہ السلام	
غریب پرور	۴۵۸
جگہ خالی کر دی	۴۶۰
طرزِ احترام	۴۶۱
گلدستہ	۴۶۲
کریمانہ انداز	۴۶۲
پیدل حج	۴۶۴
چمکدار چہرہ	۴۶۴
ہزار رکعت	۴۶۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
تحائف قبول نہ فرمائے	۴۶۴
ہرنی کے دو بچے	۴۶۵
ارض وسماوات کی زینت	۴۶۷
فطرس فرشتہ اور امام حسینؑ	۴۶۷
پھر کیا ہوا؟	۴۶۹
غم حسین میں رونا	۴۶۹
ایک آنسو کی قیمت	۴۷۰
خواب میں فرمایا	۴۷۰
حسین کی پناہ میں	۴۷۱
شہزادۂ خیر الملل	۴۷۲
تشریح	۴۷۳
نقطہ	۴۷۴
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں	۴۷۴
آپ کا ایک اور ارشاد	۴۷۴
O— کیواں	۴۷۸
سورۂ اخلاص	۴۷۹
حدیث شریف	۴۷۹
ایک اور حدیث شریف	۴۷۹
اوپر والی حدیث کا دوسرا حصہ	۴۸۰
کتاب معین الہند	۴۸۵
دیوانِ خواجہ غریب نواز	۴۸۶
O— مراعاۃ النظیر	۴۸۷
تشبیہ	۴۸۷
قوس قزح	۴۸۹
فرمانِ مولا علی	۴۸۹
دیوانِ خواجہ کی آخری رُباعی	۴۹۱
کلامِ امام حسین علیہ السلام	۴۹۹
امام حسین کے ارشادات وفرامین علیہ السلام	۵۰۴
سیدنا حسین کی بے مثل ذہانت	۵۰۷
مبہوت نہ ہوں	۵۰۹
دعوتِ بتول	۵۱۱
کون پاک بتول؟	۵۱۳
قیامت کے دن	۵۱۴
یحییٰ علیہ السلام	۵۱۴
خاتونِ قیامت	۵۱۴
سیّدہ بتول میدانِ محشر	۵۱۵
رسولِ خدا اپنی بیٹی کے پاس آئیں گے	۵۱۶
حضور فرمائیں گے	۵۱۶
حضور سجدے میں	۵۱۷
خاتونِ قیامت کی باری آئی	۵۱۹
رہائش گاہِ علی وزہراء جس میں حسنین کریمین علیہم السلام نے پرورش پائی	۵۲۰
خاتونِ جنت کا وہ گھر ہے	۵۲۱
شہادت — ازواج — اولاد	۵۲۲
ازواجِ مکرمات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)	۵۲۲
(۱) شہر بانو	۵۲۲
نام	۵۲۲

Marfat.com

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
		۵۲۲	لقب
		۵۲۳	(۲)—لیلیٰ—
		۵۲۳	(۳)—رباب—
		۵۲۵	(۴)—اُمّ اسحاق—
		۵۲۵	(۵)—قضاعیہ—
		۵۲۶	اولاد
			صاحبزادے
		۵۲۶	(۱)—سیدنا امام زین العابدین
		۵۲۷	(۲)—علی اکبر—
		۵۲۷	(۳)—علی اصغر—
		۵۲۷	(۴)—عبداللہ—
		۵۲۷	(۵)—جعفر—
		۵۲۷	(۶)—محمد—
			صاحبزادیاں
		۵۲۸	(۱)—فاطمہ صغریٰ—
		۵۲۸	(۲)—سکینہ—
		۵۲۸	(۳)—زینب علیہا السلام—

Marfat.com

معرفت آلِ محمد کیا ہے؟

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اول واعظم، خواجہ سیّد محمد پارسا قدس سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں ––– کہ

––– مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاْءَةٌ مِّنَ النَّارِ –––

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت جہنم سے نجات کا سبب ہے۔

حضرت خواجہ پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرفت کے معانی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

○ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ مَعْنَاهُ مَعْرِفَةَ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ لِاِیْجَابِ حَقِّهِمْ فَکَاَنَّهٗ ––– یَقُوْلُ مَعْرِفَةُ حَقِّ آلِیْ مَعْرِفَةُ حَقِّیْ وَمَنْ عَرَفَ حَقَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ––– عَرَفَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

یہ امر جائز ہے کہ اس کا معنی یہ ہو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل کے حق کی پہچان ہو۔ (ان لوگوں) پر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت کا حق واجب کرنے کے لیے ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میری آل کے حق کی پہچان ––– میرے حق کی پہچان ہے ––– اور

Marfat.com

جس نے میرے حق کو پہچان لیا — اس نے اللہ عز و جل کے حق کو پہچان لیا —

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے — جناب خواجہ محمد پارسا فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ ابوالقاسم حکیم رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے فرمایا:

اَلْمَعْرِفَةُ — مَعْرِفَةُ الْاَشْيَآءِ — بِصُوَرِهَا — وَسَمَّاتِهَا وَالْعِلْمُ — عِلْمُ الْاَشْيَآءِ بِحَقَائِقِهَا — فَاِذَا كَانَتِ الْمَعْرِفَةُ عِلْمٌ لِلشَّيْءِ بِصُوْرَتِهٖ وَسَمَّتِهٖ كَانَ مَعْرِفَةَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ بِصُوْرَتِهِمْ وَسَمَّتِهِمْ

معرفت یہ ہے کہ تمام چیزوں کو ان کی صورتوں اور ان کے ناموں کے ساتھ پہچاننا — اور علم یہ ہے کہ تمام چیزوں کو ان کے حقائق کے ساتھ جاننا — پس جب معرفت کسی چیز کو اس کی صورت اور اس کے نام کے ساتھ جاننے کا نام ہے — تو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت بھی ان کی صورتوں اور ان کے ناموں کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

— وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ —

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پل صراط پر سے (گزرنے کے لیے) پروانہ وراہ داری ہے —

خواجہ پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پل صراط کے پاس تشریف فرما ہوں گے۔ (اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۳۶:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں ——

کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا:

اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ —— فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ

(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ) قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں (شفاعت) کرنے والا ہوں ——

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

فَاَیْنَ اَطْلُبُكَ؟ —— میں آپ کو کس جگہ پر تلاش کروں؟

قَالَ:۔ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلُ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم مجھے سب سے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا —— اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں تو کہاں تلاش کروں؟ —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ

''تو پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا''

جناب انس عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں آپ کو وہاں نہ پاؤں تو پھر کہاں اور کس جگہ پر تلاش کروں؟ —— آپ علیہ السلام نے فرمایا۔

فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ

Marfat.com

''تو پھر حوض کوثر پر مجھے تلاش کرنا''

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں'' میں ان تین مقامات کو نہیں بھولوں گا۔''

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے جناب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فَاِذَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ عَلَی الصِّرَاطِ اَجَازَ اٰلَہٗ وَمَنْ اَحَبَّ آلَہٗ فَھُوَ مِنْ آلِہٖ وَمَعَ آلِہٖ ——

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط پر جلوہ فرما ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو (پل صراط پر سے گزرنے کی اجازت ہو گی) —— اور جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہوں گے (ان کو بھی اجازت ہو گی) —— پس جو ان کی آل سے ہو گا۔ اور جو ان کی آل کے ساتھ ہو گا (سب کو اجازت ہو گی) ——

حدیث نمبر ۴۳۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ہی یہ بھی) فرمایا —— اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

—— آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے ——

ولایت کے معانی

حدیث نمبر ۴۳۵ —— کا آخری حصہ کہ

وَالْوَلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ

''آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوستی عذاب سے نجات ہے'' کے ضمن میں ولایت کے معانی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اَلْوَلَایَۃُ ھِیَ الْمَوَالَاۃُ ——— ولایت، بھائی چارہ ہے۔

وَالْوَلَایَۃُ ——— ضِدُّ الْمَعَادَاتِ ۔ ولایت دشمنی کرنے کی ضد ہے۔یعنی ولایت دوستی کا دوسرا نام ہے۔

وَالْوَلَایَۃُ اَلصَّدَاقَۃُ ——— ولایت ——— صداقت (یعنی سچائی) کا ''نام ہے''

وَالْوَلَایَۃُ ——— اَلنُّصْرَۃُ ——— ولایت نصرت (مدد کرنا) ہے۔

وَالْوَلَایَۃُ ——— اَلْاِخْتِصَاصُ ——— کسی کو خاص کرنا۔

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے حضرت خواجہ پارسا فرماتے ہیں۔

وَنُصْرَتُھُمْ، نُصْرَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ وَمَوَلَاۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ ——— تُوْجِبُ وَلَایَۃَ اللّٰہِ ——— وَوَلَایَۃُ اللّٰہِ تُوْجِبُ الْاَمَانَ مِنَ الْعَذَابِ ———

اور ''آل رسول'' کی مدد کرنا رسول اللہ کی مدد ہے ——— اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی اللہ کی دوستی کو واجب کرتی ہے ——— اور اللہ کی دوستی عذاب سے نجات ہے۔

فرماتے ہیں ——— عذاب سے مراد عذاب قبر ——— میدان محشر کا عذاب ——— اور دوزخ کی آگ کا عذاب ہے (جس سے نجات ملے گی)

(فصل الخطاب ص ۳۵۸ تا ۳۵۹ (خواجہ سیّد محمد پارسا نقشبندی)

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ العزیز سلسلۂ نقشبندیہ کے مشائخ میں سے قد آور شخصیت ہیں خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم ہیں اور بہت بڑے عالم دین ہیں ——— آپ نے مناقب کے موضوع پر نہایت خوبصورت کتاب تالیف فرمائی ———

Marfat.com

جس کا نام فصل الخطاب ـــــ رکھا ـــــ اس میں فضائل اہلبیت کی بھرمار کر دی ـــــ رقم الحروف! اس امر کو آپ کی کرامت تصور کرتا ہے کہ آپ کی یہ کتاب ـــــ مصنف "میزان الکتب" کی نظروں سے بچی رہی ہو سکتا ہے جوش عداوت اہل بیت میں حضرت پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شیعہ قرار دیا جاتا ـــــ

حدیث نمبر ۴۳۸ ـــــ محبت علی اور جنت کے کئی محلات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ـــــ آپ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ـــــ

مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا قَبِلَ اللّٰهُ صَلَاتَهٗ وَصِيَامَهٗ وَاسْتَجَابَ دُعَاءَهٗ ـــــ اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ فِيْ كُلِّ عِرْقٍ فِيْ بَدَنِهٖ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ

جس نے علی (علیہ السلام) سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز، روزے ـــــ اور اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ سن لو! اور جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اللہ کریم اس کے پسینہ کے ہر قطرہ کے بدلے میں اسے جنت میں ایک محل عطا فرمائے گا ـــــ

محبت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مندرجہ بالا حدیث کا آخری حصہ ان الفاظ میں ہے۔

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ اَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ، وَالصِّرَاطِ ـــــ اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَاَنَا كَفِيْلُهٗ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْاَنْبِيَاۤءِ ـــــ اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى بُغْضِ

Marfat.com

آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آیِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ——

خبردار! اور جس نے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وہ حساب، اور میزان (ترازو جس پر اعمال تولے جائیں گے) اور پل صراط (پر سے گزرتے وقت مشکلات) سے محفوظ اور مطمئن رہے گا—— سن لو! جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغض میں مرگیا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ الفاظ لکھے ہوں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید و مایوس ہے——

(مقتل الحسین ج اول ص ۴۷)

اس سے معلوم ہوا کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ—— اور آل رسول کی محبت کے بغیر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات اور نیک اعمال قبول نہیں ہوں گے—— اور آل رسول کے ساتھ محبت رکھنا—— قیامت کے دن حساب و کتاب سے محفوظ رہنے کا باعث—— میزان پر اطمینان کا سبب—— اور پل صراط پر سے گزرتے وقت سلامتی کا وسیلہ ہے اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں اس کی کفالت فرمائیں گے۔

اور جو اپنے جلتے ہوئے آتشیں سینہ میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغض رکھتا ہے—— قیامت کے دن میدان محشر میں اس حالت میں آئے گا—— کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا—— کہ یہ بدنہاد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید و مایوس ہے۔

بندۂ ناچیز! مذہبی سوداگروں سے صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ اس حدیث مبارکہ پر

Marfat.com

بار بار غور کریں —— اور اپنے دل و دماغ ٹٹول کر دیکھیں —— اور پھر فیصلہ کریں کہ آپ لوگ کس ڈگر پر چل پڑے ہیں —— آپ کو اپنی زبان اور اپنے کلام و بیان پر قابو کیوں نہیں؟ —— تمہاری تقریروں اور تحریروں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت عظام کو ایک دوسرے کی اپوزیشن بنا رکھا ہے —— حالانکہ ان کے محبت آگیں تعلقات کا ایک زمانہ گواہ ہے کل قیامت کے دن اپنے پیارے رسول کو کیا منہ دکھاؤ گے —— اگر سرکار دو عالم نے پوچھ لیا کہ میری اولاد کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا؟ تو تم لوگ اس بات کا کیا جواب دو گے۔

بات ہو رہی تھی محبت علی اور آل رسول کی —— اور ان پاکباز ہستیوں سے محبت کرنے کے عوض میں انعامات کی، یہ ہستیاں وہ ہیں جن کی محبت و عقیدت مشکل ترین مراحل میں کام آئے گی —— موت —— قبر —— عرصۂ محشر —— میزان —— پل صراط —— یہ تمام نہایت مشکل مقامات ہیں اور اہل بیت کی محبت کا نور ان سب جگہوں پر آسانیاں پیدا کرے گا —— خدائے لایزال کی بارگاہ میں درد بھری دعا والتجا ہے —— کہ ——

علی سے پاک محبت عطا خدایا کر
برائے شاہ ﷺ رسالت، برائے مولا علی

(خضر)

حدیث نمبر ۴۳۹ —— قائد امت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے —— مولا علی اور خاتون جنت کے بارے میں پوچھا گیا —— ”تو ان دونوں ہستیوں کے بارے میں فرمایا“ —— کہ میں نے

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا——

عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ —— فَاِنَّهٗ مَوْلَاكُمْ فَاَحِبُّوْهُ—— وَكَبِيْرُكُمْ فَاَكْرِمُوْهُ ——وَعَالِمُكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ——وَقَائِدُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّزُوْهُ—— اِذَا دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ—— وَاِذَا اَمَرَكُمْ فَاَطِيْعُوْهُ—— اَحِبُّوْهُ بِحُبِّىْ —— وَاَكْرِمُوْهُ بِكَرَامَتِىْ —— مَا قُلْتُ لَكُمْ فِىْ عَلِيٍّ اِلَّا مَا اَمَرَنِىْ بِهٖ رَبِّىْ جَلَّتْ عَظْمَتُهٗ ۔

تم پر علی بن ابی طالب (کو مقرر کر دیا گیا ہے اس لیے کہ) وہ بے شک تمہارے مولا ہیں تم ان سے محبت کرو!——اور وہ تم سب سے بڑے ہیں، ان کا اکرام وعزت کرو——اور وہ تم "سب سے بڑے" عالم ہیں، ان کی پیروی کرو——اور وہ جنت کی طرف تمہارے قائد ورہنما ہیں پس تم ان کی تعظیم کرو—— جب وہ تم کو بلائیں تو فوراً ان کی جناب میں حاضر ہو جاؤ——اور جب وہ تم کو حکم ارشاد فرمائیں تو ان کی اطاعت کرو—— ان سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے——اور ان کی تعظیم کرو، میرے اکرام وعظمت کی وجہ سے—— (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے جو کہا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا—— مجھے میرے عزت وجلالت والے رب نے حکم دیا ہے (کہ تم یہ فرمان جاری کر دو)

(مقتل الحسین ج اول ص ۴۳)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۴۰ ——— اولیاء اللہ کے پڑوسی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— اے انس! تم جو بات علی کے بارے میں مجھ سے سنو ——— تو تمہیں کوئی چیز نہ اکسائے اس بات کے بارے میں جو مجھ سے سنو تو تم پوری نہ کرو ——— یہاں تک کہ تم کو عقوبت پکڑ لے۔

وَلَوْلَا اِسْتِغْفَارُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لَكَ مَا شَمَمْتَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ اَبَدًا ——— وَلٰكِنَّ اُبَشِّرُ فِیْ بَقِيَّةِ عُمْرِكَ اَنَّ عَلِيًّا وَذُرِّيَّتَهُ ——— وَمُحِبِّيْهِمُ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ ——— وَهُمْ جِيْرَانُ اَوْلِيَاءِ اللهِ، وَاَوْلِيَاءُ اللهِ، حَمْزَةُ، وَجَعْفَرُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ ——— لَا يَخْشٰی يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ اَحَبَّهُ ———

اور اگر علی بن ابی طالب تمہارے لیے استغفار نہ کرے تو تم کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتے ——— اور لیکن میں تم کو تمہاری بقیہ عمر کی خوشخبری دیتا ہوں ——— بے شک علی اور ان کی اولاد ——— اور ان سے محبت کرنے والے اگلے اور پچھلے سب جنت کی طرف (ہوں گے) اور وہ سب اولیاء اللہ کے پڑوسی ہوں گے ——— اور اولیاء اللہ! حمزہ، جعفر طیار، حسن اور حسین ہیں ——— اور علی بہرحال صدیق اکبر ہیں ——— جو ان سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن خوف زدہ نہ ہوگا ———

(حوالہ ایضاً ۲۷)

Marfat.com

مندرجہ بالا حدیث جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، میں یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا —— کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم علی کریم سے متعلق جو بات ارشاد کریں یا کوئی حکم فرمائیں —— اسے پورا کرنا لازمی ہے —— ان کی شان وعظمت نے متعلق ارشادات نبوی پر یقین کرنا بہت ضروری ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مولا علی امت رسول کے لیے ہمیشہ دعا واستغفار کرتے ہیں —— اگر وہ استغفار ودعا نہ کریں تو کوئی بھی جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکتا —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دی —— اور فرمایا علی اور ان کی اولاد —— اور ان سے محبت کرنے والا پہلے اور پچھلے جنت میں اولیاء اللہ (کے سرداران وقائدین) رسول خدا کے عظیم چچا —— حضرت حمزہ —— حضرت جعفر طیار —— امام حسن —— امام حسین علیہم السلام کے پڑوسی ہوں گے —— باقی رہے وہ تو صدیق اکبر ہیں جو ان سے محبت کرے گا —— وہ قیامت کے دن خوف عقوبت سے محفوظ رہے گا۔

حدیث نمبر ۱۴۴ —— علی میری جان ہے

سیّدہ عائشہ ام المؤمنین سلام اللہ علیہا سے روایت ہے —— ام المؤمنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا (یا نبی اللہ!)

مَنْ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے بعد لوگوں میں سے کون بہتر ہے؟ ——

قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ —— فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں۔

قَالَتْ: فَمَنْ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ

Marfat.com

عرض کرتی ہیں ابوبکر کے بعد کون افضل ہے؟

قَالَ: عُمَرَ —— فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں۔

اُمُّ اَبِیْهَا سَیِّدَۃُ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ فاطمۃ الزہراء نے عرض کیا —— ''(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!)''

لَمْ تَقُلْ فِیْ عَلِیٍّ شَیْئًا؟

آپ نے علی کے بارے میں کچھ نہیں کہا ——

قَالَ: عَلِیٌّ نَفْسِیْ —— فَمَنْ رَأَیْتَه —— یَقُوْلُ فِیْ نَفْسِه شَیْئًا؟ ——

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— علی میری جان ہے کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے کہ وہ علی کی ذات کے بارے میں کچھ کہے؟

(مقتل الحسین (علامہ ابوالمؤید موفق بن احمد بن محمد کی حنفی ص ۶۷ مطبوعہ دار انوار الہدیٰ)

کیا فرماتے ہیں علمائے ذی احتشام اس ارشاد نبوت کے بارے میں —— عَلِیٌّ نَفْسِیْ —— علی میری جان ہے —— اس دنیائے ناپائیدار میں —— اگر کوئی انصاف کا حامی ہو تو اس حدیث پر نہایت عمیق نظر ڈال کر غور فرما کر فیصلہ کرے کہ ذکر فضائل علی کرنے —— اور ان کی محبت و عقیدت میں نغمہ سرا ہونے پر —— جان رسول کو راحت پہنچے گی یا نہیں؟ —— علی کریم کی منقبت کہنے سے اپنے خفتہ مقدر کو جگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

''مولوی صاحب'' ہر تقریر میں یہ تاثر دینے میں دس فی صد کامیاب دکھائی دیتے ہیں —— کہ فضائل مناقب علی بیان کرنے سے فلاں فرقہ کو تقویت ملنے کا خطرہ ہے —— یہ

Marfat.com

بات کسی صورت میں بھی درست نہیں —— حقیقت اور اندرونی بات یہ ہے کہ —— ''مولوی صاحب'' کے قلبی نہاں خانوں میں بغض علی —— اور ناصبیت کی کوئی چنگاری سلگ رہی ہے، اور یہ بات حق پر مبنی ہے کہ ذکر علی اور ذکر اہل بیت سے دین وایمان اور اسلام کو تقویت ملتی ہے —— ایمان والو! ——

رکھتا ہے دل میں بغض جو آل سے
ایسے فقیہہ شہر کی تکریم چھوڑ دو
جو شہر وباب علم سے رکھتی ہے دور، دور
اس درس گاہ کفر کی تعلیم چھوڑ دو
جن کے قلوب ہیں تہی حب رسول سے
کر لینا ان کی بات تسلیم چھوڑ دو

(خضر)

حدیث نمبر ۲۴۴ —— علی ذو القرنین ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے —— جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا —— کہ آپ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں —— حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

ذُكِرْتُ، وَاللهِ، اَحَدُ الثَّقَلَيْنِ، سَبَقَ بِالشَّهَادَتَيْنِ —— وَصَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ —— وَبَايَعَ الْبَيْعَتَيْنِ —— وَاُعْطِيَ السِّبْطَيْنِ —— اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ —— وَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مَرَّتَيْنِ —— بَعْدَ مَا غَابَتْ عَنِ الْمُقْلَتَيْنِ —— وَجَرَّدَ

Marfat.com

اَلسَّیْفَ تَارَتَیْنِ ـــــ وَھُوَ صَاحِبُ الْکَرَّتَیْنِ ـــــ فَمِثْلُہٗ فِی الْاُمَّۃِ ـــــ مِثْلُ ذِی الْقَرْنَیْنِ ـــــ ذٰلِکَ مَوْلَایَ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ـــــ

میں ''ان کا'' ذکر کرتا ہوں ـــــ خدا کی قسم ''مولا علی کرم اللہ وجہہ'' نے جن وانس میں سے سب سے پہلے دو گواہیاں دیں، اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے آپ نے نماز ادا کی ـــــ اور دو۲ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا ـــــ اور آپ نے اپنے دونوں شہزادے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں پیش کیے ـــــ اور آپ پر دو۲ مرتبہ سورج آنکھوں سے اوجھل ہونے کے بعد لوٹایا گیا ـــــ اور آپ نے دو۲ مرتبہ تلوار کو میان سے نکالا ـــــ اور آپ ''دو مرتبہ'' پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے تھے ـــــ اور ان کی مثال امت میں حضرت ذوالقرنین کی سی ہے ـــــ علی بن ابی طالب میرے مولا ہیں۔

(حوالہ ایضاً ص ۸۰)

دو۲ مرتبہ تلوار کو میان سے نکالنے ـــــ اور دو۲ مرتبہ پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے سے مراد ابن عبدود ـــــ اور مرحب کے ساتھ جنگ ہو سکتی ہے ـــــ اور دوسری یہ کہ حضور علیہ السلام کے ظاہری زمانۂ حیات میں اور دوسری مرتبہ اپنی خلافت کے دوران بھی مراد ہو سکتی ہے ـــــ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ـــــ اور ایک مرتبہ مجبوری کے عالم میں ـــــ ویسے تو آپ کی تلوار ہر میدان میں چمکتی اور کفر کی تباہی کا سبب بنتی رہی۔

Marfat.com

جناب ذوالقرنین

حضرت ذوالقرنین کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے —

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ط قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ○ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا○——

(پارہ۱۶ سورۂ کہف آیت نمبر۸۳-۸۴)

اور وہ دریافت کرتے ہیں ذوالقرنین کے بارے میں آپ فرما دیجئے کہ میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال، ہم نے اقتدار بخشا تھا اسے زمین کا اور ہم نے دیا تھا اسے ہر چیز (تک رسائی حاصل کرنے) کا ساز وسامان۔

شان نزول

حضرت ذوالقرنین کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے—— اور ان کے بارے کئی آیات نازل ہوئیں—— علامہ ابن کثیر ان آیات کی شان نزول میں ارقام فرماتے ہیں—— کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ یہودی ذوالقرنین کا قصہ دریافت کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے——

فَاَخْبَرَهُمْ بِمَا جَاءُوْا لَهٗ اِبْتِدَاءً فَكَانَ فِيْمَا اَخْبَرَهُمْ بِهٖ اَنَّهٗ كَانَ شَابًّا مِّنَ الرُّوْمِ وَاَنَّهٗ نَبِىَّ الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ .

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی گفتگو سے پہلے ہی آگاہ کر دیا کہ تم اس مقصد کے لیے آئے ہو، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ذوالقرنین سے متعلق آگاہ کر دیا—— اس روایت میں یہ بھی ہے رومی

Marfat.com

نوجوان تھا اسی نے اسکندریہ کی بنیاد رکھی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۰۰ امجد اکیڈمی لاہور سن اشاعت ۱۹۸۲ء)

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت ''بطور امتحان'' رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جناب ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرنے آئی ——— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بات کرنے سے قبل ہی انہیں بتایا کہ تم ذوالقرنین کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئے ہو ——— آپ نے انہیں تمام واقعات سے آگاہ فرمادیا۔

کیا ذوالقرنین نبی تھا؟

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی نبوت سے متعلق بھی اختلاف ہے ——— بعض علماء فرماتے ہیں وہ نبی تھے ——— جناب ابوالطفیل فرماتے ہیں ——— کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا بادشاہ ——— آپ نے فرمایا ———

لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا وَلَا مَلَكًا وَلٰكِنْ كَانَ عَبْدًا أَحَبَّ اللّٰهَ فَأَحَبَّهُ اللّٰهُ وَنَاصَحَ اللّٰهَ فَنَاصَحَهُ ———

وہ نہ نبی تھا نہ بادشاہ، لیکن وہ ایسا بندہ تھا جو اللہ سے محبت کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا تھا ——— وہ اللہ کے لیے پرخلوص تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کی قدردانی فرماتا تھا۔

(التفسیر المظہری ج ۶ ص ۶۲ مطبوعہ کوئٹہ)

○ ابن مردویہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ نبی تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ھُوَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللّٰہَ فَنَصَحَہٗ

وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ تھا جو پیکر اخلاص تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص کی قدر فرماتا تھا۔

(حوالہ ایضاً)

○ آپ کا مختصر تعارف

امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حضرت کا تعارف کراتے ہوئے رقمطراز ہیں ــــ کہ جناب ذوالقرنین الاکبر کا اسم گرامی اسکندر بن قیلقوس یونانی ہے ــــ وہ ساری دنیا کا بادشاہ بنا ــــ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ــــ کہ ساری زمین پر چار شخصوں نے شاہی کی، ان میں دو مومن، دو کافر ہیں ــــ دو مومن یہ ہیں ــــ

(۱) ــــ حضرت سلیمان علیہ السلام

(۲) ــــ حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ــــ دو۲ کافر یہ ہیں ــــ

(۱) ــــ نمرود

(۲) ــــ بخت نصر

○ ذوالقرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کے بعد پیدا ہوا ــــ لیکن اس نے عمر طویل پائی ــــ اس کی عمر ایک ہزار چھ سو سال تھی ــــ ''النبیان'' میں لکھا ہے کہ ان کی عمر پانچ سو سال تھی۔

''تفسیر الشیخ'' کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام اس کے مشیر اعلیٰ تھے اور جب وہ

Marfat.com

جب سکندر اس قصے سے فارغ ہوئے تو اس کے بعد بیت المقدس میں تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی اور وہیں پر مدفون ہیں۔

تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ علمیہ بیروت لبنان

ایک اور ذوالقرنین

ایک اور سکندر ذوالقرنین گزرے ہیں جو روم کا بادشاہ تھا — وہ سکندر اول ذوالقرنین کے دو ہزار سال بعد — اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو سال پہلے ہوا — اس کے وزیر ارسطو مشہور (ارسطو) فلسفی تھا — اس نے دارا سے جنگ کی اور فارس کے بادشاہ پر فتح پائی — مورخین لکھتے ہیں کہ

وَكَانَ كَافِرًا عَاشَ سِتًّا وَثَلَاثِينَ سَنَةً

اور وہ کافر تھا۔ اس کی عمر چھتیس سال تھی۔

فرماتے ہیں — کہ جس ذوالقرنین کا قرآن مجید میں ذکر ہے — اس سے پہلا ذوالقرنین مراد ہے — نہ کہ یہ دوسرا — فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے بھٹکتے ہوئے ان دونوں میں فرق نہ کرتے ہوئے بہت بڑی غلطی کھائی ہے اور بعض نے تو یہ سمجھا کہ قرآن مجید میں اسی دوسرے ذوالقرنین کا ذکر ہے۔ ہم نعوذ باللہ نہیں معروف اس سے جو قرآن مجید کی تفسیر میں ایسی فاش غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ علمیہ بیروت

سکندر کو ذوالقرنین کیوں کہا جاتا ہے؟

کہا جاتا ہے کہ وہ ایک نیک دل عادل بادشاہ تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ سے بڑا قرب حاصل تھا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سکندر کو ذوالقرنین کیوں کہا جاتا ہے؟

Marfat.com

(۱) امام بغوی (ابو محمد حسین بن مسعود بغوی شافعی متوفی ۵۱۶ھ) فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین نام رکھنے کے سبب میں بھی اختلاف ہے ——— امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

——— لِاَنَّهٗ بَلَغَ قَرْنَی الشَّمْسِ مَشْرِقَهَا وَمَغْرِبَهَا ———

وہ سورج کے دونوں کناروں مشرق ومغرب تک پہنچا تھا۔

اس لیے ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔

(۲) بعض علماء فرماتے ہیں۔

لِاَنَّهٗ کَانَ مَلِكُ الرُّوْمِ وَالْفَارِسِ

وہ روم وفارس کا بادشاہ تھا اس لیے اس نام سے ملقب ہوا۔

(۳) لِاَنَّهٗ دَخَلَ النُّوْرَ وَالظُّلْمَةَ

وہ نور اور تاریکی میں داخل ہوا، اس لیے اسے ذوالقرنین کہا جاتا۔

(۴) لِاَنَّهٗ رَاٰی فِی الْمَنَامِ کَاَنَّهٗ اَخَذَ بِقَرْنَیِ الشَّمْسِ

اس لیے کہ اس نے خواب میں سورج کے دونوں کناروں کو پکڑے ہوئے دیکھا تھا۔

(۵) لِاَنَّهٗ کَانَتْ لَهٗ ذُؤْبَتَانِ حَسَنَتَانِ

اس لیے کہ اس کے سر پر دو مینڈھیاں تھیں۔

(۶) لِاَنَّهٗ کَانَ لَهٗ قَرْنَانِ تَوَارِیْهِمَا الْعَمَامَةُ

اس کے سر پر دو سینگ تھے جن کو وہ عمامہ سے ڈھانپ کر رکھتا تھا۔

(بعض علماء نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے تاج کے اوپر دو سینگ بنوا رکھے تھے)

(تفسیر معالم التنزیل بغوی ج ۳ ص ۱۷۸ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

Marfat.com

(۷) قاضی پانی پتی فرماتے ہیں — کہ میں کہتا ہوں — کہ ابن عبدالحکیم نے یونس بن عبیدہ — اور شیرازی نے القاب میں قتادہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔

وَرُوِیَ اَبُو الطُّفَیْلِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: سُمِّیَ ذَاالْقَرْنَیْنِ لِاَنَّهُ اَمَرَ قَوْمَهُ بِتَقْوَی اللهِ فَضَرَبُوْهُ عَلٰی قَرْنِهِ الْاَیْمَنِ فَمَاتَ، فَبَعَثَهُ اللهُ یَعْنِیْ اَحْیَاءَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ بِتَقْوَی اللهِ فَضَرَبُوْهُ عَلٰی قَرْنِهِ الْاَیْسَرِ فَمَاتَ فَاَحْیَاءَ اللهُ —

ابوالطفیل نے مولا علی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اس کو ذوالقرنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی قوم کو تقویٰ کا حکم دیا — قوم نے اس کے دائیں طرف چوٹ لگائی تو وہ وفات پا گیا — اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا — پھر اس نے قوم کو تقویٰ کا حکم دیا تو قوم نے اس کے سر پر بائیں طرف لگائی جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا — اللہ تعالیٰ نے اسے پھر زندہ کر دیا — ''اس لیے ان کو ذوالقرنین کہا جاتا ہے'' —

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۴۱۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

القصہ

حضرت اسکندر ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ — اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے زمین کے کناروں جہاں سے سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے تک پہنچے — اور پھر شمال کی جانب سفر کیا اور ایک قوم تک پہنچے — اس قوم نے یاجوج ماجوج کی تباہ کاریوں کی شکایت کی — آپ نے پہاڑوں کے درمیان نکلنے والے رستے کو لوہا اور تانبا پگھلا کر ایک دیوار بنا دی اور ان کا یعنی یاجوج ماجوج کا رستہ بند کر دیا — اس دیوار کو — سد

Marfat.com

سکندری کہتے ہیں —— اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف قوتوں سے نوازا تھا —— قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا۝

(سورۂ کہف آیت نمبر ۸۴)

ہم نے اقتدار بخشا اسے زمین میں اور ہم نے دیا تھا اسے ہر چیز (تک رسائی حاصل کرنے) کا ساز وسامان ——

قاضی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ —— اپنی تفسیر میں اس کا معنی بیان کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ——

اَیْ —— مَكَّنَا —— اَمْرَهٗ مِنَ التَّصَرُّفِ شَاءَ —— قَالَ بغوِیْ —— قَالَ: عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَخَّرَ لَهُ السَّحَابُ فَحَمِلَهٗ عَلَيْهَا وَمَدَّ لَهُ الْاَوْسَطُ لَهُ النُّوْرُ كَانَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ عَلَيْهِ سَوَاءٌ فَهٰذَا مَعْنٰى تَمْكِيْنُهٗ فِى الْاَرْضِ وَهُوَ اَنَّهٗ سَهَّلَ عَلَيْهِ السَّيْرُ فِيْهَا وَذَلَّلَ لَهٗ طُرُقُهَا ——

یعنی ہم نے اسے زمین میں تصرف کا اختیار بخشا، جیسے چاہے اس میں تصرف کرے —— امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں —— حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے بادل کو اس کے لئے مسخر کر دیا تھا اور اس پر وہ سوار ہوتے تھے —— اور اس کو سارے اسباب عطا فرمائے تھے —— اس کے لیے نور کو پھیلا دیا تھا —— اس لیے رات اور دن برابر ۔شن ہوتے تھے، "تُمَكَّنَ فِى الْاَرْضِ" کا یہی مطلب ہے — اور زمین میں چلنا

Marfat.com

اس کے لیے آسان کر دیا تھا ---- اور راستے اس کے لیے ہموار کر دیئے تھے ----

صاحب مظہری سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں کہ امام بغوی فرماتے ہیں ---- کہ حضرت حسن (بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس کا معنی ---- بَلَاغًا اِلٰی حَیْثُ اَرَادَ ---- کیا ہے۔ یعنی جہاں وہ پہنچنے کا ارادہ کرتا تھا ہم اسے پہنچنے کے سارے اسباب مہیا کر دیتے تھے ---- فرماتے ہیں بعض علماء نے اس کا معنٰی یہ کیا ہے ---- قَرَّبْنَا اِلَیْہِ اَقْطَارَ الْاَرْضِ ---- یعنی ہم نے زمین کے کناروں کو اس کے قریب کر دیا تھا۔

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۴۱۴ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت)

(تفسیر بغوی ج ۳ ص ۱۷۸ مطبوعہ ادارہ تعلیمات اشرفیہ ملتان پاکستان)

ذوالقرنین کو یہ سب کچھ نبوت کے ادب کی وجہ سے میسر ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سلطان سکندر ذوالقرنین ایک دفعہ مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے، کسی نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یہیں پر یعنی مکہ معظمہ میں تشریف فرما ہیں ---- تو سکندر ذوالقرنین سواری سے اتر پڑے ---- اور فرمایا۔

مَا یَنْبَغِیْ لِیْ اَنْ اَرْکَبَ فِیْ بَلْدَةٍ فِیْهَا اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ
فَنَزَلَ ذُوالْقَرْنَیْنِ وَمَشٰی اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ

''کہ جس دھرتی پر نبی حضرت ابراہیم خلیل رحمان علیہ السلام تشریف فرما ہوں وہاں سواری پر سوار ہو کر جانا، نامناسب ہے اور پیدل چل کر حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔"

○ وہاں حاضر ہو کر ملاقات کی اجازت چاہی —— حضرت ابراہیم علیہ السلام باہر تشریف لائے —— اور اسکندر ذوالقرنین کو سلام کہہ کر گلے لگایا —— امام حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں —— کہ ملاقات کے وقت گلے لگانے کی سنت ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوئی۔

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسکندر ذوالقرنین نے ادب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں بادلوں کو حکم دیا کہ سکندر کے اشاروں پر چلیں —— اسی دن سے بادل کا کام بن گیا کہ وہ سکندر اعظم کے لشکر اور ان کے جنگی آلات اور دیگر اسباب اٹھا کر پہنچتا اور وہاں پہنچاتا جہاں وہ چاہتے تھے۔

وَسَخَّرَ لَهُ النُّوْرَ وَالظُّلْمَةَ فَإِذَا سَرٰى يَهْدِيْهِ النُّوْرُ مِنْ اَمَامِهٖ وَتَحُوْطُهُ الظُّلْمَةُ مِنْ وَّرَائِهٖ ——

اور اسی وقت سے یہ بھی ہو گیا کہ نور اور ظلمت سکندر کے قبضے میں ہو گئے کہ جہاں وہ جانا چاہتے تھے تو نور آگے آگے ہوتا —— اور پھر انہیں اور ان کے لشکر کو ظلمات ڈھانپ لیتی تھی۔

چوں نہد در تو صفات جبرئیل
ہمچو فرخے بر ہوا جوئی سبیل
چوں نہد دا تو صفت ہائے خرے
صد پرت گر ہست در آخور پرے

جب اللہ تعالیٰ تیرے اندر جبرئیل صفات رکھتا ہے تو تم ہوا (کے) دوش پر سوار

ہو کر) آسمانوں کی طرح اڑتے نظر آؤ گے ـــــ

اگر تمہارے اندر گدھے کی صفات ہوں، تو اگر تجھے سو ۱۰۰ پر دیئے جائیں تب بھی تو صرف گھاس تک اڑے گا۔ اور بس ـــــ

(تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۲۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

الغرض

قارئین کرام! یہاں اس مقام پر حضرت ذوالقرنین سے متعلق بیان بظاہر خارج از موضوع نظر آئے گا ـــــ لیکن اس مختصر واقعہ جسے قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور مفسرین نے اپنی اپنی تفسیروں میں مختلف طریقوں سے تحریر فرمایا ہے ـــــ جس کو نہایت مختصر انداز میں یہاں بیان کیا تاکہ قارئین کو حضرت ذوالقرنین کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکیں ـــــ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے ـــــ وہ یہ کہ ـــــ حدیث نمبر ۴۴۲ جو اوپر گزر چکی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے مولا علی ذوالقرنین ہیں ـــــ آگے ایک حدیث شریف آ رہی ہے ـــــ اس حدیث مقدسہ پر غور فرمائیں تاکہ آپ علی علیہ السلام ذوالقرنین کی مرتبت کے نور سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

حدیث نمبر ۴۴۳ ـــــ امت رسول کا ذوالقرنین

علامہ سیّد محمد صالح کشفی، ترمذی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور ترین کتاب ـــــ ''مناقب المرتضوی'' ـــــ میں مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی حدیث نقل فرمائی ہے ـــــ

مولائے مومناں فرماتے ہیں ـــــ

اَنَا ذُو الْقَرْنَیْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

میں امت (امت رسول) کا ذوالقرنین ہوں۔ (مناقب المرتضوی ص ۱۳۴)

Marfat.com

حدیث نمبر۴۴۴ —— میں وہ ذوالقرنین ہوں ——

مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ——

اَنَا ذُوالْقَرْنَيْنِ الْمَذْكُوْرُ فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى

میں (وہ) ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر آسمانی کتابوں میں مذکور ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئیں ——

(مناقب المرتضوی ص ۱۲۱)

○ حضرت اسکندر ذوالقرنین کا واقعہ قرآن مجید میں ہے —— کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسی کیسی قوتوں سے نوازا تھا —— آپ کے لیے بادلوں کو مسخر کر دیا وہ ان کے اشاروں پر چلتے تھے —— آپ کے سامان اور افواج کو جہاں جانا ہوتا پہنچا دیتے —— زمین آپ کے لیے سکیڑ لی جاتی —— یاجوج ماجوج سے انسانوں کو بچانے کے لیے سخت ترین دیوار —— "جسے سد سکندری کے نام سے پکارا جاتا ہے" بنائی تاکہ لوگ ان کی تباہ کاریوں سے بچ سکیں —— نور ان کے آگے آگے چلتا —— جب چاہتے اندھیرے ان کو ڈھانپ لیتے —— اور ان کی دونوں کن پٹیوں پر ضربیں لگائی گئیں اور آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم کی —— حضرت خلیل اللہ نے انہیں سینے سے لگایا —— جس کے باعث انہیں اس قسم کی بلندیوں سے نوازا گیا۔

○ مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ سے متعلق ان تمام امور کو سامنے رکھ کر —— پھر مندرجہ بالا تینوں احادیث کو دیکھیں —— حدیث نمبر۴۴۲ —— ۴۴۳ —— ۴۴۱ —— تو حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی —— اور مولا علی کا یہ فرمان —— "میں اس امت کا ذوالقرنین ہوں" —— سمجھ میں آجائے گا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۴۵ ــــ غیب کی کنجیاں

قاتل مرحب وعنتر کرم اللہ وجہہ' کا ارشاد گرامی ہے:

اَنَا الَّذِیْ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَایَعْلَمُهَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ غَیْرِیْ

میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس غیبی (خزانوں) کی کنجیاں ہیں کہ ان کنجیوں کو رسول اللہ کے بعد میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۲۰)

حدیث نمبر ۴۴۶ ــــ کتاب اللہ کا عالم

امام ولایت علی کرم اللہ وجہہ' کا فرمان ہے:

اَنَا الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ عَلٰی مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ

میں وہ ہوں جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم ہے (وہ کتاب) جو دلالت کرتی ہے عِلْمِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن پر ــــ

"یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے پر دلالت کرتا ہے"

(حوالہ ایضاً ص ۱۲۲)

حدیث نمبر ۴۴۷ ــــ فصل الخطاب

مولا علی کرم اللہ وجہہ' نے فرمایا ــــ

اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ فَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس فصل خطاب ہے۔[1]
اور میں جنت ودوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔

(مناقب مرتضوی ص ۱۲۳)

[1] فصل الخطاب: یعنی وہ خطاب جو حق وباطل کو جدا جدا کردے۔

Marfat.com

[illegible]

حدیث نمبر ۴۴۸ —— ترجمان وحی خدا

آپ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

اَنَا تَرْجَمَانُ وَحْیِ اللّٰہِ، اَنَا مَعْصُوْمٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ

میں مفسرِ وحیِ خدا ہوں، میں اللہ کے نزدیک (خطرات و شکوک اور کبائر) سے پاک ہوں ——

([illegible])

حدیث نمبر ۴۴۹ —— برھان خداوندی

حضور مولائے کائنات فرماتے ہیں۔

اَنَا حُجَّةُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَفَوْقَ الْاَرَضِیْنَ

میں زمینوں اور آسمان پر رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی برھان دلیل ہوں ——

([illegible])

حدیث نمبر ۴۴۹ —— خازن علم خدا

دروازۂ مدینۃ العلم کرم اللہ وجہہ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَنَا خَازِنُ عِلْمِ اللّٰہِ، اَنَا قَائِمٌ بِالْقِسْطِ

میں علم خداوندی کا خزانچی اور عدل پر قائم رہنے والا ہوں۔

(ایضاً ص ۱۲۲)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۵۰ ـــــ صوت رعد

آپ کرم اللہ وجہہ نے اعلان فرمایا ـــــ ''لوگو!''

اَنَا عَلِیَّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَوْتَہٗ فِی الْحُرُوْبِ کَاَصْوَاتِ الرَّعْدِ

میں علی بن ابی طالب ہوں جس کی آواز جنگوں کے میدانوں میں بجلی کی آوازوں کی طرح ہے ـــــ

(ایضاً ص ایضاً)

حدیث نمبر ۴۵۱ ـــــ ہزار صحیفے

مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اَلْفُ کِتَابٍ مِّنْ کُتُبِ الْاَنْبِیَاءِ

میں وہ شخص ہوں جس کے پاس انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں سے ہزار کتابیں موجود ہیں ـــــ

(ایضاً ص ۱۲۶)

حدیث نمبر ۴۵۲ ـــــ دنیا کی ہر لغت کا عالم

اِمَامُ الْمُتَکَلِّمِیْنَ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَنَا الْمُتَکَلِّمُ بِکُلِّ لُغَتٍ فِی الدُّنْیَا

میں وہ شخص ہوں جو دنیا کی ہر لغت (ہر زبان و ہر بولی) میں کلام کرتا ہوں۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۲۶)

حدیث نمبر ۴۵۳ ـــــ مرسوخ فی العلم

علامۂ زمانہ کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے۔

اَنَـا لَّـذِیْ ھُوَ حَامِلُ عَرْشِ اللّٰہِ مَعَ الْاَبْرَارِ مِنْ وُلْدِیْ وَحَامِلُ

Marfat.com

اَلْعِلْمِ، اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ تَاْوِیْلَ الْقُرْاٰنِ وَالْکُتُبِ السَّالِفَۃِ، اَنَا الْمَرْسُوْخُ فِی الْعِلْمِ

میں وہ شخص ہوں جو اپنی اولاد کے نیکوکاروں کے ساتھ عرش خداوندی کا اٹھانے والا ہوں ـــــ اور میں وہ ہوں لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) اٹھانے والا ہوں ـــــ میں وہ شخص ہوں جو قرآن معنوں اور سابقہ کتابوں کی تاویل سے خوب واقف ہوں ـــــ میں علم میں پختہ کیا گیا ہوں ـــــ

(مناقب المرتضوی ص ۱۳۱)

حدیث نمبر ۴۵۴ ـــــ قمیص

علامہ کشفی حنفی مصابیح القلوب کے حوالے سے ایک حدیث بیان فرماتے ـــــ جس کے راوی امام حسین علیہ السلام ہیں ـــــ امام فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے والد ''علی'' دریائے فرات کے کنارے پر غسل فرمانے کے لیے پانی میں اترے ـــــ اچانک پانی کی ایک موج اٹھی اور آپ کے پیراہن مبارک کو بہا کر لے گئی ـــــ جب پانی سے باہر تشریف لائے تو ایک ہاتف غیبی نے آواز دی۔

اُنْظُرْ عَنْ یَّمِیْنِکَ وَخُذْ مَا تَرٰی

اپنی دائیں طرف دیکھ، جو نظر آئے اسے پکڑ لے۔

جب حضرت مولا علی نے دائیں طرف نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک پیراہن دیبا (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) کے پارچے میں لپٹا ہوا ہے ـــــ آپ نے اس کو لے لیا ـــــ ایک پارچہ (کپڑے کا ٹکڑا) اس کے گریبان سے گرا جس میں لکھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـ هٰذَا هَدِیَّۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ

Marfat.com

الْحَكِيْمِ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ —— هٰذَا قَمِيْصٌ يُوْرَثُ عِمْرَانَ كَذَالِكَ اَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخِرِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ —— یہ تحفہ اللہ تعالیٰ عزیز وحکیم کی طرف سے ہے —— یہ ہدیہ قمیص ہے، جو عمران کو میراث میں دی گئی ہے، اسی طرح اس کو دوسرے لوگوں کو میراث میں دیتے ہیں۔

(حوالہ ایضاً ص ۱۴۱)

حدیث نمبر ۴۵۵ —— سورج سے گفتگو

علامہ خوارزمی حنفی، علامہ کشفی حنفی نے اپنی اپنی کتاب میں حدیث نقل کی جو امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے —— کہ شاہ ولایت پناہ —— حضور سیّد المرسلین کی ''ظاہری'' حیات میں امیر المؤمنین کے لقب سے ملقب تھے —— اور اس امر کا قصہ یوں ہے —— کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ اے بھائی! آفتاب جہاں تاب سے کلام کرو —— کہ وہ بھی تجھ سے کلام کرے گا —— امیر المؤمنین علی نے آفتاب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُطِيْعُ اللّٰهِ

تم پر سلام ہو اے خدا کے فرماں بردار بندے۔

سورج نے جواباً عرض کیا۔

وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجِّلِيْنَ ——

اور آپ پر بھی سلام ہو —— اے مومنوں کے امیر —— اور پرہیز گاروں

Marfat.com

کے امام — اور چمکتی ہوئی نورانی پیشانیوں والے لوگوں کے پیشوا اور رہبر۔

بعد ازاں سورج نے عرض کیا — یا علی! تو اور تیرے دوست بہشت میں ہوں گے — اور قیامت کے دن سب سے پہلے تربت رسول شق ہوگی — اور بعد میں آپ علیہ السلام کو لباس حیات آراستہ کیا جائے گا — جب سورج نے مولا علی کو یہ خوشخبری سنائی — تو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ قبلہ رو ہو کر سجدۂ شکر بجا لائے — اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یَا اَخِیْ یَاحَبِیْبِیْ اِرْفَعْ رَأْسَكَ فَقَدْ بَاهَی اللّٰهُ بِكَ اَهْلَ سَبْعِ سَمٰوٰاتٍ —[1]

اے بھائی! اے میرے حبیب! اپنا سر اٹھا کہ اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ساتوں آسمانوں والوں پر تیری وجہ سے۔

(مقتل الحسین ص ۸۴ — مناقب المرتضوی ص ۱۴۴)

حدیث نمبر ۴۵۶ — میں واقف ہوں

مولائے ارضین وسماوات فرماتے ہیں —

اَنَا الَّذِیْ اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَاَدْفَعُ الْاَبْرَصَ وَاَعْلَمُ مَافِی الضَّمَائِرِ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَأْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ —

---

[1] مناقب المرتضوی میں — فقد بان اللہ — ہے — جس کا معنی بنتا ہے — کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کو رلا رہا ہے۔

Marfat.com

میں وہ شخص ہوں کہ مادر زاد اندھے کو (باذن اللہ) بینائی دیتا ہوں، اور کوڑھ کے مرض کو دور کرتا ہوں، اور تمہیں بتا سکتا ہوں جو تم کھاتے ہو۔ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۳۰)

مناقب المرتضوی میں فَقَدْ بِاَنَّ اللہَ ہے جس کا معنیٰ بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کو زنار رہا ہے۔

حدیث نمبر ۴۵۷ ——— اسد اللہ الغالب

حضرت علامہ سید محمد صالح کشفی حنفی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور ترین کتاب ——— "مناقب مرتضوی" ——— میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک لمبی روایت نقل کی ہے جس کا آخری حصہ قارئین کی عقیدتوں کے نام کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— اے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب میں شب معراج، سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر اس مقام پر پہنچا کہ جبریل (علیہ السلام) میرا ساتھ دینے سے عاجز رہ گئے تو میں اکیلا ہی عرش مجید کی طرف روانہ ہوا ——— اور عالم وجود سے نکل کر بالکل الگ ہو گیا ——— خدائے لایزال کی جناب میں راز کہتا اور جواب سنتا تھا ——— اسی عالم میں اپنے سامنے ایک شیر کھڑا ہوا دیکھا ——— جب غور سے نگاہ کی، تو کیا دیکھتا ہوں کہ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب ہے۔

جب میں معراج سے واپس آکر اپنے بستر پر پہنچا تو علی نے نہایت ادب واحترام اور تسلیمات وسلام کے ساتھ اندر آکر کہا ——— اے خیر الانام! ——— عنایات ملک علام! آپ کو مبارک ہو ——— بعد ازاں جو راز واسرار مجھ میں اور پروردگار کے درمیان ہوئے تھے

Marfat.com

لفظ بلفظ بیان کر دیئے ـــــ اے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اب تک ـــــ انبیاء ـــــ اولیاء ـــــ صلحا اور اتقیا میں سے کوئی کسی بلا، یا پھر تکلیف میں مبتلا ہوتا تھا ـــــ علی اس رنج و بلا سے چھٹکارے کا باعث بنتے تھے ـــــ چنانچہ یہ حدیث قدسی شریف اس بیان کی شاہد ہے۔

يَا اَحْمَدُ اَرْسَلْتُ عَلِيًّا مَعَ كُلِّ نَبِيٍّ سِرًّا وَّمَعَكَ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ـــــ

اے احمد! میں نے علی کو ہر نبی کے ساتھ پوشیدہ طور پر بھیجا، اور تیرے ساتھ پوشیدہ اور ظاہری دونوں طرح رکھا۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۶۷)

خواجۂ اجمیر

سلسلۂ چشتیہ کے پیران پیر حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے اور اس حقیقت کے راز کو عیاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

چوں شد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ معراج دید آں زماں علی را
شیرے کہ بود سرہا برعرش پائمالش

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے تو عرش پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو ایک شیر کی طرح پایا ـــــ جس نے شیطانوں کے سر پائمال کر دیئے تھے ـــــ

(نوائے صوفیہ ص ۱۳۰)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۵۸ــــ محبت اہل بیت کی علامت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یُؤْمِنُ رَجُلٌ حَتّٰی یُحِبَّ اَهْلَ بَیْتِی بِحُبِّی فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ــــ وَمَا عَلَامَةُ حُبِّ اَهْلِ بَیْتِكَ؟ ــــ قَالَ: "هٰذَا"، وَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی عَلِیٍّ ــــ

کوئی بھی مرد مومن نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ وہ میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت نہ کرے ــــ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت کی محبت کی علامت کیا ہے؟ ــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا یہ (علی) ہے ــــ "یعنی میرے اہل بیت سے محبت کی نشانی علی علیہ السلام کے ساتھ محبت ہے۔"

(جواہر العقدین ص ۳۳۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، امام نور الدین علی بن عبداللہ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ)

حافظ شیرازی (محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ) نے کیا خوب کہا ہے۔

آں را کہ دوستی علی علیہ السلام نیست، کافر است
گو زاہد زمانہ وگو شیخ راہ باش

جو مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے محبت نہیں رکھتا، وہ کافر ہے خواہ وہ اپنے زمانے کا بڑا پرہیزگار اور شیخ طریقت ہی کیوں نہ ہو ــــ

امروز زندہ ام بہ ولائے تو یا علی
فردا بہ روح پاک اماماں گواہ باش

Marfat.com

یا علی علیہ السلام! آج (اس دنیا میں) میں آپ کی محبت دل میں لیے ہوئے جی رہا ہوں —— آپ کو حسنین علیہ السلام امامین کی روح کی قسم کل (قیامت کے دن) آپ اس حقیقت کے گواہ رہیں!

حدیث نمبر ۴۵۹ —— علی و اہل بیت کی محبت

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— اس آیت مبارکہ (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا[1]) کے تحت فرماتے ہیں:

لَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ اِلَّا وَفِيْ قَلْبِهٖ وُدٌّ لِعَلِيٍّ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ

کوئی مومن باقی نہ رہے گا۔ مگر یہ کہ اس کے دل میں علی اور ان کی اولاد کی محبت ہو۔ (یعنی علی و اہل بیت کی محبت کے بغیر کوئی نہیں ہوسکتا)

(جواہر العقدین ص ۳۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

○ سلطان سلاطین اقالیم اولیاء —— سیّدنا خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جذبات عقیدت و محبت کا اپنے شعر میں یوں اظہار فرمایا۔

بے حاصلیم گرچہ از دھر و ملک و مالش
مارا بس است حاصل، مہر علی و آلش

اگرچہ ہم دنیا کا ملک و مال نہیں رکھتے —— مگر ہمیں علی اور ان کی اولاد کی محبت کی دولت مل گئی ہے، جو ہمارے لیے کافی ہے ——

(نوائے صوفیا ص ۱۲۸)

حدیث نمبر ۴۶۰ —— قیامت کے دن چار سوال

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

---

[1] سورہ مریم آیت نمبر ۹۶ —— عنقریب رحمٰن ان کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَزُوْلُ قَدَمٌ عَنْ قَدَمٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَسْأَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی الرَّجُلَ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ ـــــ وَعَنْ جَسَدِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ، وَعَنْ مَالِہٖ مِمَّ کَسَبَہٗ؟ وَفِیْمَ اَنْفَقَہٗ؟ وَعَنْ حُبِّنَا اَھْلِ الْبَیْتِ ـــــ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ ـــــ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، وَمَا اٰیَۃُ حُبِّکُمْ؟ ـــــ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَأْسِ عَلِیٍّ، فَھُوَ جَالِسٌ اِلٰی جَانِبِہٖ ـــــ وَقَالَ: اٰیَۃُ حُبِّنَا حُبُّ ھٰذَا بَعْدِیْ ـــــ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن کوئی آدمی قدم نہ اٹھا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لے ـــــ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے اپنی عمر کیسے گزاری ـــــ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اپنے جسم کو (کس قسم کے اعمال میں مبتلا کر کے) بوڑھا کیا ـــــ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے مال کیسے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا ـــــ اور ہمارے اہلبیت کی محبت کے بارے میں ''پوچھا جائے گا'' ـــــ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا نبی اللہ! آپ کے اہل بیت کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کے سر پر رکھا جو آپ کی ایک جانب بیٹھے تھے ـــــ آپ نے فرمایا، ہمارے اہل بیت کی محبت کی پہچان

Marfat.com

وعلامت میرے بعد یہ ہے ''یعنی علی سے محبت کرنا ہے''

(جواہر العقدین ص ۳۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، سن اشاعت ۱۹۹۵ء (امام نور الدین علا ابن عبد اللہ سمہودی)

حدیث نمبر ۴۶۱ ——— چہروں کی چمک

مولا علی سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

یَا عَلِیُّ! اِنَّ شِیْعَتَنَا یُخْرِجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی مَا فِیْهِمْ مِّنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ، وَجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ ———

اے علی! بے شک ہمارے ''چاہنے والے'' گروہ، قیامت کے دن اپنی قبروں سے (اس حال میں) نکلیں گے کہ ان پر گناہوں اور عیبوں میں سے کچھ نہ ہوگا (یعنی گناہوں اور عیبوں سے پاک ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ———

(حوالہ ایضاً ۳۲۷)

○ اوپر درج دونوں حدیثوں کا ایک ہی معنی اور مفہوم ہے کہ علی کریم کے ساتھ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اہل بیت کے ساتھ محبت ومودت اور عقیدت کی دلیل وبرہان اور علامت ہے مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ازواج مطہرات ہوں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہو تمام سے مودت کی نشانی مولا علی سے محبت ہے، بعض لوگ مولا علی کے بغض میں اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتے ——— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے بغض کا یہ حال ہے یزید لعین جشن منائے جارہے ہیں ——— اور زباں درازی کا یہ عالم ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو باغی

Marfat.com

کہہ رہے ہیں۔

خواجہ غریب نواز

چشتیوں کے پیران پیر حضور سیّدی خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں کے بارے میں ایک شعر کہا ہے اس پر غور فرمائیں ــــ فرماتے ہیں:

با اہل بیت حیدر ہرکس کہ آشنا نیست
درخانہ راہ دادہ بیگانۂ عیالش

جو شخص حیدر کے اہل بیت (یعنی اولاد) کی قدر و قیمت سے واقف نہیں ضرور اس نے اپنے گھر میں کسی نیچ ذات کو ڈال رکھا ہے ــــ

(نوائے تصوفیا ص ۱۳۰)

○ قارئین کرام! ــــ خواجہ غریب نواز نے اس شعر میں جو استعارہ استعمال کیا ہے ــــ میں نے آج تک کسی شاعر کے کلام میں نہیں دیکھا ــــ حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز کئی مثنویوں اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں نے بھی کنایہ استعمال کیا ذرا وہ بھی دیکھ لیں ــــ لکھتے ہیں۔

بغض حیدر، ہرکہ در دل کردجا
بے شکے دانم ورا، مادر خطا

جو شخص دل میں حیدر علیہ السلام سے کینہ رکھتا ہے، یقیناً اس کی ماں سے جرم سرزد ہوا تھا ــــ

(نوائے صوفیا ص ۶۱ بحوالہ لسان الغیب)

○ حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ــــ لسان الغیب ــــ میں ہی لکھا

Marfat.com

ہے۔

ہر کرا بغض علی اندر دل است

دوزخ با آتش اول منزل است

جس کسی کے دل میں علی کی عداوت و بغض ہے اس کی پہلی منزل دوزخ کی آگ

ہے——

ترک کن بغض علی مرتضٰی

گر ہمی خواہی تو قربت با خدا

(اے کلمہ گو) اگر تو بارگاہ خداوندی میں قربت حاصل کرنا چاہتا ہے—— تو علی مرتضٰی سے بغض و کینہ رکھنا چھوڑ دے——

ترک کن بغض امام المتقیں

کیں بود حب نبی المرسلیں

پرہیزگاروں کے امام (یعنی مولا علی) سے بغض رکھنا چھوڑ دے—— کیوں کہ آپ علیہ السلام سے بغض نہ رکھنا ہی رسولوں کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے کا ہم معنی ہے——

(لسان الغیب ص ۱۳ تا ۱۵ بحوالہ نوائے صوفیا ص ۷۰)

نوٹ:- مندرجہ بالا دونوں حدیثوں اور کئی مقامات پر احادیث میں شیعہ کا لفظ آیا ہے—— خیال رہے کہ یہ کسی فرقے کا نام نہیں یہ گروہ—— پیروکار وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے—— جس سے مراد اولیائے کرام اور اہل سنت و جماعت ہیں، جو علما کریم کے پیروکار ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر۴۶۲ ـــــ نور منبروں پر

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

یَا عَلِیُّ بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِّثْلُكَ وَالْمَلَائِكَةُ تَشْتَاقُ اِلَيْكَ وَالْجَنَّةُ لَكَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنْصَبُ لِیْ مِنْبَرٌ مِنْ نُّوْرٍ وَلِاَبْرَاهِيْمَ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ وَّلَكَ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ فَتَجْلِسُ عَلَيْهِ وَاِذَا مُنَادٍ يُّنَادِیْ بَخٍّ بَخٍّ مَنْ وَصِيٍّ بَيْنَ حَبِيْبٍ وَخَلِيْلٍ ثُمَّ اُوْتِیَ بِمَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَاَدْفَعُهَا اِلَيْكَ ـــــ

یا علی واہ واہ تمہاری مثل کون ہوسکتا ہے کہ فرشتے تمہارے مشتاق ہیں ـــــ اور جنت تمہارے واسطے ہے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا تو میرے لیے نور کا ایک منبر نصب کیا جائے گا ـــــ اور ایک نور کا منبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے اور ایک نور کا منبر تمہارے لیے رکھا جائے اور تم اس منبر پر بیٹھو گے، اس وقت ایک آواز دینے والا آواز دے گا، مرحبا واہ واہ ''کیا خوب ہے'' کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلیل خدا علیہ السلام کے درمیان میں وصی (یعنی علی بیٹھا) ہے ـــــ پھر مجھے جنت اور دوزخ کی کنجیاں دی جائیں گی ـــــ اور میں وہ چابیاں تیرے حوالے کر دوں گا ـــــ

(مودۃ القربیٰ ص ۱۶ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت)

خیال رہے:۔ کہ مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے بعض لوگوں کے دماغوں میں ابال

Marfat.com

آجائے گا اور زبانیں آتش فشاں کی صورت اختیار کرلیں گی، دماغی شریانیں پھٹنے کے قریب ہوں گی —— عارف باللہ، سیّد السادات علامہ سیّد علی بن شہاب ہمدانی قدس سرہ العزیز کو گالیاں دی جائیں گی، اور راقم پر تبروں کی بوچھاڑ —— اور ناپسندیدہ چیخ وچنگھاڑ —— اور ہر قسم کا واویلا چاروں طرف سنائی دے گا —— اس سے پہلے کہ مختلف مدارس کے دارالافتا سے گرجنے کی آوازیں سنائی دیں —— ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لیے —— ایک حدیث شریف بیان کرنے لگا ہوں تاکہ تپتے ہوئے سینوں میں ٹھنڈک پیدا ہوسکے۔

حدیث نمبر ۴۶۳ —— نور کے منابر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا یَجْلِسُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ وَیَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النُّوْرُ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ ——

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور نور ان کے چہروں کو ڈھانپے ہوئے ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہوگا ——

(المعجم الکبیر''امام طبرانی'' ج ۸ ص ۱۱۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

کیوں جناب! جب انبیاء واولیاء خدائے لایزال کے پاکباز بندے نوری منبروں پر جلوہ افروز ہوسکتے ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے تو مولا علی ایک نوری منبر پر جلوہ گر

Marfat.com

ہوں تو سینۂ علم ظاہری میں جلن کیوں؟

میں پوچھتا ہوں فتویٰ باز سوداگروں سے تمہیں خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا سے کیا دشمنی ہے؟ —— اگر کوئی خطیب ترنگ میں آ کر علی کا ذکر کرے تو اسے گھورتے کیوں ہو؟ —— اگر کوئی شہیدان کربلا پر ڈھائے جانے والے مصائب کا تذکرہ کرے تو تمہارے پرکینہ سینوں سے دھواں کیوں اٹھنے لگتا ہے؟ —— یادرکھو! بغض علی منافقت کی نمایاں نشانی ہونے کے ساتھ ساتھ جنت ودوزخ کی کنجی بھی ہے۔

گر بنودے زبہر اعدائش

نافریدے خدائے نارسقر[1]

اگر دوزخ مولا علی کے دشمنوں سے مختص نہ ہوتا تو خدا اس کو پیدا ہی نہ کرتا ——

حدیث نمبر ۴۶۴ —— جنت کا تالہ اور چابی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت —— فرماتے ہیں کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَيْكَ بِعَلِيٍّ فَإِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِهِ وَجَنَانِهِ —— وَإِنَّهُ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَمِفْتَاحُهَا وَقُفْلُ النَّارِ وَمِفْتَاحُهَا بِهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَبِهِ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ ——

اے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! علی کی پیروی وفرماں برداری کرو، کیونکہ حق علی کی زبان اور دل پر ہے —— اور بے شک "علی" (مخالفین کے لیے) جنت کا قفل ہے اور (محبوں کے لیے) جنت کی کنجی ہے (اور

[1] سید صالح کشفی حنفی، کوکب دری ص ۵ نوائے صوفیا ص ۱۶۴

Marfat.com

دوستوں کے لیے) دوزخ کا تالہ اور (دشمنوں کے لیے) اس کی کنجی ہے — اس کے ساتھ محبت کرنے والے جنت اور اس سے دشمنی رکھنے والے دوزخ میں داخل ہوں گے۔

مودۃ القربیٰ ص ۱۶ مطبوعہ بیروت

حدیث نمبر ۴۶۵ — کنجیوں کے دو گچھے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا — کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام میرے پاس کنجیوں کے دو ۲ گچھے لائیں گے، ایک گچھا جنت کی کنجیوں کا ہوگا اور ایک دوزخ کی کنجیوں کا — بہشت کی کنجیوں کے اوپر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کے طرفداروں — اور پیروکاروں — اور مددگاروں کے نام لکھے ہوں گے — اور دوزخ کی کنجیوں پر ان دونوں ہستیوں کے ساتھ بغض رکھنے والوں کے نام لکھے ہوں گے — اور یہ دونوں فرشتے مجھ سے کہیں گے —

يَا اَحْمَدُ هٰذَا مُبْغِضُكَ وَهٰذَا مُحِبُّكَ فَادْفَعْهَا اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، فَيَحْكُمُ فِيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ فَوَالَّذِىْ قَسَّمَ الْاَرْزَاقَ لَا يَدْخُلُ مُبْغِضِيْهِ الْجَنَّةَ وَلَا مُحِبِّيْهِ النَّارَ اَبَدًا —

اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ تیرا محبّ ہے — اور یہ تیرا دشمن ہے، ان دونوں (گچھوں) کو علی بن ابی طالب کے حوالے کیجئے۔ وہ ان کے بارے میں جو چاہیں حکم کریں اور میں اس ہستی کی قسم اٹھاتا ہوں جو ہر قسم کا رزق بانٹنے والا ہے — کہ علی اپنے دشمنوں کو کبھی جنت میں داخل نہیں کریں

Marfat.com

گے، اور اپنے حبداروں کو ہرگز ہرگز دوزخ میں نہ بھیجیں گے ـــــ

(مودۃ القربیٰ ص ۱۶)

اس حدیث میں کنجیوں کا تذکرہ ہے جنت و دوزخ کی کنجیاں علی کے پاس ہوں گی ـــــ اور یہ ممکن ہے کہ کوئی مفت کا مفتی کسی کنج دار الافتا میں تشریف فرما، اس حدیث کو دیکھ کر چلانے لگے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے ـــــ یہ کنجیاں علی کے ہاتھ میں کیوں ہیں؟ ـــــ اس قسم کے مفتیوں کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ جب بغض علی کا بخار دماغ میں اپنے اثرات دکھانے لگے تو ٹھنڈے پانی کا پورا پیالہ نوش فرمائیں، سینے کی جلن دور ہونے کے بعد غور فرمائیں کہ یہ کنجیاں عطا کس نے کی ہیں؟ ـــــ رسول دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ـــــ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ چابیاں جبریل و میکائیل علیہما السلام نے بارگاہ مصطفوی میں نہایت ادب سے پیش کیں۔

منکرین شان رسالت کو نظر انداز کرتے ہوئے ـــــ اپنی جماعت، جماعت اہل سنت کے علمائے ذی مرتبت کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوں کہ حضرات عالی وقار ہم آج تک میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں سے اپنی تقریروں میں سجا کر، مسکرا کر ترنم کی دنیا بسا کر یہ شعر پڑھتے آئے ہیں ـــــ اور پڑھتے رہیں گے ـــــ کہ ـــــ

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ مرداں کے آئی
مرد نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

علی شاہ مرداں ہے ـــــ علی شیر یزداں ہے ـــــ علی سلطان سلاطین اقالیم ولایت ہے ـــــ قلعۂ خیبر کے اکھاڑنے والا کون ہے سوائے علی کے ـــــ علی قاتل مرحب و عنتر ہے ـــــ ابن عبدود کے غرور کو خاک میں ملانے والے علی کے ہاتھ میں کوئی کنجی، کسی

Marfat.com

خزانے کی چابیاں ہونی چاہئیں یا نہیں ــــ کیا آپ بھی علی کے ہاتھ میں اپنے بچوں کے پھٹے ہوئے خون آلود کپڑے ہی دیکھنا پسند کرتے ہیں ــــ کیا لوائے حمد علی کے ہاتھ میں نہیں سجتا؟ ــــ کیا آپ کو بھی قیامت کے دن علی کے ہاتھ میں جام کوثر اچھا نہیں لگتا؟ ــــ آپ دشمنان علی کی خرافات سے ہرگز متاثر نہ ہوں ــــ کیونکہ ان لوگوں کے گندے نظریات ہمارے عقائد میں شامل نہیں ہیں ــــ اور نہ ہی ہمیں ان سے کوئی سروکار ہے ــــ کون علی! ــــ وہ علی ــــ

نور خدا کے نور کا حصہ کہیں ــــ جسے
وہ ہے حریم قدس کا روشن دیا علی
خیبر شکن، امام زمن، نور کی کرن
دروازۂ علوم ہے مولا مرا علی
برق تپاں تھی آپ کی تلوار ذوالفقار
مرد جلی ہے، پرتو دست خدا علی
عنتر سے پوچھ! مرحب سرکش سے پوچھ لے
جاتا ہے رن میں کس طرح بن کر قضا علی
اہل کرم ہیں، راحت قلب رسول ﷺ ہیں
زہراؑ، حسنؑ، حسینؑ، شہ اولیاء علی

(خضر)

حدیث نمبر ۴۶۶ ــــ اسلام میں پہلا رخنہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا ——

اَوَّلُ ثُلْمَةٍ فِی الْاِسْلَامِ مُخَالَفَةُ عَلِیٍّ

اسلام میں پہلا رخنہ (سوراخ) مولا علی کی مخالفت ہے۔

(مودۃ القربیٰ ص ۱۰)

حدیث نمبر ۴٦٧ —— علی کے بعد کیا ہوگا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— ،

اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ ھٰذَا الدِّیْنَ بِعَلِیٍّ، فَاِذَا مَاتَ عَلِیٌّ فَسَدَ الدِّیْنُ وَلَا یُصْلِحُہٗ اِلَّا الْمَہْدِیُّ بَعْدَہٗ ——

کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علی کے سبب سے فتح وکامیابی عطا فرمائی ہے —— جب علی انتقال کر جائیں گے۔ تو دین میں فساد پیدا ہو جائے گا، کوئی اس دین کی اصلاح نہ کرے گا سوائے امام مہدی "علیہ السلام" کے جو علی کے بعد ہوں گے۔

(مودۃ القربیٰ ص ١٨)

حدیث نمبر ۴٦٨ —— جنت کا دابہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

یَا عُمَرُ! رَأَیْتُ دَابَّةَ الْجَنَّةِ تَاْکُلُ الطَّعَامَ وَتَشْرَبُ الشَّرَابَ وَتَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ھٰذَا دَابَّةُ الْجَنَّةِ وَاَشَارَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ

Marfat.com

اَبِیْ طَالِبٍ——

اے عمر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں نے جنت کا دابہ دیکھا ہے جو کہ کھانا بھی کھاتا ہے اور پانی بھی پیتا ہے—— اور بازاروں میں چلتا بھی ہے—— علی المرتضیٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ جنت کا دابہ ہے——

(منتخب کنز العمال علیٰ حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۶ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

——دَابَّۃُ الْاَرْضِ —— دَابَّۃُ الْجَنَّۃِ——

قارئین عظام!—— قرآن مجید میں—— دابۃ الارض—— اور حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں—— دابۃ الجنۃ—— کا ذکر موجود ہے، کتب تفاسیر واحادیث میں کچھ اس طرح ہے۔

دَابَّۃُ الْاَرْضِ:۔ دابۃ الارض سے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ○

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل آیت نمبر ۸۲)

اور جب بات ان پر واقع ہو جائے گی تو ہم زمین سے ان کے لیے چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

○ تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ—— اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں، یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا—— ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا—— ایمان

Marfat.com

داروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا ـــــ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا ـــــ

(تفسیر خزائن العرفان ص ۵۷۵ مطبوعہ حافظ کمپنی لاہور)

○ ـــــ تفسیر روح البیان میں مندرجہ بالا آیت کے تحت امام حقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہم نے ان کے لیے ظاہر کیا زمین کا ایک جانور جس کا نام ـــــ جاسہ ـــــ ہے ـــــ کیونکہ وہ دجال کی خبر دینے والا ہے ـــــ اور دجال بحر شام کے جزیرہ میں مقید پڑا ہے ـــــ اور جاسہ بھی اسی جزیرہ میں رہتا ہے ـــــ جیسا کہ ـــــ ''مشارق'' کے آٹھویں باب کی حدیث میں ہے۔

○ کافروں کو فصیح عربی میں ـــــ عرب کو عربی میں اور عجم کو عجمی زبان میں کہے گا کہ کچھ لوگ ان آیات پر ایمان نہیں لائیں گے جو قیامت کے آنے پر دلالت کرتی ہیں ـــــ مطلب یہ کہ جب قیامت قریب ہوگی تو اللہ تعالیٰ ـــــ دآبۃ الارض کو کھڑا کرے گا جیسے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے باہر لا کر معجزہ دکھایا ـــــ

زمین کا دابہ کیسا ہوگا

امام حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں۔

انھا جمعت خلق کل حیوان ولھا وجہ کوجہ الادمیین مضیئۃ یبلغ راسھا السحاب فیراھا اھل المشرق والمغرب ـــــ

وہ جانور تمام مخلوق کی صورت پر پیدا کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ آدمیوں جیسا چمکدار ہوگا، اور اس کا سر بادلوں کو چھوئے گا، جسے تمام اہل مشرق ومغرب

Marfat.com

دیکھیں گے ——

حدیث شریف:- میں ہے۔

طول الدابة ستون ذراعا يدركها طالب ولا يفوتها

هارب ——

کہ اس کا قد ستر گز لمبا ہوگا، اس کے پکڑنے والے اسے پکڑ نہ سکیں گے اور

نہ ہی کوئی بھاگنے والا اس سے (بچ کر) بھاگ سکے گا۔

(تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۳۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

موسیٰ علیہ السلام کا عصا —— سلیمان علیہ السلام کی انگشتری

حضرت شیخ الحدیث محمد خلیل خاں قادری برکاتی —— اپنی مشہور ترین کتاب —— ہمارا اسلام —— میں ارقام فرماتے ہیں —— کہ دابۃ الارض عجیب شکل کا ایک جانور ہوگا جو کہ کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا —— زمین تیزی سے دورہ کرے گا کہ کوئی بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا —— فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا اور بزبان فصیح کہے گا —— هٰذَا مُؤْمِنٌ وَهٰذَا كَافِرٌ —— یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے —— اس کے ایک ہاتھ میں موسیٰ علیہ السلام کا عصا —— اور دوسرے ہاتھ میں سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی —— عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے سیاہ چہرہ نورانی ہو جائے گا —— اور انگشتری (انگوٹھی) سے ہر کافر کی پیشانی پر سیاہ مہر لگائے گا، جس سے اس کا چہرہ بے رونق ہو جائے گا —— اس وقت تمام مسلمان و کافر اعلانیہ ظاہر ہوں گے —— یہ علامت کبھی نہ بدلے گی —— جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا —— اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا ——

Marfat.com

آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے دوسرے روز لوگ اسی چرچا میں ہوں گے کہ کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا ـــــ اور یہ جانور نکلے گا ـــــ پہلے یمن میں ـــــ پھر نجد میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا ـــــ اور تیسری بار مکہ معظّمہ میں ظاہر ہو گا ـــــ

(ہمارا اسلام ص ۲۶۲ ـــــ تا ـــــ ۲۶۳ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

علی علیہ السلام دَآبَّۃُ الْجَنَّۃ ہے

اوپر دآبۃ الارض ـــــ کا مختصر ترین تعارف کرانے کا مقصد یہ ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ـــــ مولا علی کو ـــــ دابۃ الجنۃ ـــــ جنت کا دابہ ـــــ کہا ہے فرمایا ـــــ کہ اے عمر یہ علی جنت کا دابہ ہے ـــــ زمین کا دابہ اور جنت کا دابہ ـــــ ان دونوں کو کن الفاظ میں تطبیق دی جا سکتی ہے ـــــ جتنا زمین اور جنت میں فرق اتنا؟ ـــــ ہرگز نہیں جنت کے دابہ کی حقیقت صرف وہی ہستی جانتی ہے، جس نے علی کریم کو ''دابۃ الجنۃ'' کا لقب عطا فرمایا ہے۔

چشتیوں کی اقلیم کے تاجدار حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حقائق کی طرف اشارہ فرمایا ہے فرماتے ہیں۔

مدح علی نہ گنجد در شرح گر شب وروز
صد چوں کمال گوید صد سال از کمالش
ہستم گدائے شاہے کیں چرغ لاجوردی
دودے ست باز رفتہ از مطبخ نوالش

اگر شب وروز سو سال تک مولا علی کے کمالات بیان کریں مدحت، شرح وبیان میں نہیں آسکتی ـــــ (فرماتے ہیں) ـــــ میں ایسے بادشاہ (علی

Marfat.com

مرتضٰی) کا گداگر ہوں کہ یہ نیلگوں آسمان اس کی عطا کے باورچی خانے سے اٹھنے والا ایک دھواں ہے ــــ

حدیث نمبر ۴۶۹ ــــ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی

مولائے کائنات کا ارشاد گرامی ہے ــــ فرماتے ہیں ــــ

اَنَا لَّذِیْ عِنْدِیْ خَاتَمُ سُلَیْمَانَ (علیہ السلام)

میں وہ شخص ہوں جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی موجود ہے ــــ

(مناقب مرتضوی ص ۱۲۱ علامہ سید صالح حنفی کشفی)

حدیث نمبر ۴۷۰ ــــ عصائے موسیٰ علیہ السلام

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

اَنَا عَصَاءُ الْکَلِیْمِ وَبِہٖ اٰخِذٌ بِنَا صِیَۃِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا عصا میں ہوں ــــ اور میں اس کے ذریعہ سے تمام مخلوق کی پیشانی کو پکڑنے والا ہوں ــــ

(حوالہ ایضاً ص ۱۲۶)

قارئین کرام! ــــ قرآن مجید میں دابة الارض ــــ حدیث رسول دَابَۃُ الْجَنَّۃِ کو سامنے رکھتے ہوئے غور فرمائیں کہ ــــ زمین کے دابہ کے پاس عصائے موسیٰ علیہ السلام ہوگا ــــ اور دابۂ جنت ــــ ارشاد فرما رہا ہے ــــ کہ دنیا والو! میں عصائے کلیم اللہ ہوں ــــ میرے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہے ــــ ان تمام فرامین کو سامنے رکھتے ہوئے عمیق ترین نظروں سے دیکھو! ــــ حقیقتیں نکھر کر سامنے آجائیں گی ــــ بندۂ ناچیز کے پاس نہ تو وہ علم ہے اور نہ ہی جرأت ــــ کہ ان امور کو واضح کرسکوں یا کھول کر بیان کرسکوں ــــ میں وہ ہوں جو علمائے متکلمین اور مفتیان شرع

Marfat.com

متین کے خوفناک فتاویٰ سے ڈرتے ہوئے لرزتے ہاتھوں سے اہل بیت رسول کی مرتبت لکھنے کی جسارت کرتا رہتا ہوں —— سچی بات یہ ہے کہ ان امور کے اسرار ورموز سے پردہ اٹھانے کا علمی طور پر یارا نہیں رکھتا —— امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ لیتے ہیں —— آپ فرماتے ہیں۔

لَوْ اَنَّ الْمُرْتَضٰی یُبْدِیْ مَحَلَّہٗ

لَکَانَ الْخَلْقُ طُرًّا سُجَّدًا لَّہٗ

اگر علی مرتضیٰ اپنے مرتبے کو ظاہر کرتے تو تمام مخلوق آپ کو سجدہ کرنے لگتی۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۰۱ مطبوعہ مصر بحوالہ نوائے صوفیا ص ۲۲)

○ لاکھوں قطبوں کے مرشد سلسلۂ چشتیہ کا حسن و جمال حضرت خواجہ سیّد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعاروں کی زبان میں ارشاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

امام دیں کسے باشد کہ در وقت ولادت او
بود در کعبہ وکعبہ زکعبش درصفا باشد
امام حق کسے باشدکہ او در طینت آدم
پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بہم بودہ ولایت راولا باشد

دین اسلام کا وہی امام وپیشوا ہوسکتا ہے جس کی پیدائش کعبہ میں ہو، اور کعبہ اس کے قدم سے اور منور ہو جائے —— امام برحق وہی ہے جو رسالت مآب کے ہمراہ آدم کے خمیر میں ولایت کی تمنا بن کر شامل تھا ——

(نوائے صوفیہ ص ۱۲۷ بحوالہ اخبار شیراز ۸ صفر ۱۳۷۴ھ)

Marfat.com

حدیث نمبر ۷۱ ــــ پہاڑوں کا وزن جاننے والا

حضرت مولائے کائنات علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اَنَا لَّذِیْ اَعْلَمُ عَدَدَ النَّمْلِ وَوَزْنَهَا، وَمِقْدَارِ الْجِبَالِ وَوَزْنَهَا، وَعَدَدَ قَطْرَاتِ الْاَمْطَارِ ــــ

میں وہ شخص ہوں جو چیونٹیوں کی تعداد جانتا ہوں اور ان کا وزن (کیا ہے) جانتا ہوں ــــ اور پہاڑوں کی مقدار اور ان کا وزن بھی جانتا ہوں ــــ اور بارش کے قطروں کی تعداد کو جانتا ہوں ــــ

(مناقب مرتضوی ص ۱۳۶ (علامہ سید محمد صالح ترمذی، کشفی، حنفی)

گروہ صوفیہ کے سردار کا لقب پانے والے حضرت ابوالقاسم بن محمد بن جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ علی کرم اللہ وجہہٗ میں ایک بلند پایا منقبت کہی ہے ــــ جس میں آپ کے علم کا ذکر بھی ہے ــــ حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نہ یافت وہم و خرد پایۂ کمال علی
بہ وصف راست نیابد بیان حال علی

عقل و دانش اور وہم و خیال، مولا علی کے اوصاف حمیدہ کے نقطۂ کمال تک نہ پہنچ سکے (وہ اس لیے) کہ آپ کا حال حدِ بیان سے بالاتر ہے۔

مقرر است کہ در عہد فطرت ارواح
بہ روح پاک محمد ﷺ بد اتصال علی

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جب روحیں پیدا کی گئیں تو اس وقت علی علیہ

Marfat.com

[illegible] سے متصل تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی بھی اس منزل پر فائز نہ تھا جس پر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی فائز تھے——

زجام لطف خدا تا ابد بود سیراب
کسے کہ نوش کند شربۂ زلال علی

جو شخص علی علیہ السلام کی محبت کی شراب خالص کا ایک گھونٹ پی لے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ خدا کی رحمت کے پانی سے سیراب رہے گا——

ازاں زماں کہ بدیدم جمال او در خواب
نہ بودہ ام نفسے خالی از خیال علی

جب سے میں نے خواب میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کے چہرہ اقدس

Marfat.com

کی زیارت کی ہے۔ اس وقت سے ایک سانس بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں علی پاک کا خیال میرے دل میں نہ رہتا ہو——

گواہ باش خدایا کہ بندۂ تو جنید
ہمیشہ است محبّ علی وآل علی

الٰہی! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ تیرا یہ بندہ جسے لوگ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمیشہ کے لیے علی کریم اور علی کی اولاد کا حبدار ہے——

(دیوان جنید ''نولکشور'' ص ۲۶ —— بحوالہ نوائے صوفیہ ۲۸ —— تا —— ۳۲)

حدیث نمبر ۴۷ —— مخلوق کے اعمال پر نظر

امام علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں——

اَنَا الَّذِیْ اَرَیٰ اَعْمَالَ الْخَلَائِقِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَلَا یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّنْهُمْ——

میں وہ شخص ہوں کہ مشرقوں اور مغربوں میں مخلوقات کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ (مناقب مرتضوی ص ۱۳۷)

○ مولا علی کریم کرم اللہ وجہہ کا شعر ہے فرماتے ہیں۔

وَ هٰذَا الْعِلْمُ لَهٗ یَعْلَمُهٗ اِلَّا
نَبِیٌّ اَوْ وَصِیّ الْاَنْبِیَاءِ

یہ علم ایسا ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبیوں کے وصی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

(دیوان امام علی بن ابی طالب ص ۷ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۹ء——
شرح دیوان علی ص ۱۵۰ مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور سن اشاعت ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

○ حضرت نورالدین عبدالرحمٰن المعروف ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عقیدت آگیں اور محبت بھرے انداز میں ـــــ شان مولا علی میں اشعار کہے ہیں ان میں بطور تبرک ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

علی شاہ عالم اِماماً کبیرا
زبعد نبی ﷺ شد بشیراً نذیرا

مولا علی علیہ السلام ساری دنیا کے بادشاہ ہیں، اور بڑے امام ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بشیر ونذیر ہیں (یعنی جنت کی خوشخبری دینے والے اور آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے والے ہیں)

زتو ہست روشن مہ ومہر وکوکب
توئی در دو عالم سراجاً منیرا

(یا علی) چاند، سورج اور ستارے آپ ہی (کے عکس کامل) سے روشن ہیں ـــــ اور آپ ہی دونوں جہانوں میں روشنی دینے والے چراغ ہیں۔

علی اولیاء را دلیل حق آمد
علی انبیاء را ولیاً نصیرا

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے ولیوں کو حق کا راستہ دکھایا ہے ـــــ اور نبیوں کے دوست اور مددگار رہے ہیں۔

زتو نیست پوشیدہ احوال جامی
کہ ہستی بہ معنیٰ سمیعاً بصیرا

(مولائے من!) آپ سے جامی کا حال پوشیدہ نہیں ہے ـــــ کیونکہ آپ

Marfat.com

(اوصاف الٰہی کا پرتو ہونے کا باعث) سب کی سنتے بھی ہیں اور سب کچھ دیکھتے بھی ہیں ——

(معارف اسلام لاہور (۱۳۹۰ھ بحوالہ نوائے صوفیہ ۱۵۷/۱۵۵)

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ ایک فقید المثال عالم دین متین تھے اور بہت بڑے شاعر —— شیخ النحو تھے —— نحو کی مشہور ترین کتاب کافیہ کی شرح فرمائی —— جو شرح جامی کے نام سے مشہور ہے —— آپ سلسلہ نقشبندیہ کے اور عاشق رسول —— اور آپ کے سینۂ بے کینہ میں مودت اہل بیت اور محبت مولا علی کا نور جلوہ زن تھا ——

لیکن ''میزان الکتب'' کے مصنف کی نوک قلم سے بچ نہ سکے ان پر شیعہ و رافضی ہونے کا فتویٰ صادر فرمادیا —— اور ان کا قصور یہ سمجھا گیا کہ انہوں نے نظم و نثر میں عقیدت بھرے انداز میں اہل بیت رسول کا ذکر فرمایا —— جو مصنف کے مزاج کے تحت خلاف ہے ——

چھٹی صدی ہجری کے مشہور ترین بزرگ صوفیائے کرام کی جماعت میں شامل ہزاروں اشعار کے شاعر تذکرۃ الاولیاء کے مصنف حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز بھی اپنے دور کے ناصبیوں کے متاویٰ سے نہ بچ سکے —— آپ نے اس امر کا اظہار بھی فرمایا ہے —— فرماتے ہیں ——

ایں زماں عطار گشتہ رافضی
کوری چشم لعین ناصبی

ناصیوں (دشمنان علی) کی آنکھ کا اندھا پن دیکھئے کہ وہ آج کل عطار کو رافضی سمجھتے ہیں (حالانکہ میں رافضی نہیں بلکہ علی کی دوستی کا دم بھرتا ہوں)

Marfat.com

شافعی رضی اللہ عنہ گفتش کہ جبش رفض ماست
ایں چنیں رفضے بہ دیں ایں جارو است

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں سے کہا کہ تم علی علیہ السلام کی محبت کو ہمارا رفض سمجھتے ہو، اگر یہی رفض ہے تو ایسا رفض دین میں درست ہے۔

رفض او دین من است اندر جہاں
شاہد مقصود من کرو بیاں

مولا علی علیہ السلام کی محبت جسے لوگ میرا رفض کہتے ہیں، دنیا میں میرا دین وایمان ہے، اور میرے اس مدعا و مقصود کے وہ فرشتے گواہ ہیں، جو باری تعالیٰ کے عرش پر مامور ہیں ـــــ

جہل بغض مرتضیٰ وآل اوست
قتل ایں کس پیش ما ایں جانکوست

مولا علی سے اور ان کی اولاد سے بغض رکھنا جہالت ہے ـــــ اور ایسے شخص کو ''جو ان سے بغض رکھتا ہو'' ہمارے مسلک میں اسے قتل کر دینا جائز ہے۔

جاہلاں دارند بغض بو تراب
ہست بر ایشاں بحکم حق عذاب

جو لوگ ابوتراب (مولا علی) سے بغض وکینہ رکھتے ہیں وہ جاہل ہیں ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا ـــــ

Marfat.com

رشتہ ٔ مابا علی پیوستہ است
آں خوارج ریں سبب دل خستہ است

ہمارا رشتہ وتعلق علی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے اور محکم ہے اس لیے یہ خارجی دل ہی دل میں کڑھتے رہتے ہیں——

رشتۂ اعضائے من گوید جواب
نیست حب دیگرم جز بوتراب

(قبر میں نکیرین کے سوالات کے جواب میرے اعضاء کی نس نس) ان کے جواب میں کہے گی کہ میرے دل میں علی کی محبت کے سوا کسی اور کس کی محبت نہیں۔

ایں زماں عطار سر حیدر است
برتن خارج چونیش خنجر است

آج کل عطار حیدر کرار کا راز بنا ہوا ہے، یہ بات خارجیوں کے جسم میں نوک خنجر کا کام کر رہی ہے——

(لسان الغیب مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ انڈیا ص ۹—تا—۱۳ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۶۸—تا—۶۹)

حضرت بابا فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز اپنے زمانے کے مولویوں سے ناراض نظر آتے ہیں——آج اس میرے دور میں بھی مولوی قسم کی مخلوق کا یہی عالم ہے——علی واہلبیت کا نام تقریر وتحریر میں آنے کی دیر ہے کہ مفت کے مفتیوں کے دارالافتاء گرجنے لگتے ہیں——فتویٰ بازوں کو شاید علی سے متعلق یہ علم نہیں کہ

اس کے دشمن دین کے، اسلام کے غدار ہیں
اس کے سب باغی، جہاں بھی کلاب النار ہیں

Marfat.com

حدیث نمبر ۷۳ ــــ اللہ کے نزدیک حجت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، کہ سامنے سے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ' نمودار ہوئے ــــ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ــــ

هٰذَا حُجَّةٌ عَلٰى اُمَّتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ

یہ (علی) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری امت پر حجت ہے۔

(مناقب مرتضوی ص ۱۱۰)

حجت :- حجت کے معانی امام حسین علیہ السلام کے باب میں ملاحظہ فرمائیں ــــ حقیقتوں کی پوری کائنات نکھر کر سامنے آجائے گی۔

حدیث نمبر ۷۴ ــــ علی کی اطاعت فرض ہے

امام زین العابدین نے اپنے باپ حسین سے اور امام حسین نے اپنے باپ علی (علیہم السلام) سے روایت بیان کی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ــــ

ان اللہ فرض علیکم طاعتی ونھاکم عن معصیتی ــــ وفرض علیکم طاعة علی بعدی ــــ ونھاکم عن معصیته ــــ وھو وصیی ووارثی ــــ وھو منی وانامنه ــــ حبه ایمان وبغضه کفر ــــ محبه محبیی وھو مولی من انا مولاه ــــ وانا مولی کل مسلم ومسلمة ــــ وانا وھو ابوا ھذه الامة ــــ

(اے لوگو!) اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت تم پر فرض کر دی ہے، اور تمہیں

Marfat.com

میری نافرمانی سے منع کیا ہے۔ اور میرے بعد علی کی اطاعت فرض قرار دی ہے۔ تمہیں علی کی نافرمانی سے منع کیا ہے۔ علی میرے وصی اور میرے وارث ہیں۔ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ علی کی محبت ایمان ہے۔ اور علی سے بغض رکھنا کفر ہے۔ علی کا دوست میرا دوست ہے۔ علی سے بغض رکھنے والا، محمد سے بغض رکھنے والا ہے۔ علی اس کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں۔ میں ہر مسلمان مرد، اور ہر مسلمان عورت کا مولا ہوں۔ میں اور علی دونوں اس امت کے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(ینابیع المودہ ج اول ص ۱۲۳ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۷۵ ۔ ولایت امیر المؤمنین

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ○

(پارہ ۳۰ سورۃ تکاثر آیت ۸)

پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن تمام نعمتوں کے بارے میں۔

(یعنی قیامت کے دن سب سے پوچھا جائے گا ان تمام نعمتوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو عطا فرمائیں)

اس آیت کی تفسیر میں ۔ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی مسند سے اس آیت سے متعلق روایت کیا ہے۔

قال النعیم ولایۃ امیر المؤمنین عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

Marfat.com

آپ نے فرمایا ـــ النعیم ـــ سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔

(حوالہ ایضاً ص ۱۱۱)

ولایت علی کب سے ـــ کہاں تک

مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ سے تمام سلاسل طریقت چلے ہیں ـــ اور آسمان ولایت پر شاہی آپ کی ہے۔

عالم تے شاہی حیدر دی، کونین تے قبضہ حیدر دا
کونین دے سارے ولیاں چوں اچا اے رتبہ حیدر دا

مفسر قرآن حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۂ آل عمران (پارہ چار) کی آیت نمبر ۱۱۰ ـــ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الآیہ [1] ـــ کے تحت ارقام فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس امت کے لوگ دوسری امتوں کی بہ نسبت رہنمائی کرنے میں بڑھ کر ـــ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جذب میں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ تاثیر والے ہیں ـــ لکھتے ہیں ـــ

وَ کَانَ قُطْبَ اِرْشَادِ کَمَالَاتِ الْوَلَایَةِ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا بَلَغَ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ السَّابِقَةِ دَرَجَةَ الْاَوْلِیَاءِ اِلَّا بِتَوَسُّطِ رُوْحِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـــ ثُمَّ کَانَ بِتِلْكَ الْمَنْصَبِ الْاَئِمَّةِ الْکِرَامِ اَبْنَاؤُهٗ اِلٰی حَسَنِ الْعَسْکَرِیْ ـــ

حضرت مولا علی علیہ السلام کمالات ولایت کے قطب ارشاد ہیں ـــ سابقہ امتوں میں سے کوئی بھی آپ کی روح کے وسیلہ کے بغیر درجۂ ولایت

---

[1] تم بہترین امت ہو جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں (کی ہدایت و بھلائی کے لیے)

Marfat.com

کونہیں پہنچا ــــ پھر اس منصب پر آپ کی اولاد میں سے فائز ہوئے ــــ
یہاں تک کہ امام حسن عسکری (علیہ السلام) قاضی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ــــ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَائِیْ ــــ وَھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ
الْمَنْصَبِ اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ــــ

آپ اس منصب پر قیامت تک قائم رہیں گے ــــ اسی لیے آپ نے فرمایا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے، ہمارا سورج ہمیشہ افق پر چمکتا رہے گا،
کبھی غروب نہ ہوگا۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۲۲ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت)

جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پہلے تمام انبیاء و رسل کی امتوں کے اولیائے کرام کو ولایت کے کمالات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی روح کے توسط سے ملتے تھے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ــــ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک کے لیے آپ کا فیضان جاری رہے گا اور ولایت کی کائنات میں وہی قدم رکھ سکتا ہے جس کا قلبی تعلق مولائے کائنات سے ہو ــــ علی کے ساتھ بغض رکھنے والا اگر پیری، فقیری کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ پرلے درجے کا کذاب، فریب کار اور دیوث ہے ــــ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی امر کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

Marfat.com

بَازْبَاشْ اے بَابِ رَحْمَتْ تَا اَبَدْ
بَارْگَاہِ مَالَہٗ کُفُوًا اَحَدْ

(اے علی!) اے رحمت کے دروازے! ـــــ اے اس ذات تک پہنچنے کے آستانے جس کی کوئی نظر نہیں، ہمیشہ ہمیشہ کھلا رہ۔

نعیم سے مراد محمد وآلِ محمد ہیں:- اوپر ینابیع المودۃ اور تفسیر مظہری کے حوالے سے لکھا ـــــ اب حضرت علامہ امام سیّد محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح المعانی کا حوالہ پیش ہے آپ لکھتے ہیں ـــــ کہ نعیم سے مراد ـــــ

وھو محمد وعترتہ علیہ وعلیھم الصلوٰۃ والسلام

اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل وعترت علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ج ۱۵ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

حدیث نمبر ۶ ۷ ۴ ـــــ ہاتھ پاؤں چومنا

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

رَأَیْتُ عَلِیًّا یُقَبِّلُ یَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلِہٖ

میں نے علی المرتضیٰ کو دیکھا کہ آپ ''اپنے چچا'' عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چوم رہے تھے ـــــ

(کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

اس حدیث شریف سے دروازۂ علوم نبوت علی کریم کی عظمتوں کی بلندیوں اور نیاز مندیوں کے انوار ـــــ اور تعلیمات رسالت پر عمل کرنے اور بزرگوں کے سامنے آداب بجالانے کا پتہ چلتا ہے ـــــ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہاتھ پاؤں چومنا مولائے مومناں

Marfat.com

کی سنت ہے——

آج کلمہ گولوگ ہر سنت کو بدعت کا نام دے کر اپنی اپنی دوکان اور کاروبار فتویٰ بازی چمکا رہے ہیں—— اور خاندان رسالت مآب کے بغض وعناد میں اتنے آگے نکل گئے ہیں کہ ان کو کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا—— ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس آتش انگیزی سے بچائے—— اور خاندان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا نور جلتے ہوئے سینوں میں ٹھنڈک پہنچانے کا باعث بنے۔

حضرت سیّد شاہ نعمت اللہ ولی شافعی، حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے علی شاہ مرداں کی شان میں ایک منقبت لکھی ہے—— بطور تبرک ایک دو شعر ہدیۂ قارئین ہیں—— لکھتے ہیں۔

دم بدم، دم از ولائے مرتضیٰ باید زدن
دست دل بردا من آل عبا باید زدن

ہر سانس پر علی مرتضیٰ کا دم بھرنا اور آل عبا کا دامن ہاتھ میں رکھنا چاہئے۔

نقش حب خانداں بر لوح دل باید نگاشت
مہر مہر حیدری برجان ما باید زدن

خاندان رسالت کی محبت کا نقش دل کی تختی پر جما کر علی کی محبت کی مہریں روح پر لگا لینا چاہئیں۔

از زبان نعمت اللہ منقبت باید شنید
درکف نعلین سیّد بوسہ ہا باید زدن

نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ (کاظمی) کی زبان سے منقبت سنو!، اور اس سیّد (علی) کی نعلین (جوڑا مبارک) ہاتھ میں لے کر اسے چومو! تو ولایت کا

Marfat.com

مرتبہ حاصل ہوگا۔

(ذخیرۂ مناقب ص ۴۷۱ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۴۷۱ --- تا --- ۴۷۶)

حدیث نمبر ۴۷۷ --- دروازۂ جنت اور ندائے یا علی

علامہ کشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے، مناقب خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا --- کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے کا حلقہ، سرخ یاقوت کا پیدا کیا ہے اور اس کو سونے کے پتروں پر لگایا ہے۔

فَاِذَا دُقَّتِ الْحَلْقَةُ عَلَى الْبَابِ طَنَّتْ وَقَالَتْ: يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

جب اس حلقہ (گول کنڈا) کو کھٹکھٹایا جاتا ہے تو اس میں سے یہ آواز نکلتی ہے --- یا علی، یا علی (یعنی اس حلقہ کو کھٹکھٹانے سے یہ آواز نکلتی ہے)

(مناقب مرتضوی ص ۷۵)

حدیث نمبر ۴۷۸ --- امام مبین

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے --- فرماتے ہیں --- کہ جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین آیت نمبر ۱۲)

''ہم نے ہر چیز گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں''

تو لوگوں نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! امام مبین سے تورات --- یا --- انجیل --- یا قرآن مجید مراد ہے --- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا --- نہیں --- امام حسن فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے باپ ''علی'' کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ---

Marfat.com

هُوَ هٰذَا الْإِمَامِ الَّذِیْ اَحْصِیَ اللّٰہُ فِیْہِ عِلْم کُل شَیْء

یہ امام مبین ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے گن رکھا ہے ہر چیز کا علم۔

(ینابیع المودہ ج اول ص ٦٥)

حدیث نمبر ۴۷۹ —— میں وہ امام مبین ہوں

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں —— کہ میں ایک دن امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا —— ہم ایک ایسی وادی سے گزرے جو چیونٹیوں سے بھری ہوئی تھی، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا —— اے امیر المؤمنین —— اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے آپ کسی ایسے فرد کو جانتے ہیں جو یہ بتا سکتا ہو کہ چیونٹیاں کتنی مقدار میں ہیں —— مولا علی نے فرمایا ہاں! اے عمار میں اس شخص کو جانتا ہوں —— جو صرف ان کی تعداد ہی کو نہیں بلکہ یہ بھی بتائے گا کہ ان میں نر کتنے ہیں اور مادہ کتنے ہیں۔

فَقُلْتُ: مِنْ ذٰلِکَ الرَّجُلُ —— فَقَالَ: یَاعَمَّار! —— مَا قِرَأْتُ فِیْ سُوْرَۃِ یٰسِیْن (وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ○) فَقُلْتُ: بَلٰی یَا مَوْلَایَ —— فَقَالَ: اَنَا ذٰلِکَ الْإِمَامُ الْمُبِیْن ——

”عمار فرماتے ہیں“ میں نے عرض کیا، وہ شخص کون ہے؟ —— آپ نے فرمایا اے عمار! تم نے سورۂ یٰسین (کی اس آیت کو) نہیں پڑھا (وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ○) میں نے عرض کیا ہاں! میرے مولا میں نے پڑھا ہے —— آپ نے فرمایا میں وہ امام مبین ہوں —— (ینابیع المودۃ جلد اول ص ٧٥)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۸۰ ــــ علی نے ذات باری کی قسم اٹھا کر فرمایا

حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں علی علیہ السلام کے ہمراہ جا رہا تھا ــــ ہمارا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا ــــ جو سیلاب کی طرح چیونٹیوں سے بھری ہوئی تھی جناب ابوذر فرماتے ہیں ــــ میں نے کہا ــــ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَلَّ مَحْصِیَہٗ ــــ **فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ وَلٰکِنْ قُلْ جَلَّ بَارُؤُہٗ فَوَ الَّذِیْ صُوْرِیْ وَصُوْرُكَ اِنِّیْ اَحْصٰی عَدَدَھُمْ وَاَعْلَمُ الذَّکَرَ مِنْھُمْ وَالْاُنْثٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** ــــ

اللہ اکبر ــــ ان کی تعداد کو شمار کرنے والا بہت بزرگ ہے، علی علیہ السلام نے فرمایا ــــ اس طرح نہ کہو ــــ بلکہ یوں کہو کہ ان کو پیدا کرنے والا بہت بڑا بزرگ ہے ــــ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے اور تمہیں انسانی صورت میں پیدا کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی تعداد کو بھی جانتا ہوں اور ان میں نر اور مادہ کی تعداد کو بھی جانتا ہوں۔

(ینابیع المودہ ص ۵۷ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی)

قارئین عظام! ــــ اوپر درج احادیث جن میں چیونٹیوں کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہیں ــــ یہاں پر جناب عمار اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جن میں الفاظ کا اضافہ کے ساتھ دونوں بیان ہوئیں ــــ خیال رہے کہ اختلاف الفاظ سے معنیٰ و مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا ــــ معنوی اعتبار سے پختگی پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث ولایت کو بعض علماء دیوبند نے بھی معنوی تواتر کا درجہ دیا ہے ــــ بالخصوص سیّد

Marfat.com

لعل شاہ صاحب بخاری نے حدیث ولایت —— مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ —— سے متعلق لکھا ہے کہ اس میں معنوی تواتر پایا جاتا ہے —— محدثین نے ایک ہی حدیث کو مختلف سندوں سے مختلف الفاظ میں بار بار بیان کیا ہے اور اس کی سینکڑوں مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں ——

حدیث نمبر ۴۸۱ —— مولائے بریہ

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں —— کہ ایک صبح کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام فرحت وشادمانی کی صورت میں نازل ہوئے اور ''بارگاہ رسالت میں عرض کرنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!'' میری آنکھ اس عزت افزائی کے سبب ٹھنڈی ہوگی —— جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھائی اور آپ کے وصی —— وَاِمَامُ اُمَّتِكَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ —— اور آپ کی امت کے امام علی بن ابی طالب کو عطا کی ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں —— میں نے کہا —— اے جبریل! وہ کون سی عزت افزائی ہے جو میرے بھائی کو عطا ہوئی —— جبریل نے عرض کیا —— کہ کل رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں، فرشتوں —— اور عرش اٹھانے والے فرشتوں پر فخر کر رہا تھا —— اور فرمایا ——

یَا مَلَائِکَتِیْ اُنْظُرُوْا اِلٰی حُجَّتِیْ فِیْ اَرْضِیْ کَیْفَ صَفَرَ خَدَّهٗ فِی التُّرَابِ تَوَاضُعًا لِعَظَمَتِیْ اَشْهَدُکُمْ اَنَّهٗ اِمَامُ خَلْقِیْ وَمَوْلٰی بَرِیَّتِیْ ——

اے میرے فرشتو! میری زمین میں میری حجت کو دیکھو! میری عظمت کے اظہار کی خاطر اپنے رخسار کو مٹی پر رکھا ہوا ہے (اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ (علی) میری مخلوق کا امام —— اور میری سب مخلوقات کا

Marfat.com

مولا ہے ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۷۷)

حدیث نمبر ۴۸۲ —— شہد کی مکھی نے کہا

شیخ قندوزی نے فرائد السمطین کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک گلی میں جا رہا تھا —— اور علی کا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا —— ہمارا گزر ایک شہد کی مکھی کے پاس سے ہوا —— مکھی نے بلند آواز میں فصاحت کے ساتھ کہا۔

هٰـذَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ —— وَهٰـذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ وَاَبُوْ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ

یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نبیوں کے سردار —— یہ علی ہیں جو اوصیا کے سردار —— اور پاک اماموں کے باپ ——

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمارا گزر ایک اور شہد کی مکھی کے پاس سے ہوا —— وہ مکھی بھی بلند آواز میں فصاحت کے ساتھ کہنے لگی۔

هٰذَا الْمَهْدِيُّ وَهٰذَا الْهَادِيُّ

یہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مہدی ہیں —— اور یہ (علی) ہادی ہیں۔

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم ایک اور شہد کی مکھی کے پاس سے گزرے —— "اس مکھی نے بھی" اسی انداز میں بلند آواز میں کہا۔

هٰـذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَهٰذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللّٰهِ —— فَقَالَ

Marfat.com

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ —— یَاعَلِیُّ! سَمِّہٖ الصَّیْحَانِیْ —— فَسُمِّیَ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ الصَّیْحَانِیْ

یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں —— اور یہ علی اللہ کی تلوار ہیں —— حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا —— اے علی اس (مکھی) کا نام صیحانی رکھو اس دن سے اس کا نام صیحانی (سخت آواز والی پڑ گیا)

(حوالہ ایضاً ص ۱۳۵)

حدیث نمبر ۴۸۳ —— ارشاد فاروق

علامہ سیّد محمد صالح کشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' کے حوالے سے لکھا ہے —— حضرت امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے —— فرماتے ہیں۔

عَلِیٌّ اَفْضَلُنَا

علی ہم سب سے افضل ہیں۔

(مناقب مرتضوی ص ۱۸۷)

حضرت کشفی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط (امام طبرانی) اور صواعق محرقہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے فرماتے ہیں۔

کَانَتْ لِعَلِیٍّ ثَمَانِیْ عَشَرَ مَنْقَبَۃً مَا کَانَتْ لِاَحَدٍ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

علی المرتضیٰ میں اٹھارہ مناقب وخصائص ایسے تھے جو اس امت میں سے کسی شخص میں نہ تھے ——

مناقب مرتضوی ص ۱۸۸

Marfat.com

محبوب الٰہی

خواجۂ خواجگاں سلطان الاولیاء سلطان جی خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

امام دیں کسے باشد کہ دروقت ولادت او
بود در کعبہ وکعبہ زکعبش درصفا باشد

دین کا امام وہی ہوتا ہے جس کی ولادت کعبہ میں ہو——اور کعبہ اس کے قدم سے اور منور ہو جائے۔

امام الحق کسے باشد کہ روز غزوۃ الخندق
بکشت آں عمرو کافر راکہ تادیں برملا باشد

برحق امام وہی ہے جس نے غزوۂ خندق میں عمرو بن عبدود جیسے کافر کو قتل کیا (جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل کفر فرمایا تھا) جس کے بعد دین برملا ترقی پذیر ہوا——

امام حق کسے باشد کہ گر صف آید از عنتر
نہ اندیشد سر موئے چو در چین غزا باشد

امام برحق وہی ہے کہ اگر عین جہاد میں عنتر (مشہور جنگجو پہلوان) ایک ہجوم کے ساتھ آجائے تو وہ بال برابر بھی ہراساں نہ ہو۔

امام حق کسے باشد کہ باشد بت شکن در دیں
نہ ہم چوں ناصبی بے دیں کہ معبودش ریا باشد

امام برحق وہ ہوتا ہے جو دین میں بتوں کو توڑنے کا فرض انجام دے، وہ بے

Marfat.com

دین ناصبی، امام نہیں ہوتا جو ریاکاری کی پرستش کرے۔

(اخبار شیراز ۸صفر ۱۳۴۷ھ ——بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۱۲۵—— تا —— ۱۲۷)

حدیث نمبر ۴۸۵ —— وہ شخص بھی افضل ہے

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——

اَفْضَلُ الْبَرِيَّةِ عِنْدَ اللهِ مَنْ نَامَ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْ عَلِيٍّ وَذُرِّيَّتِهٖ اَنَّهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ——

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بھی افضل ہے جو قبر میں سویا ہوا ہے۔ اور اس نے علی اور اولاد علی کے بارے میں شک نہ کیا ہو کہ وہ خیر البریہ ہیں ——

(ینابیع المودہ ج ۲ ص ۷۲)

حدیث نمبر ۴۸۶ —— ہر آیت کے بارے میں

جناب ابن سعید نے مولا علی سے روایت بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَاَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ اَنَّ رَبِّيْ وَهَبَ لِيْ قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا نَاطِقًا ——

خدا کی قسم جو آیت بھی نازل ہوئی ہے میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ کیوں نازل ہوئی۔ کہاں نازل ہوئی۔ کس کے لئے نازل ہوئی۔ مجھے میرے رب نے قلب عقول (عقل والا دل) اور بولنے والی زبان عطا کی ہے۔

(ینابیع المودہ ج ۲ ص ۱۱۲)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۸۷ —— حق اس کے ساتھ ہے

اَلْحَقُّ مَعَ ذَا، اَلْحَقُّ مَعَ ذَا —— اَیْ عَلِیٍّ

حق اس کے ساتھ ہے، حق اس کے ساتھ ہے —— یعنی مولیٰ علی مشکل کشاء کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ ہے۔

(کنوز الحقائق (امام مناوی) علی ہامش الجامع الصغیر (السیوطی) ج ا ص ۱۲۱)

حدیث نمبر ۴۸۸ —— آسمان سے ستارہ علی کے گھر میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ معظّمہ میں قریش کے جوانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران میں (آسمان سے) ایک ستارہ ٹوٹا —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ——

مَنْ اَنْقَضَ ھٰذَا النَّجْمِ فِیْ مَنْزِلِہٖ فَھُوَ وَصِیِّیْ مِنْ بَعْدِیْ فَقَامُوْا وَنَظَرُوْا وَقَدْ اَنْقَضَ فِیْ مَنْزِلِ عَلِیٍّ فَقَالُوْا قَدْ ضَلَلْتَ بِعَلِیٍّ فَنَزَلَتْ (وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی) ——

(پارہ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ۱ —— ۲)

جس شخص کے گھر میں یہ ستارہ اترا ہے —— وہ میرے بعد میرا وصی ہے —— لوگ اٹھے اور انہوں نے جا کر دیکھا —— کہ وہ ستارہ علی کے گھر میں اتر چکا تھا —— ان لوگوں نے کہا —— (اے حبیب خدا) آپ علی کے بارے میں —— خود رفتہ ہو گئے ہیں —— تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی ——

Marfat.com

(وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی)
(اور قسم ہے چمکتے ہوئے ستارے کی جبکہ وہ اترا تمہارے صاحب نہ بھولے نہ چوکے) —— (خیال رہے سورہ نجم کی آیت نمبر ۳ اس بات کی روشن دلیل ہے) ——
(وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی) —— اور وہ (حبیب خدا) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے —— (ینابیع المودہ ج ۲ ص ۶۳)

حدیث نمبر ۴۸۹ —— علی اور ابن عبدود

امام محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبویہ کے حوالے سے ارقام فرماتے ہیں —— کہ جب مشرکین کے گروہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ لڑنے کے لیے جمع ہوئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے خندق کھودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ خندق کے اندر تھے —— جبکہ مشرکین خندق کے باہر تھے —— کافروں کی ایک جماعت نے خندق کو ایک تنگ جگہ سے عبور کر لیا، اور وہ گھوڑوں پر سوار تھے ان میں عمرو بن عبدود بھی تھا —— اور وہ عرب کے مشہور ترین بہادروں میں سے تھا —— اس نے اہل اسلام کو مقابلہ کی دعوت دی —— مولا علی کھڑے ہوئے اور بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میں اس کے ساتھ مقابلے کے لیے جاتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اِجْلِسْ اَنَّهُ عَمْرٌو —— ''اے علی؟ بیٹھ جاؤ یہ عمرو بن عبدود ہے'' —— ابن عبدود نے دوبارہ مبارزت طلب کی —— اور اس نے مسلمانوں کو غیرت دلاتے ہوئے کہا۔

اَیْنَ جَنَّتُکُمْ الَّتِیْ تَزْعَمُوْنَ اِنَّ مَنْ قُتِلَ مِنْکُمْ یَدْخُلُھَا اَفَلَا

Marfat.com

تَبْرُزُوْنَ لِیْ رَجُلًا ــــــ فَقَامَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ــــــ فَقَالَ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ــــــ فَقَالَ اِجْلِسْ اَنَّہٗ عَمْرٌو ــــــ فَقَالَ وَاِنْ کَانَ عَمْرًوا فَاَذِنَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ

کہاں ہے وہ تمہاری جنت، جس کے متعلق تم گمان کرتے ہو کہ قتل ہونے کے بعد وہاں داخل ہو جاؤ گے۔ میرا مقابلہ کرنے کے لیے کون آئے گا؟ مولا علی کرم اللہ وجہہٗ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کے مقابلہ کے لیے جاتا ہوں ــــ حضور علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ عمرو ابن عبدود ہے ــــ جناب علی مرتضیٰ نے عرض کیا ــــ اگرچہ وہ عمرو ابن عبدود ہی ہو ــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام کو ابن عبدود سے جنگ لڑنے کی اجازت عطا فرما دی ــــ اور انہیں اپنی تلوار ذوالفقار عطا فرمائی ــــ اور اپنی لوہے کی زرہ علی کو پہنائی ــــ اور اپنا عمامہ شریف عطا فرمایا ــــ اور بارگاہ خداوندی میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنْہُ عَلَیْہِ ــــ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اَخِیْ وَابْنُ عَمِّیْ فَلَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ــــ

اے میرے اللہ! ابن عبدود پر علی کی مدد فرما، یہ میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے، تو مجھے تنہا نہ چھوڑ ــــ تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فِیْ مُعْجِزَاتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ص ۵۷۴ مطبوعہ مکتبۃ النوریۃ الرضویۃ (لائلپور) فیصل آباد)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۹۰ ——— عمامہ آسمان کی طرف بلند کیا

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلے کی ایک روایت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ رَفَعَ عَمَامَۃً اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ: اِلٰھِیْ! اَخَذْتَ عُبَیْدَۃَ مِنِّیْ یَوْمَ بَدْرٍ، وَحَمْزَۃَ یَوْمَ اُحُدٍ ——— وَھٰذَا عَلِیٌّ اَخِیْ وَابْنُ عَمِّیْ فَلَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ فَمَشٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَعَانَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَتَلَہٗ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا عمامہ شریف آسمان کی طرف بلند فرمایا اور خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا کی ——— الٰہی! غزوۂ بدر کے دن تو نے مجھ سے عبیدہ کو لے لیا ——— اور غزوۂ احد کے روز حمزہ کو لے لیا (رضی اللہ عنہما) یہ علی میرا بھائی ہے ——— یہ میرے چچا کا بیٹا ہے ——— الٰہی! مجھے تنہا نہ چھوڑنا ——— تو بہترین وارث ہے ——— پس مولا علی مقابلہ کے لیے تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی تو انہوں نے ابن عبدود کو قتل کر دیا ———

(حوالہ ایضاً)

حدیث نمبر ۴۹۱ ——— اس وقت میری کیفیت یہ تھی

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کبیر کے حوالے سے لکھا ہے ——— جب مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے ابن عبدود کو قتل کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی سے پوچھا کہ تم نے (ابن عبدود کے ساتھ جنگ کرتے وقت)

Marfat.com

اس کے ساتھ اپنے آپ کو کیسے پایا؟

قَالَ وَجَدْتُّ اَنَّ لَوْ كَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ جَانِبٍ وَّاَنَا فِيْ جَانِبٍ لَقَدِرْتُ عَلَيْهِمْ ـــــ

آپ علیہ السلام نے عرض کی اس وقت میری کیفیت یہ تھی کہ اگر تمام اہل مدینہ ایک طرف ہوتے ـــــ اور میں دوسری طرف ہوتا تو انہیں مغلوب کر سکتا تھا ـــــ

(حجۃ اللہ علی العلمین ص ۵۷۴)

حدیث نمبر ۴۹۲ ـــــ نہ سردی نہ گرمی

امام بیہقی ـــــ امام ابونعیم ـــــ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ مولا علی گرمی میں کھردری، اونی قبا زیب تن فرمایا کرتے تھے ـــــ لیکن گرمی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی ـــــ اور سخت سردی میں دو ہلکے کپڑے پہنا کرتے تھے اور انہیں سردی بھی نہیں لگتی تھی ـــــ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔

فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِه) وَسَلَّمَ ـــــ قَالَ فِيْ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ فَدَعَانِيْ ـــــ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بَرْدًا وَّلَا حَرًّا

تو آپ نے فرمایا ـــــ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا ـــــ میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو عطا کروں گا ـــــ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں اس قلعہ کو فتح

Marfat.com

فرمائے گا —— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور جھنڈا عطا فرمایا —— پھر میرے لیے دعا مانگی —— اے میرے پروردگار علی کو گرمی اور سردی سے محفوظ رکھ —— رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں کی ——

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۵۷)

حدیث نمبر ۴۹۳ —— لعاب دہن اور چشم علی

امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں سوید بن عفلہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے ملاقات کی، اس وقت سخت ترین سردی تھی اور آپ کرم اللہ وجہہٗ نے صرف دو کپڑے پہن رکھے تھے —— ہم نے عرض کی ہمارا علاقہ آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے یہ سخت ٹھنڈا علاقہ ہے —— یہ زمین آپ کی زمین کی طرح نہیں ہے ——

قَالَ كُنْتُ مَقْرُوْرًا فَلَمَّا بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، قُلْتُ اِنِّىْ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِىْ عَيْنِىْ فَمَا وَجَدْتُّ حَرًّا وَّلَا بَرْدًا وَّلَا رَمِدَتْ عَيْنَايَ ——

آپ کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا میں گرمی اور سردی سے محفوظ ہوں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو میں نے آشوب چشم کی شکایت کی —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا —— اس دن سے نہ تو کبھی میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی —— اور نہ ہی میں نے گرمی اور سردی کو محسوس کیا ——

(حوالہ ایضاً)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۹۴ —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا قم

امام بیہقی —— امام حاکم —— امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہم نے مولا علی سے روایت بیان کی —— آپ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا —— رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، میری عیادت کے لیے تشریف لائے —— اس وقت میں یہ دعا مانگ رہا تھا —— اے میرے اللہ! اگر میری اجل کا وقت قریب آ گیا ہے تو تو مجھ پر رحم فرما —— اور اگر میری اجل میں تاخیر ہے تو مجھے اس بیماری سے نجات عطا فرما —— اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما —— (یہ سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

اَللّٰھُمَّ اِشْفِہٖ، اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ —— ثُمَّ قَالَ: قُمْ، فَقُمْتُ فَمَا عَادَلِیْ ذٰلِکَ الْوَجْعِ بَعْدَ ——

اے اللہ! اسے شفاء عطا فرما —— اسے عافیت عطا فرما —— پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کھڑا ہو، میں اسی وقت کھڑا ہو گیا —— اس کے بعد وہ درد مجھے کبھی نہیں ہوا ——

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ص ۵۷۵)

حدیث نمبر ۴۹۵ —— نوے گنا فضیلت

علامہ سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی بن عارف باللہ میر عبداللہ مشکیں قلم ''خلاصۃ المناقب'' کے حوالے سے اپنی کتاب ''مناقب مرتضوی'' میں لکھتے ہیں۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فُضِّلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلٰی جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ تِسْعِیْنَ مَرْتَبَۃٍ ——

Marfat.com

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کو تمام صحابہ کرام پر نوے گنا فضیلت دی گئی ہے۔

(مناقب مرتضوی ص ۸۸)

حدیث نمبر ۴۹۶ ــــ شب معراج اور مولا علی

بحر مناقب ــــ خلاصۃ المناقب ــــ میں منقول ہے ــــ کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فِیْ لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ مَنْ تُحِبُّ مِنَ الْخَلْقِ یَا مُحَمَّدُ ــــ فَقُلْتُ عَلِیًّا ــــ فَقَالَ الْتَفِتْ اِلٰی یَسَارِکَ ــــ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیٌّ مِنْ یُّسَارِیْ قَائِمٌ ــــ

کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مخلوق میں کس سے محبت کرتے ہو ــــ "(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)" میں نے عرض کیا علی علیہ السلام سے "اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اپنی بائیں طرف نظر کرو ــــ آپ نے جب دیکھا تو علی کو اپنی بائیں طرف کھڑا ہوا پایا ــــ

(مناقب مرتضوی ص ۹۴)

حدیث نمبر ۴۹۷ ــــ معراج کی رات خدا تعالیٰ نے پوچھا

حلیۃ الاولیاء ــــ خلاصۃ المناقب ــــ بحر المناقب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب رب تعالیٰ معراج کی رات مجھ کو آسمان پر لے گیا اور آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا ــــ میں اپنے رب کے حضور میں کھڑا ہوا ــــ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ــــ یا محمد! ــــ میں نے عرض کی ــــ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ ــــ خدا نے فرمایا، میں نے اپنی مخلوق کو آزمایا ــــ اور ان کو

Marfat.com

نعمت سے نوازا ــــ پس ان میں سے کون شخص تیرا زیادہ تر مطیع وفرمانبردار ہے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ــــ

قُلْتُ رَبِّیْ عَلِیًّا ــــ قَالَ: قَدْ صَدَقْتَ یَامُحَمَّدُ! فَهَلَّا اِتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِیْفَةً یُّؤَدِّیْ عَنْكَ اَحْكَامَكَ وَیُعَلِّمُ عِبَادِیْ مِنْ كِتَابِیْ مَالَا یَعْلَمُوْنَ ــــ قُلْتُ اِخْتَرْ فَاِنَّ خَیْرَكَ خَیْرِیْ ــــ قَالَ اِخْتَرْتُ لَكَ عَلِیًّا فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِیْفَةً وَوَصِیًّا وَهُوَ نَحْلَةَ عِلْمِیْ وَحِكْمِیْ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَقًّا لَمْ یَنَلْهَا اَحَدٌ قَبْلَهٗ وَلَیْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ یَامُحَمَّدُ! عَلِیٌّ رَایَةُ الْهُدٰی وَاِمَامُ مَنْ اَطَاعَنِیْ ــــ وَنُوْرُ اَوْلِیَائِیْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِیْ اَلْزَمْتُهَا لِلْمُتَّقِیْنَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ ــــ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ــــ فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ یَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ لَقَدْ اُبَشِّرُهٗ ــــ

کہ میں نے عرض کی ــــ اے میرے رب ''وہ شخص'' علی ہے ــــ اللہ کریم نے فرمایا ــــ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو نے سچ کہا ــــ اور فرمایا کیا تو نے اپنے لیے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا؟ ــــ جو تیرے احکام کو تیری طرف سے ادا کرے ــــ اور میرے بندوں کو میری کتاب (قرآن مجید) سے وہ تعلیم دے جس کو وہ نہیں جانتے ــــ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں'' ــــ میں نے عرض کی ــــ (خدایا اس شخص کا) تو انتخاب فرما، کیونکہ تیرا پسندیدہ میرا پسندیدہ ہے ــــ خدا تعالیٰ نے

Marfat.com

فرمایا ــــ میں نے تیرے لیے علی کو اختیار فرمایا ــــ پس تو بھی اس کو اپنے نفس و جاں کے لیے خلیفہ اور وصی مقرر کر ــــ اور وہ میرے علم اور حکمتوں کا نخل ہے ــــ اور مومنوں کا امیر برحق ہے ــــ نہیں پہنچا کوئی شخص اس سے پہلے اس امارت کو ــــ اور نہ کوئی اس کے بعد پہنچے گا ــــ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علی علیہ السلام ہدایت کا جھنڈا ہے ــــ اور اطاعت گزاروں کا امام ــــ اور میرے اولیاء کا نور ہے ــــ اور وہ کلمہ ہے جو میں نے متقین کے لیے لازم کیا ہے ــــ جو اس سے محبت رکھتا ہے، بے شک وہ شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے ــــ اور جو کوئی اس سے بغض رکھتا ہے، بے شک وہ شخص مجھ سے بغض رکھتا ہے ــــ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کو اس امر کی بشارت دے ــــ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں" ــــ میں نے عرض کی اے خدائے برتر ــــ میں علی کو اس بات کی بشارت دوں گا ــــ

(مناقب مرتضوی ص ۹۳ ــــ ۹۴)

حدیث نمبر ۴۹۸ ــــ امت تم سے غداری کرے گی

دار قطنی ــــ حاکم ــــ خطیب بغدادی کے حوالے سے متقی ہندی نے علی سے روایت بیان کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ــــ (اے علی!)

ان الامة ستغدر بك من بعدی، وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی، من احبك احبنی وابغضك ابغضنی، وان هذا سیخضب من هذا ــــ یعنی لحیته من

رأسہ ـــــ

بے شک امت میرے بعد تم سے غداری کرے گی ـــــ تم میرے دین پر قائم رہو گے ـــــ اور میری سنت پر شہید کیے جاؤ گے۔ جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی ـــــ اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (سر کے زخم سے تیری) داڑھی (خون) سے تر ہو گی ـــــ

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۸۴ حدیث نمبر ۳۲۹۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء علامہ امام علاؤالدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ)

حدیث نمبر ۴۹۹ ـــــ آگ میں اوندھا گرا دے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا ـــــ

اَللّٰھُمَّ اشھد لھم! اَللّٰھُمَّ قد بلغت! ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی، اَللّٰھُمَّ! کب من عاداہ فی النار ـــــ

اے اللہ! تو ان کے لیے گواہ بن جا ـــــ اے اللہ تعالیٰ! یہ میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے ـــــ اور میرا داماد ہے ـــــ اور میری اولاد کا باپ ہے ـــــ اے اللہ تعالیٰ! اس کے دشمن کو آگ میں اوندھا گرا دے ـــــ

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۸۹ حدیث نمبر ۳۲۹۴۴ سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

حدیث نمبر ۵۰۰ ـــــ تم علی سے کیا چاہتے ہو

جناب عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں سے دوران خطاب ارشاد کیا) ـــــ

Marfat.com

ما تریدون من علی؟ —— ما تریدون من علی! —— ما تریدون من علی؟ —— ان علیا منی وانا منہ، وھو ولی کل مؤمن بعدی

''لوگو!'' تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ —— تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ —— تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ —— بے شک علی مجھ سے ہے —— اور میں علی سے ہوں —— میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے ——

(کنزالعمال ج ۱۱ ص ۶۰۵ حدیث نمبر ۳۲۸۸۰)

پانچ سو احادیث

پنج تن پاک کی پاک نسبت کے پیش نظر پانچ سو عدد پر احادیث کا باب بند کرتے ہیں —— ویسے مناقب علی میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں —— ''علی از روئے حدیث'' کے باب میں بعض مقامات پر مختلف طرق اور کتب حدیث کے حوالوں کی وجہ سے —— بعض احادیث ایک سے زائد مرتبہ بیان ہوئیں ہیں —— یعنی احادیث میں بظاہر تکرار نظر آئے گا —— لیکن اگر آپ غور فرمائیں گے تو بات آپ کے سامنے واضح ہو جائے گی۔

ایک ہی حدیث کو بعض محدثین نے مختلف الفاظ میں بیان فرمایا ہے —— کسی نے زیادہ الفاظ کسی نے کم الفاظ کے ساتھ جہاں سے جن الفاظ میں حدیث ملی نقل کر دی —— اور دوسری بات یہ کہ بعض اشاعتی ادارے، طاغوتی منکرین کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں —— اور مال کے بدلے اپنے ضمیروں کی آواز کو دبا کر کتب احادیث میں قطع و برید میں مصروف ہیں اور بددیانتی کا ارتکاب کر رہے ہیں —— بندہ کے پاس اس چیز کے کافی شواہد موجود ہیں —— ان کو حیطہ تحریر میں لانے کیلئے ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے ——

Marfat.com

قارئین کرام:۔ یہ بات بھی حاشیۂ خیال میں رہے ـــــ کہ خوارج کئی قسم کے اندرونی امراض وخلفشار کا شکار ہونے کی بنا پر ـــــ نہایت بھونڈے انداز میں حقائق سے چشم پوشی کرتے ہیں ـــــ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ النَّارِ خارجی دوزخ کے کتے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ملحدین کے انکار سے خدائے لاشریک اور اس کے بے مثال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں میں کسی قسم کا کوئی فرق پڑے گا؟ ـــــ ہرگز نہیں ـــــ اگر کوئی سورج کے طلوع ہونے اور اس کی تمازت وروشنی کا انکار کردے، تو کیا سورج کی کرنیں چھن جائیں گی؟ ـــــ ہرگز نہیں۔

اور اگر کوئی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کی ولایت وشجاعت، سخاوت وعظمت اور بلندیوں کو تسلیم نہ بھی کرے ـــــ تو کیا آپ کی بلند وبالا شخصیت کی فضیلت پر کسی قسم کا کوئی اثر پڑے گا ـــــ ہرگز نہیں ـــــ ہاں! یہ ضرور ہو گا کہ نہ ماننے والے کتمان حق وصداقت کے مجرم ضرور بن جائیں گے ـــــ ایمان والو! یہ بات یاد رکھنا کہ علی کریم اعلیٰ ترین ہستی ہے ـــــ کون علی؟

جس کے دشمن دین کے اسلام کے غدار ہیں
اس کے سب باغی جہاں بھی کلاب النار ہیں
کون ہے دنیا میں، میرے مولا حیدر کے سوا
جس نے ہو دعویٰ ''سلونی'' برسر منبر کیا

(خضر)

Marfat.com

باقی رہا مولا مرتضیٰ کی شان وفضیلت میں احادیث کا کثرت سے وارد ہونا —— اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا ——

مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ .

(ریاض النضرۃ ج ۲ ص ۱۸۹)

کہ نہیں کمایا کسی کمانے والے نے علی کی فضیلت کی مثل۔

○ —— اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد ہے۔

مَا جَاءَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ من الفضائل ماجاء لعلی .

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۷۔ ابن عساکر ج ۴۵ ص ۳۲۰)

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے اتنے فضائل ومناقب کسی کے نہیں جتنے علی المرتضیٰ کے ہیں۔

○ —— حضرت ابو علی اسماعیل بن اسحاق نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان فرمانا:

لَمْ یَرِدْ فِیْ حَقِّ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْاَسَانِیْدِ الْحِسَانِ اَكْثَرُ مَا جَآءَ فِیْ عَلِیٍّ .

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۲۰)

کہ کسی صحابی کے لیے اس قدر حسن سندوں کے ساتھ ''فضائل'' اتنی کثرت سے وارد نہیں ہوئے جتنے علی کے ہیں۔

○ —— علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' میں اہل بیت نبوی کی —— اولاد میں سے بعض متاخرین کے حوالے سے —— اس امر کا سبب لکھا

Marfat.com

ہے جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے ـــــ کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب کو ان تمام حالات کا علم عطاء فرما دیا ـــــ جو آپ کے بعد رونما ہونے والے تھے ـــــ اور جن میں مولا علی مبتلا ہونے والے تھے۔

جب آپ کی (ظاہری) خلافت کے دوران اختلافات رونما ہوئے ـــــ تو حالات کا تقاضا یہ تھا کہ امت کی خیر خواہی کے لیے ـــــ ان فضائل کو مشہور کیا جائے جو آپ کے بارے میں ہیں ـــــ تا کہ جو شخص آپ سے تمسک کرے ''اور آپ کا دامن تھامے'' وہ نجات پائے اور پھر جب آپ کے خلاف خروج (بغاوت) ہوا۔ اور یہ معاملہ شدت اختیار کر گیا ـــــ (علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں):

وَاشْتَغَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بِتَنْقِیْصِهٖ وَسَبِّهٖ عَلَی الْمُنَابِرِ وَوَافَقَهُمُ الْخَوَارِجُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بَلْ قَالُوْا بِكُفْرِهٖ اِشْتَغَلَتْ جَهَابِذَةُ الْحُفَّاظِ اَهْلِ السُّنَّةِ بِبَثِّ فَضَائِلِهٖ حَتّٰی كَثُرَتْ نُصْحًا لِلْاُمَّةِ وَنُصْرَةً لِلْحَقِّ (الصواعق المحرقہ ص ۱۲۱)

اور بنو امیہ کا ایک گروہ آپ کی تنقیص کرنے لگا، اور منبروں پر آپ کو گالیاں دینے لگا۔ اور ملعون خارجیوں نے ان کی موافقت کی بلکہ خارجیوں نے آپ (علی) کو کافر تک کہہ دیا۔ تو اہل سنت کے جلیل القدر حفاظ نے امت مسلمہ کی خیر خواہی اور حق کی نصرت کے لیے آپ کے فضائل کی نشر واشاعت میں لگ گئے۔

خیال رہے کہ ـــــ اس دور کے خارجیوں اور ناصبیوں کی بدزبانی ـــــ گندے عقائد وخیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ـــــ سب سے زیادہ یہ امر پیش نظر رہا کہ ـــــ خاتم

Marfat.com

الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل ہو ـــــ اور آپ کی نظر کرم کے امیدواروں میں نام آجائے ـــــ

یہی وجہ ہے کہ زیر نظر کتاب اہل بیت رسول کے فضائل ومناقب میں وارد ہونے والی احادیث کو نقل کیا ہے۔

(اے میرے پروردگار بندۂ ناچیز کی تحریروں کو اپنی جناب میں قبول ومنظور فرما۔)

نوٹ:- حضرت سیّدنا ومرشدنا مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے فضائل ومناقب میں وارد قرآنی آیات ـــــ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید دیکھنا مقصود ہو تو ہماری کتاب ـــــ ''خلفائے رسول'' ـــــ کا مطالعہ فرمائیں ـــــ انشاءاللہ ایمان تازہ ہوگا۔

عقیدتوں کے گلستانوں میں نکھار پیدا ہوگا ـــــ اور محبت علی کا نور سینوں میں جلوہ بار ہوگا۔

حیدر وصفدر، غضنفر بو تراب ـــ آفتاب آسمان مستطاب
والد حسنین وعباس جری ـــ جسکی کرتے ہیں فرشتے چاکری
کہہ دیا احمد ﷺ نے حیدر کو ولی ـــ اور حق نے لافتیٰ الا علی
کر دیا آنکھوں کو خیرہ آپ نے ـــ مھد میں اژدر کو چیرا آپ نے
شیر حق، غالب، شہ مرداں علی ـــ ہے علی افضل زمانے کا ولی
انکی ہیبت کا مزا احمر سے پوچھ ـــ پوچھ مرحب سے یا پھر عنتر سے پوچھ
انکی خوشبو کی رمق عنبر میں ہے ـــ ان کی درویشی کی لو قنبر میں ہے
اعلیٰ واولیٰ ہے مولا مرتضےٰ ـــ خضر کا مولا ہے، مولا مرتضےٰ

Marfat.com

کرامات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علی کی انگوٹھی

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے شوارد المسلح کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے مولا علی کی جناب میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے درندوں کا خوف ہے۔ سرکار علی پاک نے اس شخص کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور اسے فرما دیا۔ جب تیرے پاس کوئی درندہ آئے تو اسے کہہ دینا ــــ

هٰذا خاتم عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔

کہ یہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی ہے۔

اس کے بعد وہ شخص سفر کے لیے روانہ ہو گیا اور اسے رستے میں ایک درندہ ملا۔ اس نے درندہ سے کہا۔

یَا سَبُعُ هٰذَا خَاتَمُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

اے درندے! یہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگشتری ہے۔

جب درندے نے مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی کو دیکھا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور وہ اپنی زبان میں کچھ بڑبڑایا پھر زمین کی طرف منہ کر کے اس نے ایسا ہی کیا اور پھر تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ جب

Marfat.com

میں سفر سے واپس آیا تو یہ واقعہ میں نے جناب علی کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا کہ اس کے حق کی قسم جس نے اس (آسمان) کو بلند کیا اور اس کے حق کی قسم جس نے (زمین) کو پست کیا۔ اس کے حق کی قسم جس نے (سورج) کو طلوع کیا اور اس کے حق کی قسم جس نے اس کو غائب کیا۔

لَا اَسْکُنُ بِبِلَادٍ یَشْکُوْنِیْ فِیْهَا لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۲)

میں ان شہروں میں نہ رہوں گا جہاں لوگ علی بن ابی طالب سے میری شکایت کریں۔

مندرجہ بالا روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرۂ ارض کے درندے بھی علی کی شان وشوکت اور حشمت وعظمت کے آگے اپنی گردنوں کو جھکانے ہی میں اپنی عافیت وسلامتی تصور کرتے ہیں۔ لیکن اس دنیائے بے ثبات میں کچھ ایسے درندہ صفت انسان بھی بستے ہیں جو علی کی دشمنی میں اتنا آگے جا چکے ہیں کہ اب ان کی دنیائے محبت وعقیدت کی طرف واپسی مشکل ترین مرحلہ دکھائی دیتا ہے۔ ان کی درندگی کی داستانیں اس قدر بھیانک ہیں کہ جنگلی درندے بھی پناہ مانگتے ہیں۔

پنگوڑے سے اتر کر

صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ مولا مرتضٰی کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب آپ شیر خوارگی کی حالت میں پنگوڑے میں تھے تو ایک بار ایک سانپ نے آپ کو "نقصان پہنچانے کا" ارادہ کیا۔ تو آپ نے پنگوڑے سے اتر کر اسے مار ڈالا۔

Marfat.com

فَتَعَجَّبَتْ اُمُّهُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

تو اس سے آپ کی والدہ ماجدہ کو تعجب ہوا۔

فرماتی ہیں میں نے ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

هٰذَا حَيْدَرَةُ اِنْحَدَرَ مِنْ مَهْدِهٖ اِلٰى عَدُوِّهٖ فَقَتَلَهٗ

(نزہت المجالس ج ۲ ص ۲۲۱)

یہ حیدر ہے جس نے پنگوڑے سے اتر کر اپنے دشمن کو مار ڈالا۔

اے اللہ ملت اسلامیہ کی آستینوں میں، چھپے ہوئے سانپوں کے زہر سے سادہ لوح مسلمانوں کو محفوظ فرما۔

آسمانوں کی راہیں

علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ نفسی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

سَلُوْنِیْ عَنْ طُرُقِ السَّمٰوٰتِ فَاِنِّیْ اَعْلَمُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْاَرْضِ ۔

مجھ سے آسمانوں کی راہوں کی نسبت دریافت کر لو کیونکہ میں زمین کے راستوں سے انہیں زیادہ جانتا ہوں۔

اسی وقت آپ کے پاس جبریل علیہ السلام ایک آدمی کی صورت میں آئے اور کہنے لگے۔

اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَخْبِرْنِیْ اَيْنَ جِبْرِيْلُ ؟

اگر آپ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہیں تو بتایئے اس وقت جبریل کہاں ہے؟

Marfat.com

آپ نے ارض وسماوات کے یمین ویسار کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

مَا وَجَدْتُّهُ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَعَلَّهُ اَنْتَ

(ایضاً)

میں نے جبریل علیہ السلام کو زمین وآسمان میں نہیں پایا۔ امید ہے کہ تم ہی جبریل ہو۔

جو ہو پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہد کی مکھیاں

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کافر قوم کے پاس بھیجا (تا کہ انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ فرمائیں) اس قوم کے ہاں شہد کی مکھیاں بکثرت موجود تھیں۔ اس قوم نے آپ کی تکذیب کی۔ آپ نے فرمایا۔

يَا نَحْلُ اُخْرُجْ عَنْهُمْ فَقَدْ طَغَوْا فَطَارَ النَّحْلُ ۔

اے شہد کی مکھیو تم ان لوگوں سے نکل کر چلی جاؤ کیونکہ یہ سرکش ہیں۔ تو مکھیاں اڑ کر چلی گئیں۔

"آپ کا یہ فرمان سن کر" مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور وہ لوگ محتاج ہو گئے۔ اور انہیں شہد کی مکھیوں کی شدید ضرورت تھی۔ کیونکہ ان کی روزی ان پر منحصر تھی۔ اسی صورت حال کے پیش نظر ان لوگوں نے سرکار علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اپنے قاصد کو ہمارے پاس بھیج دیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کو بھیج دیا وہ لوگ اسلام لے آئے۔ اس کے بعد مولا علی نے فرمایا:

Marfat.com

يَا نَحۡلُ اَقۡبِلۡ بِحَقِّ مَنۡ اَرۡسَلَنِىۡ اِلَيۡكَ فَرَجَعَ كُلُّهٗ

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۱،۲۲۲)

اے شہد کی مکھیو واپس آجاؤ اس ہستی کے حق کی بدولت جس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وہ سب کی سب چلی آئیں۔

علم برزخ

خدائے بزرگ و برتر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برزخ کا علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کی قبر پر بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ چنانچہ جب دونوں فرشتے (نکیرین) ان کے پاس آئے تو ان کو دیکھ کر آپ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ پھر نکیرین کے سوالات کے جوابات دیئے تو دونوں فرشتے آپ سے کہنے لگے کہ آپ سو جایئے، آپ نے فرمایا میں کیسے سو جاؤں۔ حالانکہ تم دونوں کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری ہے، باوجود اس کے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحبت یافتہ ہوں۔ لیکن میں تم دونوں پر خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو شاہد بناتا ہوں۔

اَنۡ لَّا تَدۡخُلَا عَلٰى مُؤۡمِنٍ اِلَّا فِىۡ اَحۡسَنِ صُوۡرَةٍ فَفَعَلَا ۔

کہ تم دونوں کسی مومن کے پاس خوب ترین صورت کے بغیر نہ جاؤ گے ان دونوں نے ایسا ہی کیا (یعنی اس امر کی حامی بھر لی)

پھر مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا۔

نَمۡ يَا ابۡنَ الۡخَطَّابِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ خَيۡرًا

Marfat.com

لَقَدْ نَفَعْتَ النَّاسَ فِیْ حَیَاتِكَ وَفِیْ مَمَاتِكَ ۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ص ۲۲۱،۲۲۲ ایضاً ۲۲۲ مطبوعہ مصر)

اے عمر ابن خطاب سو جایئے خدا تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر عطاء فرمائے۔ کہ آپ نے اپنی زندگی اور موت دونں میں لوگوں کو نفع پہنچایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے بندوں کو یہ توفیق عطاء فرمائی ہے کہ وہ عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم برزخ کا مشاہدہ فرمالیتے ہیں اور یہ بھی۔ اللہ والے قبروں میں پہنچ کر بھی نفع پہنچا سکتے ہیں یہ سب اللہ کی توفیق سے ہے —— کہ وہ عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم برزخ کا مشاہدہ فرمالیتے ہیں اور یہ بھی کہ اللہ والے قبروں میں پہنچ کر بھی نفع پہنچا سکتے ہیں یہ سب اللہ کی توفیق اور مہربانی سے ہوتا ہے۔ اس میں کفر وشرک والی کوئی بات نہیں۔ جو لوگ اس قسم کی کرامات کے منکر ہیں، حقیقت میں وہ خدائے لم یزل کی قدرت کاملہ کے منکر ہیں۔

آنے والے حالات کا ذکر

جناب اصبغ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں جناب علی مرتضے کے ساتھ تھا اور جب قبر حسین کی جگہ کے پاس سے گزرے (یعنی کربلا معلی کی سرزمین سے، واقعہ کربلا سے کئی سال پہلے) تو حضرت علی مرتضیٰ نے ان مقامات کی نشاندہی فرمائی۔ جہاں آپ کی اولاد نے شہادت کا جام نوش فرمانا تھا) حضرت علیہ السلام نے جناب اصبغ کو بتاتے ہوئے فرمایا۔

هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ ۔

Marfat.com

وَ هٰهُنَا مَوْضِعُ رِحَالِهِمْ ۔

وَ هٰهُنَا مُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِتْيَةٌ مِّنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ ۔

تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ص ۹۷) (الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

یہ ان (شہداء کربلا) کے سواریوں کے بٹھانے کی جگہ ہے۔

یہ ان کے کجاوے اتارنے کی جگہ ہے

اور یہاں پر ان کا خون بہے گا۔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوجوان اس خطۂ زمین پر قتل کیے جائیں گے۔

اور ان پر زمین وآسمان روئیں گے۔

آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم اور پوشیدہ اشیاء کا مشاہدہ معجزہ وکرامات کہلاتا ہے اور یہ امر بھی اصولی ہے کہ معجزہ وکرامت میں قدرت خداوندی کارفرما ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ علم وبصیرت اور قوت سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ حضرت مولاعلی کا کئی سال بعد ہونے والے واقعات کا بیان کرنا اور ان خون میں ڈوبے ہوئے المناک مناظر کو جناب اصبغ کے سامنے بیان کرنا آپ کی کرامت وفراست ہے اور مومن کی فراست پر حدیث شریف کی گواہی موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ تمہارے پوشیدہ امور پر بھی اس کی نظر ہوتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ ان تمام امور کا بیان کرنا نہ ہی بدعت ہے اور نہ ہی ان کو شرک کا نام دیا جاسکتا ہے، شرک وبدعت کے الفاظ کا

Marfat.com

ورد کرنے والے لوگ اگر اپنی اسی باغیانہ روش کو ترک فرما دیں تو ان کے دل ودماغ اور جان کے ہزاروں روگ خود بخود مٹ جائیں گے۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے منکرین اس بات پر غور کریں —— زمین وآسمان کس پر گریہ کناں ہوں گے۔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصائب وآلام پر اور ان کے لاشے خون میں لت پت دیکھ کر۔

علی کے گھر کی چکی

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں۔ کہ مجھے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (علی کی طرف) بھیجا کہ ان کو بلا لاؤں۔ کیونکہ وہ اپنے گھر میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں ان کے گھر کی طرف گیا اور وہاں میں نے چکی چلنے کی آواز سنی تو اندر کی طرف جھانکا۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ چکی تو چل رہی ہے لیکن اس کے پاس کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ پس میں نے علی کو آواز دی وہ خوشی خوشی باہر تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ پس وہ آ گئے۔ پھر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مسلسل دیکھنے لگا اور آپ میری طرف دیکھنے لگے۔ اور فرمایا۔

يَا اَبَا ذَرٍّ مَا شَانُكَ

اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیری کیا حالت ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک انوکھی چیز سے تعجب کیا ہے۔ وہ یہ کہ۔ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں چکی کو چلتے دیکھا ہے اور چکی کے پاس کوئی آدمی نہیں تھا جو اس کو گھما رہا ہو یہ سن کر آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

يَـا اَبَا ذَرٍّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَقَدْ وُكِّلُوْا بِمَعُوْنَةِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

(ذخائر العقبیٰ ص ۹۱)

ایمان والو اس حدیث پاک کو ایک مرتبہ پھر پڑھ لو اور غور فرماؤ کہ جن کے گھر کی چکیاں فرشتے چلاتے ہوں۔ ان کی عظمتوں اور مرتبوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

اے اللہ بحق آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں علم کی دولت لازوال سے سرفراز فرما اور ہمارے گلشن دل میں محبت کے پھول کھلا۔ ہر دل میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت پیدا فرما۔

بینائی چلی گئی

علی بن زادان سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جناب علی کو کسی بات پر جھٹلایا تو آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں تیرے حق میں بددعا کرتا ہوں۔ اس شخص نے کہا ہاں کرو، آپ نے اس کے لیے بددعا کی۔

فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهٗ

(ذخائر العقبیٰ ص ۹۸)

جوں ہی وہ شخص اٹھ کر جانے لگا تو اس کی بینائی چلی گئی۔

عقائد کی کتابوں میں (کرامات الاولیاء حق) اولیاء کرام کی کرامت کو برحق کہا گیا ہے۔ جماعت اہل سنت کے مقابلے میں تمام فرقے اپنے اپنے بزرگوں کی کرامات بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

دیوبندی، وہابی، اہل حدیث، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی وغیرہ سب اپنے ہم خیال بزرگوں کی کرامات وکمالات کا ذکر نہات جوش وعقیدت سے کرتے ہیں اور ایسا کرنا ان کا حق بھی ہے اس کے لیے کہ یہ ان کے پیشواء ورہنما ہیں اور ہر فرقہ کو اپنے نظریات وڈیروں کو خراج تحسین پیش کرنے کا حق ملنا چاہیے۔ مگر دوسروں پر ان باتوں کی قدغن لگانا جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا فرقوں میں زیادہ تعداد نواصب وخوارج کی ہے یا پھر یوں کہا جا سکتا ہے کہ خارجیوں اور ناصبیوں کو فقط ان مذکورہ فرقوں کی صفوں ہی میں پناہ مل سکتی ہے۔ اس لیے ان فرقوں کی دنیا میں ادب واحترام اور تعظیم وتکریم کی گنجائش نہ ہونے کے برابر ہے اور خارجیوں کے بنیادی عقائد بھی کچھ اس قسم کے ہیں جن میں گستاخی اور تخریب کاری کا عنصر بہت نمایاں ہے۔ خوارج کی ریشہ دوانیوں اور فسادات نے امت کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔

ان فرقوں کے پیروکاروں کی اس ذہنیت کو ناہموار ذہنوں کی پیداوار ہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے رہنماؤں کی شان بیان کرتے وقت زمین وآسمان کے قلابے ملانا دین کی خدمت اور اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مگر دوسروں کو مصطفٰے کریم کے منبر پر رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد پر سلام بھیجنے کا حق بھی نہیں دیتے اور ان لوگوں پر فتوؤں کے تیروں کی بارش کرتے ہیں، جن کی زبان پر مولا علی یا آقا حسین کا نام آجائے۔

دلائل کی دنیا میں ان کی غربت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ ہر اس شخص کو شیعہ کہہ دیتے ہیں جو مداح علی یا اہل بیت رسول کا نام لیوا ہو۔

دنیا اس بات پر گواہ ہے کہ ہم اللہ رب العزت کی عطاء کردہ قوتوں کے قائل ہیں جو

Marfat.com

اولیاء اور سیّد الاولیاء مولا مرتضٰی کو جناب مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے ملیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی عظمتوں کو تسلیم کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے الطاف واکرام اور مہربانیوں کا اقرار کرنا ہے۔ خوارق عادات وکرامات اولیاء کرام کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے اور منکرین کے دامن میں حسد وعناد کے سواء کچھ نہیں۔

بیمار ومعذور ٹھیک ہو گیا

علامہ یوسف نبہانی نے علامہ تاج الدین سبکی کے حوالے سے جناب حیدر کرار کرم اللہ وجہہ کی ایک ایسی کرامت بیان کی ہے جس میں ایک باپ کو اذیت دینے والے اپاہج بیٹے کے بارے میں ہے۔ اور اس کا خلاصہ اس طرح ہے کہ مولا علی اور حسنین کریمین نے آدھی رات کسی کو دکھ بھرے انداز میں چند اشعار کہتے سنا جن میں اپنی خطاؤں کی معافی، اپنی بیماری وتکلیف سے رہائی کی خدائے تعالیٰ کی جناب میں استدعا کر رہا تھا۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو حکم دیا کہ ان اشعار والے کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی جناب امیر المؤمنین کے سامنے اپنے پہلو کو گھسیٹتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تیری التجائیں سن لی ہیں۔ اب ذرا تم اپنا واقعہ بیان کرو اس نے عرض کیا حضور میں فسق وفجور میں مبتلا ایک آدمی تھا میرے والد نے مجھے ان چیزوں سے روکا۔ اور سختی سے منع کیا۔ میں نے طیش میں آکر اپنے باپ کو مارا پیٹا۔ والد نے قسم کھالی کہ مجھے بددعا دے گا اور استغاثہ لے کر دربار خداوندی میں مکہ مکرمہ جاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مجھے بددعا دی۔ ابھی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ میرا دایاں پہلو سوکھ گیا۔ میں اپنے کیے پر نادم تھا۔ میں نے بڑی مدارت اور منت سماجت سے انہیں راضی کیا اور انہوں نے وعدہ فرمایا کہ جہاں بددعا کی تھی وہیں جا کر تیرے لیے دعا ہو گی۔ میں

Marfat.com

نے اپنے باپ کو اونٹنی پر سوار کرایا تا کہ مکہ معظّمہ لے چلوں۔ اونٹنی بھاگ کھڑی ہوئی اور میرے والد کو دو چٹانوں کے درمیان پھینک دیا اور وہ اسی جگہ وفات پا گئے سیّدنا حیدر کرار نے فرمایا کہ اللہ کریم تجھ سے راضی ہے۔ اگر تیرا باپ تجھ سے راضی تھا اور اس نے عرض کیا باخدا باپ تو راضی تھا۔ جناب امیر کرم اللہ وجہہ اٹھے کئی رکعتیں پڑھیں۔ اور کئی مخفی دعائیں فرمائیں۔ پھر اسے فرمایا——

یَا مُبَارَكُ قُمْ

فَقَامَ وَمَشٰی وَعَادَ اِلَی الصِّحَۃِ کَمَا کَانَ ۔

اے برکت دیئے گئے (تجھے مبارک ہو) کھڑا ہو جا۔

پس وہ اٹھا اور چلنے لگا۔ اور وہ پہلے کی طرح صحت یاب ہو گیا۔

پھر حضرت نے اسے فرمایا اگر تو باپ کے راضی ہونے کی قسم نہ کھاتا تو میں تیرے لیے دعا نہ مانگتا۔

(جامع کرامات الاولیاء ج اول ص ۱۵۵ مطبوعہ مصر علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی)

کٹا ہوا ہاتھ جڑ گیا

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ امام فخر الدین رازی کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔ کہ سیّدنا علی حیدر کرار سے یہ کرامت منقول ہے کہ آپ کے محبوں میں سے ایک کالے رنگ کے غلام نے چوری کی اسے پکڑ کر مولا مرتضیٰ کے سامنے پیش کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے فرمایا، کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ جناب حیدر کرار نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جب وہ وہاں سے نکلا تو اسے حضرت سلیمان فارسی اور ابن الکواء رضی اللہ عنہما ملے۔ ابن الکواء نے پوچھا تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے۔

Marfat.com

فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَتَنُ الرَّسُوْلُ وَزَوْجُ الْبُتُوْلِ ۔

اس نے کہا۔ مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے سردار اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور بتول کے شوہر نے کاٹا ہے۔

جناب ابن الکواء نے فرمایا کہ انہوں نے تیرا ہاتھ کاٹ دیا ہے اور تو ان کی مدح کر رہا ہے۔

وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی سَاعِدِهٖ وَغَطَّاهُ بِمِنْدِیْلٍ ۔

اور اس کا (کٹا) ہوا ہاتھ اس کی کلائی کے ساتھ رکھا اور ایک رومال سے ڈھانپ دیا۔

پھر اس کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت سلیمان فرماتے ہیں۔

فَسَمِعْنَا صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ ۔

اِرْفَعِ الرِّدَاءَ عَنِ الْیَدِ ۔

فَرَفَعْنَاهُ فَاِذَا الْیَدُ قَدْ بَرَاَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی

(جامع کرامات الاولیاء ج اول ص ۱۵۵)

آسمان سے آواز آئی جو ہم سب نے سنی۔

کہ (اس غلام کے) ہاتھ سے کپڑا اٹھا دیا جائے۔

فرماتے ہیں —— ہم نے اس کے ہاتھ پر سے چادر کو ہٹایا تو ہاتھ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔

یہ سب اذن خداوندی کی کرشمہ سازیاں تھیں۔

Marfat.com

شہادت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بارے میں ہماری کتاب ''خلفائے رسول'' کا مطالعہ کریں تا کہ آپ پر واضح ہو جائے کہ کن حالات میں آپ کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا گیا اور ابن ملجم لعین نے کس لالچ میں آ کر آفتاب ولایت پر زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے وار کیا۔

ازواج واولاد

(۱) سیّدۃ نساء العلمین سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

سیّدہ کے بطن اطہر سے جناب امیر کی اولاد یہ ہے۔

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحبزادیاں: سیّدہ زینب کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) ام البنین بنت حزام بنت خالد وحید یہ کلابیہ

ام البنین رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یہ ہے۔

صاحبزادے:- عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمدار کربلا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صاحبزادیاں:- ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) لیلیٰ بنت مسعود:-

لیلیٰ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یہ ہے۔

صاحبزادے:- عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

صاجزادیاں:-

زینب الصغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رملۃ الصغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) اسماء بنت عمیس:-

حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے آپ کی اولاد یہ ہے۔

صاجزادے:- عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صاجزادیاں:- فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵) امامہ بنت ابو العاص:-

حضرت امامہ بنت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاجزادی ہیں جو حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اس نواسی رسول سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ صرف دو صاجزادے ہیں۔ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اوسط رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) خولہ بنت جعفر بن قیس:-

حضرت خولہ بنت جعفر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو حنفیہ سے ہیں ان کے بطن سے حضرت امیر کے دو صاجزادے ہیں۔ محمد حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷) ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی:-

حضرت ام سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مولا مرتضیٰ کا ایک بیٹا اور دو صاجزادیاں ہیں۔

حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ام الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رملۃ الکبریٰ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہا۔

(۸) ام حبیبہ بنت ربیعۃ الثعلبہ:۔

ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔

صاحبزادے:۔عمر اطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ،عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صاحبزادیاں:۔ام الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۹) مسمیاۃ بنت امراء القیس:۔

حضرت مسمیاۃ بنت امراءالقیس الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا مولا علی کی وہ واحد زوجہ ہے جن کے بطن سے کوئی صاحبزادہ نہیں،صرف تین صاحبزادیاں ہیں۔ جمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،نصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کربلا میں

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے وہ صاحبزادے جو کربلا میں شہید ہوئے۔سیّد امام حسین،سیّدنا عباس،سیّدنا جعفر،سیّد عثمان،سیّدنا محمد،سیّدنا ابوبکر،سیّدنا عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدہ زہرا کے بیٹے ہیں۔

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کا نام ام البنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

محمد اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابہ خولہ بنت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں۔

Marfat.com

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابہ لیلیٰ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے ہیں۔

جن سے سلسلۂ نسل جاری ہے

مولا مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جن پانچ صاحبزادوں سے سلسلۂ نسل جاری ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت عباس علمدار کربلا، حضرت محمد بن حنفیہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بد وستی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وولی رضی اللہ عنہ اساس نہاد

جہان وہرچہ در وہست خالق جبار

جو پہلوان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے

دنیائے عرب کے وہ نامور پہلوان جو شیر خدا کے ہاتھوں قتل ہوئے غزوۂ بدر میں کل ستر مشرکین قتل ہوئے۔ ان میں سے اکیس مشرک مولا مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے، دیگر چار کے قتل میں اور بھی آپ کے ساتھ شریک تھے اور آٹھ کے قتل میں اختلاف ہے" (کہ دوسرا کوئی آپ کے ساتھ ان کے قتل میں شریک تھا یا نہیں)"۔

(۱) ولید بن عتبہ

(۲) شیبہ بن ربیعہ

(۳) عبداللہ بن جمیل

(۴) ابوالحکیم بن اخلس

(۵) سباع بن عبدالعزیٰ

(۶) طلحہ بن ابی طلحہ

(۷) ابوامیہ بن مغیرہ

Marfat.com

(۸) عرب کا طاقتور ترین پہلوان عمرو بن عبدود

(۹) حنبل بن عمرو بن عبدود

(۱۰) فخراق

(۱۱) کریب بن صباح

(۱۲) عروہ

(۱۳) احمر

(۱۴) حریث

(۱۵) یہودیوں کا سب سے بڑا پہلوان مرحب۔

اسلام کے سینکڑوں دشمن آپ کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ دو نامور جنگجو پہلوان اپنی شرمگاہوں سے کپڑا ہٹا کر اپنی جانیں بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہوئے ان کی اس نامناسب حرکت سے اس پیکر حیا نے اپنا رخ پھیر لیا جس سے انہیں بھاگنے کا موقع مل گیا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَة

اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَة

مُحَمَّدٌ

فَاطِمَة

عَلِی ــــ علیهم السلام ــــ حَسَن

حُسَیْن

عنوان بالا کے تحت پنجتن پاک ــــ محمد مصطفےٰ ــــ سیّدہ فاطمۃ الزہراء ــــ علی المرتضٰی ــــ حسن مجتبیٰ ــــ حسین شہید کربلا علیہم السلام کے مناقب سے متعلق احادیث کا تذکرہ ہوگا۔

قرآن مجید میں ہے:- خدائے لایزال جل جلالہٗ واعظم شانہٗ کا ارشاد گرامی ہے:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ط

(پارہ اول سورۃ بقرہ آیت ۳۷)

پس سیکھ لیے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کی ــــ

نوری قبہ

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے ــــ امام لائمہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کے استاد و امام ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ـــــ کہ حضرت آدم علیہ السلام ـــــ اور حضرت حواء سلام اللہ علیہا بیٹھے ہوئے تھے ـــــ کہ اتنے میں ان دونوں (آدم علیہ السلام و حواء علیہ السلام) کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے ـــــ اور ان دونوں کو ایک سونے اور چاندی کے ایک محل میں لے گئے ـــــ جس کے بالا خانے سبز زمرد کے تھے ـــــ اور اس میں یاقوت کا ایک تخت رکھا ہوا تھا، اور اس تخت پر ایک نوری قبہ (گنبد) رکھا ہوا تھا ـــــ اور اس قبہ میں ایک صورت تھی ـــــ جس کے سر پر تاج تھا ـــــ اور اس کے کانوں میں دو (۲) مروارید کی بالیاں تھیں ـــــ اور گردن میں ایک نوری طوق (گلے کا زیور جو گڑے کی طرح ہوتا ہے) پڑا ہوا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام اور جناب حواء کو اس کے نور سے تعجب ہوا، یہاں تک کہ جناب آدم علیہ السلام کو، حضرت حواء کا نوری جمال فراموش ہو گیا ـــــ اور پوچھنے لگے کہ یہ کس کی صورت ہے؟

قَالَ ـــــ فَاطِمَةُ ـــــ وَالتَّاجُ اَبُوْهَا ـــــ وَالطَّوْقُ زَوْجُهَا ـــــ وَالْقُرْطَانِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنُ ـــــ

جواب ملا یہ صورت فاطمہ علیہا السلام کی ہے ـــــ اور تاج اس کے والد ہیں ـــــ اور گلے کا طوق ان کے شوہر ہیں ـــــ اور دو (۲) بالیاں حسن اور حسین ہیں ـــــ

جب حضرت آدم علیہ السلام نے قبہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اس میں نور سے پانچ نام لکھے ہوئے پائے ـــــ اور وہ اس طرح لکھے ہوئے تھے،

اَنَـا الْـمَـحْـمُـوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ ـــــ وَاَنَـا الْاَعْـلٰى وَهٰذَا

Marfat.com

عَلِیٌّ —— وَاَنَا الْفَاطِرُ وَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ —— وَاَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ، وَمِنِّی الْاِحْسَانُ وَهٰذَا الْحُسَیْنُ ——

میں محمود ہوں اور یہ محمد ہیں —— اور میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی ہیں —— اور میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ ہیں —— اور میں محسن ہوں اور یہ حسن ہیں —— اور احسان مجھ سے ہے اور یہ حسین ہیں —— علیہم السلام۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب آدم علیہ السلام سے کہا —— اے آدم علیہ السلام —— ان ناموں کو یاد کر لیں —— کیونکہ آپ کو ان ناموں کی ضرورت پڑے گی ——

چنانچہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو تین سو سال تک روتے رہے —— اور اس کے بعد ان ناموں کے توسل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، ان الفاظ کے ساتھ دعا کی۔

یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ —— یَا مَحْمُوْدُ —— یَا عَلِیُّ —— یَا فَاطِرُ —— یَا مُحْسِنُ —— اِغْفِرْلِیْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ ——

اے رب! محمد و علی کے صدقے میں اور فاطمۃ الزہراء حسن و حسین کے صدقے میں —— اے محمود!، اے اعلیٰ! —— اے فاطر! —— اے محسن —— مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما! ——

اللہ رب العزت جل جلالہٗ نے جناب آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی —— اور فرمایا ——

یَا اٰدَمُ لَوْسَأَلْتَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ ذُرِّیَّتِكَ لَغَفَرْتُ لَهُمْ

Marfat.com

اے آدم! اگر تم اپنی تمام اولاد کی نسبت درخواست کرتے تو میں سب کو بخش دیتا۔۔۔

(نزہۃ المجالس (علامہ عبدالرحمن بن عبدالسلام صفوری شافعی) ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر۔۔۔ مطبوعہ بیروت ص ۳۲۵)

اوپر والی روایت سے جہاں کئی مسائل حل ہوئے۔۔۔ وہاں مسئلہ توسل بھی واضح ہو گیا۔۔۔ اور یہ مسئلہ دیگر کتب میں مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے، اور یہ اٹل حقیقت ہے، جس کا انکار۔۔۔ دشمن رسول وآل رسول کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ اہل ایمان کا اس بارے میں عقیدہ دمکتے ہوئے آفتاب کی طرح روشن ہے۔

حدیث نمبر۱

جوان کو محبوب رکھے

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے۔۔۔ کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّنِیْ ۔۔۔ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ ۔۔۔ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا ۔۔۔ کَانَ مَعِیْ ۔۔۔ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

جو شخص مجھے محبوب رکھے۔۔۔ اور ان دونوں (حسن وحسین) کو محبوب رکھے۔۔۔ اور ان کے ماں باپ کو محبوب رکھے وہ کل قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔۔۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر۔۔۔ مطبوعہ بیروت ۳۲۷۔۔۔ (۲) کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ بیروت لبنان)

Marfat.com

حدیث نمبر۲

ان کی جنگ میری جنگ، انکی صلح میری صلح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ——— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ ——— وَسَلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ ——— قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ———

آقا علیہ السلام نے مولا علی، سیّدہ فاطمہ اور امام حسن و حسین علیہم السلام سے فرمایا ——— کہ جس سے تمہاری جنگ ہے، اس سے میری بھی جنگ ہے ——— اور جس سے تم نے صلح کی، اس سے میری بھی صلح ہے ———

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۹۲)

برادران اسلام! ——— خاتون جنت سیّدہ بتول ——— امیر المؤمنین علی ——— حلیم آلِ محمد امام حسن ——— سیّد الشہداء امام حسین علیہم السلام سے رسول ارضین وسماوات فرمارہے ہیں ——— کہ میری ان لوگوں سے جنگ ہے ——— جو تمہارے ساتھ جنگ کریں گے۔

خیال رہے کہ اس چیلنج کو جماعت خوارج ونواصب ——— اور موجودہ دور کے چند مولویوں کے سوا کسی نے قبول نہیں کیا ——— ان مولویوں کے دماغی فتور کا ستیاناس ہو۔ جو مولا علی ——— سیّدۂ عالم ——— حسنین کریمین علیہم السلام کے بغض کے بخار میں مبتلا ہیں ——— جب ان کے بخار کی حرارت دماغی شریانوں تک پہنچتی ہے تو پھر ان کو ایک خاص قسم کا دورہ پڑتا ہے جس بنا پر منہ سے کینہ شعلوں کی صورت میں نکلتا ہے ——— جس سے نیک اعمال جل کر خاکستر ہوجاتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر۳

مل جل کر

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے—فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُجْتَمِعُوْنَ، وَمَنْ اَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ——

میں اور فاطمہ اور حسن وحسین اور جو ہم سے محبت رکھتا ہے، قیامت کے دن ہم سب مل جل کر کھائیں گے اور پئیں گے— یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی—

(کنز العمال ج ۱۲ص ۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

حدیث نمبر۴

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کرم اللہ وجہہٗ سے فرمایا—

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ —— اَنَا وَاَنْتَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ—— قَالَ عَلِيٌّ، فَمُحِبُّوْنَ؟ —— قَالَ: مِنْ وَّرَاءِكُمْ——

(اے علی) بے شک سب سے پہلے میں اور تم اور فاطمہ— حسن اور حسین

Marfat.com

جنت میں داخل ہوں گے حضرت علی نے عرض کیا ——— ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں کا کیا ہوگا؟ ——— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— وہ ہمارے پیچھے پیچھے آئیں گے ———

(کنز العمال ج ۱۲ص ۹۶ مطبوعہ ایضاً)

روز محشر تک رہے گا نو بہ نو تیرا چمن
ہے تری مشتاق جنت، اے محبّ پنجتن

حدیث نمبر ۵

سفید قبہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فِيْ خَطِيْرَةِ الْقُدُسِ فِيْ قُبَّةٍ بَيْضَاءَ سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ———

بے شک فاطمہ، علی اور حسن وحسین خطیرۂ قدس یعنی جنت میں ہوں گے، اس سفید قبہ میں جس کی چھت خدا تعالیٰ کا عرش پاک ہے ———

(کنز العمال ج ۱۲ص ۹۶ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۶

سوائے محمد واہل بیت محمد کے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ——— رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَآ! اِنَّ مَسْجِدِیْ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ حَائِضٍ مِّنَ النِّسَآءِ ـــــ وَکُلِّ جُنُبٍ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ عَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ـــــ

خبردار! ہر وہ عورت جو حائضہ ہو ـــــ اور ہر وہ مرد جو جنبی حالت میں ہو ـــــ میری اس مسجد میں ـــــ اس کا داخلہ ممنوع وحرام ہے سوائے محمد اور اہلبیت محمد، علی اور فاطمہ، حسن وحسین کے ـــــ

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۷ مطبوعہ ایضاً)

<u>حدیث نمبر ۷</u>

بہترین ہستیاں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

خَیْرُ رِجَالِکُمْ عَلِیٌّ وَّخَیْرُ شَبَابِکُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَخَیْرُ نِسَائِکُمْ فَاطِمَةُ ـــــ

تمہارے مردوں میں بہتر علی المرتضٰی ہیں ـــــ اور تمہارے نوجوانوں میں حسن وحسین بہترین ہیں اور تمہاری عورتوں میں خیر النساء فاطمۃ الزہراء ہیں۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

حدیث نمبر ۸

سب جہانوں میں سدا سرداریاں ہیں جن کے نام

علامہ امام علاؤ الدین علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۵ھ نے ابن حبان اور مستدرک حاکم کے حوالے سے —— حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

عُرِضَ لِی مَلَكٌ اِسْتَأْذَنَ اَنْ یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِی بِبُشْرٰی —— اَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ —— وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ——

میرے پاس ایک فرشتہ بھیجا گیا، اس فرشتے نے مجھے سلام کرنے اور اس بات کی بشارت پیش کرنے کی اجازت چاہی —— کہ بے شک فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں ——

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۹

جنتیوں کے سردار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

اِنَّ مَلَكًا مِّنَ السَّمَآءِ لَمْ یَكُنْ زَارَنِی فَاسْتَأْذَنَ اللّٰهَ فِی زِیَارَتِی

Marfat.com

فَبَشَّرَنِیْ اَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اُمَّتِیْ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

بے شک آسمانی فرشتہ جس نے میری زیارت نہیں کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت چاہی (پس وہ میرے پاس آیا) اور مجھے خوشخبری دی ہے کہ بے شک فاطمۃ الزہراء میری تمام امت کی عورتوں کی سردار ہیں —— اور بے شک حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں ——

○ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ فرشتہ

لَمْ یَهْبِطْ اِلَی الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ

اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔

(کنز العمال ایضاً حدیث نمبر ۳۴۲۴۴)

○ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں یوں ہے۔

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ——

یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آکر یہ خوشخبری دی کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(ایضاً ۳۴۲۴۳)

حدیث نمبر ۱۰

ان کا دشمن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

مَنْ اَحَبَّ هٰؤُلَاءِ فَقَدْ، اَحَبَّنِیْ —— وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یَعْنِیْ —— اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَفَاطِمَةَ وَعَلِیًّا ——

جس شخص نے حسن اور حسین —— علی اور فاطمۃ الزہراء کو محبوب رکھا اس نے مجھے محبوب رکھا —— جس نے ان سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی ——

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

حدیث نمبر ۱۱

مقامِ وسیلہ

حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ جنت میں ایک درجہ ومقام ہے جس کا نام —— وسیلہ —— ہے۔ جب تم خدا سے دعا مانگو تو میرے لیے اسی درجہ ومقامِ وسیلہ کا اللہ پاک کی بارگاہ میں سوال کرنا —— لوگوں نے پوچھا —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! —— اس مقام وسیلہ میں آپ کے ساتھ کون ہوگا؟ ——

قَالَ عَلِیٌّ وَّفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس درجہ میں میرے ساتھ علی، فاطمہ، حسن وحسین ہوں گے —— (کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ ایضاً)

Marfat.com

مذکورہ بالا احادیث ـــــ علی ـــــ فاطمۃ الزہراء ـــــ حسن وحسین علیہم السلام کے فضائل ودرجات اور بلند مقامات کی گواہی دے رہی ہیں ـــــ ان احادیث کے اندر، ان پاک باز ہستیوں کے جنت میں داخل ہونے اور خطیرۂ قدس (جنت) میں ٹھہرنے کا ذکر ہے ـــــ اور ان چاروں کو محبوب رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ـــــ اور ان کو افضل واعلیٰ اور بہترین ہستیاں قرار بھی دیا گیا ہے ـــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر ایمان رکھنے والوں کے لیے ان تمام مناقب کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ـــــ اور جو لوگ ادب واحترام اور تسلیم ورضا کی دنیا سے باہر ہیں ان کو سورج سے زیادہ روشن دلائل بھی متاثر نہیں کر سکتے ـــــ کیونکہ ان کے اندر ایک ایسا مرض ہے جو دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے ـــــ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ـــــ اور اس کا علاج سوائے مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کریمانہ توجہ کے اور کچھ نہیں ـــــ یا پھر عصائے مولا علی ـــــ

حدیث نمبر۱۲

دعائے رسول

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ ـــــ يَعْنِیْ ـــــ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَّحَسَنًا وَّحُسَيْنًا

Marfat.com

اے اللہ! بے شک وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں تو اپنی صلوٰۃ رحمت اور رضا و بخشش مجھ پر اور ان پر یعنی علی پر فاطمہ پر، حسن و حسین پر (علیہم السلام) فرما۔

(کنز العمال ج ۱۲ص ۷۴ مطبوعہ ایضاً)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے —— جس طرز و انداز میں ان نفوس قدسیہ کے لیے دعا فرمائی ہے —— اس میں محبت و شفقت کی ایک پوری کائنات سمائی ہوئی دکھائی دیتی ہے —— کوئی ایسا انسان ہے جو اپنی اولاد و عترت سے بے پناہ محبت نہ رکھتا ہو؟ —— یقینی امر ہے کہ ہر محقق —— ہر مؤرخ اور ہر قسم کا مولوی اپنی اولاد کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔

اس دنیا میں محبتیں تقسیم کرنے والا —— اور کونین میں محبت کی خوشبو بکھیرنے والا —— رؤف و رحیم اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اولاد سے محبت نہ کرے —— یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے —— رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانوں سے بڑھ کر اپنی اولاد کے ساتھ محبت فرماتے ہیں —— اور یہ امر بھی حقیقت پر مبنی ہے —— کہ اولاد کو دکھ پہنچے تو والدین کا بے قرار ہونا ایک فطری عمل ہے —— اور جب ساری دنیا کے لیے یہ اصول تسلیم کیا جاتا ہے تو پھر اولاد رسول کے لیے اسے فراموش کرنا منافقت نہیں تو پھر اور کیا ہے —— منافقین جس فرقے میں ہوں —— قابل مذمت ہیں —— اس لیے کہ قرآن مجید نے ان کی واضح ترین الفاظ میں مذمت فرمائی —— رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے منافقوں کی علامتوں میں بڑی علامت بغض علی بتائی ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۳

سب سے پہلے چار ہستیاں

حضرت امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ——

یَا عَلِیُّ اِنَّ اَوَّلَ اَرْبَعَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَنَا —— وَاَنْتَ —— وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَذَرَارِیْنَا خَلْفَ ظُهُوْرِنَا —— وَاَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِیْنَا ——

اے علی سب سے پہلے چار شخص جنت میں داخل ہوں گے —— میں —— تم —— اور حسن و حسین —— اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی —— اور تمہاری ازواج ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی ——

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

اس حدیث مقدسہ میں جنت کے اندر داخل ہونے کا ذکر ہے —— سب سے پہلے جو ہستیاں جنت میں داخل ہوں گی —— وہ ہیں اہل بیت رسول —— جن کی طرف سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے —— ان کا جنتی ہونا یقینی ہے —— لیکن بعض لوگ ان تمام شواہد کے باوجود پتہ نہیں کیوں؟ آل رسول کی شان وعظمت کے بارے میں غیر یقینی صورت حال کا شکار ہیں —— یہی وجہ ہے انہیں کسی پہلو بھی چین وقرار نہیں —— یہ لوگ پرانے زمانے کے خوارج ونواصب کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں —— یہ وہ بدنصیب ہیں جو یزید لعین کو پیدائشی جنتی کہنے میں ذرا برابر بھی شرم محسوس نہیں کرتے —— اور جنتوں کے وارثوں کے بغض کی آگ میں جل رہے ہیں —— یہی وجہ ہے دوزخ کی آگ ان کی بہت

Marfat.com

مشتاق ہے——

اہل بیت پاک سے بے باکیاں، گستاخیاں
تم کو مژدہ نار کا، اے دشمنان اہل بیت

حدیث نمبر۱۴

ساری زمین والوں سے برتر کہا گیا

جناب عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں—— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا—— اے عبدالرحمٰن تم میرے صحابی ہو——

وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اخی —— وَمِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ فَهُوَ بَابُ عِلْمِیْ وَوَصِیِّیْ —— وَهُوَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ هُمْ خَیْرُ الْاَرْضِ —— عُنْصَرًا وَشَرَفًا وَ کَرَمًا——

اور علی بن ابی طالب میرا بھائی—— اور وہ مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں—— اور میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا وصی ہے—— اور وہ (علی) اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام شرافت و بزرگی اور حسب ونسب کے لحاظ سے تمام زمین والوں سے برتر ہیں——

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۸ موسسۃ الاعلی بیروت)

حسب ونسب سے، شرافت اور بزرگی—— عظمت وسیادت—— اور شجاعت وسخاوت خاندان نبوت کے نورانی نشانات ہیں—— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

Marfat.com

فرمانا —— کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں —— اور وہ میرا بھائی ہے —— اور میرے علم کا دروازہ —— اور میرا وصی ہے —— اور علی —— فاطمہ —— حسن —— اور حسین اہل ارض سے بہتر وافضل ہیں —— اس حدیث مقدسہ میں معانی اور حقائق کا ایک نوری چمن لہلہا رہا ہے —— جس کی خضرت نظر نواز —— اور جس کے پھولوں کی خوشبو ہر صحیح النسب کے مشام جاں کو معطر کر رہی ہے —— اسی حدیث شریف کے ضمن میں ایک حدیث —— بپاس خاطر عالی حریفاں —— بیان کی جاتی ہے تاکہ مودت کے گلستانوں میں نکھار پیدا ہو جائے۔

حدیث شریف:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ——

اَنَا وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ —— وَتِسْعَةٌ مِّنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ مُطَهَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ

میں اور علی اور حسن اور حسین —— اور حسین کے نو ۹ بیٹے معصوم اور پاک ہیں ——

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۳)

ایمان والوں اور اہل محبت کے لیے ایک اور حدیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے تاکہ محبوں کے دلوں میں شادمانی کی لہریں پیدا ہوں۔

حدیث شریف:- حضرت عبایہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت موجود ہے —— کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

اَنَا سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ اِنَّ اَوْصِیَائِیْ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُهُمْ عَلِیٌّ وَاٰخِرُهُمُ الْقَائِمُ الْمَهْدِیُّ

Marfat.com

میں تمام نبیوں کا سردار وسرور ہوں —— اور علی تمام اوصیاء کے سردار ہیں —— بے شک میرے بعد اوصیاء بارہ ۱۲ ہیں ان میں پہلے علی ہیں اور آخر میں القائم المہدی ہیں۔ (ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۳)

اسی باب کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں —— تاکہ یقین کی پختگی میں مزید اضافہ ہو جائے ——

حدیث شریف —— حزب اللہ —— اور حزب الشیطان

حضرت علامہ شیخ الامجد خواجہ شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم نقشبندی بلخی قندوزی حنفی مفتی اعظم قسطنطنیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عظیم کتاب ینابیع المودۃ میں یہ حدیث مبارکہ نقل فرمائی ہے —— لکھتے ہیں ——

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّرْکَبَ سَفِیْنَةَ النَّجَاةِ —— وَیَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی وَیَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِیْنِ —— فَلْیُوَالِ عَلِیًّا بَعْدِیْ وَلْیُعَادِ عَدُوَّهٗ وَلْیَأْتَمَّ بِالْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُّلْدِهٖ فَاِنَّهُمْ خُلَفَائِیْ وَاَوْصِیَائِیْ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ بَعْدِیْ —— وَسَادَاتُ اُمَّتِیْ —— وَقَادَاتُ الْاَتْقِیَاءِ اِلَی الْجَنَّةِ حِزْبُهُمْ حِزْبِیْ —— وَحِزْبِیْ، حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ اَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّیْطَانِ

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو —— اور یہ بھی کہ

Marfat.com

مضبوط ترین رسی کو پکڑ لے ـــــ اور اللہ تعالیٰ کی مضبوط بٹی ہوئی رسی کو تھامے تو اسے چاہئے کہ وہ میرے بعد علی کو دوست رکھے، اور علی کے دشمن سے دشمنی رکھے ـــــ اور علی کی اولاد میں سے ہدایت دینے والے آئمہ کو امام بنائے ـــــ بے شک وہ میرے خلفاء ہیں ـــــ اور میرے اوصیاء ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر میرے بعد حجتیں ہیں ـــــ میری امت کے سردار اور پرہیزگاروں کو اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جانے والے ہیں، اور ان کا گروہ میرا گروہ ہے ـــــ اور میرا گروہ خدا تعالیٰ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا ٹولہ شیطان کا ٹولہ ہے ـــــ

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۳ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی بیروت)

قارئین کرام! ـــــ سیدہ بی بی پاک ـــــ مولائے مومنان علی کریم، آخری خلیفہ راشد امام حسن مجتبیٰ ـــــ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہم السلام کی فضیلتوں سے متعلق احادیث کا باب یہاں پر بند کرتے ہیں ـــــ اور آگے ان احادیث کا باب وا کرتے ہیں جو حسنین کریمین کے مناقب میں وارد ہوئیں ـــــ تاکہ اہل محبت کی دنیا مزید آباد ہو ـــــ اور دل کی دنیا میں نکھار پیدا ہو۔

اور خوارج ونواصب کے نظریات کی بیخ کنی ہو ـــــ ان گروہوں میں ایک گروہ راسبیوں کا بھی ہے، جو اہل بیت کی دشمنی میں زہریلے نظریات کا حامل ہے ـــــ اس کی تفصیل کسی اور مقام پر بیان کی جائے گی ـــــ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے رستے پر چلائے ـــــ اور ان کے دلوں سے بغض کی گندگی نکال کر محبت کا نور بھر دے۔

Marfat.com

حَسَنَین

کریمین —— شہیدین

علیہما السلام

امام حسن —— امام حسین

نبی ﷺ کے لاڈلے ہیں، سید ابرار ہیں دونوں
سخی شبیر و شبر، مطلع انوار ہیں دونوں
یہ دونوں پھول ہیں میرے، یہ فرمایا نبی ﷺ سرور
یہ جنت کے جوانوں کے ولی سردار ہیں دونوں
بہادر ہیں، جری، بیٹے ہیں خاتون قیامت کے
شجاعت اور حریت کی یہ للکار ہیں دونوں
جدھر سے بھی ہیں جاں بازوں کے نوری قافلے نکلے
یہی ان عاشقوں کے قافلہ سالار ہیں دونوں
انہی کے نام و نسبت سے ملیں ہیں عزتیں مجھ کو
خضر بے چین کے غمناک کے غمخوار ہیں دونوں

(خضر)

مندرجہ بالا عنوان کے تحت، ان احادیث وروایات کو نقل کیا جائے گا —— جو

Marfat.com

دونوں شہزادوں —— یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بارے میں وارد ہوئی ہیں —— اوران مندرجہ ذیل احادیث اور روایات کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے یہ امر واضح ہو جائے گا —— کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ان دونوں نواسوں کے ساتھ محبت وعقیدت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے —— اور یہ بات بھی کہ ان پاک باز ہستیوں کو نظر انداز کر کے کوئی شخص بھی ایمانی لذتوں سے آشنا نہیں ہوسکتا —— اور یہ بھی کہ ان سے دشمنی رکھنے والا عمر بھر ظلمات کی وادیوں میں ہمیشہ کے لیے بھٹکتا رہے گا ——

آیئے دیکھتے ہیں کہ ان دونوں شہیدوں کا مقام ومرتبہ کس قدر بلند وبالا ہے ——

حدیث نمبر۱

حَسَن —— حُسَین —— مُحْسِن —— شَبَّر —— شَبِّیر —— مُشبِّر

حضرت سیّدنا مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ جب امام حسن کی ولادت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے —— اور فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ —— تو جناب علی المرتضیٰ فرماتے ہیں —— کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! —— میں نے اس کا نام —— حرب —— رکھا ہے —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں —— اس کا نام حسن ہے۔

اور جب امام حسین پیدا ہوئے —— تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر تشریف لائے —— تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہی دریافت فرمایا —— کہ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ —— تو جناب علی نے عرض کیا —— حرب —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں —— بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ —— بلکہ اس کا نام حسین ہے —— اور پھر تیسرے صاحبزادے

Marfat.com

کی ولادت ہوئی ــــ تو سرکار علیہ السلام! حسب عادت تشریف لائے تو پھر بھی یہی پوچھا کہ بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ ــــ حضرت علی فرماتے ہیں ــــ میں نے عرض کیا ــــ حرب ــــ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ **بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ** ــــ بلکہ یہ محسن ہے ــــ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ــــ

اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاِسْمِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرٌ وَشَبِيْرٌ وَمُشَبِّرٌ ــــ

میں نے اپنے بچوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں ــــ یعنی شبر و شبیر اور مشبر ــــ

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۵ ــــ مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۹۸ ــــ السنن الکبریٰ (بیہقی) ج ۶ ص ۱۴۴ ــــ اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۸ ــــ مطبوعہ بیروت لبنان)

خیال رہے کہ یہ نام ــــ شبر ــــ شبیر ــــ مشبر ــــ سریانی ــــ یا عبرانی زبان کے ہیں ــــ جن کا عربی زبان میں ترجمہ ــــ حسن ــــ حسین اور محسن بنتا ہے ــــ اگر ان ناموں کو ــــ حسن، حسین، محسن ناموں کے اوزان پر پڑھا جائے تو پھر یوں پڑھا جائے گا ــــ شبر ــــ شبیر ــــ مشبر ــــ لیکن اردو زبان میں ــــ شبر و شبیر و مشبر کے تلفظ کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲

ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

سَمّٰى هٰرُوْنَ اِبْنَيْهِ شَبَّرًا وَّشَبِيْرًا وَّاِنِّيْ سَمَّيْتُ اِبْنَيَ الْحَسَنَ

Marfat.com

وَالْحُسَيْنَ كَمَا سَمّٰى بِهٖ هٰرُوْنُ اِبْنَيْهِ ——

حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبر وشبیر رکھے —— اور میں نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام حسن وحسین رکھے —— جیسا کہ جناب ہارون علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام رکھے ——" یعنی —— ہارون کے بیٹوں کے نام پر اپنے بیٹوں کے نام رکھے۔"

(الجامع الصغیر (سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۲ ص ۵۴ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء —— دار الکتب العلمیہ بیروت ج ۲ ص ۳۴)

حدیث نمبر ۳

حسن وحسین

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب —— کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق —— میں امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کی فردوس کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے —— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اُمِرْتُ اَنْ اُسَمِّيَ اِبْنَيَّ هٰذَيْنِ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا ——

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھوں (علیہما السلام)

(کنوز الحقائق علی ہامش الجامع الصغیر (سیوطی) ص ۵۲)

خیال رہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی ذات اقدس کو بغیر خدائے لم یزل کے کون حکم دے سکتا ہے —— حدیث نمبر ۴ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر۴

رب کے حکم سے

علامہ صفوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے ــــ کہ جب سیّدنا حسن کی ولادت ہوئی ــــ تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ اس بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ ــــ تو حضرت علی نے عرض کیا ــــ کہ اس بچے کا نام اس کے نانا ہی رکھیں گے ــــ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

مَا کُنْتُ لِاَسْبِقَ بِتَسْمِیَۃِ رَبِّیْ ــــ

کہ میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے نام نہیں رکھتا (یعنی اس کا نام اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھا جائے گا)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بعد ــــ سیّدنا جبریل علیہ السلام ــــ حضور علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے ــــ اور عرض کی ــــ

یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللہَ یُھَنِّئُکَ بِھٰذَا الْمَوْلُوْدِ

اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی ولادت پر آپ کو مبارک باد دی ہے ــــ اور فرمایا ہے''

سَمِّہٖ بِاِسْمِ ابْنِ ھٰرُوْنَ شَبَّرَ وَمَعْنَاہُ حَسَنٌ

اس بچے کا نام ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھیے۔ جس کے معنیٰ حسن کے ہیں ــــ

اور جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت جبریل حاضر

Marfat.com

ہوئے ـــــ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک باد دی ـــــ اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

بِاسْمِ ابْنِ هٰرُوْنَ شَبِّيْرٍ وَّمَعْنَاهُ حَسَيْنٌ

کہ ہارون کے بیٹے کے نام پر اس صاحبزادے کا نام شبیر رکھیں ـــــ جس کے معنیٰ حسین کے ہیں۔

(نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

جن بچوں کی ولادت پر خدائے بزرگ و برتر مبارک باد کے پیغام بھیجے اور ان کے نام بھی خود تجویز فرمائے ـــــ ان کی شان و مرتبت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے ـــــ اور ان کو زہر دینے والا ـــــ اور تلوار کی دھار سے قتل کرنے والا ـــــ کیسے اور کس طرح پیدائشی جنتی ہوسکتا ہے۔

یزید لعین کے وکلاء! ان احادیث کو نظر میں رکھ کر فتوے صادر فرمایا کریں ـــــ تیزاب کی بوتلوں پر عطر کا لیبل لگانے والے، ان سنی نما خارجیوں کو بھی یہی مشورہ دیں گے ـــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان اور اولاد کی شان بیان کرنے والوں پر شیعہ ہونے کا فتویٰ صادر فرمانے سے پہلے اپنے بغض و عناد پر مبنی عقیدے کے ہر گوشہ اور ہر پہلو کو اپنے دل کی آنکھوں سے اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لیں ـــــ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تمہاری تمام تحریریں تمہارے جرموں کے دفتر میں تبدیل ہو جائیں ـــــ

امت رسول کے سردار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی آڑ ، لے کر اہلبیت رسول پر زبان و قلم کے خنجر تان لینا اہل سنت کے عقیدے کے سراسر خلاف ہے ـــــ اہل

Marfat.com

سنت کے مذہب میں صحابہ کرام کی محبت حسن ایمان ہے —— اور اہل بیت کی مودت جان ایمان ہے۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حدیث نمبر ۵

لعاب دہن ڈالا

امام ابن اثیر نے ''اسد الغابہ'' میں روایت بیان کی ہے —— کہ جب امام حسن علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے —— اور جناب حسن مجتبیٰ کو لیا ——

وَ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ رِیْقِہٖ

اور اپنا لعاب دہن مبارک ان کے منہ میں ڈالا۔

اور پھر حضرت علی کو بلایا —— اور فرمایا کہ بچے کا نام کیا رکھا ہے —— حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے عرض کیا —— جعفر —— آپ نے فرمایا —— نہیں ——

وَلٰکِنَّہُ الْحَسَنُ وَبَعْدَہُ الْحُسَیْنُ —— فَاَنْتَ اَبُوالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ——

بلکہ یہ حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہے —— اور اے علی! تم حسن و حسین کے باپ ہو ——

(اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۸۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۱۳۷۷ھ ذی قعدہ)

Marfat.com

نام حسن وحسین حجاب میں

جناب ابن عرابی نے جناب مفضل سے یوں بیان کیا ہے —— کہ حلیم آلِ محمد امام حسن مجتبیٰ —— اور شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین کے نام حجاب میں رکھے —— لکھتے ہیں ——

اِنَّ اللّٰہَ حَجَبَ اِسْمَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین کے نام پردے میں رکھے ——

یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے دونوں نواسوں حسن وحسین کے اسماء پردے میں رکھے —— پھر ان سے پوچھا گیا —— کہ جو یمن میں ہیں؟ —— (حسنین علیہما السلام سے قبل ملک یمن میں حسن اور حسین نام کے دو (۲) شخص ہوئے ہیں) —— تو انہوں نے فرمایا —— وہ نام سین ساکن کے ساتھ —— حُسن —— ہے —— حاء مفتوح اور سین مکسور کے ساتھ —— حَسِین ہے ——

(اسد الغابۃ ج ۲ ص ۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۱۳۷۷ھ)

حسن وحسین جنتی نام ہیں

جناب عمران بن سلیمان سے یوں مروی ہے ——

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنْ اَسْمَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ لَمْ یَکُوْنَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ——

حسن وحسین جنتی نام ہیں، زمانۂ جاہلیت (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل کے زمانے) میں یہ نام نہ تھے "یعنی امام حسن وحسین سے پہلے یہ نام کسی کے نہ تھے۔"

(اسد الغابۃ ج ۲ ص ۱۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت —— اسد الغابۃ ج اول ص ۵۱۶ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

Marfat.com

مندرجہ بالا روایت سے حسنین کریمین کے خصائص کا پتہ چلتا ہے —— کہ ان عظیم المرتبت ہستیوں کے اسمائے گرامی دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل رکھے تاکہ ان ناموں کی اولیت شہزادگان رسول کو ہے —— پھر حصول برکت کے لیے اہل ایمان اپنے عزیزوں کے نام ان بابرکت ہستیوں کی نسبت کے ساتھ رکھیں۔

حدیث نمبر ۶

جنتی جوانوں کے سردار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ——

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت حسن اور حضرت حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

۱- سنن ترمذی (جامع صحیح) ص ۲۳۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان —— حدیث نمبر ۳۷۶۸ —— سن اشاعت ۲۰۰۲ء ——

۲- فضائل صحابہ (امام احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۷۷۱ حدیث نمبر ۱۳۶۸ —— مطبوعہ مرکز البحث العلمی واحیاء التراث جامعہ ام القریٰ مکہ معظمہ ——

۳- کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۰۴ مطبوعہ مکتبہ علمیہ بیروت حدیث نمبر ۳۴۲۶۴ ——

۴- مسند احمد ج ۱ ص ۳ مطبوعہ مکتبہ عربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء ——

۵- ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۹ ——

۶- صواعق محرقہ ص ۱۹۰ مطبوعہ مکتبہ علمیہ بیروت

۷- ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۹ مطبوعہ مؤسسہ الاعلمی بیروت

Marfat.com

حدیث نمبر ۷

ایک فرشتے کی پہلی مرتبہ آمد

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں —— کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کب ملاقات کی —— فرماتے ہیں —— میں نے عرض کیا —— کہ اتنی مدت ہوگئی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوسکا —— یہ سن کر والدہ رنجیدہ ہوئیں تو میں نے عرض کیا —— مجھے اجازت دیجئے —— کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں —— تمہارے اور اپنے لیے دعائے مغفرت کراؤں —— پس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی —— یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی —— پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل پڑے —— میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا میری آہٹ سن کر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ —— پھر خود ہی فرمایا حذیفہ ہے؟ —— میں نے عرض کیا —— جی ہاں —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا کام ہے ——

غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ

اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ——

Marfat.com

یہ ایک فرشتہ ہے!——جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا——

اس فرشتے نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے——اور یہ خوش خبری دینے حاضر ہو——''وہ خوشخبری یہ ہے''

بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ——وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کہ حضرت فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں——اور امام حسن اور امام حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(الجامع الصحیح (جامع ترمذی) ص ۱۴۳۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت بنان——حدیث نمبر ۳۷۸۱——سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

حدیث نمبر ۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کو سونگھتے تھے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے——فرماتے ہیں——کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا——

اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟——

کہ اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟——

قَالَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ——وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيْ اِبْنَيَّ——فَيَشَمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ——

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین حضور سیّدہ فاطمہ سے فرمایا کرتے——میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ——پھر آپ علیہ السلام دونوں صاحبزادوں کو سونگھتے——اور اپنے ساتھ چپٹا

Marfat.com

لیتے ——

(سنن ترمذی (الجامع الصحیح) ۱۴۳۲ —— حدیث نمبر ۳۷۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۹

دو ۲ پھول

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے مروی ہے —— کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اہل عراق میں سے کسی آدمی نے پوچھا —— کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ —— جناب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا یَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ —— یَقُوْلُ —— اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا

اس کی طرف دیکھو! —— یہ مجھ سے مچھر کے خون ''لگنے کے بارے'' میں پوچھتا ہے —— حالانکہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو شہید کیا ہے —— فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے —— آپ نے فرمایا —— کہ حسن اور حسین دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

(جامع ترمذی ص ۱۴۳۳ —— حدیث نمبر ۳۷۷۰ مطبوعہ ایضاً)

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۰

محبوبین

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ـــــ کہ میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا، مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے ـــــ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کیا ـــــ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا چیز لپیٹ رکھی ہے ـــــ آپ علیہ السلام نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین دونوں آپ کی رانوں پر ہیں ـــــ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ـــــ یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں ـــــ (پھر ان الفاظ میں دعا کی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا ـــــ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ـــــ

اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں ـــــ تو بھی انہیں محبوب رکھ ـــــ اور ان کو بھی محبوب رکھ جو ان سے محبت رکھیں۔

(الجامع الصحیح (ترمذی) ص ۱۴۴۳ حدیث نمبر ۳۷۶۹)

حدیث نمبر ۱۱

محبت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ——

جس نے حسن اور حسین سے محبت رکھی، اس نے مجھ سے محبت کی —— اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا ——

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر ۱۲

باپ بیٹوں سے افضل

جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَبُوْھُمَا خَیْرٌ مِّنْھُمَا ——

حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے اور ان کے والد گرامی، ان سے افضل ہیں ——

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۱۲ مطبوعہ میر محمد آرام باغ کراچی —— کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شباب

شباب: —— شاب کی جمع ہے —— اور شاب، تیس ۳۰ سالہ جوان کو کہتے ہیں —— (سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ) —— کا ایک معنی تو یہ ہے —— کہ جوانی کی حالت میں، دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کرنے والوں کے جنت میں سردار ہوں گے —— لیکن

Marfat.com

جوانوں کے سردار اس لیے کہا گیا ہے ــــ کہ جنت میں سب کی عمر جوانی کی ہو گی ــــ جیسا کہ کہا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُرَادَ سَیِّدَا اَهْلِ الْجَنَّةِ لِاَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ کُلُّهُمْ شَبَابٌ ــــ

مراد یہ ہے (کہ حسنین کریمین) جملہ اہل جنت کے سردار ہیں ــــ کیونکہ تمام اہل جنت نوجوان ہوں گے۔

(حاشیہ جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷ مطبوعہ کراچی)

یعنی ان کو جنت میں جوانی کی عمر عطا کی جائے گی ــــ خواہ وہ دنیا میں بوڑھے ہو کر فوت ہوئے ہوں ــــ

لٰكِنْ يُخَصُّ بِمَا سِوَى الْاَنْبِيَآءِ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ

لیکن تمام انبیاء اور خلفائے راشدین کو مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔

(حاشیہ جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷ ایضاً)

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا آخری حصہ ــــ

وَاَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِّنْهُمَا

کہ ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

فِيْهِ فَضِيْلَةٌ لِّعَلِيٍّ فَاِنَّهٗ سَيِّدُ السَّيِّدَيْنِ

کہ اس میں مولا علی کی فضیلت ہے کہ وہ ان دونوں سرداروں کے سردار ہیں ــــ

(حاشیہ ابن ماجہ شریف ص ۱۲ مطبوعہ میر محمد آرام باغ کراچی)

اوپر درج احادیث سے حسنین کی فضیلت اور شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے ــــ اور یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبتوں کا مرکز یہ دونوں بھائی دکھائی دیتے ہیں آج کل

Marfat.com

کچھ ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں ـــــ جو حسنین کریمین کے بغض میں اس قدر آگے جا چکے ہیں ـــــ کہ ان احادیث کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان احادیث کو پڑھ بھی لیتے ہیں؟ ـــــ اور لکھتے بھی ہیں ـــــ لیکن ان احادیث کی تعبیرات وتاویلات میں ایسی ایسی گل فشانی فرماتے ہیں ـــــ کہ سننے والے سر پکڑ کے رہ جاتے ہیں ـــــ ان لوگوں کا یہ انداز ان کے ناصبی اساتذہ کی دین ہے ـــــ یا پھر خوارج کی غلیظ کتب کے مطالعہ نے ان کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفقود کر دیا ہے ـــــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نفاق کے بخار کی شدت نے دماغی شریانوں کو ناکارہ کر دیا ہو ـــــ ایک اور بات بھی ہو سکتی ہے جس کو نقل کرنا مناسب نہیں ـــــ

چلتے چلتے ایک اور حدیث بھی نقل کر دیتے ہیں جس سے دنیا میں بھونچال نہ بھی آیا تو بادِ صرصر کے تھپیڑوں سے چہروں پر کالے اور بدنما داغ ضرور دکھائی دیں گے۔

حدیث شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ اَنْتَ سَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اے علی! تم جنتی جوانوں کے سردار ہو ـــــ

(تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۴۵ ص ۲۳۱ حدیث نمبر ۹۵۶۲ ـــــ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

○ ـــــ قارئین عظام! ـــــ اسلام سے نکلے ہوئے مولوی نما لوگوں سے دامن بچا کے رکھیے ـــــ یہ وہ لوگ ہیں جن سے بھیڑیے بھی نفرت کرتے ـــــ یہ آپ کو دور سے

Marfat.com

فرشتے نظر آئیں گے ــــ جو دراصل بارود کی پیداوار ہیں ــــ اگر آپ کی قوت شامہ مضبوط ہے تو آپ کو ان کے لبوں سے ــــ لباس سے ــــ ہاتھوں سے ــــ اور پورے سراپا سے گندھک کی ناخوشگوار بو آئے گی ــــ جو آپ کے مشام دماغ کے تکدر کا باعث بنے گی ــــ ان کی علامتوں میں سے بڑی علامت یہ ہے ــــ کہ ان کے سامنے مولا علی ــــ خاتون جنت ــــ حسنین کریمین علیہم السلام کا نام لے کر دیکھ لیں آپ کو ان لوگوں کے آتش فشاں مزاج کا پتہ چل جائے گا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ کچھ میری دنیا کے لوگوں کو بھی اس وبائی مرض نے گھیرے میں لے رکھا ہے ــــ ذکر اہل بیت رسول کو روکنے کے لیے ان لوگوں کے پاس ایک ایسا کارگر حربہ ہے ــــ جس سے خود کو بچانا دشوار ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ــــ وہ یہ ہے کہ جب کوئی خطیب یا کوئی رقمطراز اہل بیت کا تذکرہ کثرت سے کرے تو فوراً اس پر شیعہ اور رافضی ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں ــــ پھر علماء وخطباء بے چارے اپنی صفائیاں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں ــــ کہ بھائی میں اہل سنت ہوں ــــ لیکن یہ بھی حقیقت ہے ــــ کہ جو رسول معظم کے گھرانے کے گداگر ہیں وہ فقیر نہ ان کے فتووں سے ڈرتے ہیں نہ ان کے پروپیگنڈا سے خوفزدہ ہیں، وہ خاتون قیامت کی درگاہ گدانواز کے سامنے سر کو جھکا کر صدائے بھیک بلند کرتے رہیں گے ــــ ان مفت کے مفتیوں کو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آڑے ہاتھوں لیا ہے ــــ فرماتے ہیں ــــ

قَالُوْا تَرَفَّضْتَ قُلْتُ كَلَّا

مَا الرِّفْضُ دِيْنِيْ وَلَا اِعْتِقَادْ

لوگوں نے کہا کہ آپ رافضی ہو گئے ہیں ــــ میں نے جواب دیا، ہرگز

Marfat.com

نہیں، رافضی مسلک، نہ میرا دین ہے —— اور نہ میرا عقیدہ ہے! ——

لٰکِنْ تَوَلَّیْتُ غَیْرَ شَكٍّ
خَیْرَ اِمَامٍ وَخَیْرَ هَادٍ

لیکن بے شک میں تولائے علی رکھتا ہوں —— جو تمام اماموں اور ہادیوں سے بہتر ہیں ——

اِنْ كَانَ حُبُّ الْوَلِیِّ رِفْضًا
فَاِنَّنِیْ رَفْضِیْ اِلَی الْعِبَادِ

اگر علی کی محبت سے انسان رافضی ہو جاتا ہے، تو میں سب سے بڑا رافضی ہوں ——

(صواعق محرقہ مطبوعہ مصر سن اشاعت ۱۳۸۵ھ ص ۱۳۳ دیوان شافعی ص ۱۹۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قسم کے لوگوں کے رویے پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یُصَلّٰی عَلَی الْمَبْعُوْثِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
وَیُغْذٰی بَنُوْهُ اِنَّ ذَا لَعَجِیْبُ

یہ عجیب بات ہے کہ ہم بنو ہاشم کے منتخب مرد (رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں —— اور ان کی اولاد کو اذیت پہنچاتے ہیں ——

لَئِنْ كَانَ ذَنْبِیْ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَذٰلِكَ ذَنْبٌ لَسْتُ عَنْهُ اَتُوْبُ

پس اگر آلِ محمد کی محبت میرا گناہ ہے —— تو یہ ایسا گناہ ہے جس سے میں

Marfat.com

توبہ نہیں کروں گا ——

(دیوان امام الشافی ص۱۲۴،۱۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز بھی خوارج ونواصب کے تیروں کا نشانہ بنے —— آپ چھٹی ہجری کے مشہور صوفی —— اور قادر الکلام شاعر تھے جو نیشاپور میں چنگیز خان کی فوج کے ہاتھوں شہادت جیسے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے آپ رقمطراز ہیں ——

اِیں زَمَان عَطَّار گشتَہ رافضی
کوریٔ چشمِ لَعِیْنِ ناصبی

ناصبیوں کی اندھی آنکھوں کو دیکھئے —— کہ وہ آج کل عطار کو رافضی سمجھتے ہیں ——

شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتش جش رفض ماست
ایں چنیں رفضے بہ دیں ایں جارو است

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں سے فرمایا کہ تم علی کی محبت کو ہمارا رفض سمجھتے ہو —— اگر یہی رفض ہے تو ایسا رفض دین میں درست ہے ——

رفض او دین من ست اندر جہاں
شاہد مقصود من —— کرو بیاں

علی کی محبت! جسے لوگ میرا رفض کہتے ہیں —— دنیا میں میرا دین اور ایمان ہے —— اس میرے مدعا ومقصود کے وہ فرشتے گواہ ہیں جو عرش الٰہی پر مامور ہیں —— (وہ اعلیٰ درجے کے فرشتے جو حب علی کے جام سے مخمور ہیں)

Marfat.com

روز وشب در مدح آل مرتضیٰ ست
رافضی را در جہاں او پیشوا ست

(حضرت عطار) دن رات آل واولاد علی کی مدح سرائی میں لگا ہوا ہے (جس کے باعث) لوگ اسے رافضیوں کا پیشواء کہتے ہیں ——

حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز قرب خداوندی کا نشان وراستہ بتاتے ہوئے ناصبیوں، خارجیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ——

ترک کن بغض علی مرتضیٰ
گرہمی خواہی تو قرب باخدا

(اے دشمن مرتضیٰ) اگر تو خدا کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنا چاہتا ہے، تو علی کریم کے ساتھ بغض وکینہ رکھنا چھوڑ دے ——

ترک کن بغض امام المتقین
کیں بود حب نبی المرسلین

امام المتقین (علی علیہ السلام) کے ساتھ بغض رکھنا چھوڑ دے (تجھے خبر نہیں ہے) کہ علی سے بغض رکھنا —— رسولوں کے رسول سے بغض رکھنے کے معنوں میں ہے ——

(نوائے صوفیہ ص ۷۰/۶۹ بحوالہ لسان الغیب ص ۹ —— تا —— ۱۳)

آخر میں حضرت خواجہ فریدالدین عطار کا شعر لکھتا ہوں —— جسے شیخ عطار نے ایک حدیث شریف کا ترجمہ کیا ہے —— اس پر وہ لوگ بار بار غور کریں —— جو نعرۂ حیدری پر پابندیاں لگاتے —— اور لوگوں کو آپ کے ذکر پاک سے روکتے ہیں —— اور آپ کرم

Marfat.com

اللہ وجہہ کی شان ومنقبت سننا پسند نہیں کرتے ــــــ اور وہ لوگ ہزار بار اس پر غور فرمائیں جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر علی سے رافضیت کو تقویت پہنچتی ہے ــــــ آیئے دیکھیں کہ شیخ عطار کیا فرماتے ہیں ــــــ

بغض حیدر، ہر کہ در دل کرد جا
بے شکے دانم ورا، مادر، خطا

جو شخص علی کے بغض کو دل میں جگہ دیتا ہے ــــــ یقیناً اس کی ــــــ ماں ــــــ سے بہت بڑی خطا سرزد ہوئی تھی۔

(لسان الغیب ص ۱۳ ــــــ تا ــــــ ۱۵ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۶۱)

بات بہت دور نکل گئی ــــــ بات ہو رہی تھی حسنین کریمین کی کہ یہ دونوں شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہیں ــــــ اور جنت میں ان کی سرداریوں کے پرچم اڑائے جائیں گے ــــــ اور جو لوگ ان کریموں کے ذکر کو اور ان پر ٹوٹنے والے مصائب وشدائد کے بیان کرنے والوں پر رافضیت کی تہمت تراشتے ہیں ــــــ وہ صرف یہ ہی نہیں کہ غلطی پر ہیں بلکہ ہر قسم کی یزیدیت کے حامی بھی ہیں ــــــ انہیں شمر بدکار کا طرفدار کہا جائے گا ــــــ ان کے بغض نے جہاں ان کے ایمان کا بیڑا غرق کیا ہے ــــــ وہاں ان کے اندر درندگی کی تپش بھی بھر دی ہے۔

حدیث نمبر ۱۳

حسنین کے لیے خطبہ چھوڑ دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــــ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ــــــ

Marfat.com

اِذَا جَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ

کہ اسی دوران میں حسنین کریمین تشریف لائے اور انہوں نے لال رنگ کی قمیصیں پہن رکھی تھیں اور وہ گرتے پڑتے آ رہے تھے ——

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں شہزادوں کو دیکھ کر منبر سے نیچے تشریف لائے —— اور ان دونوں نواسوں کو اٹھا لیا اور سامنے بٹھا کر فرمایا۔

صَدَقَ اللّٰهُ —— اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

(سورۂ انفال آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا —— بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے،

فرماتے ہیں کہ میں نے ان بچوں کو دیکھا —— کہ یہ گرتے پڑتے آ رہے ہیں ——

فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا

تو میں برداشت نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان دونوں کو اٹھا لیا ——

(سنن ترمذی "الجامع الصحیح" ص ۱۴۳۴ —— بیروت جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۸)

حدیث نمبر ۱۴

مشابہت

حضرت مولا مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ —— وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلّٰى

Marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ ــــــ

کہ امام حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے ـــــ اور امام حسین سینے سے نیچے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے ـــــ

(الجامع الصحیح (ترمذی شریف) ص ۱۴۳۵ ـــــ حدیث نمبر ۳۷۷۹ ـــــ جامع ترمذی مطبوعہ سعید کمپنی کراچی ج ۲ ص ۲۱۸)

حدیث نمبر ۱۵

علی کی زرہ

حضرت ابراہیم بن زید التیمی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے کہ سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنی زرہ کو ایک یہودی کے پاس دیکھا اور اسے پکڑ لیا ـــــ اور اپنی زرہ کو پہچان لیا ـــــ اور فرمایا یہ میری زرہ ہے، جو میرے اونٹ سے گر پڑی تھی ـــــ یہودی نے کہا کہ یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضے میں ہے، اور پھر کہنے لگا کہ میرے اور آپ کے درمیان مسلمانوں کے قاضی موجود ہیں ـــــ اور پھر دونوں جناب قاضی شریح کے پاس آئے ـــــ

قَالَ شُرَيْحٌ صَدَقْتَ وَاللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا لَدِرْعُكَ وَلٰكِنْ لَا بُدَّ مِنْ شَاهِدَيْنِ، فَدَعَا قَنْبَرًا مَوْلَاهُ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَشَهِدَا اِنَّهَا لَدِرْعُهٗ ــــــ

قاضی شریح نے کہا ـــــ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی قسم آپ سچے ہیں ـــــ بے شک وہ زرہ آپ ہی کی ہے لیکن دو ۲ گواہوں کا ہونا ضروری

Marfat.com

ہے —— حضرت علی نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن کو بلایا ——
انہوں نے گواہی دی، کہ بے شک زرہ آپ ہی کی ہے ——
قاضی شریح نے کہا قنبر کی شہادت تو ہم جائز سمجھتے ہیں —— لیکن آپ کے بیٹے کی گواہی جائز نہیں —— اس پر مولا علی نے —— قاضی شریح سے کہا ——

ثَقَلَتْكَ اُمُّكَ

تیری ماں تجھے روئے۔
کیا تو نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نہیں سنا وہ فرما رہے تھے —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں ——

(خصائص نسائی شریف ص ۳۴ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر ۱۶

ماں اور دونوں بیٹے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں —— کہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا دن باہر تشریف نہ لائے —— جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے بارگاہ رسول میں عرض کیا —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں یہ بات شاق گزری ہے کہ آج دن بھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ ایک آسمانی فرشتے نے میری ابھی تک زیارت نہیں کی تھی —— اس فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کے لیے اجازت

Marfat.com

حبِ حسنین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے — فرماتے ہیں کہ میں نے

Marfat.com

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرات حسنین کریمین سے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ ھٰذَیْنِ

جو مجھ سے محبت رکھتا ہے —— اسے چاہئے کہ وہ ان دونوں (حسن وحسین) سے بھی محبت رکھے۔

(مسند ابی داؤد طیالسی الجزء العاشر ص ۳۲۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

حب حسنین سے ملتی ہے حقیقی راحت
باخدا سوز محبت کی ہے ملتی لذت

حدیث نمبر ۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا

یہ روایت بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے —— کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حسنین کریمین امامین کے بارے میں ارشاد فرمایا ——

اَللّٰھُمَّ اَحِبَّھُمَا —— وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا

اے اللہ! ان دونوں (حسنین) کو محبوب بنا لے —— اور اس کو بھی محبوب رکھ جو ان دونوں سے محبت رکھتا ہے ——

(مسند ابی داؤد طیالسی جزء العاشر ص ۳۳۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

مذکورہ دونوں حدیثیں جنہیں، امام ابو داؤد طیالسی (سلیمان بن داؤد بن جارود فارسی بصری متوفی ۲۰۴ھ) نے اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے —— ان حدیثوں سے چند امور کی طرف اشارہ ملتا ہے —— پہلا یہ کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہو —— اسے چاہئے کہ وہ حسن

Marfat.com

وحسین سے بھی محبت کرے ـــــ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حسنین کریمین کی محبت کے بغیر ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ باطل ہے۔

دوسرا یہ کہ جس دل میں محبت اولادِ رسول نہ ہو ـــــ اس دل میں اللہ کے رسول کی محبت کا آنا ممکن نہیں ـــــ تیسرا یہ کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دونوں شہزادوں سے محبت رکھتا ہو ـــــ اس کے لیے سرکار دو عالم علیہ السلام نے دعا فرمائی ہے ـــــ کہ اے اللہ! اس شخص کو محبوب رکھ جو میرے ان شہزادوں کو محبوب رکھتا ہو ـــــ دنیا والو! ـــــ یہ وہ انعام ہے جو اپنی مثال نہیں رکھتا ـــــ

حدیث نمبر ۱۹

حسن کس سے ـــــ حسین کس سے؟

حضرت مقدام بن معد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَسَنُ مِنِّیْ ـــــ وَالْحُسَیْنُ مِنْ عَلِیٍّ

حسن مجھ سے ہے ـــــ اور حسین علی المرتضیٰ سے ہے۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حدیث نمبر ۲۰

گرمی سے پہلے

سیّدۃ نساء العلمین حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں ـــــ کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور

Marfat.com

فرمایا — میرے بیٹے (حسن وحسین) کہاں ہیں — بی بی پاک فرماتی ہیں — کہ میں نے عرض کیا۔

وَلَيْسَ فِيْ بَيْتِنَا شَيْءٌ نَّذُوْقُهٗ —

کہ ہمارے گھر میں چکھنے کے لیے بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

اس لیے حضرت علی نے مجھے فرمایا — کہ میں ان بچوں کو لے جاتا ہوں — کہ تمہارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے اور مجھے ان کے رونے کا اندیشہ ہے — سیدہ بتول! اپنے کریم بابا کی خدمت میں عرض کرتی ہیں — کہ جناب علی ان کو ایک یہودی کی طرف لے گئے ہیں — یہ سن کر حضور علیہ السلام بھی اس طرف تشریف لے گئے تو آپ علیہ السلام نے ان کو ایک میدان میں کھیلتے ہوئے اس حال میں پایا کہ ان کے آگے کچھ کھجوریں بھی تھیں — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —

يَا عَلِيُّ اَلَا تَقْلِبُ اِبْنَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّشْتَدَّ الْحَرُّ عَلَيْهِمَا —

اے علی میرے ان دونوں بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے گھر کی طرف لے چلو —

حضرت علی نے عرض کیا — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج صبح سے ہمارے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے — آپ تھوڑی دیر یہاں پر تشریف رکھیں — تاکہ میں آپ کی بیٹی فاطمۃ الزہراء کے لیے کچھ کھجوریں جمع کرلوں — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر بیٹھ گئے —

وَ عَلِيٌّ يَّنْزِعُ لِلْيَهُوْدِيِّ كُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ

تو جناب علی نے یہودی کے لیے ایک کھجور کے لیے ایک ڈول نکالنا شروع کیا —

Marfat.com

(یہاں تک کہ آپ نے کچھ کھجوریں جمع کر لیں)

(الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

اوپر درج حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ پھول ہیں ـــــ کہ ان پر سورج کی پڑنے والی ہلکی سی دھوپ اور تمازت کو بھی سرکار علیہ السلام برداشت نہیں فرماتے۔

اور جن لوگوں نے امام حسن کو زہر دے کر ـــــ اور امام حسین کو تپتی ہوئی ریت پر بے دردی سے شہید کیا ـــــ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا، میں سوال کرتا ہوں یزید کے ان وکلاء سے ـــــ جو آج بھی یزید لعین کو اپنا روحانی پیشواء تصور کرتے ہیں ـــــ کہ کیا تمہیں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر عناد ہے کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو مصائب میں دیکھ کر جشن مناتے ہو ـــــ کیا واقعی تمہارے ایمانوں کا بیڑا غرق ہو چکا ہے، اگر ایسا نہیں ـــــ تو پھر آؤ شہادت حسین اور مصائب اہل بت پر تم بھی دو۲ آنسو بہالو ـــــ

حدیث نمبر ۲۱

میرے ماں ـــــ باپ قربان ہوں

حضرت زر بن جبیش سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ـــــ اسی اثناء میں ـــــ امام حسن وحسین آئے ـــــ جب کہ دونوں شہزادے ابھی بچے تھے ـــــ حضور علیہ السلام سجدے میں تھے تو یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر سوار ہو گئے ـــــ یہ دیکھ کر لوگ ان کی طرف

Marfat.com

متوجہ ہوئے —— اوران کو ہٹانے لگے —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

دَعُوْهُمَا بِاَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ هٰذَیْنِ ——

ان دونوں کو چھوڑ دو —— میرے ماں باپ قربان ہوں —— جو مجھ سے

محبت کرے گا —— اسے چاہئے ان دونوں سے محبت کرے ——

۱- السنن الکبریٰ (بیہقی) ج۲ص۲۶۳ مطبوعہ نشر السنۃ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

۲- السنن الکبریٰ (امام بیہقی) ج۲ص۵۳۳ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ مصر حدیث نمبر ۳۴۲۴ سن اشاعت ۲۰۰۸ء

حدیث نمبر ۲۲

حسن تھے یا حسین

حضرت شداد بن ہاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں —— فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے دونوں نواسوں، حسن یا حسین میں سے کسی ایک کو اٹھائے ہمارے پاس تشریف لائے —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے —— اور اس نواسے کو اپنے دائیں قدم کے پاس اتارا —— پس رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدہ فرمایا —— اور سجدے کو طویل کر دیا —— راوی فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا —— کہ لوگوں میں سے میں نے سر اٹھایا —— تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت سجدہ میں تھے —— اور ایک بچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار تھا —— تو میں واپس سجدہ میں چلا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہوکر) جب واپس نمازیوں کی طرف رخ انور کیا —— تو لوگوں نے عرض کیا —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنی اس نماز میں ایک ایسا سجدہ کیا ہے —— کہ ایسا سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

[illegible] — اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چیز کا حکم دیا ہے — تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] — حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

كُلُّ ذَاتِ [illegible] — [illegible] لَكَ [illegible]
[illegible] حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ

[illegible] — [illegible]
[illegible] حاجت [illegible]
[illegible] —

[illegible]

○ [illegible] کتب میں جو روایت ہیں ان میں حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام [illegible]
جو بہشت [illegible] ہوں گے —

حدیث نمبر ۳۳

جنتی — اور — دوزخی

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے — کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مَنْ اَحَبَّهُمَا — اَحْبَبْتُهُ وَمَنْ اَحْبَبْتُهُ
اَحَبَّهُ اللّٰهُ — وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ جَنّٰتِ نَعِيْمٍ —
وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضْتُهُ — وَمَنْ اَبْغَضْتُهُ — اَبْغَضَهُ

Marfat.com

اللہُ ــــ وَمَنْ اَبْغَضَہُ اللہُ اَدْخَلَہُ جَھَنَّمَ، وَلَہٗ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ــــ

جو حسن اور حسین سے محبت کرے گا ــــ میں اس سے محبت کروں گا ــــ اور جس سے میں محبت کروں اللہ بھی اس سے محبت کرے گا ــــ اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا ــــ اسے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا ــــ اور جو ان دونوں (حسنین) سے بغض رکھے گا ــــ میں اس سے بغض رکھوں گا ــــ اور جس سے میں بغض رکھوں گا ــــ اس سے اللہ تعالیٰ بھی بغض رکھے گا ــــ اور جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھے گا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا ــــ اور اس کے لیے دائمی عذاب ہے ــــ

۱- مجمع الزوائد ج ۹ (امام ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ) ص ۱۸۴ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت لبنان ــــ

۲- مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۶

حدیث نمبر ۲۴

ماں باپ ــــ نانا، نانی ــــ چچا ــــ پھوپھی

ماموں ــــ خالات

امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ ــــ نے اپنی عظیم کتاب ''مجمع الزوائد و منبع الفوائد'' ــــ میں ایک حدیث مبارکہ نقل فرمائی ہے ــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں ــــ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ عصر کی نماز پڑھا رہے تھے ــــ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں

Marfat.com

تھے ــــــ تو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آ کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت پر سوار ہو گئے ــــــ جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرا، تو ان دونوں کو آگے کر لیا ــــــ اور پھر امام حسن کو اپنے دائیں کاندھے پر اور امام حسین کو اپنے بائیں کاندھے پر بٹھا لیا ــــــ اور فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ ــــــ بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَّجَدَّۃً ــــــ

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ عَمًّا وَّعَمَّۃً ــــــ

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ خَالًا وَّخَالَۃً ــــــ

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ اَبًا وَّاُمًّا ــــــ اَلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ جَدُّھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ وَجَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلَدٍ (سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا) وَاُمُّھُمَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ ــــــ

وَاَبُوْھُمَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِب ــــــ وَعَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ــــــ وَعَمَّتُھُمَا اُمُّ ھَانِیْ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ وَخَالُھُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ــــــ

وَخَالَاتُھُمَا زَیْنَبُ وَرُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ ــــــ

بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ــــــ

اے لوگو! کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں؟ کہ جو نانے اور نانی کی "نسبت" کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہے ــــــ کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ

Marfat.com

دوں؟ جو چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہے—— کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں؟—— جو ماموں اور خالہ کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر ہے، کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں؟—— جو ماں اور باپ کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر ہے——

——وہ حسن اور حسین ہیں——

جن کا نانا اللہ تعالیٰ کا رسول ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—— اور جن کی نانی سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد ہے—— اور ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ ہے—— اور ان دونوں کا باپ علی بن ابی طالب ہے—— اور ان کا چچا جعفر بن ابی طالب ہے—— اور ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب ہے——

اور ان دونوں کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ہیں اور ان دونوں کی خالات (ماسیاں) سیّدہ زینب——سیّدہ رقیہ اور سیّدہ ام کلثوم بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سلسلۂ ارشاد کو جاری رکھتے ہوئے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

جَدُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ —— وَاَبُوْهُمَا فِی الْجَنَّةِ —— وَاُمُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ—— وَعَمُّهُمَا فِی الْجَنَّة—— وَعَمَّتُهُمَا فِی الْجَنَّة —— وَخَالَاتُهُمَا فِی الْجَنَّة —— وَهُمَا فِی الْجَنَّة—— وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّة——

ان کے نانا جنتی ہیں (بلکہ جنت کے وارث ہیں)—— ان کا باپ جنتی

Marfat.com

ہے—— ان کی ماں جنتی ہے—— ان کا چچا جنتی ہے—— ان کی پھوپھی جنتی ہے—— ان کی خالات (ماسیاں) جنتی ہیں—— اور یہ دونوں (حسنین کریمین) جنتی ہیں—— اور ان دونوں سے محبت کرنے والے بھی جنتی ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی) ج۹ص ۱۸۷ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت)

مذکورہ بالا حدیث مقدسہ سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا—— کہ حسنین کریمین نسبی اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر اور افضل واعلیٰ ہیں—— اور یہ وہ ہستیاں ہیں—— جن کی ان رشتوں کے لحاظ سے پوری کائنات ارضی میں کہیں کوئی مثال نہیں ملتی—— اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول نے ان نسبی نسبتوں کی بنا پر اپنے شہزادوں کو —— خیر الناس —— (تمام لوگوں سے بہتر) فرمایا ہے۔

اور جن لوگوں کے نزدیک ان نسبتوں کی کوئی اہمیت نہیں—— دراصل وہ لوگ نہایت گھٹیا اور کمینی فطرت کے مالک اور خود بداصل ہیں—— سعید الفطرت لوگوں کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا—— اور اس قسم کی سوچ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی تعلق کی کوئی حیثیت نہ ہو—— غلط ہے۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عظیم نسبت کو بار بار بیان فرما کر اپنی امت پر واضح فرما دیا—— کہ مجھ سے نسبی نسبت رکھنے والوں کا ہر طرح خیال رکھنا تم پر لازم ہے—— خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی ارشاد ہے——

''اے لوگو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کے اہل بیت کے معاملے میں خیال رکھو!——

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۵

میرا رشتہ

اسی سلسلے کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں —— جسے علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے —— الصواعق المحرقۃ —— میں نقل فرمایا ہے —— لکھتے ہیں کہ —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا —— کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری قیامت کے دن کوئی نفع نہ دے گی —— حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

وَاللہِ رَحِمِیْ مَوْصُوْلَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
وَاِنِّیْ اَیُّھَا النَّاسُ فَرْطٌ لَّکُمْ عَلَی الْحَوْضِ ——

خدا کی قسم! بے شک میرا رشتہ آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں ملا ہوا ہے ——

اے لوگو! میں حوض کوثر پر تمہارے لئے فرط ہوں (یعنی تمہارے لیے وہاں) موجود ہوں گا۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۵۵ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۲۶

شفاعت رسول

اسی سلسلہ کی ایک اور حدیث دیکھئے —— جسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت بریدہ رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ـــــ

اِنَّ مُحَمَّدًا لَّنْ یُّغْنِیَ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ کام نہ آئیں گے ـــــ

تو آپ علیہ السلام نے اس سلسلے میں خطبہ دیا ـــــ پھر فرمایا ـــــ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا ـــــ جو کہتے ہیں کہ میرا رشتہ کچھ کام نہ آئے گا ـــــ یہاں تک کہ یمن کے دو ۲ قبیلوں ـــــ حبا ـــــ اور ـــــ حکم کا بھی یہی خیال ہے ـــــ (اور سنو!)

اِنِّیْ لَاَشْفَعُ فَاُشَفَّعُ حَتّٰی اَنَّ مَنْ اَشْفَعُ لَہٗ فَیُشَفَّعُ ـــــ حَتّٰی اَنَّ اِبْلِیْسَ لَیَتَطَاوَلُ طَمْعًا فِی الشَّفَاعَۃِ ـــــ

میں ضرور شفاعت کروں گا، یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا، اس کے لیے شفاعت منظور ہوگی ـــــ یہاں تک کہ میری شفاعت کے متعلق ابلیس (شیطان) بھی بڑا طمع رکھتا ہے ـــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اوپر درج احادیث سے یہ امر واضح ہو گیا ـــــ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری کا تعلق قیامت کے دن نفع دے گا ـــــ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کوئی نفع نہ دے گی ـــــ اس کے دل میں نور ایمان کی جگہ منافقت کی آگ بھری ہوئی ہے ـــــ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے غلیظ عقیدے کی اپنے منبر شریف پر کھڑے ہو کر تردید فرمائی ہے ـــــ باقی رہا سوال کہ حسنین کریمین علیہما السلام ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کس طرح ہوئے تو اس کے

Marfat.com

بارے میں دو۲ حدیثیں بطور دلیل پیش کرتا ہوں —— اس امید پر کہ شائد ناصبی لوگ، خاندان رسول کے وفادار بن جائیں۔

حدیث نمبر ۲۷

علی کی صلب میں

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ——

اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ——

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت (اولاد) کو اس کی صلب میں رکھا ہے —— اور میری ذریت کو اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کی صلب میں رکھا ہے ——

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۲۸

خدا کی قسم

جناب ابوالخیر الحاکمی —— اور صاحب کنوز المطالب نے بیان کیا ہے —— کہ حضرت علی —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے —— تو اس وقت آپ کے پاس آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے —— حضرت علی نے بارگاہ رسالت میں سلام پیش کیا —— اور حضور علیہ السلام نے سلام کا

Marfat.com

جواب دیا ـــــ اور اٹھ کر آپ سے معانقہ کیا (یعنی بغل گیر ہوئے) ـــــ اور علی کی آنکھوں کے درمیانی حصہ کو چوم لیا ـــــ اور اپنے دائیں ہاتھ بٹھالیا ـــــ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقا علیہ السلام کی جناب میں عرض کیا ـــــ آپ کو اس سے بہت محبت ہے ـــــ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

يَا عَمِّ وَاللهِ، لَلّٰهِ اَشَدُّ حُبًّا لَّهٗ مِنِّیْ ـــــ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِیْ صُلْبِهٖ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِیْ فِیْ صُلْبِ هٰذَا ـــــ

اے میرے چچا جان! اللہ کی قسم ـــــ اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ اس سے محبت رکھتا ہے ـــــ اللہ عزوجل نے ہر نبی کی ذریت کو اس کی صلب میں رکھا ہے، اور میری ذریت کو اس کی صلب میں رکھا ہے ـــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت سن اشاعت ۱۹۸۳ء)

مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اولاد رسول ـــــ صلب حیدر کرار میں ہے ـــــ امام حسن اور امام حسین کو ابن رسول کہنا جائز ہے ـــــ ان دلائل وشواہد کی موجودگی میں ـــــ اگر کوئی شخص انکار کرتا ہے یہ تو اس کے عناد کی دلیل ہے ـــــ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عظیم امر کی طرف اشارہ بھی فرمایا ہے ـــــ کہ علی وہ شاہ مرداں ہے ـــــ جس سے اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ محبت فرماتا ہے ـــــ علی محبت کا گلشن ہے جبھی تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

اے باب مدینۂ محبت ـــــ اے نوح سفینۂ محبت

آپ محبت کے شہر کا دروازہ ہیں ـــــ اور محبت کی کشتی کے نوح وناخدا ہیں

Marfat.com

حدیث نمبر۲۹

زینت جنت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے — فرماتے ہیں — کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — کہ جب جنتی جنت میں قرار پکڑ جائیں گے — یعنی جنت میں اپنے اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے — تو جنت کہے گی — اے میرے رب کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا؟ — کہ اپنے ارکان میں سے دو۲ رکنوں کے ساتھ تو مجھے زینت بخشے گا — تو اللہ تعالیٰ جنت کے اس سوال پر جواباً ارشاد فرمائے گا —

اَلَمْ اُزَیِّنْكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ؟

کیا میں نے تجھے حسن وحسین کے ساتھ زینت نہیں دی؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

فَمَاسَتِ الْجَنَّةُ مَیْسًا كَمَا تَمِیْسُ الْعُرُوْسُ

پس جنت فخر کرے گی۔ جس طرح دلہن فخر کرتی ہے۔

(تاریخ بغداد (امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی ج ۲ ص ۲۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

حدیث نمبر۳۰

جنت کے دولہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے — کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ، اَنَا خَيْرٌ مِّنْكِ

جنت دوزخ پر فخر کرے گی کہ میں تجھ سے بہتر ہوں۔

جواباً دوزخ یہ کہے گی۔

بَلْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْكِ

بلکہ میں تجھ سے بہتر ہوں۔

اور پھر جنت استفہامیہ انداز میں کہے گی —— و ممه؟ —— کس وجہ سے؟

دوزخ کہے گی۔

لِاَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَفِرْعَوْنُ وَنَمْرُوْدُ

(اس وجہ سے) کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر نمرود و فرعون ہیں۔

فَاسْكَتَتْ —— پس جنت خاموش ہو جائے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ جنت کی طرف وحی فرمائے گا —— کہ اے جنت تو عاجز نہ ہونا۔

لَاُزَيِّنَنَّ رُكْنَيْكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

اس لیے کہ میں نے تجھے تیرے دونوں رکنوں حسن اور حسین کے ساتھ یقیناً زینت دی ہے۔

فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِيْ خِدْرِهَا

پس جنت اس طرح فخر کرے گی۔ جس طرح دلہن اپنے پردے میں فخر کرتی ہے ——

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۱

عرش کی بالیاں

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ——— فرماتے ہیں ——— کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَلَیْسَا بِمُعَلَّقَیْنِ ——— اِذَا اسْتَقَرَّ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّة ——— قَالَتِ الْجَنَّةُ ——— یَا رَبِّ وَعَدْتَنِی اَنْ تُزَیِّنَنِی بِرُکْنَیْنِ مِنْ اَرْکَانِكَ قَالَ: اَوَلَمْ اُزَیِّنْكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ———

حسن اور حسین دونوں عرش خداوندی کی بالیاں ہیں لیکن یہ لٹکائی نہیں گئیں ——— (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے ——— تو جنت بارگاہ رب العزت میں عرض کرے گی ——— اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا ——— کہ تو مجھے زینت دے گا اپنے ارکان میں سے دو۲ رکنوں کے ساتھ ——— ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا ——— میں نے تجھے مزین نہیں کیا؟ ——— حسن اور حسین کے ساتھ ———

(المعجم الاوسط (امام طبرانی) ج اول ص ۲۲۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض (نجد)

اوپر درج تینوں احادیث میں یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ——— کہ حسنین کریمین علیہما السلام ——— وہ عظیم المرتبت ہستیاں ہیں ——— جن پر جنت بھی فخر کرے گی ——— اور یہ عرش کی وہ بالیاں ہیں جو لٹکائی نہیں جائیں گی ——— جس طرح کانوں کی

Marfat.com

بالیوں سے چہرے کی سجاوٹ میں اضافہ ہوتا ہے ــــ اسی طرح حسن وحسین کے حسن سے عرش کے چہرے میں تابانی آئے گی ــــ

○ ــــ اَلشَّنَفَ ــــ اس بالی کو کہتے ہیں جو کانوں کے اوپر لٹکائی جائے۔

حدیث نمبر ۳۲

جنت کے دروازے پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں ــــ کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ــــ جس رات مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا (معراج کی رات) سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ــــ

رَاَیْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ مَکْتُوْبًا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ حِبُّ اللّٰهِ

وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ صَفْوَةُ اللّٰهِ

فَاطِمَةُ خَیْرَةُ اللّٰهِ

عَلٰی بَاغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ

میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ــــ محمد اللہ کے رسول ہیں ــــ

ــــ علی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے ــــ

ــــ حسن اور حسین اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے ہیں ــــ

Marfat.com

——فاطمہ اللہ تعالیٰ کی نیک بابرکت اور بہترین بندی ہیں——

——ان سے بغض رکھنے والے پر خدا کی لعنت——

(تاریخ بغداد ج اول ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

جنت کے دروازے پر—— شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان پاکیزہ ناموں کو لکھے ہوئے دیکھنا، اس بات کی دلیل ہے—— کہ یہ وہ ہستیاں ہیں، جن کی نظیر اپنے اپنے مقام پر ملنا مشکل ہے—— حدیث مبارکہ میں ایک ایسا جملہ ہے جس پر بار بار غور کرنے کی اشد ضرورت ہے—— عَلٰی بَاغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللهِ —— (ان کے ساتھ بغض رکھنے والے پر اللہ کی لعنت)—— جو لوگ ان پاکباز شخصیات کے ساتھ بغض رکھتے ہیں—— وہ لوگ توبہ کر کے ان ہستیوں پر درود وسلام بھیجیں اور ان کے تذکار کو اپنا شیوہ بنائیں—— اور دل کے آئینہ میں اہل بیت کی مودت کے عکس کو جما کے دیکھیں—— خاندان نبوت سے بغض رکھنا اہل ایمان کا شیوہ نہیں——

حدیث نمبر ۳۳

حسنین کی سواریاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں—— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے—— کہ کل قیامت کے دن تمام انبیاء کرام میدان محشر میں سواریوں پر تشریف لائیں گے—— تا کہ اہل محشر اپنے اپنے پیغمبروں تک پہنچ سکیں—— فرماتے ہیں حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائیں گے—— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں——

Marfat.com

وَاُبْعَثُ عَلَی الْبُرَاقِ ـــــ وَیُبْعَثُ اِبْنَایَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلٰی نَاقَتَیْنِ مِنْ نُّوْقِ الْجَنَّۃِ

میں براق پر سوار ہو کر آؤں گا ـــــ اور میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین جنت کی اونٹنیوں میں سے دو ۲ اونٹنیوں پر سوار ہو کر میدان محشر میں آئیں گے۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۳۶ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر ۳۴

میرے دونوں بیٹے

حضرت امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۰ ھ) ''المعجم الصغیر'' ـــــ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت بیان کرتے ہیں ـــــ کہ تمام انبیاء قیامت کے دن سوار ہوں گے تاکہ قبروں سے میدان محشر تک پہنچیں۔

وَیُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَیُبْعَثُ اِبْنَایَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلٰی نَاقَتِی الْعَضْبَاءِ ـــــ وَاُبْعَثُ عَلَی الْبُرَاقِ خَطْوُھَا عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِھَا ـــــ وَیُبْعَثُ بِلَالٌ عَلٰی نَاقَۃٍ مِّنْ نُّوْقِ الْجَنَّۃِ ـــــ

اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے ـــــ اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین میری اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر آئیں گے ـــــ اور میں ایسے براق پر سوار ہوں گا کہ جس کا قدم اس کی منتہائے

Marfat.com

نظر تک ہوگا—— اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اونٹنیوں میں سے
ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے——

(معجم صغیر طبرانی ج ۲ ص ۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت سن اشاعت ۱۴۰۸ء)

حدیث نمبر ۳۵

حسنین میری اونٹنیوں پر

علامہ حافظ محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ''—— میں جناب ابو ہریرہ سے بحوالہ حافظ سلفی—— یہ حدیث مقدسہ اس طرح بیان فرمائی ہے—— کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا——

يُبْعَثُ الْاَنْبِيَآءُ عَلَى الدَّوَابِ وَيُحْشَرُ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَتِهٖ ——
وَيُحْشَرُ اِبْنَا فَاطِمَةَ عَلٰى نَاقَتَيَّ الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَاءِ ——
وَاُحْشَرُ اَنَا عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهَا ——
وَيُحْشَرُ بَلَالٌ عَلٰى نَاقَةٍ مِنْ نُّوْقِ الْجَنَّةِ——

تمام انبیاء کو ''میدان محشر میں'' سواریوں پر بٹھا کر لایا جائے گا—— اور حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی اونٹنی پر—— اور سیدہ فاطمۃ الزہراء کے دونوں بیٹے حسن و حسین کو میری دونوں اونٹنیوں عضبا اور قصواء پر لایا جائے گا—— اور مجھے اس براق پر لایا جائے گا، جس کا ایک قدم اس کے منتہائے نظر پر ہوگا—— اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کی اونٹنیوں میں سے

Marfat.com

ایک اونٹنی پر لایا جائے گا۔۔۔۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۰۵)

عَضْبَاء ۔۔۔۔ قَصْوَاء ۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں اونٹنیوں کے نام ہیں ۔۔۔۔ بقول علامہ زمخشری (محمود بن عمر متوفی ۵۲۸ھ) عَضْبَاء ۔۔۔۔ کَثِیْرَۃُ الْیَدْ ۔۔۔۔ یعنی وہ اونٹنی جس کا آگے والا پاؤں چھوٹا ہو۔۔۔۔

قَصْوَاء ۔۔۔۔ اَلنَّاقَۃُ الَّتِیْ قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِھَا ۔۔۔۔

۔۔۔۔ وہ اونٹنی جس کے کان کا تھوڑا سا حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔۔۔۔

لیکن اکثر علماء کے نزدیک ۔۔۔۔ قَصْوَاءَ ۔۔۔۔ اونٹنی کا کان کٹا ہوا نہیں تھا۔۔۔۔ بلکہ یہ اس کا لقب ہے، اس لیے کہ ۔۔۔۔ قَصْوَاءَ ۔۔۔۔ کا ایک معنی دور تک لے جانے والی کے ہیں ۔۔۔۔ اور یہ صفت اس میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی ۔۔۔۔ اس وجہ سے اس کو۔۔۔۔ قَصْوَاءَ ۔۔۔۔ کا لقب دیا گیا۔۔۔۔

مندرجہ بالا احادیث سیّدہ زہراء کے شہزادوں کی عظمتوں اور بلندیوں کا پتہ دیتی ہیں ۔۔۔۔ کہ کس شان سے میدان محشر میں ان عظیم المرتبت ہستیوں کی آمد ہو گی۔۔۔۔ قیامت کے دن بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شان وشوکت سے میدان محشر میں وارد ہوں گے اس کا کوئی اندازہ کرسکتا ہے ۔۔۔۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی شان ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کا کیا مقام ہوگا۔

حدیث نمبر ۳۶

ابلق گھوڑے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے ۔۔۔۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم نے فرمایا۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کُنْتَ اَنْتَ وَوُلْدُکَ عَلٰی خَیْلٍ بُلْقٍ مُتَوَجَّۃٍ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ فَیَأْمُرُ اللّٰہُ بِکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَالنَّاسِ یَنْظُرُوْنَ

جب قیامت کا دن ہوگا ـــــ تو (اے علی) تو اور تیرے بچے ابلق (یعنی سیاہ اور سفید) گھوڑوں پر سوار ہوں گے ـــــ جن کو موتی اور یاقوت کے تاج پہنائے ہوئے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ (اے علی) تجھے جنت کی طرف جانے کا حکم دے گا، اس حال میں ـــــ کہ اہل محشر یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے ـــــ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۵)

سوال:- یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک حدیث میں تو یہ ہے ـــــ کہ حسن اور حسین ـــــ حضور علیہ السلام کی عضباء اور قصواء اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، اور مذکورہ بالا حدیث میں یہ ہے کہ دونوں شہزادے ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے ـــــ تو پھر ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت کیا ہوگی؟

جواب:- شیخ الحرم محدث حافظ محب الدین احمد طبری شافعی ـــــ ''جن کی ولادت و وفات دونوں مکہ مکرمہ میں ہوئیں'' ـــــ نے اس سوال کے دو ۲ جواب تحریر فرمائے ہیں ـــــ لکھتے ہیں ـــــ

وَلَا تَضَادَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ حَشْرِھِمْ عَلَی الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَآءِ ـــــ اِذْ یَکُوْنُ اَوَّلًا عَلَیْھِمَا ثُمَّ یُنْقَلُوْنَ اِلَی الْخَیْلِ اَوْ یُحْمَلُ وُلْدُہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ـــــ

Marfat.com

(فرماتے ہیں) اس میں تضاد نہیں ہے — کیونکہ حشر میں پہلے وہ دونوں عضباء اور قصواء اونٹنیوں پر سوار ہوں گے — پھر ان کو گھوڑوں کی طرف منتقل کیا جائے گا — (یعنی وہ حضرات دونوں قسم کی سواریوں پر یکے بعد دیگرے سواری فرمائیں گے) — اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حسن اور حسین تو اونٹنیوں پر، اور ان کے بغیر دوسری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہو گی —

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۵)

حدیث نمبر ۴۷

حسنین کے تعویذوں میں

حضرت ام عثمان رضی اللہ عنہا — جو مولا علی علیہ السلام کی ''ام ولد'' تھیں سے روایت ہے — فرماتی ہیں — آل رسول کے پاس ایک ایسا وسادہ (مسند — تکیہ لگا کر بیٹھنے والا بستر) — جس پر سوائے سیّدنا جبریل علیہ السلام کے کوئی نہ بیٹھتا — یعنی جب جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ان کے لیے وہ ''وسادہ'' بچھا دیا جاتا — اِذَا عَرَجَ رُفِعَتْ — جب وہ اوپر تشریف لے جاتے تو اس — ''وسادہ'' — کو لپیٹ کر اٹھالیا جاتا۔

وَكَانَ اِذَا عَرَجَ اِنْتَفَضَ فَسَقَطَ مِنْ زَغَبِ رِيْشِهٖ — فَتَقُوْمُ فَاطِمَةُ فَتَتَبَّعُهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ تَمَائِمِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

جب جبریل علیہ السلام بلند ہوئے (یعنی آسمانوں کی طرف تشریف لے

Marfat.com

جانے کے لیے پرواز فرماتے) تو خود کو حرکت دیتے اور آپ کے چھوٹے چھوٹے پر گر جاتے —— اور پھر سیّدہ فاطمہ علیہا السلام اٹھتیں اور ان چھوٹے چھوٹے پروں کو اٹھا کر اپنے بیٹوں حسن اور حسین علیہما السلام کے تعویذوں میں رکھ لیتیں ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۴)

رِیْشَۃٌ: —— بال —— اور پَر —— دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام جب اس مسند سے اٹھتے —— تو پروں کو حرکت دیتے —— تو بڑے بڑے پروں کے اندر —— چھوٹے چھوٹے بال و پر، اس جگہ پر گر پڑتے —— اور بعد میں سیّدہ کائنات —— بتول عالم سلام اللہ علیہا ان کو اٹھا کر اپنے بچوں کے تعویذوں کے اندر —— حصول برکت کے لیے ڈال دیتیں —— اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ساتھ نسبت رکھنے والی چیزوں کو بطور تبرک استعمال کرنا خاتون قیامت کی سنت ہے —— اور جو لوگ ان چیزوں کے قائل نہیں —— دراصل وہ اللہ کے محبوبوں کو اپنے اجساد پر قیاس کرتے ہیں —— کہاں وہ مہکتے ہوئے نورانی بدن —— کہاں یہ غلیظ و بدبودار جسم ——

حدیث نمبر ۳۸

وراثت

حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے —— فرماتی ہیں کہ میں نے سیّدۂ عالم فاطمہ بنت رسول کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں —— اس بیماری کے دوران حاضر ہوئیں —— جس میں سرکار علیہ السلام کا

Marfat.com

وصال ہوا ـــــ اور بابا کی جناب میں

قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ! هٰذَانِ اِبْنَاكَ فَوَرِّثْهُمَا ـــــ فَقَالَ: اَمَّا حَسَنٌ فَاِنَّ لَهٗ هَيْبَتِىْ وَسُؤْدَدِىْ ـــــ وَاَمَّا حُسَيْنٌ فَاِنَّ لَهٗ جُرْأَتِىْ وَجُوْدِىْ ـــــ

عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! ـــــ یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، اور ان کو اپنا وارث بنایئے ـــــ آقا علیہ السلام نے فرمایا، حسن کے لیے میری ہیبت اور سیادت (سرداری) ہے، اور حسین کے لیے میری جرأت اور میری سخاوت ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (امام ابن اثیر جزری) ج ۵ ص ۴۵۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۶ء)

○ ـــــ کنز العمال ج ۶ ـــــ اور ـــــ ۷ ـــــ کی دو ۲ روایتوں میں ـــــ اس طرح ہے ـــــ کہ سیّدہ کریمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! ان دونوں (حسن وحسین) کو کچھ عطا فرمائیں ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ـــــ

نَحَلْتُهٗ حِلْمِىْ وَهَيْبَتِىْ

میں نے (حسن) کو اپنا حلم وہیبت عطا کیا۔

نَحَلْتُهٗ نَجْدَتِىْ وَجُوْدِىْ

اور (حسین) کو اپنی بہادری اور سخاوت عطا کی۔

○ ـــــ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

Marfat.com

حسن کے لیے ــــ اَلْمُھَابَةُ وَالْحِلْمُ ــــ ہیبت وحلم ہے۔

حسین کے لیے ــــ اَلْمَحَبَّةُ وَالرِّضٰی ــــ محبت اور رضا ہے۔

ان تمام روایات میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں کو جو چیز بطور وراثت عطا فرمائی ــــ وہ ہے ــــ ہیبت وبسالت ــــ اور بردباری ــــ شجاعت وسخاوت ــــ اور محبت وسیادت ــــ جود وسخا اور رضا ــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت وحلم کا آئینہ امام حسن مجتبیٰ ہیں ــــ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود وسخا اور جرأت وبہادری کا نمونہ حضرت امام حسین ہیں ــــ

حدیث نمبر ۳۹

پشت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ــــ

كَانَ يُصَلِّيْ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَلْعَبَانِ وَيَقْعُدَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ

جب ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نماز پڑھتے تو حسن اور حسین علیہما السلام کھیلتے اور آپ کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے ــــ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۱ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۴۰

حسنین کو نظر لگ گئی

سیّدنا ــــ ومرشدنا ــــ ومولانا ــــ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے ــــ کہ حضرت جبریل علیہ السلام ــــ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ

Marfat.com

عالی مرتبت میں حاضر ہوئے ـــــ تو آپ علیہ السلام کو اداس ورنجیدہ خاطر پایا ـــــ ادب سے عرض کیا ـــــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ـــــ یہ کیسا رنج وغم ہے؟ جسے میں آپ کے چہرۂ انور پر دیکھ رہا ہوں ـــــ

قَالَ : اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اَصَابَتْهُمَا عَيْنٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ حسن وحسین کو نظر لگ گئی ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ـــــ

صَدِّقْ بِالْعَيْنِ، فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

نظر پر یقین رکھیں ـــــ کیونکہ بے شک نظر (لگنا) حق ہے۔

اور عرض کیا ـــــ کیا آپ نے حسنین کو ان کلمات کے ساتھ پناہ نہیں دی؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اے جبریل! وہ کون سے کلمات ہیں ـــــ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ـــــ وہ کلمات یہ ہیں ـــــ

اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ ـــــ ذَا الْمَنِّ الْقَدِيْمِ، ذَا الرَّحْمَةِ الْكَرِيْمِ ـــــ

اے اللہ! عظیم بادشاہت والے ـــــ احسان قدیم والے، اور رحمت کریم والے ـــــ

حضرت جبریل نے عرض کیا ـــــ یہ کلمات تامہ ہیں ـــــ اور قبولیت کا درجہ رکھنے والی دعائیں ہیں ـــــ اور جب آپ نے یہ کلمات پڑھے ! ـــــ

عَاضَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ ـــــ

Marfat.com

حسن و حسین کو جنات کے اثر ـــــ اور انسانوں کی نظر بد سے عافیت حاصل ہو گی ـــــ

اور پھر حضور علیہ السلام نے یہ کلمات زبان پاک سے ادا فرمائے (تو پھر)

فَقَامَا یَلْعَبَانِ بَیْنَ یَدَیْهِ

تو حسن و حسین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر کھیلنے لگے ـــــ

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عَوِّذُوْا اَنْفُسَکُمْ، وَنِسَآءَکُمْ، وَاَوْلَادَکُمْ بِھٰذَا التَّعْوِیْذِ ـــــ

فَاِنَّهٗ لَمْ یَتَعَوَّذِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِهٖ ـــــ

اپنی جانوں کو (یعنی اپنے آپ کو) ـــــ اور اپنی اولادوں کو، اس تعویذ کے ساتھ پناہ دو ـــــ کیونکہ اس کی مثل، اس طرح پناہ دینے والے نے نہیں دی ـــــ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۱ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

اس سے معلوم ہوا ـــــ کہ تعویذ ـــــ اور دم اسلام میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں ـــــ اور حضرت جبریل علیہ السلام ـــــ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی وقار میں حاضر ہو کر، اس امر کی طرف اشارہ کرنا ـــــ اس بات کا ثبوت ہے ـــــ کہ اس قسم کے امور، اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں ـــــ اور ان چیزوں کو بدعت کہنے والے ـــــ اسلامی علوم سے ناواقف ہیں ـــــ

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۱

عرش کی تلواریں ——— حسن و حسین

جناب عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ——— کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيْفَا الْعَرْشِ وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ

حسن اور حسین عرش کی (ایسی) دو ۲ تلواریں ہیں جو لٹکی ہوئی نہیں ہیں ———

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳ ——— حدیث نمبر ۳۴۲۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

اس حدیث مقدسہ میں حسنین کریمین کو اس تلوار سے تشبیہ دی گئی ہے ——— جو تلوار معلق نہیں ہوتی ——— اس لیے کہ سیف معلق کی دو صورتیں ہوتی ہیں ——— ایک وہ جو میان میں ڈال کر دیوار سے لٹکا دی گئی ہو ——— اسے سیف معطل بھی کہتے ہیں ——— اور دوسری وہ جو سپاہی نیام میں ڈال کر اپنے ساتھ لٹکائے رکھتا ہے، ان دونوں تلواروں کی صورت حالت امن کی علامت ہیں ———

حضور علیہ السلام نے اپنے نواسوں کو سیف غیر معلق فرما کر اس بات کا اظہار فرمایا ——— کہ یہ وہ تلواریں ہیں جو نیام میں نہیں بلکہ فضا میں لہرا رہی ہیں ——— اور لہراتی ہوئی تلوار دشمنوں کو ایک خاص پیغام دے رہی ہوتی ہے ——— اس سے یہ امر ظاہر ہو گیا کہ حسنین کریمین وہ تلواریں ہیں ——— جو دین کے دشمنوں پر ہمیشہ لہراتی رہیں گی، یہاں تک کہ دین کے دشمن ان کا نام سن کر ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہوتے رہیں گے ——— اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ——— طوفان آتے رہیں گے ——— حسن اور حسین کے نام اور ان کی آل ان آندھیوں سے مقابلہ کرتی رہے گی ———

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۲

اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک

میدان کربلا میں امام حسین علیہ السلام نے مخالفین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے طویل خطبہ میں یہ بھی فرمایا تھا ——— کہ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی؟

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لِيْ وَاَخِيْ اَنْتُمَا سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ——— وَقُرَّةُ عَيْنِ اَهْلِ السُّنَّةِ ———

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ——— میرے اور میرے بھائی (حسن) کے حق میں فرمایا ہے ——— کہ تم دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہو ——— اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔

۱- تاریخ کامل (امام ابن اثیر متوفی ۶۳۰ھ) ج ۳ ص ۷۰ امطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت سن اشاعت ۲۰۰۶ء
۲- تاریخ ابن خلدون (علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ) ج ۲ ص ۵۳۲ (مترجم) مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی
۳- بشارت الدارین بالصبر علی شہادت الحسین ص ۵۱۷ (قاضی مظہر حسین چکوال) ناشر خدام اہلسنّت چکوال

اس حدیث مبارکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں ——— امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو جنتی جوانوں کے سردار ——— اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے ——— اہل سنت اسے کہتے ہیں جس کی آنکھوں کی ٹھنڈک حسنین کریمین ہوں ——— بعض لوگ جو اپنے آپ کو اہل سنت کہلواتے ہیں ——— لیکن ان کے سینوں میں حسنین کریمین کے ساتھ عداوت اور مولائے اسلام علی المرتضیٰ کے بغض کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں ——— اور ان کے خلاف کئی درجن کتابیں لکھیں ——— اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اہلبیت کے دشمنوں کو ہدایت عطا فرمائے ——— اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہدایت ان کے مقدر میں نہیں۔

راقم صرف ان کو اہلسنّت مانتا ہے جن کی آنکھوں کی ٹھنڈک امام حسن و حسین ہیں ——— ان کے ساتھ بغض رکھنے والے خارجی ——— ناصبی اور راسبی ہیں ——— اہل سنت نہیں ہیں ——— اور ان کا اہل سنت کہلوانا ایسا ہی ہے ——— جیسے بغیر وضو کے نماز پڑھنا۔

——— قارئین! ———

اس باب میں سیّدنا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث بیان ہوئیں ——— اب اس مقام پر ——— تین واقعات بیان کرنے کے بعد ——— اس باب کو بند کرتے ہیں ——— اور ان واقعات سے ——— مولا علی ——— خاتون جنت ——— حسن مجتبیٰ ——— حسین شہید کربلا علیہم السلام کی شان و عظمت کا پتہ چلتا ہے ——— اور یہ واقعات کا تذکرہ بھی حدیث کی روشنی میں کیا جائے گا ——— ان چاروں ہستیوں سے متعلق جو واقعات اہل سنت کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں ——— ان کی کوئی نظیر نہیں ———

——— تحریر تختیاں ———

علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۹۴ھ) ——— امام نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقمطراز ہیں ———

کَتَبَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِيْ لَوْحَيْنِ ——— وَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ——— خَطِّيْ اَحْسَنُ ———

حسن و حسین نے دو ۲ تختیوں پر لکھا ——— اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگا ——— کہ میرا خط اچھا ہے ———

Marfat.com

پھر اپنے والد ماجد مولا علی کی جناب میں حاضر ہو کر فیصلہ چاہا (کہ کس کا خط و تحریر میں پہلا نمبر ہے) —— حضرت علی نے حسنین کو سیّدہ فاطمہ کے پاس فیصلے کے لیے بھیجا —— خاتون جنت نے اپنے دونوں بچوں کو ان کے نانا جان —— "جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بارگاہ میں بھیجا —— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

لَا یَحْکُمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا جِبْرِیْل

سوائے جبریل ان کا فیصلہ اور کوئی نہیں کرے گا۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔

لَا یَحْکُمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا رَبُّ الْعِزَّۃِ

ان کا فیصلہ سوائے اللہ رب العزت کے کوئی نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ——

یَا جِبْرِیْلُ خُذْ تُفَّاحَۃً مِّنَ الْجَنَّۃِ وَاطْرَحْھَا عَلَی اللَّوْحَیْنِ

اے جبریل! جنت سے ایک سیب لے کر ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دو (دونوں کی تختیوں کی طرف اچھال دو) سیب جس کی تحریر پر گرے گا وہی تحریر بہتر ہے ——

جب جبریل علیہ السلام نے سیب لا کر "ان تختیوں کی طرف" ڈالا تو خدا تعالیٰ نے سیب کو حکم دیا۔

کُوْنِیْ نِصْفَیْنِ —— فَوَقَعَ نِصْفُھَا عَلٰی خَطِّ الْحَسَنِ —— وَالنِّصْفُ الْاٰخَرُ عَلٰی خَطِّ الْحُسَیْنِ ——

کہ دو ۲ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جا! —— پس وہ آدھا حسن کے خط پر —— اور

Marfat.com

آدھا حسین کے خط پر گر پڑا (یعنی دونوں کے خط اچھے ہیں)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

جنت کا سیب ــــ اور ــــ حسنین کی کشتی

ایک دن جبریل علیہ السلام نے جنت سے ایک سیب لا کر، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں پیش کیا ــــ اس وقت آپ کے پاس دونوں شہزادے حسن وحسین علیہما السلام بھی موجود تھے ــــ دونوں نے وہ سیب لینا چاہا ــــ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا ــــ ان دونوں شہزادوں کو کشتی لڑنے دیجیے ــــ جو جیت جائے وہ سیب حاصل کر لے ــــ (کشتی شروع ہوگئی)

فَکَانَ جِبْرِیْلَ مَعَ الْحُسَیْنِ ــــ وَالنَّبِیُّ مَعَ الْحَسَنِ

اس کے بعد جبریل حسین کی طرف ــــ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن کی طرف ہو گئے ــــ

ان دونوں میں سے کوئی بھی کشتی نہ جیتا ــــ یعنی دونوں برابر رہے۔

فَنَزَلَ عَلَیْهِمَا تُفَّاحَةٌ اُخْرٰی

پس اس کے بعد ایک اور سیب نازل ہوا (یعنی ایک حسن کے لیے ایک حسین کے لیے)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۲۸ مطبوعہ ایضاً)

ــــ جب حسنین گم ہو گئے ــــ

ایک روز سیّدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ــــ

Marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَدْ غَابَا عَنِّى وَلَا اَعْلَمُ بِمَوْضِعِهِمَا ــــ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن وحسین گم ہو گئے ہیں معلوم نہیں کہاں چلے گئے ہیں ــــ

اس کے بعد جناب جبریل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ دونوں فلاں مقام پر ہیں۔

وَقَدْ وُكِّلَ بِهِمَا مَلَكٌ يَحْفَظُهُمَا

اور بے شک ان دونوں کے لے ایک فرشتہ مقرر کر دیا گیا ہے، جو ان کی حفاظت کر رہا ہے ــــ

پھر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر اس مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں سو رہے ہیں ــــ

قَدْ جَعَلَ الْمَلَكُ اَحَدَ جَنَاحَيْهِ تَحْتَهُمَا وَالْاٰخَرَ فَوْقَهُمَا ــــ فَقَبَّلَهُمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اور فرشتے نے ایک پر ان کے نیچے ــــ اور ایک پر ان کے اوپر رکھا ہوا ہے ــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا منہ چوم لیا ــــ

اس کے بعد دونوں شہزادے جاگ اٹھے ــــ حضور علیہ السلام نے ایک اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کاندھے پر بٹھا لیا ــــ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو ملے اور آپ سے عرض کرنے لگے ــــ ایک صاحبزادے کو مجھے دے دیجئے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ

Marfat.com

نِعْمَ الْمَطِی مَطِیُهُمَا ـــــ وَنِعْمَ الرَّاکِبَانِ هُمَا

ان دونوں کی کتنی اچھی سواری ہے ـــ اور یہ دونوں کتنے اچھے سوار ہیں ـــ

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان (سن اشاعت ۱۹۹۸ء (علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام بن عبدالرحمٰن بن عثمان صفوری شافعی متوفی ۸۹۴ھ)

حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ! تیرا

علی کے چاند! شہادت تھا مرحلہ تیرا
خدا کی یاد، ہمیشہ تھا مشغلہ تیرا

حسن ہے نام، حسینوں کا تاجدار ہے تو
لب ہے سیّد وشہ، پسر فاطمہ علیہا السلام تیرا

ترے جمال پہ اجلال ذوالجلال کی ضو
چلا ہے نور نبوت سے سلسلہ تیرا

پلایا زہر ہے جب بھی، پلایا دھوکے سے
عدوئے جان یہ کیسا تھا دبدبہ تیرا

پیا تھا زہر کہ مایوس ہو نہ دشمن بھی
حلیم آلِ محمد! یہ حوصلہ تیرا

کبھی تو آکے کہیں حسن، حسین مجھے
خضر بتا تو سہی کیا ہے؟ مسئلہ تیرا

(خضر)

Marfat.com

آخری خلیفۂ راشد
حلیم آلِ محمد امیر المؤمنین
سیّدنا امام حسن مجتبیٰ
علیہ السلام

باب شہر ولایت امام حسن
شاہ جودو سخاوت امام حسن
ابن خیبر شکن نور شاہ زمن
ماہ فلک امامت کی کیا بات ہے
(خضر)

سردار اولاد علی ـــــ ولی ابن ولی ـــــ انوار محمد کی تجلی ـــــ دنیائے ولایت کے محابلی ـــــ سلطان سلاطین اقالیم شرافت ـــــ جلال احلال صولت وسطوت ـــــ جمال کمال شفقت ومحبت ـــــ چہرۂ اسلام کی شوکت وتمکنت ـــــ حسن چمن ـــــ پرتو ماہ مدن ـــــ بہار سرو، وسمن ـــــ دین محمد کی پھبن ـــــ عترت نورازل کا بانکپن ـــــ تصویر سلطان زمن ـــــ یورش خیبر شکن ـــــ رونق بزم سخن ـــــ نور نبی کے نور کی نوری کرن ـــــ سیّدنا ومولانا امام حسن (علیہ السلام)

Marfat.com

سید الاسخیاء —— راکب دوش مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— نواسۂ رسول ہر دوسرا —— امام کے پیشواء —— اولیاء کے رہنما —— صاحب جود وسخا —— پور خیر النساء —— حلیم آل رسول ——

آپ مولا علی کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں —— شہزادیٔ کونین کے لخت جگر ہیں —— آپ نہایت بردبار اور باوقار شخصیت کے مالک تھے —— آپ وہ ہستی معظم ہیں —— جنہوں نے مسلمانوں کو خونی قبائیں پہنانے کی بجائے —— جبۂ خلافت اتار کر فقر و درویشی کی لاج رکھ لی —— اور آپ کی یہ قربانی ملت اسلامیہ کو یہ سبق دے گئی ——

پشت پازن تخت کیکاؤس را
سر بدہ ازکف مدہ ناموس را

کیکاؤس (نام ایک بادشاہ ایران کا) کے تخت کو پاؤں کی ٹھوکر مار اور سر قربان ہوتا ہے تو کر دے —— لیکن عزت وآبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دے ——

○ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق آخری خلیفۂ راشد ہیں ——

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی —— حسن —— کنیت ابومحمد

آپ کا حسب ونسب اس طرح ہے —— حسن بن علی —— بن ابوطالب بن عبدالمطلب —— بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی —— بن کلاب بن مرہ —— بن کعب —— بن لوی ——

Marfat.com

آپ کی والدہ ماجدہ شہزادی رسول —— فاطمۃ الزہراء بتول سلام اللہ علیہا ہیں۔

القاب

مجتبیٰ —— چنا ہوا —— برگزیدہ —— پسندیدہ

۱- زکی —— پاک —— نیک

۲- تقی —— خدا سے ڈرنے والا —— پارسا

۳- شبیہ الرسول —— مشابہ —— عکس تصویر رسول

۴- سید —— سردار

۵- سبط رسول —— رسول خدا کا نواسہ

۶- جواد —— بہت بڑا سخی

۷- کریم —— فیاض و مہربان

آپ —— رحمت دو جہاں —— خسرِو نورانیاں —— ساقی بزم میکشاں —— پیغمبر ہر انس و جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم بردبار نواسے ہیں —— آپ ولایت مرتضوی کے دوسرے امام ہیں —— آپ پر خلافت ختم ہوگئی —— اور آپ کے بعد ملوکیت کی ابتداء ہوئی —— جو رفتہ رفتہ انسانیت کو اپنے شکنجوں میں کستی چلی گئی ——

○ —— امام ابوالحسن عزالدین علی بن محمد —— المعروف امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ —— اپنی عظیم کتاب —— ''اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ'' —— میں آپ کے حسب ونسب اور تعارف کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں ——

اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَّاف، اَلْقَرَشِیُّ الْهَاشِمِیُّ اَبُوْمُحَمَّدٍ —— سِبْطُ

Marfat.com

النَّبِیّ ـــــ وَاُمُّهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـــــ سَیِّدَةُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ، وَهُوَ سَیِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـــــ وَرَیْحَانَةُ النَّبِیُّ ـــــ وَشَبِیْهُهٗ ـــــ سَمَّاهُ النَّبِیُّ الْحَسَنَ وَعَقَّ عَنْهُ یَوْمَ سَابِعِهٖ ـــــ وَحَلَقَ شَعْرَهٗ وَاَمَرَ اَنْ یُّتَصَدَّقَ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ وَهُوَ خَامِسُ اَهْلِ الْکِسَاءِ

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ـــــ قریشی ـــــ ہاشمی (کنیت) ابومحمد، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں اور آپ کی والدہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں ـــــ اور امام حسن جنتی جوانوں کے سردار ہیں ـــــ اور رسول خدا کا گلدستہ و بہار ہیں ـــــ اور (صورت میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہیں ـــــ آپ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رکھا تھا ـــــ اور ـــــ (آپ کی کنیت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ ہے) ـــــ اور ولادت کے ساتویں دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن کا عقیقہ کیا تھا ـــــ اور ان کے بال منڈوائے تھے ـــــ اور حکم دیا تھا کہ ان کے بالوں کے ہموزن چاندی صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ـــــ آپ اہل کساء کے پانچویں ہیں ـــــ

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج اول ص ۵۰۷ مطبوعہ دار الکتاب العربی)

اہل کساء

(چادر والے) اہل کساء سے وہ ہستیاں مراد ہیں ـــــ جن کو ـــــ آیت تطہیر ـــــ

Marfat.com

(پ۲۲ س احزاب آیت نمبر۳۳) کے نازل ہونے پر حضور علیہ السلام نے اپنی چادر مبارک ان پر ڈال کر بارگاہ خداوندی میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ —— فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا——

اے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت —— تو ان سے رجس کو دور فرما —— اور انہیں خوب پاک فرما ——

(تفسیر خازن ج ۳ ص ۴۴۹ —— تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۹۸ مطبوعہ بیروت لبنان)

بڑا افسوس ہوتا ہے اس وقت جب مولوی لوگ اس آیت مبارک کو لکھتے ہوئے —— یا بولتے ہوئے کہتے ہیں —— کہ یہ ہستیاں اہل بیت نہیں ہیں —— ویسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو شامل فرما لیا ہے —— بغض کی بھی حد ہوتی ہے —— کہ لوگ تمام حدود کو پھلانگ چکے ہیں —— ان کو مزید پریشان کرنے کے لیے ایک اور حدیث شریف پیش کرتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے تپ دق میں اضافہ ہو —— اور یہ خون رسول کے دشمن اپنے ناپاک خون کو جلاتے رہیں —— حدیث شریف یہ ہے —— آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

اَنَا وَاَھْلُ بَیْتِیْ مُطَھَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ

کہ میں اور میرے اہل بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

(روح المعانی ج ۲۲ ص ۱۲)

—— ولادت ——

سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان المبارک اور بعض نے یکم رمضان ۳ھ لکھا ہے —— آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی ——

Marfat.com

ام فضل کا خواب

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ام فضل نے ــــ بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ ! رَأَيْتُ كَانَ عُضْوٌ مِّنْ اَعْضَائِكَ فِيْ بَيْتِيْ ــــ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء میں سے ایک عضو (جسم کا ایک حصہ) میرے گھر میں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ

خَيْرًا رَأَيْتِ، تَلِدُ فَاطِمَةُ غُلَامًا فَتُرْضِعِيْهِ بِلَبَنِ قُثَمٍ ــــ

کہ تم نے اچھا ''خواب'' دیکھا ہے ــــ فاطمۃ الزہراء کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوگی ــــ جسے تم قثم کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ جب حسن پیدا ہوئے تو ام فضل نے آپ کو قثم کا دودھ پلایا ــــ

(اسد الغابہ ج اول ص ۵۰۷)

قثم

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کے بیٹے کا نام ہے ــــ مطلب یہ کہ جو دودھ قثم کو پلا رہی ہو ــــ وہ دودھ اس بچے کو بھی پلاؤ گی ــــ جو میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں عنقریب پیدا ہوگا ــــ اس لحاظ سے حضرت ام فضل، امام حسن کی رضائی ماں بھی ہیں ــــ

Marfat.com

○ —— دوسری روایت میں کچھ اس طرح ہے —— ام فضل رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے خواب دیکھا ہے —— کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم کا ایک حصہ میری گود میں آگرا ہے —— حضور علیہ السلام نے فرمایا —— کہ میری بیٹی کے ہاں بیٹا ہوگا جو تیری گود میں ہوگا ——

خیال رہے —— حضرت سیّدنا امام حسن مجتبٰی علیہ السلام کے فضائل ومناقب اور حالات زندگی بندۂ ناچیز —— ''راقم الحروف'' —— نے اپنی کتاب —— ''خلفائے رسول'' —— میں —— ''آخری خلیفہ راشد'' —— کے عنوان کے تحت نقل کیے ہیں —— ''کتاب آل رسول'' —— میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا —— کہ وہ احادیث وواقعات نقل کروں جو کتاب —— ''خلفائے رسول'' —— میں درج نہیں ہیں —— چونکہ پچھلے باب میں حسنین کریمین کی شان میں کافی احادیث بیان ہوچکی ہیں اس لیے یہاں اختصار کوملحوظ رکھا جائے گا۔

حدیث نمبر۱

حسن وجمال حسن

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھایا ہوا ہے۔

وَهُوَ يَقُوْلُ بِاَبِیْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ —— وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ ——

اور فرما رہے تھے ــــ میرا باپ قربان (یا میرے باپ کی قسم) (اے حسن) تم رسول خدا کے مشابہ ہو ــــ علی کے مشابہ نہیں ــــ اور (یہ سن کر) علی کریم ہنس پڑے۔

(بخاری شریف باب مناقب ج اول ص ۵۳۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان)

○ ــــ بعض کتب میں یہ روایت اس طرح آئی ہے ــــ کہ جناب سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عصر پڑھ کر مولا علی کے ہمراہ باہر نکلے ــــ تو جناب صدیق نے دیکھا کہ امام حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں ــــ تو آپ نے ان کو اپنے کندھے پر اٹھالیا ــــ اور فرمایا ــــ اس بچے پر میرا باپ قربان یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت زیادہ مشابہ ہے ــــ علی کے مشابہ نہیں ــــ یہ بات سن کر جناب مولا علی مسکرا دیئے۔

قارئین کرام! ــــ غور فرمائیں! ــــ یہ محبت وعقیدت کا انداز ــــ یہ جذبات دروں ــــ یہ قلب ونظر کی کیفیت ــــ جناب سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی حصہ ہے ــــ آپ کا عقیدہ ــــ اور اہلبیت رسول کے بارے میں نظریہ ــــ یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشی، آل رسول کی محبت میں ہے ــــ

حدیث نمبر ۲

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی

اسی سلسلے کی ایک اور حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں نقل فرمائی ہے ــــ لکھتے ہیں ــــ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے—— فرماتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا——

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ——

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے——

(بخاری شریف ج اول ص ۵۳۰)

تاحیات سیّد عالم کے ساتھ زندگی کے لمحات گزارنے والی ہستی کا عقیدہ ونظریہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی خوشنودی اس میں ہے کہ اہل بیت کی محبت میں پوشیدہ ہے—— ان کا یہ اعلان اس امر کا غماز ہے کہ جس نے سیّد عالم کی خوشنودی حاصل کرنی ہو وہ آپ کے اہل بیت سے محبت رکھے——

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو اس کے بارے میں ایسی ویسی باتیں کرنا اور اس پر تبرا بازی نہایت ہی ظلم کی بات ہے اور پرلے درجے کی گھٹیا سوچ ہے—— ایسا کرنے والے شخص کی کسی قسم کی کوئی نیکی بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں——

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جناب ابوبکر صدیق کی محبت کا دم بھرتے ہیں لیکن بغض اہل بیت کا دھواں ان کی دماغی شریانوں کا ستیاناس کر رہا ہے—— اگر وہ لوگ جناب صدیق سے سچی محبت وعقیدت رکھتے ہیں تو پھر آپ کے اس ارشاد پر عمل کریں اور رسول معظم کے خاندان سے محبت کریں اور ان کے ذکر کی محفلیں سجائیں——

Marfat.com

حدیث نمبر ۳

جنت کا سردار

امام ابویعلیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے ـــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی سَیِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـــــ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْحَسَنِ ـــــ

جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جنت کے جوانوں کے سردار کو دیکھے ـــــ وہ حسن (علیہ السلام) کو دیکھ لے ـــــ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۲ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۴

حسن کو محبوب رکھو!

حضرت ابوزہیر بن ارقم سے روایت ہے کہ ـــــ بنوازد کے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نواسے حضرت حسن مجتبیٰ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا ـــــ

مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّهٗ ـــــ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ ـــــ

جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہے ـــــ اسے چاہئے کہ وہ حسن کو بھی محبوب رکھے ـــــ پس جو یہاں موجود ہے وہ میری یہ بات اس تک پہنچا دے جو

Marfat.com

یہاں موجود نہیں ہے——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳)

حدیث نمبر ۵

ناف کو چوم لیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کے کسی راستہ میں—— حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملاقات کی اوران کی خدمت میں عرض کیا—— میرا باپ آپ پر قربان، ذرا اپنے بطن (پیٹ) سے کپڑا اٹھائیے!—— تاکہ میں اس جگہ پر بوسہ دوں—— جس مقام پر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا ہے—— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب حسن نے اپنے پیٹ سے پردہ اٹھایا——

فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ

تو ''ابو ہریرہ نے'' امام حسن کی ناف کو چوم لیا۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳)

حدیث نمبر ۶

ماں اور بیٹا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں۔

لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ —— مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

Marfat.com

سیّدہ فاطمۃ الزہراء اور حسن بن علی سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی بھی مشابہ نہ تھا——

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۹۹ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

مطلب یہ ہے کہ خاتون جنت—— اور امام حسن علیہما السلام دونوں ماں بیٹا—— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل مشابہت رکھتے تھے—— یہ دونوں ماں بیٹا، سیّد عالم علیہ السلام کا عکس کامل تھے——

حدیث نمبر ۷

ثمرۂ رسول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—— آرام فرما رہے تھے، کہ اچانک حضرت امام حسن علیہ السلام گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔

حَتّٰی قَعَدَ عَلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ بَالَ عَلَیْہِ

یہاں تک کہ حضور علیہ السلام کے سینۂ اقدس پر بیٹھ گئے اور پھر پیشاب کر دیا——

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں—— کہ میں نے چاہا تاکہ حسن کو سرکار علیہ السلام کے سینے سے اتار دوں—— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

وَیْحَكَ یَا اَنَسُ دَعْ اِبْنِیْ وَثَمْرَۃَ فُؤٰدِیْ فَاِنَّ مَنْ آذٰی ھٰذَا، فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللہَ——

Marfat.com

تعجب ہے تم پر اے انس! چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو ـــــ کیونکہ یقیناً وہ شخص جس نے حسن کو اذیت و تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے اذیت دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی ـــــ اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی ـــــ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۰۲ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۸

عکس حسن رسول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں۔

كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَشْبَهُهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ـــــ

امام حسن علیہ السلام کا چہرہ مبارک سب لوگوں سے اور تمام خاندان سے زیادہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور سے مشابہ تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۹۹)

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے ـــــ اپنی مشہور ترین کتاب ـــــ روضۃ الشہداء ـــــ میں شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب، گل ہرمز ـــــ کے حوالے سے امام حسن مجتبیٰ کی مدح میں اشعار نقل فرمائے ہیں ـــــ جو ان کی آل رسول سے عقیدت و محبت کی غمازی کرتے ہیں ـــــ فرماتے ہیں ـــــ

امامے کو امامت را حسن بود
حسن آمد کہ جملہ حسن ظن بود

Marfat.com

وہ امام جو امامت کے لیے باعث حسن تھے ــــ اور جب امام حسن آئے تو تمام معاملات حسن ظن کی شکل اختیار کر گئے تھے۔

ہمہ حسن وہمہ خلق وہمہ علم
ہمہ لطف وہمہ جودو ہمہ حلم

امام حسن علیہ السلام سراپائے حسن وخلق اور پیکر علم تھے ــــ اور آپ لطف ومہربانی، جودوسخا اور بردباری کا مینار تھے۔

لبش قائم مقام حوض کوثر
کہ بودے چشمۂ نوش پیمبر

امام حسن کے ہونٹ مبارک حوض کوثر کے قائم مقام تھے جو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے پینے کا چشمہ بنے۔

خیال رہے کہ مندرجہ بالا شعر میں ــــ حضرت شیخ عطار نے ــــ مسند امام احمد بن حنبل کی ایک حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے ــــ حدیث یہ ہے ــــ

حدیث نمبر ۹

چشمۂ نوش پیمبر

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ــــ فرماتے ہیں ــــ کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ــــ

يَمُصُّ لِسَانَهُ اَوْ شَفَتَهُ، يَعْنِى الْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ ــــ

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسن علیہ السلام کی زبان — یا — ان کے ہونٹ چوس رہے تھے۔

شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں —

شب از موئے سیاہش تیرہ ماندہ
زرویش ماہ روشن خیرہ ماندہ

رات ان کی زلف سیاہ سے تاریک ہوگئی — ان کے رخ انور کے حسن وجمال کو دیکھ کر چمکتا ہوا چاند حیران ہوگیا۔

چاند شرمندہ ہے ان کا روئے تاباں دیکھ کر
پھول شرمائے چمن میں ان کو خنداں دیکھ کر
کس کی طاقت ہے کہ دیکھے بے حجاب حسن حسن
طور جل اٹھا تھا ان کا حسن عریاں دیکھ کر

(خضر)

شیخ فرماتے ہیں —

چناں نوشی بزہر آلودہ کردند
دلش خون وجگر پالودہ کردند

زہر اس طرح پیا کہ (خون) سے لت پت ہوگئے ان کا دل اور جگر خون سے صاف ہوگیا —

ز زہرش چوں جگر شد پارہ پارہ
ز غصہ گشت خونیں سنگ خارہ

Marfat.com

جب آپ کا جگر زہر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا "تو پھر" غصہ اور جلال سے سخت ترین پتھر بھی خون ہو گیا ——

(روضۃ الشہداء ص ۷۵ مطبوعہ ایران)

○ آپ علیہ السلام کو زہر کیوں دیا گیا —— یہ ایک الگ داستان ہے، جس کو زہر دیا گیا —— اس نازنین کی شان و مرتبت کا یہ عالم ہے کہ اس کے لیے رسول دو جہان نے عین نماز کی حالت میں اس کے کھیلنے کا خیال رکھا ——

حدیث نمبر ۱۰

رکوع کی حالت میں ——

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کو ایسی شخصیت سے متعلق آگاہ کروں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مشابہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب تھا —— وہ ہے حسن بن علی علیہما السلام —— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں تھے —— امام حسن آپ کے شانے پر سوار ہو گئے —— یا فرمایا —— پشت پر سوار ہو گئے —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہ السلام کو اس وقت تک نہ اتارا جب آپ خود نہ اتر گئے ——

فرماتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں تھے۔

وَهُوَ رَاكِعٌ يُفَرِّجُ لَهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ——

Marfat.com

(اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکوع کی حالت میں تھے۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی خاطر دونوں پاؤں کشادہ کر دیئے۔۔۔ یہاں تک کہ آپ دوسری جانب نکل گئے۔۔۔

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۴ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز کی حالت میں اپنے قدمین شریفین کو اتنا کشادہ کرنا کہ بچہ آسانی کے ساتھ دوسری طرف نکل جائے یہ بہت بڑا اعزاز ہے امام حسن مجتبیٰ کے لیے۔۔۔ بارگاہ مصطفوی وہ بارگاہ ہے جہاں جبریل علیہ السلام کو بھی دم مارنے کا یارا نہیں۔۔۔ وہاں خاتون جنت کا صاحبزادہ اپنے کریم نانا کو رکوع کی حالت میں دیکھ کر ٹانگوں کے نیچے سے گزرنے کے لیے آتا ہے تو رسول دو جہاں اپنے دونوں پاؤں کھول کر گزرنے کا رستہ بنا دیتے ہیں تاکہ حسن بے تکلف گزر جائے۔۔۔

مسلمانو!۔۔۔ اس حدیث شریف پر غور فرماؤ۔۔۔ اور سوچو! کہ جن پاک بچوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین نماز کی حالت میں بھی لحاظ رکھیں۔۔۔ اور گستاخ مولوی منبر رسول پر بیٹھ کر رسول معظم کے بیٹوں پر نکتہ چینی کرے اس سے زیادہ بد بخت کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔

حدیث نمبر ۱۱

جنت کا سیب

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔۔۔ لکھتے ہیں۔۔۔

Marfat.com

كَتَبَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِيْ لَوْحَيْنِ ـــــ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا خَطِّيْ اَحْسَنُ ـــــ

حسن و حسین نے دو۲ تختیوں پر لکھا ـــــ اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگا کہ میرا خط اچھا ہے ـــــ

پھر دونوں بھائی، اپنے والد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور ان سے فیصلہ کرانا چاہا ـــــ انہوں نے سیّدہ زہراء بتول کے پاس فیصلے کے لیے بھیجا (تاکہ وہ بتائیں کہ خط کس کا اچھا ہے) ـــــ سیّدہ کریمہ سلام اللہ علیہا نے ـــــ اپنے بچوں کو ان کے نانا جان کی بارگاہ میں بھیجا ـــــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ کہ ان دونوں کا فیصلہ جبریل کریں گے جناب جبریل علیہ السلام نے فرمایا ـــــ

لَايَحْكُمُ بَيْنَهُمَا اِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ

ان دونوں شہزادوں کا فیصلہ سوائے رب العزت کے کوئی نہیں کرسکتا ـــــ

خداتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ـــــ

يَا جِبْرِيْلَ خُذْ تُفَّاحَةً مِّنَ الْجَنَّةِ وَاطْرَحْهَا عَلَى اللَّوْحَيْنِ ـــــ فَمَنْ وَّقَعَتْ عَلٰى خَطِّهٖ فَهُوَ اَحْسَنُ ـــــ

اے جبریل! جنت سے ایک سیب لے کر ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دو ـــــ جس کی تحریر پر وہ گرے گا وہی بہتر ہے ـــــ

حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام نے جنت سے سیب لاکر تختیوں کی طرف اچھالا ـــــ تو خداتعالیٰ نے اس سیب کو حکم ارشاد کیا۔

كُوْنِىْ نِصْفَيْنِ، فَوَقَعَ نِصْفُهَا عَلٰى خَطِّ الْحَسَنِ وَالنِّصْفُ

Marfat.com

اَلْاٰخَرُ عَلٰی خَطِّ الْحُسَیْنِ ——

کہ دو ۲ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جا —— پس وہ آدھا حسن کے خط پر —— اور آدھا حسین کے خط پر گرا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۵)

ایک اور سیب

ایک دن جبریل علیہ السلام نے جنت سے ایک سیب لا کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں پیش کیا —— اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دونوں شہزادے حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام بھی موجود تھے —— دونوں صاحبزادوں نے سیب لینا چاہا —— جناب جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !'' ان دونوں شہزادوں کو کشتی لڑنے دیجئے جو جیت جائے وہ سیب حاصل کر لے —— اس کے بعد جبریل علیہ السلام حسین علیہ السلام کے طرف دار —— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حسن علیہ السلام کی طرف ہو گئے —— ان دونوں میں سے کوئی بھی کشتی نہ جیتا یعنی دونوں برابر رہے۔

فَنَزَلَ عَلَیْهَا تُفَّاحَةٌ اُخْرٰی

اس کے بعد ایک اور سیب نازل ہوا ''یعنی ایک حسن کے لیے اور ایک حسین کے لیے''۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۵)

حدیث نمبر ۱۲ -

جب حسنین گم ہوئے

ایک روز سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے —— حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم کی خدمت میں عرض کیا ـــــ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قَدْ غَابَا عَنِّیْ وَلَا اَعْلَمُ بِمَوْضِعِہِمَا ـــــ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن اور حسین کہیں گم ہو گئے ہیں ـــــ معلوم نہیں کہاں چلے گئے ہیں ـــــ

اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بارگاہ مصطفوی میں عرض کیا ـــــ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے وہ دونوں صاحبزادے فلاں مقام پر ہیں ـــــ

وَقَدْ وُکِّلَ بِہِمَا مَلَکٌ یَحْفَظُہُمَا ـــــ

اور بے شک ان دونوں کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا گیا ہے جو ان کی حفاظت کر رہا ہے ـــــ

پھر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر اس مقام پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ دونوں (حسن وحسین) سو رہے ہیں ـــــ

قَدْ جَعَلَ الْمَلَکُ اَحَدَ جَنَاحَیْہِ تَحْتَہُمَا ـــــ وَالْاٰخَرَ فَوْقَہُمَا ـــــ فَقَبَّلَہُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اور فرشتے نے ایک پر ان دونوں کے نیچے اور ایک پر ان کے اوپر رکھا ہوا ہے ـــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کا منہ چوم لیا ـــــ

اس کے بعد وہ دونوں شہزادے جاگ اٹھے ـــــ حضور علیہ السلام نے ایک کو اپنے دائیں کاندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر بٹھا لیا ـــــ اتنے میں حضرت ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے—— اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگے—— ایک صاحبزادے کو مجھے دے دیجئے—— حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا——

نِعْمَ الْمَطِی مَطِیُّھُمَا وَنِعْمَ الرَّاکِبَانِ ھُمَا

ان دونوں کی کتنی اچھی سواری ہے—— اور یہ دونوں کتنے اچھے سوار ہیں——

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۵)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں دوش نبوت کے سواروں کی شان وعظمت اور رفعت ودرجت کا محبت بھرے انداز اور شفقت آگیں پیرایہ میں اعلان فرمایا جارہا ہے—— کہ خالق ارضین وسمٰوات کے پیدہ کردہ نورالانوار میں سے بے مثل—— نورحق—— رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں صاحبزادوں کی سواری ہے—— اور یہ وہ سواری ہے جس نے مکہ سے لے کر سدرہ تک براق پر—— اور سدرہ سے لے کر جبریل کے پروں پر بیت المعمور تک—— اور اس سے آگے رفرف پر سواری فرمائی—— اور پھر انوار کے پردوں سے گزر کر عرش الٰہی تک پہنچی یہ وہ سواری ہے——

اور جو اوپر سوار جلوہ افروز ہیں وہ اپنی کائنات میں منفرد ہیں—— ان میں ایک وہ ہے جس کے جنازے پر تیر برسائے گئے اور زہر ہلاہل پلا کر جگر کو ٹکڑوں میں تبدیل کردیا گیا——

اور دوسرا دوش رسول کا وہ سوار ہے جس نے کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں نیزے کی نوک پر بھی سواری فرمائی—— اور لوگوں کو بتادیا کہ نانا کے کندھوں کی سواری بھی دیکھو اور نوک نیزہ پر سوار ہو کر قرآن کی تلاوت کا لہجہ بھی دیکھو!

Marfat.com

امام حسن، بھائی حسین کی تلاش میں

ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، ایک غزوہ میں تشریف لے گئے اور جناب علی علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ تھے —— حضرات حسنین کریمین، اس وقت بچے تھے —— اور حضرت امام حسین علیہ السلام گھر سے نکلے اور مدینہ منورہ کے نخلستان کی طرف چلے گئے —— آپ لہلہاتے ہوئے درختوں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے —— کہ اچانک صالح بن رفعہ نامی یہودی نے آپ کو اکیلے دیکھا تو اٹھا کر لے گیا —— اور اپنے گھر میں چھپا دیا، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا —— امام حسین علیہ السلام گھر میں نہ پہنچے تو جناب سیّدہ بتول فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا بے تاب ہو گئیں۔

حضرت سیّدہ اس روز ستر مرتبہ اپنے گھر کے باہر والے دروازے تک آئیں، تاکہ کسی کو حسین کی تلاش میں روانہ کریں —— مگر ہر بار کسی کو موجود نہ پا کر واپس ہوتی رہیں —— بالآخر آپ علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو فرمایا —— اے بیٹے باہر جا کر اپنے بھائی کو تلاش کر —— کیوں کہ میرا زخمی دل اس کے فراق میں جل رہا ہے۔

جناب امام حسن —— اپنی ماں کے حکم کے مطابق بھائی کی تلاش میں مدینہ منورہ کے نخلستان میں جا کر کہنے لگے۔

یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ —— یَاقُرَّۃَ عَیْنِ النَّبِیِّ اَیْنَ اَنْتَ؟

اے حسین ابن علی! —— اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تو کہاں ہے؟

جناب امام حسن علیہ السلام صدا پر صدا دے رہے تھے —— مگر ان صداؤں کو جواب نہیں مل رہا تھا —— اچانک وہاں پر ایک ہرن ظاہر ہوا —— اور امام حسن کی زبان سے

Marfat.com

بے ساختہ نکل گیا ——

یَا ظَبْیُ هَلْ رَأَیْتَ اَخِیَّ حُسَیْنًا

اے ہرن؟ تو نے کہیں میرے بھائی حسین کو دیکھا ہے۔

باذن خداوندی اور تیمن و برکت سے اس ہرن کو قوت گویائی حاصل ہو گئی —— اور اس نے کہا —— اے نور دیدۂ پیغمبر! —— اے سرور سینۂ زہراء و حیدر! —— آپ کے بھائی حسین کو صالح بن رفعہ یہودی اٹھا کر لے گیا ہے —— اور اس نے امام حسین کو اپنے گھر میں چھپا رکھا ہے —— جناب سیّدنا امام حسن صالح کے گھر تشریف لائے —— اور اس کے دروازے پر آ کر آواز دی —— صالح باہر آیا —— آپ نے فرمایا، میرے بھائی حسین کو باہر لا کر میرے حوالے کر دو —— ورنہ میں اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کروں گا —— اور ان کی آہ سحر گاہی اور (یا رب) کی صدا بارگاہ الٰہی میں پہنچ جائے گی —— اور روئے زمین پر ایک یہودی بھی زندہ نہ رہے گا۔

اور میں اپنے والد گرامی کو بتا دوں گا تو ان کی تیغ آبدار! یہودیوں کو چیر کر رکھ دے گی —— اور میں اپنے نانا جان سے درخواست کروں گا —— تو ان کے ترکش اخلاص کا تیر دعا یقین کی کمان سے نکل کر قاب قوسین کے ہدف پر پہنچا —— تو رب العزت اسے قبول فرمالے گا —— اور تمام یہودی بے جان ہو جائیں گے —— امام حسن مجتبیٰ کی یہ گفتگو سن کر صالح حیران رہ گیا اور اس تلاش و جستجو پر متعجب ہو کر کہنے لگا —— اے صاحبزادے تیری ماں کون ہے؟ ——

<u>امام حسن علیہ السلام نے فرمایا</u>

امام حسن نے فرمایا —— میری والدہ —— زہرۂ زہراء ہیں —— اور روضۃ

Marfat.com

الخضرا ہیں — صفوت خانوادۂ رسالت ہیں — اور واسطۂ قلادۂ عزت وجلالت ہیں — درۂ صدف عصمت ہیں — غرہ چہرۂ علم وحکمت ہیں — نقطۂ دائرۂ مناقب مفاخر ہیں لمعۂ ناصیہ محامد ہیں — مادر سادات اور مجمع سعادت ہیں ان کے وجود مبارک کے نشانات جنت کے سیب کے خمیر سے اٹھائے گئے — ان کے قبالہ (ضمانت نامہ) میں گناہگاروں کی آزادی تحریر ہے — ان کے لیے اہل محشر کی نگاہیں جھک جائیں گی — اور ان کا اسم گرامی بتول عذرا فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہے۔[1]

صالح نے پوچھا

امام حسن علیہ السلام سے صالح بن رفعہ نے پوچھا — اچھا یہ بتائیں کہ تمہارے باپ کا تعارف کیا ہے — امام نے فرمایا — میرے والد گرامی — شاہ مرداں ہیں شیر یزداں ہیں — وہ میدان میں تلوار چلانے والے ہیں — وہ منکروں اور سرکشوں پر نیزہ برسانے والے ہیں — وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے ہیں — اور اپنی جان کو سیّد انس وجاں پر فدا کرنے والے ہیں — جبریل آسمان سے ان کی شجاعت کی منادی کرتے ہیں — اللہ تعالیٰ نے ان کا نام — علی — رکھا ہے — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی تعظیم وتکریم کا اہتمام فرماتے ہیں — وہ غالب آنے والے سیّد ہیں — نام ان کا محور فلک مواہب علی علیہ السلام بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے —

---

[1] یہ انداز بیان — الفاظ کی بندش مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے (روضۃ الشہداء ص ۱۱۹-۱۲۰)

Marfat.com

پھر سوال کیا

پھر پوچھا—— اے صاحبزادے یہ تو بتا تیرا نانا کون ہے؟ آپ نے فرمایا—— وہ شرف خلیل کے صدف کے موتی ہیں—— وہ بخت اسمٰعیل کے شجر کا میوہ ہیں—— اور وہ قندیل بزرگی کا درخشندہ نور ہیں—— جو بادشاہ جلیل کے عرش کی بلندیوں سے مکہ معظّمہ میں لٹکائی ہوئی ہے—— انہوں نے عشاء کی نماز مسجد اقصیٰ میں، اور سنتیں عرش مجید کے نیچے ادا کیں—— وہ صاحب قاب قوسین ہیں—— وہ رسول ثقلین ہیں—— وہ امام العالمین ہیں—— وہ سیّد الکونین ہیں—— وہ نظام دارین ہیں—— وہ مقتدائے حرمین ہیں—— وہ پیشوائے اہل مشرقین ومغربین ہیں—— وہ جد سبطین وسندین ہیں—— فرمایا—— او—— صالح!—— میں حسن علیہ السلام ہوں اور میرے بھائی حسین علیہ السلام ہیں——

اے آفتاب عالم جاں نور روئے تو
صد دل اسیر سلسلۂ مشکبوئے تو

اے حسن! تیرے چہرے کا نور، جانِ جہاں کا آفتاب ہے—— سینکڑوں دل تیری زلف کی زنجیر کے قیدی ہیں۔

کردی سخن ادا وصدف وارگوش من
پُردر شاہوار شد از گفتگوئے تو

(اے حسن!) تو نے ارشاد فرمایا اور میرے کان، صدف کی طرح—— تیری گفتگو سے خوبصورت ترین موتی سے پُر ہو گئے۔

صالح اسلام کی آغوش میں

واقعہ بہت طویل ہے—— اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے—— کہ صالح بن رفعہ یہودی

Marfat.com

نے کلام امام حسن سے متاثر ہوکر احکام اسلام کے سامنے گردن خم کردی —— امام حسن نے اس پر اسلام پیش فرمایا —— تو صالح بن رفعہ خلوص دل سے مسلمان ہوکر اپنے گھر کے اندر گیا اور امام حسین علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر باہر آیا —— اور امام حسین کا ہاتھ امام حسن کے ہاتھ میں دیا اور سیم وزر (سونا چاندی) کا ایک تھال بھر کر ان پر نچھاور کیا ——

دوسرے دن صالح اپنی قوم کے ستر ۷۰ افراد کو ساتھ لے کر سیّدہ بتول کے بیت شرف پر حاضر ہوا اور معافی کی درخواست پیش کی۔ سیّدہ کریمہ نے فرمایا —— اے صالح! میں نے اپنا حصہ معاف کر دیا —— علی علیہ السلام کا حصہ ان سے معاف کراؤ —— جناب مولا علی نے فرمایا —— صالح! میں نے اپنا حصہ معاف کر دیا —— ''یہ دونوں حسنین کریمین'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں —— جاؤ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوکر ان سے معافی مانگو ——

صالح روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُن سے بھی معافی کی درخواست پیش کی —— سرکار علیہ السلام نے فرمایا —— اے صالح! میں نے اپنا حصہ معاف کیا مگر حسنین خدا تعالیٰ کے بھی محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ! —— وہ ذات تجھ پر راضی ہوگئی تو تیرا ہر نقصان نفع میں بدل جائے گا ——

صالح سترہ ۱۷ دن تک صحراؤں میں گریہ کناں رہا —— بالآخر اس کا نالۂ شب منزل ثریا سے گزر گیا، اٹھارویں دن حضرت جبریل علیہ السلام نے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا —— اے سردار وسرور اس بوڑھے کو واپس بلا لیں —— اللہ کریم نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے —— اور اس کے گناہوں پر عفو کا قلم پھیر دیا ہے اور اس کا نام اپنے دوستوں کے جریدے میں لکھ لیا ہے۔

Marfat.com

مقام غور

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں ـــ میرے عزیز اس بات پر نظر کر کہ ایک کافر نے اتنی سی خطا کی ـــ کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے گھر میں لے جا کر چھپالیا ـــ نہ انہیں طمانچہ مارا ـــ اور نہ کوئی اور سخت بات کہی ـــ اس کے بعد وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوا ـــ اور کفر کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کی روشنی سے فیضیاب ہوا ـــ اس قدر گریہ وزاری کی کہ خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو گیا ـــ

مقام غور ہے کہ جن ستمگروں اور ظالموں نے جگر گوشۂ مصطفےٰ ـــ نور دیدۂ زہراء کو زہر دیا ـــ اور حیدر کرار کے پیارے بیٹے کو کربلا میں تیغ بے دریغ کے ساتھ ٹکڑے کیا ان کا کیا حال ہوگا۔

اے کمر بستہ بخوں ریزئ اولاد رسول
ہیچت آخرز خداوند جہاں شرم نہ بود

اے اولاد رسول کا خون بہانے پر تلے ہوئے! آخر کار تجھے خداوند جہاں کی جناب میں شرم نہ آئے گی ـــ

ہیچ اندیشہ نہ کر دی کہ رسول ثقلین
از پئے حرمت ایشاں چہ وصیت فرمود

تو نے کچھ نہ سوچا کہ رسول ثقلین نے ان کی عزت کے لیے کیا وصیت فرمائی تھی ـــ

آہ از آں دم کہ کند فاطمہ از جور تو داد
مصطفےٰ برتو غضبناک وعلم خشم آلود

Marfat.com

افسوس وہ گھڑی کہ تیرے ظلم سے خاتون جنت فریاد کرے گی ــــ اور مصطفےٰ و مرتضیٰ تجھ پر غضبناک اور ناراض ہوں گے ــــ

(روضۃ الشہداء ص ۱۱۹ ــــ ۱۲۰ ــــ ۱۲۱ مطبوعہ خان ابوذر جمہری تہران ــــ ایران سن اشاعت ۱۳۵۸ھ)

یہ انداز محبت

حضرت علامہ مفتی اکرام الدین دہلوی نبیرۂ شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما اپنی عظیم کتاب ــــ "سعادت الکونین فی فضائل الحسین" ــــ میں امام طبرانی کی "معجم الکبیر" ــــ کے حوالے سے رقمطراز ہیں ــــ فرماتے ہیں ــــ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے ــــ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب راحت میں تھے ــــ کہ اتنے میں حضرت امام حسن آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک پر بیٹھ گئے ــــ

"چونکہ صغرسنی کا عالم تھا" ــــ حضرت حسن نے وہاں بیٹھے بیٹھے پیشاب کر دیا ــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ــــ کہ میں اس ارادے سے کہ حسن علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک سے الگ کر دوں ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھل گئی ــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پیار بھرے انداز میں) فرمایا ــــ "خرابی ہو" میرے فرزند ــــ میرے دل کے ثمرہ کو مجھ سے علیحدہ نہ کر ــــ خدا کی قسم ــــ اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ــــ اور جو شخص مجھے تکلیف دے خدا تعالیٰ اس کو تکلیف اور مشقت کی دلدل میں مبتلا رکھے گا ــــ

○ (اسی روایت میں) مفتی صاحب ــــ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے مولائے

Marfat.com

کائنات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے بیان کرتے ہیں —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہے وہ پہلے حسن کو دوست رکھے۔
(سعادت الکونین ص ۵۰ مطبوعہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ تیرا

علامہ مفتی اکرام الدین —— صاحب فصول المہمہ (علامہ سباغ مالکی) کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں —— کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو چھ ۶ مرتبہ زہر دیا گیا —— مگر پانچویں مرتبہ آپ کی کرامت سے ''زہر نے'' مطلقاً اثر نہ کیا —— چھٹی مرتبہ زہر دیا گیا تو فاطمہ علیہا السلام کے لعل کا دل پارہ ہائے الماس سودہ (باریک پیسا ہوا الماس) سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کے چھوٹے بھائی —— اس وقت آپ کے سرہانے کی طرف آئے اور عرض کیا بھائی جان! —— اگر آپ اپنے قاتل کا نام جانتے ہیں تو مجھے بتائیے —— کیونکہ اگر آپ پر اس کا کاری اثر ہو گیا تو میں اس سے بدلہ لوں گا —— ''امام حسن نے فرمایا'' بھائی میرے باپ علی نے کبھی غمازی (مخبری —— چغل خوری —— جاسوسی —— آنکھوں سے اشارے) نہیں کی —— اور میری ماں فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا غماز نہ تھیں —— میرے نانا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غماز نہ تھے —— میری نانی خدیجہ طاہرہ نے کبھی غمازی نہیں فرمائی —— کہ میرے بزرگوں اور اہل بیت سے غمازی سرزد نہیں ہوئی —— نیز اگر میرا قاتل وہی ہے جو میرے زعم میں ہے —— تو تمہیں بدلہ لینے کی کیا حاجت —— خدا تعالیٰ منتقم حقیقی ہے —— وہی قیامت کے دن بدلہ لے گا —— اور اگر جس پر میرا گمان ہے وہ قاتل نہیں ہے تو میں اس بات کو

Marfat.com

گوارہ نہیں کرتا ـــــ کہ ایک بے خطا میرے واسطے قتل کیا جائے ـــــ فرماتے ہیں ـــــ میرا ارادہ تو یہ ہے کہ اگر قیامت کے دن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے بخش دیا ـــــ تو جب تک میرا زہر دینے والا نہ بخشا جائے جنت میں داخل نہ ہوں گا ـــــ

(سعادت الکونین ص ۵۸ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ)

واہ کیا حلم ہے اپنا تو جگر ٹکڑے ہو
پھر بھی ایذائے ستم گر کے روادار نہیں

○ راقم الحروف نے سیّدنا حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں ان الفاظ کے ساتھ نذر عقیدت پیش کی ہے۔

علی کے چاند شہادت تھا مرحلہ تیرا
خدا کی یاد ہمیشہ تھا مشغلہ تیرا
پلایا زہر ہے جب بھی، پلایا دھوکے سے
عدوئے جان پہ کیسا تھا دبدبہ تیرا
پیا تھا زہر کہ مایوس ہو نہ دشمن بھی
حلیم آلِ محمد ﷺ یہ حوصلہ ـــــ تیرا

○ ایک دوسرے مقام پر ـــــ امام حسن مجتبیٰ ـــــ کے عنوان کے تحت منقبت کے تین اشعار قارئین کی نذر کرتا ہوں ـــــ

تمہارے عشق میں باد بہاری رقص کرتی ہے
گل رعنا، بہار جانفزا، حسن چمن تم ہو
پیا تھا زہر تو نے مصطفےٰ ﷺ کے دین کی خاطر
لٹے تھے کربلا میں، جس کے سب سرو وسمن تم ہو

Marfat.com

کیا سرسبز تیرے خون نے کشت شہادت کو
تمہیں خضر جہاں ہو، دو جہاں کا بانکپن تم ہو

روشنی میں

علامہ جامی ''شواہد النبوۃ'' میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — منقول ہے — جناب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام حسن علیہ السلام ایک رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — حسن! اپنی ماں کے پاس جاؤ — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں — میں نے عرض کیا — رات اندھیری ہے (اگر اجازت ہوتو) میں اس بچے کو پہنچادوں — اتنے میں آسمان سے ایک روشنی پیدا ہوئی — اور حضرت حسن اس کے اجالے میں اپنے گھر تشریف لے گئے۔

گستاخی کا انجام

علامہ شبلنجی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں — کہ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام کی قبر مبارک پر پاخانہ کردیا —

فَجُنَّ فَجَعَلَ يَنْبَحُ كَمَا يَنْبَحُ الْكَلْبُ ثُمَّ مَاتَ فَسُمِعَ يَعْوِىْ فِىْ قَبْرِهٖ —

تو وہ (دشمن آلِ محمد) پاگل ہوگیا — اور کتے کی طرح بھونکتا پھرتا تھا — پھر وہ (بے ایمان خارجی) مرگیا اور قبر میں بھی کتے کی طرح بھونکتا سنا جاتا تھا (یعنی اس کی قبر سے بھی کتوں کی طرح بھونکنے کی آواز سنائی دیتی تھی) —

Marfat.com

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۵ ــــ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء
جامع کرامات الاولیاء (امام نبہانی لبنانی) ج اول ص ۱۳۱)

گداؤں کا ملجا ــــ فقیروں کا ماویٰ

علامہ مومن شبلنجی شافعی ــــ ''الکنز المدفون'' ــــ کے حوالے سے رقمطراز ہیں ــــ کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا ــــ آپ کے پاس اس وقت اپنی بھوک مٹانے کے لیے بھی کوئی چیز نہ تھی ــــ اور آپ نے یہ بھی مناسب نہ سمجھا کہ سائل محروم واپس لوٹے ــــ آپ نے سائل سے فرمایا ــــ

اَلَا اُدُلُّكَ عَلٰى شَیْءٍ یُّحْصَلُ لَكَ مِنْهُ الْبِرُّ؟

کیا میں ایک چیز کی طرف تیری رہنمائی نہ کروں جس سے تجھے مال حاصل ہو؟ ــــ

سائل نے عرض کیا ــــ حضور! وہ کیا چیز ہے؟ ــــ ''آپ اس کی طرف ضرور رہنمائی فرمائیں'' ــــ آپ نے فرمایا ــــ خلیفہ کے پاس جاؤ ــــ اس کی لڑکی فوت ہو چکی ہے اور وہ بہت غمگین ہے ــــ جو شخص اس کی لڑکی کی موت پر اظہار تعزیت کرے ــــ وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور تو بھی جا اور اسی طرح کر تجھے بھی مال حاصل ہوگا ــــ سائل نے عرض کیا۔

حفظنی ایاھا ــــ مجھے وہ الفاظ حفظ کرادیں جو میں وہاں جاکر کہوں۔

فَقَالَ قُلْ لَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَتَرَهَا بِجُلُوْسِكَ عَلٰى قَبْرِهَا ــــ وَلَا هَتَكَهَا بِجُلُوْسِهَا عَلٰى قَبْرِكَ ــــ

آپ نے فرمایا ــــ اسے کہو! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس

Marfat.com

نے اس کی قبر پر آپ کے بیٹھنے سے اس پر پردہ ڈالا —— اور آپ کی پر اس

کے بیٹھنے سے اسے بے پردہ نہ کیا ——

(یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک احسان ہے کہ وہ تم سے پہلے فوت ہوگئی ——

ورنہ اسے تمہاری قبر پر بیٹھنا پڑتا جو کسی طور پر مناسب نہیں)

سائل خلیفہ کے پاس گیا اور ان الفاظ کے ساتھ اظہار تعزیت کیا خلیفہ نے وہ الفاظ سنے تو اس کا سارا غم کافور ہوگیا —— خلیفہ نے سائل کو انعام دینے کا حکم صادر کیا —— اور سائل سے کہا۔

بِاللّٰہِ عَلَیْکَ اَکَلَامُکَ ھٰذَا؟

تجھے اللہ کی قسم ہے (بتا) کیا یہ کلام تیرا ہے؟

سائل نے کہا —— نہیں یہ کلام فلاں بزرگ (امام حسن) کا ہے —— خلیفہ نے کہا۔

صَدَقْتَ فَاِنَّہٗ مَعْدَنُ الْکَلَامِ الْفَصِیْحِ

تو نے سچ کہا ہے —— کیونکہ وہ (امام حسن) فصیح کلام کی کان و سرچشمہ ہے ——

خلیفہ نے سائل کو مزید انعام دینے کا حکم صادر کیا۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۸/۲۸۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

آپ کسی سوالی کو خالی نہ جانے دیتے

علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ —— امام حسن علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہم دیکھتے ہیں —— کہ آپ کسی سوالی کو خالی واپس نہیں کرتے اگرچہ آپ کے پاس کوئی چیز بھی نہ ہو —— آپ نے فرمایا —— میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں —— اور اس کی عطا میں رغبت رکھتا ہوں —— مجھے شرم آتی ہے کہ خود سائل ہوں (بارگاہ خداوندی کا) اور

Marfat.com

اگر میرے پاس کوئی سوالی آئے تو اسے خالی واپس کروں ——

اللہ تعالیٰ نے میری یہ عادت بنا رکھی ہے —— اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ وہ میرے اوپر اپنی نعمتوں کے دریا بہائے گا —— اور میں نے باری تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں لوگوں پر نعمتوں کے دریا بہا دوں گا —— مجھے ڈر ہے کہ اگر میں یہ عادت ختم کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اپنی عادت روک لے گا —— اور پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے!

اِذَا مَا اَتَانِی سَائِلٌ قُلْتُ مَرْحَبًا

بِمَنْ فَضْلُهٗ فَرْضٌ عَلَیَّ مُعَجَّلٌ

وَمَنْ فَضْلُهٗ فَضْلٌ عَلٰی کُلِّ فَاضِلٍ

وَ اَفْضَلُ اَیَّامِ الْفَتٰی حِیْنَ یُسْئَلُ

جب میرے پاس سوالی آتا ہے تو میں مرحبا کہتا ہوں اس لیے کہ اس کو عطا کرنا مجھ پر فرض معجّل (فوری طور پر) ہے —— اور اس کو عطا کرنا ہر عطا کرنے والے کے لیے فضیلت ہے —— ان کا افضل دن وہ ہے —— جب اس سے کوئی سوال کیا جائے۔

(نور الابصار ص ۲۸۷ مطبوعہ ایضاً)

خدا سے مانگنے والے کو

جناب مومن شبلنجی نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کا تذکرہ کرتے —— آپ سے متعلق لکھا ہے آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کی جناب سے دس ہزار درہم مانگتے ہوئے سنا ——

فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ اِلٰی مَنْزِلِهٖ وَبَعَثَ بِهَا اِلَیْهِ

Marfat.com

آپ علیہ السلام اپنے گھر لوٹ گئے، اور اس شخص کے پاس دس ہزار درہم بھیج دیئے—(نورالابصار ص ۲۸۵ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

عطا کے بعد معذرت

ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام کی بارگاہ سخا میں حاضر ہو کر سوال کیا— اور اپنی بدحالی کا شکوہ گزار ہوا— آپ نے اپنے وکیل کو بلایا اور اس سے اپنے سالانہ خرچ اور آمدنی کا پورا حساب کرایا— اور حکم فرمایا— جو سالانہ خرچ سے بچتا ہے— وہ میرے پاس لے آؤ۔

وکیل نے پچاس ہزار درہم آپ کی خدمت میں حاضر کر دیئے— امام حسن علیہ السلام نے اپنے وکیل سے دوبارہ فرمایا۔

مَا فَعَلْتَ بِالْخَمْسِ مِائَةِ دِیْنَارِ الَّتِیْ مَعَكَ؟

جو پانچ سو ۵۰۰ دینار تمہارے پاس تھے وہ کہاں ہیں؟

وکیل نے عرض کیا— حضور وہ میرے پاس محفوظ و موجود ہیں، آپ نے فرمایا وہ بھی لے آؤ— جب وہ لے کر آیا تو آپ نے پانچ ہزار درہم— اور پانچ سو دینار اس شخص کو عطا فرمائے۔

وَاعْتَذَرَ مِنْهُ

اور پھر اس شخص سے معذرت کی۔

(یعنی معذرت اس بات پر کہ گھر میں یہی کچھ تھا اگر کچھ اور ہوتا تو اور ملتا)

(نورالابصار ص ۲۸۶/۲۸۵ مطبوعہ ایضاً)

Marfat.com

اقلیم سخاوت کے تاجدار

جناب ابوالحسن مدائنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں کہ امام حسن—— امام حسین—— اور جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہم السلام تینوں حضرات حج کو تشریف لے گئے—— ان تینوں حضرات کو راستے میں سخت بھوک اور پیاس لگی—— اور ان کا سامان بھی جاتا رہا—— اور انہوں نے ایک خیمہ دیکھا وہاں تشریف لے گئے—— وہاں ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی—— اس سے کہا—— کیا یہاں پانی ہے؟—— اس بوڑھی عورت نے کہا—— جی ہاں پانی ہے!—— اور یہ حضرات وہاں ٹھہر گئے—— اس عورت کے پاس صرف ایک چھوٹی سی بکری تھی—— اس بڑھیا نے عرض کیا——

اِحلِبُوْهَا وَاشْرَبُوْا لَبَنَهَا

اس بکری کا دودھ نکال کر (دوہ کر) پی لو۔

ان حضرات نے ایسا ہی کیا—— پھر اس بوڑھی عورت سے فرمایا۔

هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟—— کیا کچھ کھانے کو بھی ہے؟

قَالَتْ هٰذِهِ الشُّوَيْهَةُ مَا عِنْدِىْ غَيْرُهَا فَاَنَا اُقْسِمُ عَلَيْكُمْ بِاللهِ اِلَّا مَا ذَبَحَهَا اَحَدُكُمْ —— حَتّٰى اُهَيِّئَ لَكُمُ الْحَطَبَ فَاشْوُوْهَا وَكُلُوْهَا——

اس بڑھیا نے عرض کیا—— اس بکری کے سوا میرے پاس کچھ نہیں—— میں تمہیں قسم دیتی ہوں کہ اس بکری کو ذبح کرو—— اور میں ایندھن تیار کرتی ہوں—— اس کے گوشت کو بھون کر کھا لو——

ان تینوں حضرات نے اس کے قسم دینے پر ایسا ہی کیا—— اور اس بڑھیا کے ہاں

Marfat.com

کچھ دیر ٹھہرے ـــــ جب وہاں سے روانہ ہوئے تو اس بوڑھی عورت سے فرمایا۔ اے بی بی!

نَحْنُ نَفَرٌ مِّنْ قُرَیْشٍ نُرِیْدُ هٰذَا الْوَجْهَ فَاِذَا رَجَعْنَا سَالِمِیْنَ فَاَوْلِمِیْ لَنَا فَاِنَّا صَانِعُوْنَ بِكِ خَیْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ہم قریشی ہیں اور ادھر جانا چاہتے ہیں ـــــ جب ہم خیر و عافیت سے واپس آئیں تو ہمارا انتظار کرنا انشاء اللہ تعالیٰ ہم تجھے اچھی جزا دیں گے ـــــ

یہ کہہ کر تینوں حضرات تشریف لے گئے ـــــ ان کے جانے کے بعد اس عورت کا شوہر آیا ـــــ عورت نے اس سے سارا واقعہ بیان کیا ـــــ وہ غصہ سے بھر گیا ـــــ اور کہا ایسے لوگوں کو بکری ذبح کر کے کھلا دی جن سے ہماری جان پہچان نہیں ہے ـــــ اور کہتی ہو کہ قریشی تھے ـــــ

کچھ عرصہ کے بعد وہ عورت اور اس کا شوہر قحط سالی کا شکار ہو گئے اور تنگ دستی نے ان کو مدینہ منورہ جانے پر مجبور کر دیا ـــــ جانوروں کے خشک گوبر وغیرہ چنتے ہوئے وہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے ـــــ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے اس عورت کو گزرنے کا اتفاق ہوا ـــــ جب کہ اس کے ساتھ خشک گوبر سے بھرا ہوا تھیلا بھی تھا ـــــ

امام حسن علیہ السلام اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اس عورت کو دیکھا تو اسے فوراً پہچان لیا ـــــ اور آواز دے کر اس کو بلایا، اور فرمایا ـــــ اللہ کی بندی! مجھے پہچانتی ہو ـــــ اس نے کہا نہیں ـــــ امام عالی مقام حسن علیہ السلام نے فرمایا ـــــ فلاں جگہ فلاں روز تیرے پاس ٹھہرنے والے مہمانوں میں سے ایک میں بھی تھا ـــــ اس عورت نے کہا ـــــ

Marfat.com

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَسْتُ اَعْرِفُكَ

میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے یاد نہیں اور میں آپ کو نہیں پہچانتی ہوں——

امام نے فرمایا اگر تو مجھے نہیں پہچانتی —— میں تو تجھے پہچانتا ہوں —— آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا اور اس نے صدقات کی بکریوں میں سے ایک ہزار بکریاں خریدیں اور اس عورت کو ایک ہزار بکریاں عطا فرمائیں اور ساتھ ایک ہزار دینار عنایت فرمائے —— یہ سامان دے کر غلام کے ساتھ اس عورت کو اپنے بھائی امام حسین کے پاس بھیجا——

اور جب غلام اس عورت کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ نے اس عورت کو پہچان لیا —— اور فرمایا میرے بھائی حسن نے اس کو کیا دیا ہے؟ —— غلام نے سارا قصہ بیان عرض کیا —— تو امام حسین نے بھی اس کو امام حسن جتنا سامان دیا (یعنی ہزار بکریاں ہزار دینار) پھر اس عورت کو غلام کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا —— جب عورت ان کے پاس پہنچی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پہچان لیا —— اور غلام نے جناب عبداللہ کو امام حسن و حسین علیہما السلام کے عطایا وعنایات سے باخبر کیا —— تو حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم! اگر یہ عورت میرے پاس پہلے آجاتی تو میں اپنے دونوں بھائیوں پر بہت بوجھ ڈالتا —— اور پھر حکم دیا کہ اس عورت کو دو۲ ہزار بکریاں اور دو۲ ہزار دینار عطا کیے جائیں——

فَرَجَعَتْ وَهِیَ مِنْ اَغْنَى النَّاسِ

وہ عورت اپنے گھر واپس لوٹی تو لوگوں سے امیر ترین تھی۔

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۶/۲۸۷ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

امام حسن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا

امیر المومنین سیدنا امام حسن علیہ السلام نے ——— حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا تو ان سے کہا ———

اُرِیْدُ اَنْ اَتَّخِذَ خَاتَمًا فَمَا کُتِبَ عَلَیْہِ؟

میں انگوٹھی بنوانے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ بتائیں اس پر کیا لکھوں؟ ———

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا ——— اس انگوٹھی پر یہ لکھواؤ!

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک وحق اور مبین ہے۔''

کیونکہ یہ انجیل کے آخر میں تحریر ہے (یعنی انجیل ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے)

(نورالابصار ص ۲۸ مطبوعہ ایضاً)

اجڑے ہوئے چمن کو حسن نے بہار دی

امام عالی مقام حضرت امام حسن علیہ السلام کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں جن کو حیطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں ——— ان کمالات وکرامات میں سے ایک یہ ہے ——— کہ آپ ایک مرتبہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ ایک سفر پر گئے تو راستے میں کھجوروں کا ایک باغ آیا ——— جس کے تمام درخت خشک ہو چکے تھے ——— آپ نے اس باغ میں نزول اجلال فرمایا ——— خدام نے ایک خشک درخت کی جڑ کے ساتھ آپ کے لیے بستر بچھا دیا اور آپ اس پر لیٹ گئے۔

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دوسرے درخت کی جڑ کے ساتھ اپنا بستر لگایا ——— اور امام حسن علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے ——— کہ اے کاش! اس خشک

Marfat.com

درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں ـــــ اور ہم لوگ کھاتے ـــــ امام عالی مقام نے فرمایا ـــــ کیا تجھے تازہ کھجوروں کی خواہش ہے؟ ابن زبیر نے عرض کیا جی ہاں، میری یہی خواہش ہے ـــــ

امام حسن علیہ السلام نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر آہستہ آہستہ کچھ پڑھا ـــــ جسے دوسرے نہ سن سکے ـــــ اسی وقت کھجور کا ایک درخت تر و تازہ ہو کر ـــــ تازہ کھجوروں کے ساتھ بار آور ہو گیا ـــــ ان حضرات کے ساتھ جو شتربان تھا، اس نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگا ـــــ خدا کی قسم یہ جادو ہے ـــــ امام حسن نے فرمایا ـــــ یہ جادو نہیں ـــــ بلکہ رسول خدا کے بیٹے کی دعائے مستجاب کا اثر ہے ـــــ

بعد ازاں اس درخت کے اوپر جا کر کھجوریں اتاری گئیں جو تمام لوگوں کے لیے کافی تھیں ـــــ

اجڑے ہوئے چمن کو حسن نے بہار دی
سب سائلوں کی آپ نے قسمت سنوار دی
اے خضر! میرے خضر کی شفقت تو دیکھئے
ہر غم زدہ کو دولت صبر و قرار دی

خلافت امام حسن

قارئین ذی احتشام ـــــ برادران اسلام ـــــ خلافت امام حسن علیہ السلام میں مختلف روایات و مقامات ـــــ نشیب و فراز سے عبارت ہیں لہٰذا ان تمام امور سے صرف نظر کرتے ہوئے ـــــ اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے ـــــ خیال رہے کہ اس دور پر فتن میں روافض اور خوارج کا انداز بیان اور طرز تقریر کسی صورت میں بھی مستحسن نہیں یہی وجہ

Marfat.com

ہے کہ آج ملت اسلامیہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر اپنی اہمیت کھو چکی ہے—— اور ہاتھوں میں کاسۂ گدائی تھام کر طاغوتی طاقتوں کے سامنے لڑکھڑا رہی ہے—— ان تمام قسم کی ذلت آمیزیوں میں ان اسلامی ممالک کا بہت زیادہ کردار ہے—— جن ممالک میں ملوکیت کے ظلم وستم—— جبر مجرمانہ—— تعدی—— اور جور و جفا کا راج پورے جوبن پر ہے—— وہاں کے بندی خانوں میں مظلوموں کی کئی نسلیں فنا کے گھاٹ اتر گئیں لیکن ملوکیت کو ابھی تک اپنی عیاشیوں سے فرصت نہیں ملی—— ان تماش بینوں نے کرۂ ارض پر دین اسلام کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے—— طاغوت کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے بادشاہوں اور حکمرانوں نے ملت کو تباہی کے آخری کنارے پر پہنچا دیا ہے——

قارئین! بات دور نکل گئی—— بات ہو رہی تھی جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی خلافت کی—— حضرت مولا علی کی شہادت کے فوراً بعد ماہ رمضان ۴۰ھ میں مسلمانوں نے حضرت امام حسن کے دست حق پرست پر بیعت کی—— جس نے امام علیہ السلام کی سب سے پہلے بیعت کی وہ جناب قیس بن سعد بن عبادہ تھے—— ان کے بعد دوسرے لوگوں نے بیعت کی جن کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی—— امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خبر جناب والیٔ شام تک پہنچی تو وہ عراق کے علاقوں کو فتح کرنے کے لیے ساٹھ ہزار افراد کا لشکر لے کر نکلے—— امام حسن کو اس امر کی اطلاع پہنچی تو آپ بھی ایک لشکر لے کر نکلے——

آپ چلتے ہوئے ساباط مدائن (مسقّف مقامات۔ یعنی چھت ڈالی ہوئی جگہ) میں پہنچے تو جانوروں کے آرام و آسودگی کے لیے کچھ دیر قیام فرمایا—— آپ کے اس قیام سے آپ کی فوج نے یہ گمان کر لیا کہ آپ جنگ کا ارادہ نہیں رکھتے! کیوں کہ آپ اس سے قبل

Marfat.com

اپنے خطبوں میں اپنی کریمانہ طبیعت اور حلم عظیم کی بنا پر کئی بار یہ اشارہ دے چکے تھے۔۔۔۔ کہ مجھے مسلمانوں کا امن واتحاد۔۔۔۔ اور ان کی خوشحالی وسلامتی۔۔۔۔ اور آپس میں صلح وآتشی زیادہ پسند ہے۔۔۔۔ اور میرے نزدیک تفرقہ بازی اور فتنہ وفساد ناپسندیدہ امور ہیں۔

آپ کے اس قسم کے ارشادات کی وجہ سے آپ کی فوج کا ایک حصہ آپ پر حملہ آور ہوگیا۔۔۔۔ اور آپ کے خیمہ میں داخل ہوکر لوٹ مار شروع کردی۔۔۔۔ یہاں تک کہ آپ جس مصلے پر تشریف فرماتھے وہ بھی آپ کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لیا۔۔۔۔ اور آپ نے اپنے اوپر جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہ بھی اتار لی۔۔۔۔ اور خود پر عذاب الیم واجب کرلیا۔۔۔۔

آپ پر خنجر کا وار

امام عالی مقام امام حسن علیہ السلام نے یہ صورت حال دیکھی تو سوار ہوکر مدائن کی طرف روانہ ہوگئے۔۔۔۔ اثنائے راہ جراح بن قبیصہؑ اسدی کمین گاہ میں چھپا ہوا تھا۔۔۔۔ وہ یک دم کمین گاہ سے باہر نکلا اور آپ کا نشانہ لے کر خنجر چلا دیا جو آپ کی ران مبارک میں ہڈی تک پیوست ہوگیا۔۔۔۔ جراح بن قبیصہؑ اسدی دوسرا خنجر پھینکنے والا تھا۔۔۔۔ کہ جناب عبیدہ بن فضل طائی نے اس کے ہاتھ سے خنجر چھین کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔۔۔۔

امام حسن اس واقعہ سے سخت غمزدہ اور رنجور ناراض ہوکر مدائن کے قصر سفید میں تشریف لے گئے۔۔۔۔ وہاں پر جراح آپ کے زخم کا علاج کرتے رہے۔۔۔۔ یہاں تک کہ آپ کا زخم مندمل ہوگیا۔۔۔۔ آپ نے جب یہ دیکھا کہ کوفیوں نے میرے والد گرامی سے کیا سلوک کیا ہے۔۔۔۔ اور میرے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔۔۔۔ تو کوفیوں کی طرف سے آپ دل برداشتہ ہوگئے۔۔۔۔ اور جناب معاویہ کے ساتھ چند شرائط پر صلح کرلی جن کی تفصیل طویل ہے۔۔۔۔

Marfat.com

صلح کی وجہ

امام حسن علیہ السلام خود غرضوں کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے—— اپنے خاص خدام کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

ایک روز مدینہ منورہ میں علی بن بشیر ہمدانی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا—— اے ابن رسول خدا! آپ کو والی شام سے صلح نہ کرنا چاہئے تھی—— آپ نے فرمایا—— خاموش رہ—— ہم اللہ تعالیٰ کے خزانوں کو تقسیم کرنے والے ہیں—— نہ کہ سونے اور چاندی کو—— اور ہم اس کے علوم کے ان اسرار و رموز کو جاننے والے ہیں—— جنہیں کوئی نہیں جانتا——

میں نے صلح اس غرض سے کی ہے کہ میرے ساتھیوں کا خون بہنے سے بچ جائے —— اس لیے کہ میں نے جنگ میں ان کا اھمال اور تھاون "یعنی بے مقصد رنجیدہ کرنا اور چھوڑ دینا" —— دیکھ لیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اگر صلح نہ کرتا تو میرے تمام محبان ضائع ہو جاتے—— تو جانتا ہے کہ میرا لشکر اہل کوفہ پر مشتمل تھا جنہوں نے میرے والد محترم کو شہید کیا—— اور میری رہائش گاہ کو لوٹ لیا—— اور مجھ پر خنجر پھینک کر زخمی کر دیا——

مجھے قسم ہے!—— خدائے برتر، اور میرے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی—— اگر میں تمام پہاڑوں اور تمام درختوں کو بھی ساتھ لے کر چلتا تو بالآخر امر بادشاہت کو میں اسی کے سپرد کرتا—— کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب اسی پر دلالت کرتا ہے۔

خواب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ حسین کاشفی نے علامہ جامی کی شواہد النبوۃ کے حوالے سے لکھا ہے—— کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب دکھایا ـــــ کہ بنوامیہ کے بادشاہ یکے بعد دیگرے آپ کے منبر پر کود رہے ہیں آپ کو یہ صورت ناگوار گزری ـــــ تو اللہ کریم نے سورۂ کوثر نازل فرمائی۔

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۝

اے حبیب ہم نے آپ کو کثرت اولاد کا منبع عطا فرمایا ہے۔

اور سورۂ قدر نازل فرمائی ـــــ جس میں یہ آیت ہے۔

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ۝

شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

اَلۡفِ شَہۡرٍ ـــــ یعنی ہزار مہینے ـــــ سے مراد بنوامیہ کا دور حکومت ہے ـــــ راوی کہتے ہیں کہ جب بنوامیہ کے دور حکومت کا حساب لگایا تو ہزار مہینے ـــــ یعنی تراسی ۸۳ سال چار ماہ ہی نکلا ـــــ

دمشق سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام دمشق سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آتے ہوئے ـــــ آپ موصل سے گزرنے لگے تو آپ اپنے ایک ایسے محبّ کے ہاں تشریف لے گئے ـــــ جو آپ کی محبت وفرماں برداری اور خیر خواہی کی ڈینگیں مارا کرتا تھا ـــــ امام عالی مقام امام حسن نے اس کے گھر میں نزول اجلال فرمایا ـــــ اس ناہنجار نے اپنا دین وایمان ـــــ دنیاوی مال ومتاع کے عوض بیچ دیا ـــــ اور امام کو تین مرتبہ زہر دیا ـــــ

زہر کی تکلیف میں ہر مرتبہ آپ نے دعا فرمائی ـــــ اور اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی ـــــ میزبان نے یہ صورت دیکھی تو خاصا پریشان ہوا اور تمام واقعہ لکھ بھیجا کہ میں نے

Marfat.com

انہیں تین مرتبہ زہر دیا ہے ــــ مگر کچھ کارگر نہیں ہوا ــــ اس میزبان کو خط کے جواب میں ایک تحریر اور زہر ہلاہل کی ایک شیشی بھیج دی گئی ــــ خط میں ہدایت درج تھی کہ کوشش کر کے اس زہر کے چند قطرے پلا دے ــــ یہ ایسا زہر ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ دریائے بیکراں میں گرا دیا جائے تو پانی کے تمام جانور ہلاک ہو جائیں ــــ

اتفاق سے خط اور زہر لانے والا راستے میں ایک درخت کے پاس اونٹ سے اترا وہاں بیٹھ کر اس نے کھانا کھایا ــــ اور اچانک اس کے پیٹ میں سخت ترین درد ہوا ــــ اتنے میں ایک بھوکا بھیڑیا آیا اور اس نے اس شتر سوار پر حملہ کر دیا اور اسے مار کر اونٹ کی طرف رخ کیا ــــ وہ اونٹ بھاگنا چاہتا تھا مگر اس کی مہار ایک درخت میں الجھ گئی اور وہ وہیں پر رہ گیا۔

اس واقعہ سے تھوڑی دیر بعد ــــ حضرت امام حسن علیہ السلام کا ایک خادم کہیں سے آتا ہوا وہاں سے گزرا ــــ تو اس نے اس حال کا نظارہ کیا ــــ پھر اونٹ کی مہار درخت سے چھڑا کر اس شخص کا اسباب دیکھا ــــ تو اس سے زہر اور خط برآمد ہوا ــــ خادم وہ دونوں چیزیں لے کر اسی وقت موصل میں پہنچا اور امام حسن کی خدمت میں خط اور شیشی پیش کیں۔

زہر منگوانے والے میزبان کا انجام

امام حسن نے وہ خط پوشیدہ طور پر پڑھا ــــ تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے اور میزبان خجالت سے بچ جائے ــــ بعد ازاں آپ نے اس خط کو مصلے کے نیچے رکھ دیا اور کسی شخص پر ظاہر نہ ہونے دیا ــــ تاہم آپ کے چہرے کا رنگ اور شدید متغیر ہو گیا ــــ حاضرین نے ہر چند کوشش کی کہ آپ اس خط اور شیشی سے متعلق بتائیں ــــ مگر امام عالی مقام حسن

Marfat.com

مجتبیٰ علیہ السلام نے حاضرین کو ان دونوں چیزوں کے بارے میں بتانے کی بجائے اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنانا شروع کر دی تا کہ ان لوگوں کا دھیان اس طرف سے ہٹ جائے ــــ چنانچہ لوگ ہمہ تن گوش ہو کر آپ سے حدیث سننے میں محو ہو گئے ــــ تو اس محویت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے موصل کا سردار جناب سعد موصلی جو مختار کا چچا تھا نے خط مصلے کے نیچے سے نکال لیا جب اس نے خط کا مضمون پڑھا تو لرز کر رہ گیا ــــ اور کانپتے ہوئے امام عالی مقام حسن علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا ــــ اور عرض کرنے لگا ــــ اے ابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس واقعہ میں کون ملوث ہے؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ــــ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس وجہ سے وہ شخص خجالت اور ندامت کا شکار ہو ــــ اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ اس نے جو میری خدمت کی ہے ــــ اس کے بعد وہ میری طرف سے شرمندگی اٹھائے ــــ

سعد اس سلسلہ میں بہت زیادہ آگے بڑھ گیا ــــ اور اس نے حد کو توڑتے ہوئے ــــ امام حسن کے حکم کے بغیر میزبان کو بلا کر کہا ــــ اے فلاں! میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؟

میزبان ــــ پوچھیں کیا پوچھنا ہے۔

سعد ــــ کیا رسول خدا نے تیرے ساتھ ظلم کیا ہے؟

میزبان ــــ ہرگز نہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ ہی نہیں سکا۔

سعد موصلی ــــ تو نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا ہے ــــ تجھے کوئی ان سے تکلیف پہنچی ہے۔

Marfat.com

میزبان—— ہرگز نہیں —— میں تو ایک عرصہ تک ان کی خدمت میں رہا ہوں —— مگران کی طرف سے میرے دل میں کبھی غبار و ملال نہیں آیا ——

سعد—— پھر تو نے ابن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جگر گوشۂ مرتضٰی کے ساتھ کس دشمنی کی بنا پر —— شام کی طرف خط لکھا کہ میں نے ان کو تین مرتبہ زہر دیا ہے —— مگران پر کارگر نہیں —— اور اب تیرے اس خط کے جواب میں زہر ہلال کی شیشی کس نے بھیجی ہے۔

میزبان—— نے انکار کرتے ہوئے کہا میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس سے متعلق کچھ نہیں جانتا ——

سعد کے ملازمین نے اسی وقت اسے پکڑ لیا —— اور اسے اس قدر مارا کہ وہ خبیث ہلاک ہوگیا۔

حضرت امام حسن کو جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو بہت رنجیدہ وملول ہوئے آخرش مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔

مروان —— اور —— الیسونیہ

حضرت امام مدینہ منورہ پہنچے تو اس وقت مدینہ شریف کا گورنر مروان بن حکم تھا —— جو امام عالی مقام کا بظاہر بہت احترام کرتا تھا —— اور آپ کی خدمت کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرتا —— مگر در پردہ جناب امام کا جانی دشمن تھا اور آپ کی ہلاکت کی کوششوں میں ہر وقت مصروف رہتا —— اور اپنا مقصد پورا کرنے کی تدبیریں کیا کرتا تھا ——

ایک روز اس کے پاس ایک رومی کنیز الیسونیہ آئی یہ عورت دلالہ تھی اور نہایت مکار اور چالاک تھی —— اور اس کا سب گھروں میں آنا جانا تھا مروان شیطان نے الیسونیہ سے

Marfat.com

کہا میں تیرے ساتھ ایک راز کی بات کرتا ہوں ـــــ اگر تو میرا راز کسی پر ظاہر نہیں کرے گی تو میں تجھے ایک ہزار دینار دوں گا ـــــ اور پشمینے کی پچاس مصری چادریں بھی دوں گا ـــــ اور بطور بیعانہ یہ ایک سو دینار ابھی وصول کر لے ـــــ ایسونیہ نے جب مال وزر اور کپڑوں کا وعدہ سنا تو بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہا ـــــ میں تیرا کوئی راز افشا نہیں کروں گی ـــــ اور جو کام تو میرے سپرد کرے گا، اسے دل و جان سے بجالاؤں گی ـــــ

مروان نے اسے ساری بات بتا دی ـــــ ایسونیہ نے ایک مرتبہ شہد میں ـــــ اور دوسری بار زہر آلود کھجوریں کھلا کر جناب سیّدنا امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا ـــــ جس سے آپ کی طبیعت بگڑ گئی اور قے بھی آئی اور پیٹ میں شدید درد بھی ہوئی ـــــ آپ صبح روضۂ رسول پر حاضر ہوئے ـــــ یہ آستانہ دار الشفاء درد منداں ہے ـــــ آپ نے خاک روضہ اپنے شکم مبارک پر ملی تو آپ کو آرام آ گیا ـــــ

چنانچہ آپ نے اپنے عزیز و اقارب کو بلا کر فرمایا ـــــ کہ دو سال سے میری طبیعت کچھ اس طرح ناساز ہوئی کہ سنبھلنے کا نام نہیں لیتی ـــــ لہٰذا میرا خیال ہے کہ اب پھر موصل جاؤں اور چند روز کے لیے تبدیلیٔ آب و ہوا کر آؤں ـــــ

دوبارہ موصل میں

چنانچہ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہمراہ لیا اور موصل کی طرف روانہ ہو گئے ـــــ جب راستے میں دمشق آیا تو یہاں ایک دین و دنیا کا اندھا رہتا تھا جو انتہائی دشمن اہل بیت تھا جب اس لعین نے سنا کہ شہزادۂ حسن موصل کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں ـــــ تو اس نے دل میں سوچا کہ اس سے بہتر موقعہ نہیں مل سکے گا ـــــ مجھے موصل جانا چاہئے ـــــ اور امام حسن کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار کرنا چاہئے ـــــ تا کہ موقعہ پا کر

Marfat.com

اپنا کام پورا کیا جا سکے۔

اس اندھے کا وار

وہ اندھا لعین اپنے آپ باتیں کرتا اور یہ کہتا ہوا موصل کی طرف روانہ ہوا۔ کہ یہ میرا دشمن اور میرے دشمن کا بیٹا ہے۔ اس لیے مجھے اسے قتل کرنے کے سوا خوشی نہیں ہو گی۔ اس نے اپنے عصا کی نوک کو زہر آلود کروالیا۔ اور موصل کی مسجد میں پہنچ گیا۔ امام حسن اس مسجد میں نماز پڑھاتے اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ وہ اندھا ملعون حضرت امام کے سامنے نہایت عقیدت بھری باتیں۔ اور روزانہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا۔ اور آپ کا خطبہ سن کر زاروقطار رویا کرتا، مگر دل میں سوچتا رہتا کہ میں کس طرح اپنی لاٹھی کا زہر آپ کے جسم میں اتاروں۔

ایک دن امام علیہ السلام نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ اور مسجد کے قریب آپ کے ایک خادم کی دوکان تھی۔ آپ اس دوکان کی دہلیز کے قریب بیٹھ گئے۔ اور اپنے مخلصین اور نیازمندوں سے گفتگو فرمانے لگے۔ اتنے میں وہ اندھا حضرت امام حسن کو دعائیں دیتا ہوا آیا۔ اور اٹکل اور اندازے سے اپنی لاٹھی کی نوک جو لوہے کی تھی اور زہر میں بجھی ہوئی تھی، کو آپ کے قدم مبارک پر رکھ کر زور سے دبایا اور وہ زہر آلود لوہے کی نوک آپ کی نعلین تک جا پہنچی۔ آپ نے ایک آہ بھری، اور فرمایا افسوس کہ میں دشمن سے یہاں بھی محفوظ نہ رہا!۔ امام کے زخم سے خون کے فوارے بہنے لگے۔ اور پاؤں مبارک پر سوجن پیدا ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔ اور دیگر جان نثاروں نے اس خبیث کو پکڑ لیا۔ حضرت ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ مفسر قرآن فرماتے ہیں کہ۔ امام حسن نے

Marfat.com

فرمایا — اسے چھوڑ دو! — جیسا یہ دنیا میں اندھا ہے، آخرت میں بھی اندھا ہے — علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ مفسر قرآن فرماتے ہیں — کہ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا — اسے چھوڑ دو! — یہ ظاہری طور پر بھی اندھا ہے — اور اس کا باطن بھی اندھا ہے — اور یہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا —

چنانچہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دیا گیا — جب اس اندھے کو پتہ چلا کہ امام عالی مقام نے اسے چھوڑ دیا ہے — تو وہ اندھا خبیث تیزی سے چلتا ہوا، تھوڑی دیر میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا — آپ کو اس زخم نے شدید ترین درد و کرب میں مبتلا کر دیا — آپ نے کراہتے ہوئے فرمایا — کہ میں نے چاہا تھا چند روز کے لیے دشمنوں کے مکر و فریب سے رہائی حاصل کروں گا — اور اہل جور و جفا سے خلاصی پا کر بلاؤں اور مصیبتوں سے بچا رہوں گا — مگر جہاں کہیں بھی جاتا ہوں رنج و بلا — تکلیف و مصیبت میرے قریب اور ساتھ ساتھ رہتے ہیں — ''امام کی اس دردوں بھری گفتگو — اور غم آگیں ارشادات کے مفہوم کی صورت جو انسانی ذہن میں بنتی ہے وہ پنجابی زبان میں کچھ اس طرح ہے۔''

جتھاں دھیاں میری جھولی چہ پائیں
محلاں وچ اوہ چھاواں مان دے نے
پرانی واقفیت دی بنا تے
حسنؑ نوں سب مصائب جان دے نے

(خضر)

(دمشق کا رہنے والا وہ اندھا جس نے امام حسن علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی اور لٹھ

Marfat.com

لیے ہوئے جنتی جوانوں کے سردار کا پیچھا کرتا ہوا موصل پہنچا لاٹھی میں لگا ہوا، زہر میں بجھا ہوا لوہے کا سُوۤا کلیوں سے زیادہ نازک پاؤں میں چبھو دیا —— جس سے شہزادیٔ کونین کے لختِ جگر کو سخت ترین تکلیف پہنچی! —— اور حلم و بردباری کا یہ عالم کہ اس اندھے کو خدام سے چھڑا کر چھوڑ دیا —— اس کے اندھوں نے امن عالم کو تہ و بالا کر دیا ہے —— آج کل کے باطنی اندھے بھی دمشق کے اس اندھے کی طرح ہیں جس نے امام کو زخمی کیا —— شاعر کہتا ہے ——)

حسن کے، مصطفےٰ ﷺ کے، حیدر کرار کے دشمن
ستم گر ہیں وہ، بد باطن بھی ہیں، بے داد اندھے ہیں
حسن کے حسن عالمگیر کو وہ کس طرح دیکھیں
جو نا ہنجار، بد اطوار، مادر زاد اندھے ہیں

القصہ:- اندھے کی اس ظالمانہ حرکت کے بعد، آپ کی طبیعت بگڑنے لگی —— آپ کی تکلیف اور درد کے پیش نظر —— ایک جراح کو بلایا گیا —— اس جراح کی جیسے ہی آپ کے زخم پر نظر پڑی تو وہ رونے لگا اور عرض کی حضور! —— یہ زہر میں بجھے ہوئے آلے کا زخم ہے —— اور قصداً لگایا گیا ہے —— حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا —— حضور! اب ہم اس اندھے کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑیں گے —— جناب سعد موصلی نے سیّدنا امام حسن کی جناب میں عرض کیا —— اے ابن رسول خدا! اگر آپ اس اندھے کو نہ چھڑاتے تو ہم اسے ضرور سزا دیتے —— آپ نے فرمایا —— وہ خود ہی مکافات عمل کو پا لے گا ——

اور پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

Marfat.com

وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ط (پارہ۲۲ سورۂ فاطر آیت نمبر۴۳)
اور بری چالیں اسی چال چلنے والے کو گھیر لیتی ہیں۔

اندھے کا انجام

غرض ــــ یہ کہ جراح نے علاج شروع کیا چونکہ وہ اپنے کام میں ہوشیار ــــ دانا اور سمجھ دار آدمی تھا ــــ اور اس نے امام عالی مقام کی نسوں سے تمام زہر کھینچ لیا ــــ پھر مرحم سے زخم کا اندمال (بھرنا) کیا ــــ چند روز میں آپ کو شفائے کامل ہوگئی ــــ

ادھر سے بے فکر ہو کر آپ کے احباب و جانثاروں نے اس اندھے کی تلاش شروع کر دی ــــ چودہ روز کے بعد وہ اس طرح ہاتھ آیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صبح کے وقت جناب سعد موصلی کے ہاں تشریف لے جا رہے تھے ــــ دیکھا کہ وہ اندھا لکڑی ہاتھ میں لیے ہوئے چلا جا رہا ہے ــــ آپ کی نظر اس پر پڑی تو آپ کا جسم غصے سے لرز گیا ــــ آپ اس کی طرف جھپٹے اور ہاتھ سے لاٹھی چھین کر اس کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس خبیث کا سر پارہ پارہ ہو گیا ــــ پھر آپ نے تمام ساتھیوں اور اس کی تلاش میں نکلنے والوں کو مژدہ سنایا کہ میں نے اس اندھے خبیث کو واصل جہنم کر دیا ہے ــــ جناب سعد موصلی اپنے بھتیجے مختار کو ساتھ لے کر وہاں پہنچے اور ایندھن جمع کر کے اس بدبخت اندھے کی لاش کو جلا دیا ــــ

امام حسن مدینہ منورہ میں

شہزادہ حسن علیہ السلام اب یہاں سے پھر مدینہ منورہ تشریف لائے ــــ پیچھے گزر چکا ہے کہ مروان نے الیسونیہ نامی کنیز کو خریدا اور اُسے امام کو زہر دینے کے لیے تیار کیا وہ خبیثہ رات دن تاک میں رہتی تھی، آپ کی تشریف آوری کا سنتے ہی کچھ الماس پیس کر

Marfat.com

لائی — مگر موقعہ نہ ملا — ۲۸ صفر المظفر کی رات کو نظر بچا کر آپ کے پانی کی صراحی میں ڈال دیا — آپ اُن ایام میں پانی کی صراحی سر بمہر رکھتے تھے — مگر اس خبیثہ ایسونیہ نے الماس کے باریک پسے ہوئے ریزوں کو ایسی صفائی سے صراحی میں ڈالا کہ مہر کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا، وہ الماس سودہ پانی میں جا ملا — آپ اس وقت آرام فرما رہے تھے کہ اچانک اٹھے اور اپنی ہمشیرہ سیّدہ زینب علیہا السلام کو آواز دے کر بلایا — اور فرمایا — اے بہن! — ابھی میں نے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے — اور ان کے ساتھ میرے ابا جان ''علی'' — اور میری والدہ ''سیّدۂ عالم'' بھی موجود تھیں لہٰذا پانی لاؤ! میں وضو کر لوں — سیّدہ زینب پانی لینے گئیں تو آپ نے اس صراحی میں سے پانی نوش فرمالیا — پانی پیتے ہی فرمایا — آہ یہ کیسا پانی ہے کہ میرے حلق سے ناف تک ٹکڑے کر گیا ہے۔

فرمایا بہن! — جلدی میرے بھائی حسین کو بلاؤ — فوراً امام حسین کو بلوایا گیا — آپ نے جب اپنے بھائی حسن کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور بغل گیر ہو کر خوب ملے — پھر امام حسن نے فرمایا میرے بھائی حسین! میں نے ابھی نانا جان — ابا جان — اور امی جان کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے باغوں کی سیر کر رہے ہیں — پھر نانا جان نے فرمایا — بیٹا حسن! — خوش ہو جاؤ کہ تم نے دشمنوں سے نجات پائی — اور کل رات تک ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے — اس خواب سے چونک کر بیدار ہوا — پیاس کی شدت تھی — اس صراحی سے پانی پیا — اور اس پانی نے حلق سے ناف تک زخم ڈال دیئے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے رو کر اس صراحی کو اٹھایا — اور فرمایا، مہر تو

Marfat.com

سلامت، پھر کیا بات ہے—— میں بھی پی کر دیکھوں تو سہی کہ یہ پانی کیسا ہے؟—— امام حسن نے امام حسین کے ہاتھ سے پانی والا کوزہ لے کر زمین پر زور سے دے مارا—— جس جگہ پر وہ پانی گرا اس جگہ سے زمین ابلنے لگی—— اور پھر پھٹ گئی—— امام حسین سیّد الشہداء کو یقین محکم ہو گیا کہ اب جان بر ہونا مشکل—— تھوڑی دیر میں درد کے ساتھ قے شروع ہوئی—— طشت لایا گیا جس میں آپ کا جگر اور آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر حلق سے باہر آ گئیں—— جب اس طشت کو اٹھایا گیا تو اس میں آپ کے جگر کے ستر ٹکڑے شمار کیے گئے—— ایک اور قول کے مطابق ایک سو سے زائد ٹکڑے تھے۔

حدیث معراج

جب آفتاب بلند ہوا تو آپ کے چہرۂ زیبا نے سبز رنگ اختیار کر لیا—— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اب ہمارے چہرے کا رنگ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا سبز ہے، یہ سن کر اپنا رخ انور امام حسین علیہ السلام کی طرف کرتے فرمایا—— بھائی! حدیث معراج کی تعبیر پوری ہو گئی—— امام حسین نے فرمایا—— ہاں بے شک وہ علامتیں پوری ہو گئی ہیں—— اور آگے بڑھ کر اپنے بازو اپنے بھائی کی گردن میں حمائل کر دیئے—— اور ایک دوسرے کے چہرے پر چہرہ رکھ کر دونوں بھائی رونے لگے—— حاضرین نے یہ منظر دیکھا تو سب کی چیخیں نکل گئیں—— اور امام کی خدمت میں عرض کرنے لگے، حضور! ہمیں حدیث معراج کے بارے میں بتائیں؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا—— ہمیں ہمارے نانا جان نے بتایا تھا کہ مجھے معراج کی رات جنت کے باغات میں لے جایا گیا—— اور جملہ اہل ایمان کے مراتب و مدارج دکھائے گئے—— میں نے وہاں ایک ہی طرز کے بنے ہوئے دو محل دیکھے جو ایک

Marfat.com

دوسرے کے پہلو بہ پہلو (ساتھ ساتھ) تھے — ایک محل سبز زمرد کا بنا ہوا تھا جس کی شعاعیں میری نگاہوں کو خیرہ کر رہی تھیں — دوسرا محل سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا جس کی صفائی آفتاب جہاں تاب کی طرح نور بکھیر رہی تھیں — میں نے رضوان سے پوچھا یہ دونوں محل کس کے لیے ہیں؟ — رضوان جنت نے عرض کیا — ایک حسن کے لیے ہے — اور ایک حسین کے لیے ہے —

امام حسن فرماتے ہیں نانا جان نے فرمایا — میں نے رضوان سے پوچھا ان دونوں کے رنگ الگ الگ کیوں ہیں؟ — یہ سن کر رضوان نے گردن نیچے کر لی اور خاموش ہو گیا — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے جواب کیوں نہیں دیا؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسے بتاتے ہوئے شرم آتی ہے — میں عرض کر دیتا ہوں — سبز رنگ کا محل حسن کے لیے ہے — کیونکہ انہیں زہر دیا جائے گا — اور بوقت شہادت ان کے چہرے کا رنگ سبز ہو جائے گا — حسین کے لیے سرخ محل ہے — اس لیے کہ انہیں (کربلا کے تپتے ہوئے ریگزاروں پر تیغ دو۲ دم سے) شہید کیا جائے گا — اور بوقت شہادت ان کا چہرہ خون سے سرخ ہو جائے گا —

امام حسن نے امام حسین کو سینے سے لگا لیا

امام حسن علیہ السلام نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد امام حسین علیہ السلام کو سینے سے لگا لیا — یہ دونوں شہزادے ایک دوسرے کے چہرے سے چہرہ ملنے لگے — اور ایک دوسرے کی پیشانی چومتے ہوئے اس طرح روئے کہ کسی شخص میں اس منظر کو دیکھنے کی تاب نہ رہی — چنانچہ حاضرین مجلس بھی ان کے ساتھ مل کر گریہ وزاری کرنے لگے —

Marfat.com

بلکہ اس گریہ وزاری میں، درودیوار ـــــ اور شجر وحجر بھی شامل ہو کر بادلوں کی طرح اشکبار ہو گئے۔

ماخوذ از روضۃ الشہداء (مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۱۷۷ ـــ تا ـــ ۱۸۷ مطبوعہ خیابان بوذر جمہری شرقی تہران ایران

اوراق غم (مفسر قرآن علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۵۲ ـــ تا ـــ ۲۶۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ـــ سن اشاعت جولائی ۲۰۱۰ء

قارئین کرام: ـــ امام حسن زہر سے شہید ہوئے اور ساری کائنات سوگوار ہو گئی ـــ حاضرین مجلس کی چیخیں نکل گئیں ـــ گھر کے درودیوار گریہ کناں ہوئے ـــ پتھروں اور درختوں نے اشکباری کی ـــ کیوں؟ ـــ

شاعر کہتا ہے ـــ کہ ـــ

مصطفٰے ﷺ کے نور کی نوری کرن جانے کو ہے
گلشن زہرائے عالم کی پھبن جانے کو ہے
شہسوار کربلا نے رو کے زینب سے کہا
اے بہن! تیرا بھائی حسن جانے کو ہے
ہے مدینہ پاک کی ہر ہر گلی نوحہ کناں
آج ابن حضرت خیبر شکن جانے کو ہے
عکس انوار نبی ﷺ اور راحت قلب بتول
آبروئے دین حق کا پیراہن جانے کو ہے
آسمان حلم کے تاروں نے رو کر یوں کہا
دنیائے علم وہنر کا بانکپن جانے کو ہے

Marfat.com

دشمن خون نبی ﷺ ! مقصد تیرا پورا —— ہوا
قبر میں زیر کفن، سیمیں بدن جانے کو ہے
دل میں ہے یادِ حسنؓ ، آنکھوں میں ہے سیل رواں
خضر کی، اس نوحہ گر کی بات بن جانے کو ہے

امام نے اپنے بھائی سے پوچھا

امام حسین علیہ السلام نے اپنے عظیم بھائی کی جناب میں عرض کیا —— بھائی جان! مجھے یہ تو بتائیے کہ آپ کو یہ زہر کس نے دیا ہے؟ —— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا بھائی حسین! میں کسی پر اس کا الزام لگا کر خون ناحق اپنے سر لینا نہیں چاہتا —— اس کا بدلہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں —— اب وقت بہت کم ہے —— میری ایک وصیت سن لو! —— تاکہ اس کے موافق و مطابق تم نے عمل کرنا ہے۔

دیکھو! جب میرا جنازہ تیار کرلو تو نانا جان کے روضۂ مقدس پر لے جانا —— اور جناب صدیقہ (ام المؤمنین عائشہ) سے اجازت لے لینا —— اگر وہ اجازت دیں —— اور عامل مدینہ کی طرف سے کوئی فتنہ نہ اٹھے تو اسی جگہ دفن کر دینا —— اور اگر ایسی صورت کا خوف ہو تو ضد نہ کرنا —— جنت البقیع میں میری اماں جان کے پاس دفن کر دینا —— ادھر یہ بات ہو رہی تھی —— ادھر مروان خبیث نے راز افشا ہونے کے خوف سے ایسونیہ خبیثہ کو روپوش کر کے کہیں بھیج دیا —— (اوراق غم ص ۲۶۳)

ہو سکتا ہے کہ اس لعینہ کو کہیں لے جا کر قتل کر دیا گیا ہو تا کہ زہر کا راز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائے اور ہم پر حرف نہ آئے —— آج بھی اس قسم کے مجرم پولیس مقابلے میں مارے جاتے ہیں۔

Marfat.com

وصالِ امام حسن

علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں —— امام حسن علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ سیّدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا سے فرمایا —— اے میری ہمشیرہ نامدار! —— اے میری والدہ کی یادگار! میرے قاسم کو بلاؤ —— سیّدہ ام کلثوم نے جناب قاسم کو بلایا تو امام حسن علیہ السلام نے انہیں سینے سے لپٹا لیا —— اور ان کے چہرے پر اپنا چہرہ رکھ کر زاروقطار رونا شروع کر دیا۔

بعدازاں، جناب قاسم کا ہاتھ اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ میں دے کر فرمایا —— میں آپ کی فلاں صاحبزادی کو قاسم کے لیے نامزد کرتا ہوں —— وقت آنے پر اسے اس کے سپرد کر دینا —— اور اس پر ہمیشہ باپ کی مشفقانہ نگاہیں رکھنا۔

انتیس (۲۹) صفر المظفر ہفتے کی رات کو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی —— اور آنکھیں بند ہوگئیں —— آپ کی اولاد پاک بہنیں اور بھائی آپ کے پاس جمع تھے —— جب رات کے دو پہر گزر گئے تو آپ نے چشمان مبارک کھول کر امام حسین علیہ السلام سے فرمایا —— میں اپنے برادران اور اولاد کے لیے آپ سے سفارش کرتا ہوں —— اور ان سب کو تمہارے سپرد کرتا ہوں —— اور آپ کو خداتعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں —— اس کے ساتھ ہی آپ کی زبان مبارک پر کلمۂ شہادت جاری ہوگیا —— اور آپ علیہ السلام نے اس قرآنی نص کو اپنا نصب العین بنایا ——

لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ
خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

(پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹۸ ——)

Marfat.com

مگر وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی ہے، اور نیکوں کے لیے اللہ کے پاس اچھا ہی اچھا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے

وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰی وَحُسۡنَ مَاٰبٍ

(پارہ ۲۳، سورۂ ص آیت نمبر ۲۵)

اور بے شک اس کو ہماری بارگاہ میں قرب حاصل ہے اور اس کا اچھا ٹھکانہ ہے — کا عظیم جھنڈا بلند فرمایا — اور آپ کی روح پر فتوح آشیانۂ قدس کی جانب پرواز فرمائی گئی — اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡنَ —

واحسرتا کہ سرو رواں از چمن برفت

یعنی کہ نور دیدۂ زہراء حسن برفت

(روضۃ الشہداء ص ۱۸۹/۱۸۸ مطبوعہ تہران ایران اوراق غم ص ۲۶۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

امام کو چھ ۶ بار زہر دیا گیا

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اول حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فضل الخطاب'' میں فرماتے ہیں — کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو چھ مرتبہ زہر دیا گیا — پانچ مرتبہ کا دیا ہوا زہر آپ پر کارگر نہ ہوا — جب کہ چھٹی مرتبہ کارگر ہو گیا — امام حسین علیہ السلام نے آپ کے سرہانے آ کر کہا — مجھے زہر دینے والے کا نام بتائیں میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا — امام حسن علیہ السلام نے فرمایا برادر عزیز! — ہمارے نانا جان — نانی جان — ابا جان — امی جان — اور دیگر اہل بیت میں سے کوئی ایک بھی اشارے اور غمازی کرنے والا نہ

Marfat.com

تھا ــــ اور غمازی اچھی چیز نہیں ــــ

(فضل الخطاب بحوالہ روضۃ الشہداء ص ۱۸۸)

جنازہ اٹھتا ہے

آپ کے بھائیوں نے آپ کی تجہیز و تکفین کی ــــ اور تخت کرامت پر لٹا کر جنازہ اٹھالیا ــــ حضرت صدیقہ (ام المؤمنین عائشہ سلام اللہ علیہا) سے اجازت طلب کی ــــ ام المؤمنین نے فرمایا ــــ یہ ان کے نانا کا حجرہ ہے ــــ اس میں میری اجازت کی ضرورت نہیں ــــ اس سے زیادہ یہاں دفن ہونے کا کون حق دار ہوسکتا ہے ــــ

مگر مروان خبیث نے شورش و مزاحمت کی ــــ امام حسین آمادۂ مقابلہ ہوئے ــــ مگر معاً بھائی کی وصیت یاد آگئی ــــ خاموش ہوکر صبر کیا ــــ اور آپ کو جنت البقیع میں ان کی والدہ کے پہلو بہ پہلو سپرد قبر انور کر دیا ــــ (نور الابصار میں ہے ــــ کہ آپ کو جنت البقیع میں آپ کی دادی فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس دفن کیا گیا)

(اوراق غم ص ۲۸۴)

عمر مبارک

آپ کی عمر مبارک ــــ ۴۷ ــــ سال تھی کچھ لوگوں نے اس سے زیادہ بھی لکھی ہے ــــ لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔

امام حسن کو زہر کس نے دیا؟

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو زہر کس نے دیا؟ ــــ جس کے سبب آپ کی شہادت واقع ہوئی ــــ مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے ــــ کہ زہر کس نے دیا! ــــ بعض علماء نے آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے یزید لعین کے اکسانے پر آپ کو زہر دیا ــــ اور بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے ــــ جن میں مفسر

Marfat.com

علامہ حافظ ابن کثیر بھی ہیں ——

○ صدر الافاضل استاذ المفسرین علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے زہر خورانی کی مذکورہ روایت پر ایک ناقدانہ تبصرہ تحریر فرمایا ہے —— جو یہاں نقل کیا جاتا ہے —— آپ بیان فرماتے ہیں ——

○ مؤرخین نے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث بن قیس کی طرف کی ہے —— اور اس کو امام کی زوجہ بتایا ہے —— اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ زہر خورانی باغوائے یزید ہوئی ہے —— اور یزید نے اس سے نکاح کا وعدہ کیا تھا، اس طمع میں آ کر اس نے حضرت امام کو زہر دیا —— لیکن اس روایت کی کوئی سند صحیح دستیاب نہیں ہوئی —— اور بغیر کسی سند کے کسی مسلمان پر الزام قتل —— اور ایسے عظیم الشان قتل کا الزام کس طرح جائز ہوسکتا ہے، قطع نظر اس بات کے کہ روایت کے لیے کوئی سند نہیں ہے —— اور مؤرخین نے بغیر کسی معتبر ذریعہ —— یا معتبر حوالہ کے لکھ دیا ہے۔

○ یہ خبر واقعات کے لحاظ سے بھی ناقابل اطمینان معلوم ہوتی ہے، واقعات کی تحقیق خود واقعات کے زمانہ میں جیسی ہوسکتی ہے، مشکل ہے کہ بعد کو ویسی ہی تحقیق ہو —— خاص کر جبکہ واقعہ اتنا اہم ہو —— مگر حیرت ہے کہ اہل بیت اطہار کے اس امام جلیل کا قتل —— اس قاتل کی خبر غیر کو کیا ہوتی —— خود حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ نہیں ہے کہ زہر کس نے دیا —— یہی تاریخیں بتاتی ہیں —— کہ وہ اپنے برادر معظم سے زہر دہندہ کا نام دریافت فرماتے ہیں —— اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دینے والے کا علم نہ تھا ——

○ اب رہی یہ بات کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کا نام لیتے انہوں

Marfat.com

نے ایسا نہیں کیا ـــــ تو اب جعدہ کو قاتل ہونے کے لیے معین کرنے والا کون ہے ـــــ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ یا ـــــ امامین کے صاحبزادوں میں سے کسی صاحب کو اپنی آخر حیات تک جعدہ کی زہر خورانی کا ثبوت نہ پہنچا ـــــ نہ ان میں سے کسی نے اس پر شرعی مواخذہ کیا۔

ایک اور پہلو

ایک اور پہلو اس واقعہ کا خاص طور پر قابل لحاظ ہے ـــــ وہ یہ کہ حضرت امام کی بیوی کو غیر کے ساتھ ساز باز کرنے کی شنیع تہمت کے ساتھ متہم کیا جاتا ہے ـــــ یہ ایک بدترین تبرا ہے ـــــ عجب نہیں کہ اس حکایت کی بنیاد خارجیوں (اور ناصبیوں) کی اختراء بازیاں ہوں ـــــ

(سوانح کربلا ص ۱۶۱ مطبوعہ شبیر برادرز)

علامہ ابوالحسنات

مفسر قرآن صاحب تفسیر الحسنات علامہ سیّد ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ ـــــ مندرجہ واقعہ پر یوں رقم طراز ہیں ـــــ کہ ـــــ اب یہاں حضرات شیعہ! ـــــ اور بعض احناف (حنفی حضرات) دھوکہ میں پڑے ہیں ـــــ اسی وجہ سے لکھ رہے ہیں کہ اس دلالہ ایسونیہ کے ذریعہ حضرت جعدہ بن اشعث زوجۂ امام حسن سیّد الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہکایا گیا ـــــ اورانہوں نے زہر دیا ـــــ مگر اصول کے لحاظ سے ہم اس کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ـــــ اس واسطے کہ حدیث میں جہاں فضائل حسن مذکور ہیں وہاں یہ بھی ارشاد ہے ـــــ کہ جس کا جسم ـــــ جسم حسن سے مس ہو گیا اس پر جہنم حرام ہے ـــــ

قتل مومن پر وعید نار ہے ـــــ چہ جائیکہ شہزادۂ کونین ـــــ نور دیدۂ محبوب رب

Marfat.com

المشرقین امام حسن سیّد الشہداء کا قتل، اس پر جہنمی ہونے میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے—— بنا بریں ہم کبھی یہ تسلیم نہ کریں گے کہ ایسا فعل شنیع جعدہ نے کیا ہو—— بلکہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ حضرت جعدہ کے پاس وہ خبیثہ ایسونیہ دلالہ آنے جانے لگی ہو—— اور عورتوں میں چونکہ آنے جانے والی عورتوں سے بہت جلد اختلاط وارتباط ہو جاتا ہے—— یہاں بھی ایسا ہی ہوا ہو—— پھر کسی موقعہ سے نظر بچا کر اس خبیثہ نے زہر دیا ہو—— اس صورت کے قرار دینے سے اس حدیث کی تغلیط نہیں ہوتی——

(اوراق غم ص ۲۵۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

علامہ ابن کثیر

مفسر قرآن علامہ حافظ ابن کثیر یہ پورا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں (جیسا کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے) کہ—— امام حسن کی شہادت کے بعد جعدہ نے یزید کو نکاح کا پیغام بھیجا تو یزید (اخبث) نے کہا خدا کی قسم ہم تو تجھے حسن علیہ السلام کے لیے بھی پسند نہ کرتے تھے—— کیا تجھے ہم اپنے لیے پسند کر سکتے ہیں؟—— علامہ ابن کثیر یہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

عِنْدِیْ اَنَّ ھٰذَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ

میرے نزدیک یہ بات صحیح نہیں ہے۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

مروان

مروان بن حکم بد بخت نے حضرت امام عالی مقام حسن علیہ السلام کی شہادت کے سلسلے میں نہایت گھناؤنا کردار ادا کیا—— ویسے بھی دنیائے اسلام میں اٹھنے والی شورشوں کا مرکزی کردار بھی یہی بد بخت تھا—— جناب علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں——

Marfat.com

کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت حسن علیہ السلام کی شہادت ہوئی، اس دن ہم نے انہیں دیکھا، اور قریب تھا کہ حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام ــــ اور مروان بن حکم کے درمیان جنگ چھڑ جاتی ــــ امام حسن نے اپنے بھائی حسین کو وصیت فرمائی کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے ــــ اور اگر انہیں اس امر میں جنگ کا خدشہ ہو تو وہ آپ کو بقیع میں دفن کر دیں ــــ مروان نے اس بارے میں شدید ترین مخالفت کی۔

وَ مَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ مَّعْزُوْلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْضٰى مُعَاوِيَةَ ــــ وَلَمْ يَزَلْ مَرْوَانُ عَدُوًّا لِّبَنِىْ هَاشِمٍ حَتّٰى مَاتَ ــــ

اور مروان ان دنوں (گورنری) سے معزول تھا اور وہ معاویہ کو راضی کرنا چاہتا تھا ــــ مروان ہمیشہ بنو ہاشم کا ''سخت ترین'' دشمن رہا، یہاں تک کہ (خبیث) مر گیا ــــ

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

ایسا کیوں ہوا؟

حافظ ابن کثیر سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسن شہید ہو گئے تو (مروان کی ناروا مداخلت کی بنا پر) سیّدنا امام حسین نے ہتھیار لگا لیے ــــ اور بنو امیہ نے بھی ہتھیار اٹھا لیے بنو امیہ کے لوگوں نے کہا ــــ

وَقَالُوْا لَا نَدَعُهُ يُدْفَنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ــــ اَيُدْفَنُ عُثْمَانُ بِالْبَقِيْعِ وَيُدْفَنُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِى الْحُجْرَةِ؟

Marfat.com

(بنو امیہ نے) کہا ہم (امام حسن) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن نہیں ہونے دیں گے—— حضرت عثمان غنی بقیع میں دفن ہوں اور حسن بن علی حجرۂ (رسول) میں دفن ہوں؟ (کیسے ہوسکتا ہے؟)

جب لوگوں کو جنگ کے خطرات منڈلاتے ہوئے نظر آئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص—— حضرت ابوہریرہ—— حضرت جابر—— حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے سیّدنا امام حسین کو مشورہ دیا—— کہ آپ جنگ نہ فرمائیں تو آپ نے ان کی بات مان لی۔

وَ دُفِنَ اَخَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ قَبْرِ اُمِّهٖ بِالْبَقِيْعِ

اور اپنے بھائی کو اپنی ماں کی قبر کے قریب بقیع میں دفن فرمادیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۴۷ مطبوعہ ایضاً)

خدا کے محبوب کا محبوب

حافظ ابن کثیر رقمطراز ہیں—— کہ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں—— کہ بنو سعد بن بکر کے غلام—— مساور—— نے مجھ سے بیان کیا ہے—— کہ جس روز حضرت امام حسن شہید ہوئے—— میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف میں کھڑے ہوکر بلند آواز سے یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا——

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَاتَ الْيَوْمَ حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَابْكُوْا

اے لوگو! آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب شہید ہو گیا ہے—— پس تم گریہ زاری کرو——

وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ لِجَنَازَتِهٖ حَتّٰى مَا كَانَ الْبَقِيْعُ يَسَعُ اَحَدًا مِّنَ الزَّحَمِ——

Marfat.com

اور لوگ آپ کی نماز جنازہ کے لیے جمع ہو گئے، یہاں تک کہ بقیع میں کسی ایک آدمی کے سمانے کی گنجائش نہ رہی۔

وَقَدْ بَكَاهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَبْعًا ــــــ

مردوں اور عورتوں نے سات دن تک گریہ وزاری کی ــــــ

وَاسْتَمَرَّ نِسَاءُ بَنِي هَاشِمٍ يَنُحْنَ عَلَيْهِ شَهْرًا وَحَدَّتْ نِسَاءُ بَنِي هَاشِمٍ عَلَيْهِ سَنَةً ــــــ

اور بنو ہاشم کی عورتیں مسلسل ایک ماہ آپ کا (نام لے کر) نوحہ کرتی رہیں ــــــ نیز بنو ہاشم کی عورتوں نے پورا ایک سال تک آپ کا سوگ کیا ــــــ (البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۷ مطبوعہ دین اشاعت ایضاً)

قارئین! ــــــ آپ نے گزشتہ صفحات میں ــــــ شہادت امام عالی مقام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا مختصر واقعہ ــــــ اور اس پر مفسر قرآن علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ــــــ اور مفسر قرآن علامہ سیّد ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ ــــــ مفسر قرآن علامہ حافظ ابن کثیر کا تبصرہ ملاحظہ فرمایا ــــــ کہ مورخین نے آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث پر زہر خورانی کی تہمت لگائی ہے اور اسے بدترین تبرہ سے تعبیر کر کے خارجیوں کی افتراء قرار دیا ہے ــــــ اور یزید لعین کے ساتھ نکاح کے لالچ کو افسانہ قرار دیا ہے۔

لیکن یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ شہادت زہر خورانی سے ہوئی ــــــ زہر کس نے دیا؟ ــــــ مورخین کا اس میں اختلاف ہے ــــــ اور یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے ــــــ کہ جن لوگوں کے اقتدار کو امام کی زندگی اور وجود وحیات سے خطرہ تھا زہر انہوں نے دیا۔

Marfat.com

جگر کریم کا چیرہ ہے چیرہ دستوں نے
نبی کا گھر بھی نہ چھوڑا ہوس پرستوں نے

(خضر)

امام امت مصطفوی سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر ہلاہل کو اپنے جگر میں اتار کر اپنے دشمن جان کو مایوس نہ ہونے دیا —— اس کائنات ارضی میں حلم و بردباری کا جھنڈا افضائے آسمانی میں گاڑ دیا —— شاعر کہتا ہے ——

تیرے جمال پہ اجلال ذوالجلال کی ضو
چلا ہے نور نبوت سے سلسلہ تیرا
پلایا زہر ہے جب بھی، پلایا دھوکے سے
عدوئے جان پہ کیسا تھا دبدبہ تیرا

(خضر)

○ سلام ہو اس مہ جبین —— حسن میں یکتا —— اور دلبر یوسف بطحا پر جس نے دنیائے اسلام کو حلم و بردباری کے لفظوں کی تفسیر کو اپنے کردار سے نمایاں فرمایا —— لاکھوں سلام ہوں اس مجلس حسن کے دولہا —— اور امیر منزل عقبیٰ اور واقف راز فترضیٰ —— اور راہ حق میں زہر ہلاہل سے شہید ہونے والے پر جس نے مسند خلافت اس دن چھوڑا جو دن رسول اللہ کی خلافت کا آخری دن تھا —— جس دن کے بعد ملوکیت کا آغاز ہونے والا تھا —— کروڑوں سلام ہوں حسنین پر، جن پہ حسن و عشق دونوں پر دونوں فدا ہیں۔

ہم غلاموں کے حسینؑ ابن علی ہیں غمگسار
ہم غریبوں کا سہارا ہیں حسنؑ ابن علی

Marfat.com

متفرقات

حبیب خالق ارض وسما امام حسن علیہ السلام
شبیہ حضرت خیر الوریٰ امام حسن علیہ السلام
ضیائے حیدر وخیر النساء امام حسن علیہ السلام
خضر فقیر کے غم کی دوا امام حسن علیہ السلام

(خضر)

متفرقات! ـــــ کے عنوان کے تحت چند روایات واحادیث اور واقعات حیطۂ تحریر میں لائے جائیں گے ـــــ جو محبان اہلسنّت اور ان خطبائے اسلام کے لیے نوری تحفے ہیں جو مودت اہلبیت کا خوشبو بکھیرتا گلستان سینوں میں سجائے ہوئے ہیں اور الفاظ کی صورت اور ترنم کے لہجہ میں دل کے ویران صحراؤں میں خضرت کی بہار پیدا فرماتے ہیں۔

دونوں بھائی

حضرت زر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَجَعَلَا يَتَوَثَّبَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِذْ سَجَدَ، فَاَرَادَ النَّاسُ زَجْرَهُمَا فَلَمَّا سَلَّمَ ـــــ قَالَ لِلنَّاسِ هٰذَانِ

Marfat.com

اِبْنَایَ ـــــ مَنْ اَحَبَّہُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ ـــــ

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ـــــ کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آگئے ـــــ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جاتے تو یہ دونوں صاحبزادے آپ کی پشت پر کودنے لگے لوگوں نے ان دونوں کو روکنا چاہا ـــــ پس جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں سے ارشاد فرمایا ـــــ (اے لوگو!) یہ دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں سے محبت کی ـــــ اس نے مجھ سے محبت کی۔

(البدایۃ والنہایۃ (علامہ ابن کثیر) ج ۸ ص ۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

اس کائنات ارضی میں صرف یہ دونوں شہزادے حسنین کریمین ہی ایسی ہستیاں ہیں جو رسالت مآب کی بارگاہ میں پیار بھری بے باکی کے ساتھ کھیل سکتے ـــــ بارگاہ نبوت وہ بارگاہ ہے جہاں جبریل امین علیہ السلام بھی دم مارنے کا یارا نہیں رکھتے ـــــ وہاں فقط حسنین علیہما السلام ہی ہیں ـــــ کہ سجدے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر کود کر آپ کی مسرت وشادمانی کا باعث بن رہے ہیں۔

حدیث شریف ـــــ جنت نعیم میں داخلے کا راز

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ آپ فرماتے ہیں:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَنْ اَحَبَّہُمَا اَحْبَبْتُہٗ ـــــ وَمَنْ اَحْبَبْتُہٗ اَحَبَّہُ اللّٰہُ ـــــ وَمَنْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہٗ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ـــــ وَمَنْ اَبْغَضَہُمَا اَوْبَغٰی عَلَیْہِمَا اَبْغَضْتُہٗ ـــــ وَمَنْ اَبْغَضْتُہٗ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ ـــــ وَمَنْ اَبْغَضَہٗ

Marfat.com

اللّٰہُ اَدْخَلَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ——

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں (حسن وحسین) سے محبت کی، میں اس سے محبت کروں گا —— اور جس سے میں محبت کروں گا، اس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا —— اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا اسے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا —— اور جس نے ان دونوں (حسن وحسین) سے بغض رکھا یا بغاوت کی، میں اس سے نفرت کروں گا اور جس سے میں نے نفرت کی —— اس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت فرمائے گا —— اور جس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے —— اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا —— اور اس کے لیے عذاب مقیم (ہمیشہ کے لیے رہنے والا عذاب) ہوگا ——

(تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۴ ص ۱۶۲ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی اشاعت ۲۰۰۱ء)

کائنات ارضی کا عظیم محدث

علامہ مومن شبلنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نور الابصار'' —— میں —— ''تفسیر الوسیط'' —— (امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی) —— کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام مسجد نبوی میں تشریف لاتے تو لوگ ''قرآن وسنت کی تعلیم کے حصول کی خاطر'' آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے —— ایک شخص مسجد نبوی میں آیا —— اور اس نے دیکھا کہ ایک صاحب علم شخصیت احادیث رسول کا درس ارشاد فرما رہے ہیں، اور لوگ ان کے پاس جمع ہیں —— نووارد شخص نے آتے ہی سوال کیا —— شاہد ومشہود ——

Marfat.com

کے بارے میں بیان فرمائیں—— انہوں نے فرمایا—— شاہد جمعہ کا دن—— اور مشہود عرفہ کا دن ہے (یعنی نو ۹ ذوالحج کا دن)

وہ شخص وہاں سے اٹھ کر دوسرے محدث کے پاس گیا—— جو احادیث بیان فرما رہے تھے—— اس شخص نے ان سے بھی—— شاہد و مشہود سے متعلق دریافت کیا—— انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا—— شاہد—— جمعہ کا دن ہے—— اور—— مشہود—— نحر (جس دن لوگ قربانی کرتے ہیں) کا دن ہے—— پھر وہ شخص اٹھ کر تیسرے محدث کے پاس گیا—— اور ان سے بھی شاہد اور مشہود—— سے متعلق پوچھا—— آپ نے جواباً ارشاد فرمایا—— شاہد—— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے—— اور—— مشہود—— قیامت کا دن ہے——

اور ارشاد فرمایا—— کیا تو نے نہیں سنا؟—— اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّـآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب آیت ۴۵)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یقیناً ہم نے آپ کو بھیجا ہے (تمام اعمال اور صداقتوں کا) گواہ بنا کر، اور خوشخبری دینے والا اور آنے والے خطرات سے لوگوں کو آگاہ کرنے والا——

''مشہود—— قیامت کا دن ہے—— کی دلیل دیتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی''

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ

(پارہ ۱۲ سورۂ ھود آیت ۱۰۳)

Marfat.com

''اس دن سب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جمع ہوں گے اور وہ دن مشہود ہے۔''

○ —— اس سوال کرنے والے شخص نے لوگوں سے پوچھا پہلا محدث کون ہے؟ —— لوگوں نے کہا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں —— اس شخص نے پوچھا دوسرا محدث کون ہے؟ —— لوگوں نے کہا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ——

اس شخص نے پوچھا یہ تیسرا محدث کون ہے؟ —— لوگوں نے کہا —— یہ امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ——

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

جبین دیں کا حسن کو جمال کہتے ہیں
فضائے نور بدر وہلال کہتے ہیں

ایک یہودی کے سوال کا جواب

ایک دفعہ امام حسن علیہ السلام غسل فرما کر اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ آپ پر ایک خوبصورت، عمدہ اور قیمتی چادر تھی —— اور کانوں کی لو تک بال مبارک تھے اور چہرہ مبارک خوش نما تھا —— راستے میں ایک محتاج یہودی سامنے سے آتا ہوا نظر آیا —— ''اس حالت میں'' —— کہ شکستہ چمڑے کا لباس اس کے بدن پر تھا —— اور وہ غربت وذلت پر سوار تھا اور دوپہر کے سورج نے اس کے ہونٹ خشک کر دیئے تھے —— وہ پانی کا مٹکا کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھا۔

امام حسن علیہ السلام کو روک کر کہنے لگا —— اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! —— میرا ایک سوال ہے —— اس کا جواب چاہئے —— آپ نے فرمایا، کیا سوال

Marfat.com

ہے—— اس نے کہا آپ کے نانا کا فرمان ہے۔

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے—— اور کافر کے لے جنت ہے——

آپ مومن ہیں—— اور میں کافر ہوں—— میں دنیا کو آپ کے لیے جنت دیکھ رہا ہوں—— کہ آپ عیش و آرام سے زندگی بسر فرما رہے ہیں اور میں اپنے لیے قید خانہ دیکھ رہا ہوں—— کہ اس کی تکالیف وعسرت نے مجھے ہلاک کر دیا ہے—— اور اس کی غربت ومسکنت نے مجھ کو مصائب اور آلام میں مبتلا کر رکھا ہے—— امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے اس کی بات سن کے ارشاد فرمایا——

یَا هٰذَا لَوْ نَظَرْتَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ لَعَلِمْتَ اَنِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ بِالنِّسْبَةِ اِلَیَّ فِی السِّجْنِ——

''اے یہودی''! اگر تو وہ نعمتیں دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے جنت میں تیار کی ہوئی ہیں تو یقین کرے گا کہ میں ان نعمتوں کی نسبت اب قید خانے میں ہوں——

(مطلب یہ ہے کہ جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیاوی راحتیں اور نعمتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا——

وَلَوْ نَظَرْتَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ لَرَاَیْتَ اَنَّكَ الْاٰنَ فِیْ جَنَّةٍ وَّاسِعَةٍ——

اور اگر تو وہ عذاب الیم دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے آخرت میں تیار

Marfat.com

کر رکھا ہے، تو اس وقت تو اپنے آپ کو وسیع تر جنت میں دیکھے گا۔۔۔۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۱، ۲۸۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ (شیخ مومن شبلنجی)

مولا علی نے حسن سے رائے طلب فرمائی

علامہ محمد عبدالسلام رضوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ۔۔۔۔ ''شہادت نواسۂ سیّد الابرار'' ۔۔۔۔ میں حافظ ابن قیم (ابو عبداللہ شمس الدین بن قیم جوزی متوفی ۷۵۱ھ) ۔۔۔۔ کی کتاب ۔۔۔۔ ''الطریق الحکمیۃ'' ۔۔۔۔ مطبوعہ مصر ص ۵۶ ۔۔۔۔ کے حوالے سے رقم طراز ہیں ۔۔۔۔

کہ ایک شخص کو گرفتار کر کے حضرت مولا علی کی جناب میں پیش کیا گیا ۔۔۔۔ گرفتاری ایک ویران اور غیر آباد مقام سے ہوئی تھی ۔۔۔۔ گرفتاری کے وقت اس کے ہاتھ میں ایک خون آلود چھری تھی ۔۔۔۔ یہ کھڑا تھا اور ایک لاش خون میں لت پت تڑپ رہی تھی ۔۔۔۔ اس شخص نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہٗ کے سامنے اقبال جرم کر لیا ۔۔۔۔ آپ کے حضور ۔۔۔۔ اقبال جرم کرنے والا ایک اور شخص بھی کھڑا تھا (یعنی دو شخصوں نے اقبال جرم کیا)

○ ۔۔۔۔ سیّدنا علی نے ملزم اول سے دریافت فرمایا کہ تو نے کیوں اقبال جرم کیا ۔۔۔۔ اس نے عرض کیا کہ جن حالات میں میری گرفتاری عمل میں آئی ہے میں نے سمجھا کہ ان حالات کی موجودگی میں میرا انکار فائدہ مند نہ ہوگا ۔۔۔۔ اس سے پوچھا گیا کہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرو ۔۔۔۔ اس نے عرض کیا کہ میں قصاب ہوں ۔۔۔۔ میں نے جائے وقوعہ کے قریب بکرے کو ذبح کیا ۔۔۔۔ اسی عمل میں مصروف تھا کہ معاً مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی ۔۔۔۔ ابھی پیشاب سے فارغ ہوا ہی تھا کہ میری نظر اس لاش پر پڑ گئی ۔۔۔۔

Marfat.com

میں لاش کے قریب کھڑا تھا کہ لوگوں نے مجھے قاتل سمجھ کر پکڑ لیا ـــــ مجھے اس امر کا یقین ہو گیا کہ ان تمام لوگوں کے بیانات کے سامنے میرے انکاری بیان کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے گا ـــــ اس لیے میں نے اقبال جرم کر لیا ـــــ

○ ـــــ ''مولا علی'' نے پھر دوسرے اقبال جرم کرنے والے سے دریافت فرمایا ـــــ اس نے عرض کیا کہ میں ایک اعرابی ہوں ـــــ مفلس و نادار ہوں مقتول کو میں نے مال کی لالچ کی بنا پر قتل کیا تھا ـــــ کہ اتنے میں مجھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی اور میں ایک گو میں جا چھپا ـــــ اتنے میں لوگوں نے اس قصاب کو گرفتار کر لیا ـــــ پھر میرے دل نے مجھے اقبال جرم کرنے پر آمادہ کیا ـــــ کہ میری وجہ سے یہ بے گناہ مارا نہ جائے ـــــ

○ ـــــ سیّدنا مولا علی نے اپنے فرزند امام حسن سے پوچھا کہ تمہاری اس مقدمہ میں کیا رائے ہے؟ ـــــ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے عرض کیا امیر المؤمنین! ـــــ اگر اس شخص نے ایک آدمی کو ہلاک کیا ہے تو ایک کی جان بھی بچائی ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ـــــ

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط (پارہ ۶ سورۂ مائدہ آیت نمبر ۳۲)

جس شخص نے ایک شخص کی جان کو بچایا، گویا اس نے سب لوگوں کو بچا لیا ـــــ

حضرت علی نے جناب حسن (علیہما السلام) کا مشورہ پسند فرمایا ـــــ اور آپ نے اس اصل مجرم کو بھی چھوڑ دیا ـــــ اور مقتول کا خون بہا بیت المال سے ادا کرنے کا حکم فرمایا ـــــ

مروان کا ایلچی جو امام حسن کو گالیاں دیتا تھا

مروان خبیث نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی طرف ایک ایلچی بھیجا ـــــ جو آپ کو

Marfat.com

گالیاں دیتا تھا——حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس کے ایلچی سے کہا——اس (مروان) کو جا کر کہہ دے——خدا کی قسم میں تجھ کو گالیاں دے کر کوئی بات منانا نہیں چاہتا جو تو نے کہی ہے——اللہ تعالیٰ کی جناب میں تیرے اور میرے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے——

فَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا بِصِدْقِكَ —— فَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَاللّٰهُ اَشَدُّ نِقْمَةً——

اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تیرے سچ کی تجھے جزا دے گا——اور اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ سخت ترین انتقام لینے والا ہے——

(الصواعق المحرقہ ص ۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ء)

آسمان حلم و بردباری

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب——"تاریخ الخلفا"——میں جناب عمر بن اسحاق کی زبانی لکھا ہے——کہ مروان اپنی گورنری کے زمانہ میں ہر جمعہ کو (مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) منبر پر چڑھ کر مولا علی کی شان اقدس میں نہایت گستاخانہ باتیں کرتا تھا——

حَسَنٌ يَسْمَعُ فَلَا يَرُدُّ شَيْئًا

امام حسن اس کی گالیوں کا کوئی جواب نہ دیتے تھے——اور خاموش بیٹھے رہتے تھے——

ایک دن مروان نے اپنا ایلچی امام حسن علیہ السلام کے پاس بھیجا——اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا——علی علیہ السلام پر——علی علیہ السلام پر——علی علیہ السلام پر——اور تجھ پر

Marfat.com

——تجھ پر——تجھ پر——

وَمَا وَجَدْتُّ مِثْلَكَ اِلَّا مِثْلَ الْبَغْلَةِ ——يُقَالُ لَهَا—— مَنْ اَبُوْكَ؟—— فَتَقُوْلُ اُمِّی الْفَرَسُ——

(نقل کفر، کفر نہ باشد) کہ تمہاری مثال اس خچر کی سی ہے جس سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون ہے؟—— تو جواب دیتا ہے میری ماں گھوڑی ہے——

امام حسن علیہ السلام نے مروان خبیث کے فرستادہ کی باتیں سن کر فرمایا—— جاؤ اسے کہہ دینا کہ خدا کی قسم!—— تمہاری یہ باتیں مجھے یاد رہیں گی—— اور تمہیں یقین تھا کہ گالیوں کے جواب میں—— میں بھی تجھے گالیاں دوں گا—— لیکن میں صبر کرتا ہوں—— اور قیامت آنے والی ہے—— اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے گا—— اور اگر تم جھوٹے ہو تو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کا انتقام اور اس کی گرفت بہت سخت ہے——

(تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

سجدے میں خنجر کا وار

علامہ ابن حجر مکی (احمد بن حجر ہیثمی متوفی ۹۷۴ھ) نے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے—— کہ جب آپ خلیفہ مقرر ہوئے—— تو ایک آدمی نے نماز کی حالت میں آپ پر حملہ کر دیا—— اور سجدے میں آپ پر خنجر کا وار کیا—— تو آپ نے ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا——

يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اِتَّقُوا اللّٰهَ مِنَّا فَاِنَّا اُمَرَاؤُكُمْ وَضِيْفَانُكُمْ —— نَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ —— قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ —— (اِنَّمَا

Marfat.com

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب آیت نمبر ۳۳)

اے اہل عراق! ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ ہم تمہارے امیر اور مہمان ہیں ——— اور ہم وہ اہل بیت ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ——— (اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے) ———

آپ اس آیت مبارکہ کو بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ مسجد کے اندر تمام لوگ رونے لگے ——— کوئی ایک آدمی ایسا نہیں جو آہ و بکا نہ کر رہا ہو ———

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ھ)

۲۵ حج پیدل کیے

علامہ ابن حجر نے، ابو نعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے ——— کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ——— کہ مجھے اپنے رب سے اس حال میں ملتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں اس کے گھر کی طرف پیدل نہ چلا ہوں ———

فَمَشٰی عِشْرِیْنَ حَجَّةً

آپ نے بیس حج پیدل کیے۔

○ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ——— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسن نے ۲۵ حج پیدل کیے ہیں ———

وَاِنَّ النَّجَائِبَ لَتُقَادُ بَیْنَ یَدَیْهِ

Marfat.com

اور اونٹنیاں آپ کے سامنے کھینچ کر لائی جاتیں۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۳ مطبوعہ ایضاً)

باطنی خلافت

سیّدنا امام حسن علیہ السلام خلافت سے دست بردار، صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہوئے ——

عَوَّضَ اللّٰہُ اَھْلَ بَیْتِہٖ عَنْھَا بِالْخَلَافَۃِ الْبَاطِنِیَّۃِ ——

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض آپ کے اہل بیت کو باطنی خلافت سے سرفراز فرمایا ——

یہاں تک کہ علمائے کرام فرماتے ہیں۔

اِنَّ قُطْبَ الْاَوْلِیَاءِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ لَایَکُوْنُ اِلَّامِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ ——

کہ ہر زمانہ میں تمام اولیاء اللہ کا قطب صرف اہل بیت سے ہی ہوگا ——

جب آپ خلافت سے دستبردار ہو گئے تو آپ کے (بعض) ساتھی کہنے لگے۔

یَا عَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ

آپ مومنوں کے لیے عار (شرمندگی) بن گئے ہیں۔

آپ اس کے جواب میں فرمایا کرتے تھے ——

اَلْعَارُ خَیْرٌ مِّنَ النَّارِ

عار آگ سے بہتر ہے۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار (علامہ شبلنجی) ص ۲۸۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

مندرجہ بالا روایت میں خلافت باطنی کا ذکر ہوا ہے ــــ کہ جب آپ مسلمانوں کے درمیان خلفشار کو ختم کرنے کے لیے خلافت سے دستبردار ہوئے ــــ تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کے اہل بیت کو باطنی خلافت سے سرفراز فرمایا ــــ یہ امر ظاہری علماء کو ہضم نہیں ہوگا ــــ اور ہوسکتا ہے کہ اس بات پر وہ اپنی عادت کے مطابق شور مچائیں ــــ اور یہ بھی خدشہ ہے کہ بغض اہل بیت کے دماغی بخار میں مبتلا ہو کر جنگ وجدل پر اتر آئیں ــــ اور فتوے کی تیغ دودم نیام سے نکال کر بن سوچے سمجھے چلانا شروع کردیں۔

کیونکہ امام آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو اہلسنت کے امام ہیں انہوں نے اپنی تفسیر میں خلافت باطنیہ کا ذکر کیا ــــ جس کا تذکرہ راقم کی اسی کتاب میں موجود ہے ــــ اور پھر کئی علماء نے اس کا ذکر اپنی اپنی کتابوں میں کیا ــــ پھر ایک ایسا شور بپا ہوا ــــ اور اس کے رد میں ایسے کتب ورسائل شائع ہونے شروع ہو گئے ــــ جن کا ہر صفحہ بغض آل رسول کی گواہی بن گیا ــــ

میں صرف اپنی جماعت کے علماء کی خدمت میں عاجزانہ اپیل کرتا ہوں ــــ کہ اگر تم نے شریعت وطریقت کی دنیا سے باطنی امور کو خارج کردیا تو تمہارا حال بھی شیخ نجد کی طرح ہوگا۔

مروان جیسا ظالم بھی رونے لگا

جب امام عالی مقام حسن علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی تو مروان نے آپ کے جنازے پر رونا شروع کردیا (اس کو روتے ہوئے دیکھ کر) حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسے فرمایا ــــ کیا تو اس پر روتا ہے؟ حالانکہ تو نے انہیں سخت ترین اذیت میں مبتلا

Marfat.com

رکھا ہے ــــــ مروان نے پہاڑ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا ــــــ

اِنِّیْ کُنْتُ اَفْعَلُ ذَالِکَ اِلٰی اَحْلَمَ مِنْ هٰذَا

بے شک میں یہ کرتا تھا اس شخص سے جو اس پہاڑ سے بھی زیادہ حلیم و بردبار تھا ــــــ

(الصواعق المحرقہ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت)

کون مروان؟

کون مروان؟ ــــــ جو خارجیوں کا امام و رہنما ــــــ ناصبیوں کا پیشواء اور راسبیوں کا مقتدا ہے ــــــ اہل بیت کے دشمنوں کا ہیرو ہے ــــــ جس کی مذموم و قبیح اور ناپاک حرکتوں کی وجہ سے آج تک عالم اسلام میں بے چینی پائی جاتی ہے ــــــ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــــ اور آپ کی اولاد کی دشمنی اس کے خون میں شامل ہے ــــــ اس کا باپ بھی نہایت ذلیل اور غلیظ قسم کا آدمی تھا ــــــ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

مروان کا باپ

مروان کے باپ کا نام حکم بن ابی العاص ہے ــــــ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچا تھا ــــــ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوا اور مدینہ منورہ میں آ کر رہائش اختیار کی ــــــ مگر اس کی بعض (ناگفتہ بہ) حرکات کی وجہ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مدینہ منورہ سے نکال دیا تھا ــــــ اور طائف میں رہنے کا حکم دیا تھا ــــــ

○ حافظ ابن عبد البر (متوفی ۴۶۳ھ) نے "الاستیعاب" میں اس کی وجہ بیان کی ہے ــــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے ساتھ راز دارانہ مشورے فرمایا کرتے تھے ــــــ حکم کسی نہ کسی طرح معلوم کر کے افشاء کر دیتا تھا (یعنی اہل اسلام کی

Marfat.com

جاسوسی کرتا تھا) —— اور دوسری وجہ یہ بیان کرتے ہیں —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقلیں اتارا کرتا تھا۔[1]

○ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب العبر ۳۱ھ کے واقعات کے ''عنوان کے تحت'' لکھتے ہیں —— کہ ۳۱ھ میں حکم بن ابی العاص مروان کا باپ مر گیا، یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا —— یہ ''مروان کا باپ'' حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز فاش کر دیا کرتا تھا —— پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا —— اور اس پر لعنت بھیجی۔[2]

○ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے محدث اسماعیلی سے ایک روایت بیان کی ہے —— جس میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا —— کا یہ قول نقل کیا ہے —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے —— لَعَنَ اَبَا مَرْوَانَ وَمَرْوَانُ فِیْ صُلْبِہٖ —— مروان کے باپ پر اس حالت میں لعنت کی جبکہ مروان باپ کی صلب (پشت) میں تھا —— پس مروان اللہ کی طرف سے —— جو اس کے باپ پر لعنت کی ہے اس میں حصہ دار ہے ——[3]

○ امام حاکم (ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ) نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں —— امام عبد بن حمید —— امام نسائی —— امام ابن منذر —— امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے —— اور امام ابن مردویہ نے محمد بن زیاد سے یہ روایت بیان فرمائی ہے —— کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کے لیے بیعت کی —— تو مروان نے کہا —— کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما

۱،۲،۳ —— ماخوذ از کتاب امام حسن اور خلافت راشدہ

Marfat.com

کی سنت ہے ــــ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ــــ یہ ہرقل اور قیصر روم کی سنت ہے ــــ تو مروان نے کہا ــــ یہی ہے وہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے ــــ

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ

(پارہ ۲۶ سورۃ احقاف آیت نمبر ۱۷)

جس نے کہا اپنے والدین کو، افسوس ہے تمہارے حال پر کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو اس کی کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ گزر چکی ہیں کئی صدیاں مجھ سے پہلے (قبروں میں پڑے ہوئے ہیں ــــ اس میں ابھی تک کوئی زندہ نہیں ہوا) ــــ

یعنی مروان نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ــــ کہ یہ آیت جس کی مذمت میں نازل ہوئی ــــ یہی ہے وہ ــــ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ــــ جب یہ خبر ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو آپ نے فرمایا ــــ

کَذَبَ مِرْوَانٌ وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٖ

مروان جھوٹ بکتا ہے، خدا کی قسم وہ اس طرح نہیں ہے۔

فرماتی ہیں ــــ اگر میں اس کا نام بتانا چاہوں جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ــــ تو ایسا کر سکتی ہوں ــــ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَا مِرْوَانَ، وَمِرْوَانُ فِیْ صُلْبِهٖ ــــ فَمِرْوَانُ فَضَفَضَ مِنْ لَّعْنَةِ

Marfat.com

اللہِ——

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروان کے باپ پر اس وقت لعنت کی جب یہ مروان اس کی پشت میں تھا، پس مروان اللہ تعالیٰ کی لعنت میں (جو اس کے باپ پر کی گئی ہے) برابر کا حصہ دار ہے——

۱- تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ

۲- مستدرک حاکم ج ۴ ص ۴۸۱

۳- تفسیر نسفی (مدارک التنزیل ج ۳ ص ۳۵۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان

۴- تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۵۹ مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور

۵- تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۱۹۷ مطبوعہ ناصر خسرو تہران

۶- تفسیر روح المعانی ج ۱۳ پارہ ۲۶ ص ۲۰ مکتبہ امدادیہ

○ امام حاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ) نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں——

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْحَکَمَ وَوُلْدَہٗ——

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم پر اور اس کی اولاد پر لعنت کی ہے——

(المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث ج ۴ ص ۴۸۱)

مروان کی ایک خطرناک حرکت

عالم اسلام کے ایک نامور مفتی—— حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ—— اپنی کتاب—— امام حسن اور خلافت راشدہ میں ارقام فرماتے ہیں—— کہ سیّد انور شاہ صاحب کاشمیری (متوفی ۱۳۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو مصر کا والی مقرر کر کے بھیجا—— اور حضرت رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کا کاتب اور (چیف) سیکرٹری مروان بن حکم تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کو حکم دیا کہ وہ یہ لکھے ——

اِذَا جَآءَ کُمْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فَاقْبَلُوْہُ

کہ جب محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما تمہارے پاس آئیں تو انہیں قبول کرلو! ——

مروان نے —— فَاقْبَلُوْہُ —— (قبول کرلو) —— کی بجائے —— فَاقْتُلُوْہُ ——

(ان کو قتل کردو) —— لکھ دیا اس پر یہ تمام فتنے بھڑک اٹھے ——

(امام حسن اور خلافت راشدہ ص ۳۶ بحوالہ فیض الباری ج ۲)

راقم کے پاس —— فیض الباری علی صحیح البخاری، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور پاکستان موجود ہے —— شیخ محمد انور شاہ صاحب کشمیری کو علمائے دیوبند —— امام العصر —— استاذ الکل —— کے القاب سے یاد کرتے ہیں —— مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے فیض الباری جلد نمبر ۲ —— لکھا ہے صفحہ لکھنا شائد بھول گئے —— راقم نے یہ روایت تلاش کی ہے اور وہ جلد دوم صفحہ نمبر ۲۸۵ —— پر موجود ہے —— لیکن اس روایت کے الفاظ میں ترخیم وترمیم کردی گئی ہے —— فَاقْبَلُوْہُ —— کے بعد —— کما مر —— بھی ہے، ہوسکتا ہے کہ پچھلے صفحات میں یہ روایت انہیں الفاظ کے ساتھ ہو جو راقم نے نقل کیے ہیں —— اگر ایسا نہیں ہے —— تو مکتبہ والوں کو احتیاط سے کام لینا چاہئے —— اس لیے کہ اس قسم کے امور، علمی خیانت کے زمرہ میں آتے ہیں —— میری لائبریری میں ایسی کئی کتب موجود ہیں —— جن میں بددیانتی کی انتہا کردی گئی ہے —— سنن نسائی —— کو ہی لے لیں کہ جس پر مولانا محمد تھانوی کے حاشیہ میں وہ بددیانتی کی گئی ہے —— جس سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔

Marfat.com

امام حسن نے مروان سے کہا

علامہ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) نے تحریر کیا ہے ـــــ

وَقَدْ كَانَ اَبُوْهُ الْحكم مِنْ اَكْبَرِ اَعْدَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اور مروان کا باپ الحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے دشمنوں میں سے تھا ـــــ وہ دشمن رسول فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا ـــــ اور مدینہ منورہ میں آیا ـــــ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا ـــــ اور وہ وہیں مر گیا ـــــ اور مروان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاصرے کا سب سے بڑا سبب بنا تھا ـــــ کیونکہ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ایک جعلی خط اس وفد کے لوگوں کے قتل کرنے کے لیے مصر بھیجا۔

وَلَمَّا كَانَ مُتَوَلِّيًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ لِمُعَاوِيَةَ ـــــ كَانَ يَسُبُّ عَلِيًّا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ ـــــ وَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ـــــ لَقَدْ لَعَنَ اللّٰهُ اَبَاكَ الْحَكَمَ وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ـــــ فَقَالَ: ـــــ لَعَنَ اللّٰهُ الْحَكَمَ وَمَا وَلَدَ ـــــ

جب ''مروان'' مدینہ منورہ پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے والی مقرر تھا ـــــ تو ہر جمعہ کے دن منبر پر مولا علی کو گالیاں دیا کرتا تھا ـــــ تو حضرت امام حسن بن علی نے اسے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے تیرے باپ حکم پر اس وقت لعنت کی ہے جب تو اس کی پشت میں تھا ـــــ اور آپ نے فرمایا ـــــ اللہ تعالیٰ نے حکم اور اس کی

Marfat.com

اولاد پر لعنت کی ہے ——

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۲۶۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

القصہ: مروان ملعون ہے اور اس کا باپ بھی ملعون ہے —— اور یہ اہلبیت کا سب سے بڑا دشمن —— اور اس کا باپ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو گالیاں بکتا رہتا تھا اور نہایت خبیث شخص تھا —— یہ مسجد میں خطبہ دیتے وقت مولا علی کو گالیاں دیتا تھا یہاں تک کہ اس نے عید کا خطبہ جو نماز کے بعد دیا جاتا ہے —— اسے نماز سے پہلے دینا شروع کر دیا ——

وہ اس لیے کہ نماز کے بعد خطبہ میں علی کریم کو گالیاں دیتا تو لوگ اٹھ کر چلے جاتے اس لیے اس شیطان نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینا شروع کر دیا تا کہ وہ مولائے کائنات کو جی بھر کر گالیاں دے لے —— اس کائنات ارضی میں مروان کے حامی پیدا ہو چکے ہیں —— راقم ان مروانیوں کی نشاندہی بھی کر سکتا ہے۔

رسول خدا —— امام حسن —— اور کالا بچہ

پیر طریقت حضرت خواجہ پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف کی کتاب ''معدن کرم'' میں ایک عجیب تر واقعہ درج ہے —— اللہ کریم کے برگزیدہ بندوں میں ایک خاص علم ہوتا ہے جسے علم لدنی کہا جاتا ہے حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب بخاری ظاہر علوم کے بھی عالم تھے —— آپ فرماتے ہیں ——

ایک صحابی کے ہاں سیاہ فام (کالے رنگ) کا بیٹا پیدا ہوا —— دونوں میاں بیوی کا رنگ سفید تھا —— صحابی کو شک گزرا کہ (یہ) میرا بیٹا نہیں بیوی نے عرض کی کہ اس کا فیصلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کروالیں —— دونوں میاں بیوی اپنے نومولود

Marfat.com

بیٹے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے —— اور سارا ماجرہ بیان کیا —— اتنے میں حضرت (امامؑ) حسن تشریف لے آئے، تو اس نومولود بچے نے حضرت حسن کو سلام کیا —— آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا —— فیصلہ تو ہو گیا یہ بیٹا آپ کا ہی ہے —— اگر یہ نومولود نطفۂ حرام ہوتا تو کبھی میری اولاد کو سلام نہ کرتا —— یہ شان ہے خانوادۂ اہل بیت اطہار کی —— بعد ازاں حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس بچے کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا رنگ سفید ہو گیا ——

(معدن کرم ص ۳۰۴ مطبوعہ المطبعۃ العربیہ سن اشاعت جمعۃ المبارک ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ —— مؤلفہ جناب محمد اکرام ایم اے، عبدالعلیم قریشی)

ابن عباس رکاب تھام لیتے

حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام جب کسی سوار پر سوار ہونے لگتے —— تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رکاب پکڑ لیتے۔

وَيَرٰى هٰذَا عَنِ النِّعَمِ عَلَيْهِ

اور (حضرت ابن عباس حسنین کریمین کا) اسے اپنے پر احسان ونعمت تصور فرماتے تھے (کہ مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی)

○ اور جب یہ دونوں بیت اللہ کا طواف کرتے تو قریب تھا کہ لوگ ان پر ازدہام (بھیڑ) کرنے کی وجہ سے انہیں گرا دیں گے۔

○ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے۔

وَاللّٰهِ مَا قَامَتِ النِّسَاءُ عَنْ مِّثْلِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

خدا کی قسم! کسی عورت نے حسن بن علی کی مثل بچہ نہیں جنا ——

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۰، ۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

Marfat.com

روزانہ کا معمول

حضرت امام حسن علیہ السلام کا معمول تھا کہ آپ جب فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں پڑھتے —— تو اپنے نانا جان کے مصلے پر بیٹھ جاتے —— اور سورج کے بلند ہونے تک ذکر الٰہی میں مصروف رہتے —— اور مختلف لوگ اور ان کے سردار آپ کے پاس گفتگو کرنے کے لیے بیٹھ جاتے۔

ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَدْخُلُ عَلٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیُسَلِّمُ عَلَیْھِنَّ —— وَرُبَمَا اِتَّحَفْنَهٗ ثُمَّ یَنْصَرِفُ اِلٰی مَنْزِلِهٖ ——

پھر آپ اٹھ کر امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے پاس جاتے اور انہیں سلام کرتے —— اور بسا اوقات امہات المؤمنین امام حسن کو تحائف بھی دیتیں پھر آپ اپنے گھر کی طرف واپس تشریف لے آتے۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۰)

امام حسن اور ایک سیاہ فام غلام

علامہ ابن کثیر رقمطراز ہیں —— کہ امام حسن علیہ السلام نے ایک سیاہ فام (کالے رنگ) کا غلام دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا —— اس کی صورت کچھ یوں تھی کہ وہاں ایک کتا بھی موجود تھا —— وہ غلام روٹی کا ایک لقمہ خود کھاتا —— اور ایک لقمہ کتے کو بھی کھلاتا —— امام حسن نے اس غلام سے فرمایا، تجھے اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ —— اس غلام نے عرض کیا۔

اِنِّیْ اَسْتَحْیِ مِنْهُ اَنْ اٰکُلَ وَلَا اُطْعِمَهٗ

”کہ مجھے کتے سے شرم آتی ہے کہ میں کھاؤں اور اسے نہ کھلاؤں۔“

Marfat.com

حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس غلام کو حکم فرمایا ــــ کہ میرے واپس آنے تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہو ــــ امام حسن علیہ السلام نے اس کے مالک کے پاس جا کر اسے خرید لیا ــــ اور جس باغ میں وہ موجود تھا ــــ ''جہاں وہ کام کرتا تھا'' ــــ اسے بھی ــــ اور غلام کو آزاد کر کے وہ باغ اس کی ملکیت میں دے دیا ــــ غلام نے عرض کیا ــــ

یَا مَوْلَایَ قَدْ وَهَبْتُ الْحَائِطَ الَّذِیْ وَهَبْتَنِیْ لَهٗ

اے میرے مولا میں نے وہ باغ اسے دیا جس کی خاطر آپ نے مجھے وہ باغ دیا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا) ــــ

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۰ سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

اس طرز کی سخاوتیں خون رسول خدا کا ہی حصہ ہے ــــ کہ سیاہ فام غلام کا یہ انداز دیکھ کر ــــ آپ کی سخاوت کا نور چمک اٹھا اور ترحم کے دریا میں تموج کے جوش نے کناروں کو تراوت بخشی ــــ یہ گھرانہ غلاموں کے لیے ہمیشہ مہربان رہتا ہے ــــ حسنین کریمین وہ شہزادے ہیں جن پر سخاوت ناز کرتی ہے ــــ اس خانوادۂ نور کا ایک عظیم فرد سیّدنا امام حسن علیہ السلام جو گدا نواز بھی ــــ اور حلم کی مملکت کا تاجدار بھی ہے۔

کہوں حسن کو تو شاہوں کا شہریار کہوں
امام دوم، اماموں کا تاجدار کہوں

Marfat.com

ازواجِ امام حسن علیہ السلام

امیر المؤمنین سیّدنا امام حسن علیہ السلام کی ازواج کے اسمائے گرامی جو کتب سیر سے مل سکے وہ یہ ہیں۔

۱- ام بشر بنت ابو مسعود بن عتبہ

۲- خولہ بنت منصور بن ریان بن عمرو بن جابر

۳- فاطمہ بنت ابو مسعود عقبہ بن عمر

۴- ام اسحاق بنت طلحہ

۵- رملہ

۶- ام الحسن

۷- تقفضیہ

۸- امراء القیس

۹- جعدہ بنت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہن

امام حسن علیہ السلام نے دو۲ بیویوں کو طلاق دی —— ان میں سے ایک بنو اسد —— اور دوسری فزارۃ سے تھی —— اور آپ نے دونوں میں سے ہر ایک کو دس دس ہزار درہم —— اور ایک ایک مشکیزہ بھجوایا —— اور آپ نے اپنے غلام سے فرمایا —— ان

Marfat.com

دونوں میں سے ہر ایک جو بات کہے اسے سننا ——— فزاریہ نے کہا۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا

''اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔''

اور اس نے آپ کے لیے دعا کی ——— اسدیہ صاحبہ نے کہا ———

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُّفَارِقٍ

''جدا ہونے والے حبیب کی جانب سے تھوڑا سامان ہے۔''

آپ کے غلام نے یہ بات سنی اور امام حسن علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور دونوں بیبیوں کے بولے ہوئے الفاظ امام حسن کے گوش گزار کیے ——— اور امام نے اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بی بی صاحبہ سے رجوع فرمالیا ——— اور فرازیہ کو چھوڑ دیا۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۱ سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

○ ——— ملوکیت ہر زمانے میں نہایت خطرناک رہی ہے ——— خاص طور پر بنو امیہ کا دور حکومت ——— اور اس کے بعد عباسیوں کا دور ——— ان دونوں خاندانوں نے خاندان نبوت پر بے پناہ مظالم توڑے ہیں ——— اپنی حکومتوں اور عیاشیوں کو دوام دینے کے لیے ——— ان ہوس پیشہ حکمرانوں نے آل رسول کو چن چن کر قتل کیا ——— جس کی وجہ سے وہ ملک عرب چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ——— سفر کی صعوبتوں ——— دردر کی ٹھوکروں ——— اور ہر قسم کے مصائب وآلام کو دامن میں لیے ہوئے مختلف ممالک میں جا کر آباد ہو گئے۔

○ ——— بات چل رہی تھی امام حسن پر مصائب کی ——— کہ خارجیوں اور ناصبیوں کے بانی اور سرغنہ، مروان لعین اور بنو امیہ کے دیگر حکمرانوں کے تہہ خانوں میں گھڑی جانے والی روایات میں سے ——— ایک یہ بھی ہے جو ظلم و جور کی ایک شکل ہے ——— کہ آپ

Marfat.com

نے سو شادیاں کیں —— کوئی کہتا ہے ستر شادیاں کیں —— آپ بہت شادیاں کرنے والے تھے —— اور شادی کے بعد طلاق دے دیتے تھے۔

بادشاہوں کے طرف داروں نے بہت شور بپا کیا —— جب کوئی من گھڑت روایت آئی تو مؤرخین نے اسے جوں کا توں رکھا اور اپنی اپنی کتب میں درج کرتے چلے گئے —— اور روایت کی درایت کا خیال نہ فرماتے ہوئے روایت کو عقلی طور پر نہ پرکھنے میں بشری کمزوری کا مظاہرہ فرمایا —— اور بعض آل پیغمبر کے دشمنوں نے اسے افسانے کی صورت میں تحریر کرنے کی ناپاک جسارت کی —— یہ وہ لوگ ہیں جن کو افسانہ تراشیوں کے لیے صرف رسول خدا کا گھر ہی ملا ہے؟——

حقیقت پھر حقیقت ہے، فسانہ پھر فسانہ ہے
حقیقت کی حقیقت کو مٹایا جا نہیں سکتا

خیال رہے کہ مجھے کتب سیر سے صرف ۹ مستورات کے نام مل سکے ہیں جو امام حسن علیہ السلام کی زوجیت میں رہیں —— اور صرف دو ۲ بیبیوں کو طلاق ہوئی ان میں سے بھی ایک سے رجوع فرمایا ——

آپ کے صاحبزادے

۱- حضرت زید —— ۲- حضرت حسن مثنیٰ —— ۳- حسین الاشرم —— ۴- طلحہ —— ۵- اسمٰعیل —— ۶- حمزہ —— ۷- یعقوب —— ۸- عبداللہ —— ۹- عبدالرحمٰن —— ۱۰- عمر —— ۱۱- ابوبکر —— ۱۲- قاسم (علیہم السلام)

آپ کی صاحبزادیاں

۱- فاطمہ —— ۲- ام سلمہ —— ۳- ام عبداللہ —— ۴- ام الحسین رملہ —— ۵- ام

Marfat.com

الحسن (سلام اللہ علیہن)

جن صاحبزادوں سے نسل چلی

امیر المؤمنین سیّدنا امام عالی مقام حسن علیہ السلام کے جن صاحبزادوں سے نسل چلی وہ صرف دو ۲ ہیں ۔۔۔ ۱- ماہ سادات حضرت سیّدنا زید ۔۔۔ ۲- ہیبت حیدر کرار حضرت سیّدنا حسن مثنیٰ (علیہما السلام) ہیں۔

جو کربلا میں شہید ہوئے

سیّدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے جن صاحبزادوں نے میدان کربلا میں اپنے عظیم چچا امام حسین علیہ السلام کی معیت میں جام شہادت نوش فرمایا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۔۔۔

۱- حضرت ابوبکر ۔۔۔ ۲- حضرت عمر ۔۔۔ ۳- حضرت عبداللہ ۔۔۔ ۴- حضرت قاسم ۔۔۔ علیہم السلام

سیّدنا امام زید بن حسن

حضرت سیّدنا امام الائمہ زید علیہ السلام بہت بڑے عالم ۔۔۔ جلیل القدر انسان ۔۔۔ کریم الطبع ۔۔۔ پاکیزہ نفس ۔۔۔ کثیر الاحسان ۔۔۔ کامل ولی ۔۔۔ سرخیل اقطاب تھے ۔۔۔ ام سادات سیّدہ نفیسہ بنت سیّد حسن انور کے دادا ۔۔۔ اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

نام ونسب:-

حضرت سیّد زید بن حسن بن علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب

(علیہم السلام)

Marfat.com

والدہ:۔

حضرت زید کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی —— فاطمہ بنت ابو مسعود عقبہ بن عمر ہے —— آپ کی دو بہنیں ام الحسن اور ام الحسین بھی حضرت فاطمہ بنت ابو مسعود کے بطن سے ہیں۔

کنیت:۔

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔

لقب:۔

حضرت سیّدنا زید بن حسن علیہا السلام کا لقب ابلج ہے —— لوگ عقیدت محبت سے آپ کو ابلج کے لقب سے پکارتے تھے۔

ابلج:۔

سیّدی زید بن حسن بن علی کا لقب —— ابلج —— ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ آپ کے لقب شریف کا معنیٰ بیان کیا جائے —— تاکہ معلوم ہو کہ آپ کو ابلج کیوں کہا جاتا ہے ——

اَلْاَبْلَجُ —— اَلْمُتَفَرِّقُ الْحَاجِبَیْنِ —— وَقِیْلَ ——
اَلْاَبْیَضُ الْحُسْنُ الْوَاسِعُ الْوَجْہِ (المنجد)

ابلج —— علیحدہ علیحدہ بھوؤں والا ہونا —— اور نہایت سفید، خوبصورت کھلے چہرے والا ہونا —— آنکھوں اور ماتھے کے درمیان خمدار بالوں کو، عربی میں —— حاجبین —— فارسی میں ابرو —— اردو میں بھویں —— پنجابی میں بھروٹے کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّدنا زید ابلج کی دونوں بھوؤں کے درمیان فاصلہ تھا —— یعنی وہ جڑی ہوئی نہیں تھیں —— یاد رہے کہ دونوں ابروؤں کا ملا ہوا ہونا جمالیاتی تمکنت میں نقص گنا جاتا ہے —— آپ کو اس لیے ابلج کہا جاتا ہے کہ آپ کی دونوں بھویں الگ الگ تھیں —— درمیان میں بال نہ تھے —— ابرو خمدار تھے —— چہرہ سفید —— روشن اور کھلا ہوا تھا آپ بہت خوبصورت تھے —— اہل عرب نے آپ کے حسن سے متاثر ہو کر آپ کو —— ابلج —— کہنا شروع کر دیا —— آپ سیّدہ نفیسہ کے دادا ہیں —— محمد بن بشر الخارجی نے دو۲ شعر کہے ہیں۔

وَزَیۡدُ رَبِیۡعُ النَّاسِ فِیۡ کُلِّ شَتۡوَۃٍ
اِذَا اخۡتَلَفَتۡ اَبۡرَاقُھَا وَرُعُوۡدُھَا
حَمُوۡلٌ لِاَشۡتَاتِ الدِّیَاتِ کَاَنَّہٗ
سِرَاجُ الدُّجٰی قَدۡ قَارَنَتۡھَا سُعُوۡدُھَا

۱- ہر سردی میں زید علیہ اسلام لوگوں کے لیے موسم بہار ہیں —— جبکہ اس کی چمکاریں اور اس کی کڑکیں باہم مختلف ہوں ——

۲- اور وہ مختلف دیات کے متحمل ہیں —— گویا وہ اندھیری رات کے چراغ ہیں جن کی برکتیں ان کی مقارن وقریب ہیں۔

(نور الابصار ص ۲۹۱)

○ حضرت امام زید —— صدقات رسول کے متولی تھے —— سلیمان بن عبدالملک جب تخت ملوکیت پر بیٹھا تو اس نے حاکم مدینہ منورہ کو لکھا کہ زید بن حسن کو صدقات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معزول کر دے —— بنو ہاشم میں سے کسی اور کو متولی مقرر کر

Marfat.com

دو۔۔۔

○ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تختِ خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے حاکم مدینہ کو خط لکھا۔۔۔ کہ زین بن حسن بنو ہاشم کے سردار اور صاحب حق ہیں۔۔۔ جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو صدقات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔ جناب زید بن حسن کے سپرد کر دو۔۔۔ اور وہ تم سے جو بھی مدد چاہیں ان کی پوری اعانت کرو۔

وصال امام زید

حضرت سیّدنا زید نے ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔۔۔ آپ کی عمر مبارک نوے ۹۰ سال تھی۔۔۔ آپ کثیر الاولاد تھے۔۔۔ دنیا میں آج بھی ان کی نسل جاری ہے۔۔۔ خیال رہے کہ ہمارے سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے مخدوم سیّدی سیّد محمد گیسودراز۔۔۔ جو سیّدی خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفۂ مجاز تھے، سیّدنا زید کی اولاد سے ہیں۔۔۔

امام حسن مثنیٰ

امام حسن علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے جن سے آپ کی نسل جاری ہے وہ امام الائمہ۔۔۔ حضرت امام حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہما السلام ہیں۔

سیّدنا امام حسن مثنیٰ نہایت جلیل القدر۔۔۔ صاحب رعب وہیبت اور بہت بڑے فاضل ورئیس۔۔۔ اور اعلیٰ درجے کے متقی اور پرہیز گار تھے۔۔۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیٹی سیّدہ فاطمہ صغریٰ آپ کے نکاح میں تھیں۔

نام ونسب:۔

نام۔۔۔ حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابو طالب بن عبدالمطلب ہے (علیہم

Marfat.com

السلام)

والدہ:۔

آپ کی والدہ کا اسم گرامی خولہ بنت منصور بن ریان بن عمرو بن جابر ہے۔

کنیت:۔

سیّدنا حسن مثنیٰ کی کنیت ابو محمد ہے۔

آپ امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے صدقات کے متولی تھے۔

حجاج بن یوسف نے کہا

ایک مرتبہ حجاج بن یوسف (جو آپ کے دور میں حاکم مدینہ تھا) نے کہا ـــــ اے حسن اپنے چچا کو ان کے باپ کے صدقات کی دیکھ بھال کے لیے اپنے ساتھ شریک کر لو ـــــ کیونکہ وہ تمہارے چچا اور بزرگ ہیں (چچا محمد بن حنیفہ ہیں) ـــــ حسن مثنیٰ نے فرمایا حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہٗ نے جو شرط لگائی ہے میں اسے کبھی تبدیل نہیں کروں گا ـــــ جس کو انہوں نے صدقات میں دخیل نہیں کیا میں اسے صدقات میں کبھی داخل نہ ہونے دوں گا ـــــ

حجاج نے کہا میں اسے تمہارے ساتھ جبراً داخل کروں گا ـــــ حضرت حسن مثنیٰ علیہ السلام (اس کی یہ بات سن کر) رک گئے ـــــ اور پھر مدینہ منورہ چھوڑ کر عبدالملک سے ملاقات کا قصد فرماتے ہوئے شام کی طرف روانہ ہو گئے ـــــ جب شام پہنچے اور بادشاہ عبدالملک کے ہاں بغرض ملاقات کھڑے ہوئے تھے تاکہ اجازت ملنے پر اندر تشریف لے جائیں ـــــ وہاں یحییٰ بن ام الحکم بھی موجود تھا ـــــ اس نے ادب سے سلام کرنے کے بعد عرض کیا ـــــ حضور! آپ کس مقصد کے تحت یہاں تشریف لائے ہیں ـــــ آپ نے

Marfat.com

حجاج والا سارا واقعہ بیان فرمایا یحییٰ بن ام الحکم نے عرض کیا —— پہلے میں عبدالملک کے پاس جاتا ہوں —— بعد میں آپ تشریف لائیں اور عبدالملک سے گفتگو فرمائیں —— اور سارا قصہ بیان فرمائیں —— پھر دیکھیں! میں آپ کے ساتھ کیا کرتا ہوں —— انشاءاللہ میں آپ کو پورا انصاف دلواؤں گا ——

یحییٰ اندر چلے گئے —— اس کے بعد امام حسن مثنیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے گئے —— جب عبدالملک نے آپ کو دیکھا تو مرحبا کہا —— امام حسن مثنیٰ کے بال سفید تھے —— عبدالملک نے کہا ابو محمد بال تو بہت جلد سفید ہو گئے ہیں —— یحییٰ بن ام الحکم نے فوراً کہا —— امیر المؤمنین! بالوں کے سفید ہونے کو کون سی چیز مانع ہے —— اہل عراق کی خواہشات نے بوڑھا کر دیا ہے —— وہاں سے ہر سال یکے بعد دیگرے قافلے جاتے ہیں اور ان کو خلافت کی خواہش دلاتے ہیں —— امام حسن مثنیٰ نے فرمایا —— یہ بہت بری موافقت ہے —— ایسی کوئی بات نہیں ہے ——

وَلٰكِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ يَسْرِعُ اِلَيْنَا الشَّيْبُ

"لیکن ہم اہل بیت ہیں ہم پر بڑھاپا بہت جلد طاری ہوتا ہے۔"

عبدالملک نے آپ کی بات کو سنا اور متوجہ ہو کر کہنے لگا کوئی حرج نہیں فرمایئے کیسے آنا ہوا —— آپ نے حجاج والا سارا واقعہ بیان فرمایا۔ عبدالملک نے کہا حجاج کو اس امر کا ہرگز اختیار نہیں —— اور پھر حجاج کے نام خط لکھا —— جس میں اس کی خوب ڈانٹ ڈپٹ کی —— عبدالملک نے حضرت حسن مثنیٰ کو کثیر مال و متاع بطور نذر پیش کیا اور نہایت احترام و اعزاز کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا ——

جب حضرت حسن مثنیٰ عبدالملک سے ملاقات کے بعد باہر تشریف لائے تو یحییٰ بن

Marfat.com

ام اعظم ان کے پاس گئے —— اور عرض کیا —— دیکھا میں نے آپ کو کتنا فائدہ پہنچایا ہے —— حضرت نے فرمایا —— واللہ! میں تجھے اس بارے میں عتاب و ملامت کرتا ہوں —— یحییٰ نے عرض کیا آپ جیسا فرمائیں بجا ہے —— واللہ میں آپ کے نفع میں ہرگز کمی نہ کروں گا اور نہ ہی آپ کو کسی قسم کی تکلیف اٹھانے دوں گا ——

وَلَوْلَا كَلِمَتِي هٰذِهٖ مَا هَالَكَ وَلَا قَضٰى لَكَ حَاجَةً فَاعْرِفْ لِي ذٰلِكَ ——

اگر میں ایسی بات نہ کرتا تو عبدالملک آپ سے خوفزدہ نہ ہوتا، اور نہ ہی آپ کی حاجت پوری کرتا —— اور آپ میری اس بات کو یاد رکھیں ——

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۹۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

حسن مثنیٰ کی شادی

حضرت حسن مثنیٰ کی شادی آپ کے چچا —— سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا سے ہوئی —— امام حسین نے فرمایا یہ (میری بیٹی) میری والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہ ہے —— اور آپ کا نکاح ان سے کر دیا۔

علامہ شبلنجی نے الفصول المہمہ —— اور اغانی —— کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے —— اور اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ حسن مثنیٰ اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا میں گئے تھے جب امام عالی مقام شہید ہو گئے —— اور آپ کے خاندان کے باقی افراد قید کر لیے گئے —— اور ان میں حسن مثنیٰ بھی قید کر لیے گئے —— مفتی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب —— امام حسن اور خلافت راشدہ'' —— میں لکھتے ہیں کہ آپ کربلا

Marfat.com

تشریف لے گئے تھے —— جنگ میں سخت زخمی ہو گئے ——

اختتام جنگ کے بعد ان کو سسکتے ہوئے دیکھا تو اسماء بن خارجہ بن عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری ان کو اٹھا کر گھر لے گیا —— اور ان کا علاج کیا تو آپ ٹھیک ہو گئے ——

شبلنجی صرف یہ لکھتے ہیں کہ اسماء بن خارجہ آیا اور جناب حسن مثنیٰ کو قیدیوں سے نکال کر لے گیا —— اور کہنے لگا ——

وَاللّٰهِ لَا يُوْصَلُ اِلَى ابْنِ خَوْلَةَ اَبَدًا

خدا کی قسم ان کو کسی صورت بھی ابن خولہ تک جانے نہیں دوں گا۔

(نور الابصار ص ۲۵۴ [illegible])

وصال:۔

امام حسن مثنیٰ علیہ السلام نے ۹۷ ہجری میں وفات پائی —— جبکہ ان کی عمر شریف ۸۵ برس تھی —— اس وقت ان کے بھائی سیدنا زید بقید حیات ظاہری تھے۔

آپ کی اولاد

حضرت امام حسن مثنیٰ علیہ السلام نے بحر انساب کے مطابق جو افراد خانہ باقی چھوڑے —— ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔حضرت عبداللہ محض —— ۲۔ ابراہیم قمر —— ۳۔حسن مثلث اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ صغریٰ بنت حسین بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) —— ۴۔ داؤد —— ۵۔جعفر ——

حضرت داؤد اور جعفر کی والدہ ام ولد ہے جن کو حضرت حبیبہ کے نام سے پکارا جاتا

Marfat.com

ہے۔(نورالابصار ص۲۹۴مطبوعہ ایضاً)

امام عالی مقام سیّدنا امام حسن علیہ السلام اور آپ کی اولاد وازواج کا تذکرہ ہو رہا تھا——امام حسن حلم وبردباری کا سجا ہوا ایک عظیم الشان آسمان——اور علم وحکمت کا ایک بحر تموج بار ہیں جنہوں نے حوصلہ مندی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے نانا جان کی امت کو جاہ پسندوں کی خون آشام تلواروں سے بچا کر خود کو مصائب وآلام منصب پسند بلاؤں کے حوالے کر دیا——اور ہر طرح کی تلخیوں کو سینے میں چھپا کر——اور کلفتوں کی میزبانی کے لیے خود کو وقف کر دیا——یہاں تک کہ آج بھی آپ کی روح دین اسلام کے تاجروں کی ضربیں برداشت کر رہی ہے——اور خارجیت وناصبیت کے موجودہ دور میں ظلم کا جنون جوانی پر ہے——اور چاہتے یہ ہیں——کہ——

عقیدت کے گلشن کو تاراج کر دیں
یہی دین کے راہزن چاہتے ہیں

ضیاء نیچ کر چہرۂ دین حق کی
اندھیروں احمق! ثمن چاہتے ہیں

یہ جھکتے ہیں اصنام دنیا کے آگے
تو ہم الفت پنجتن چاہتے ہیں

خضر جیسے منگتے ہیں لاکھوں جہاں میں
جو خیرات خیبر شکن چاہتے ہیں

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائلِ ومناقبِ

سید الشہداء ـــــ امیر المومنین

سیدنا

امام حسین

علیہ السلام

Marfat.com

میں شمس و قمر کا بیٹا ہوں

کلامِ امام حسین علیہ السلام

(۱)

خَیْرَۃُ اللّٰہِ مِنَ الْخَلْقِ اَبِیْ
ثُمَّ اُمِّیْ فَاَنَا بْنُ الْخَیْرَتَیْنِ

(۲)

مَنْ لَّہٗ جَدٌّ کَجَدِّیْ فِی الْوَرٰی
وَ کَشَیْخِیْ، فَاَنَا ابْنُ الْقَمَرَیْنِ

(۳)

فَاطِمَۃُ الزَّھْرَآءُ اُمِّیْ وَاَبِیْ
قَاصِمُ الْکُفْرِ بِبَدْرٍ وَّ حُنَیْنِ

(۱) ساری مخلوق سے بہترین اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا باپ اور میری ماں ہے اور میں دو بہترین ہستیوں کا بیٹا ہوں۔

(۲) تمام زمانوں میں ساری مخلوق میں میرے نانا جان جیسا کسی کا نانا ہے؟ —— اور میرے شیخ و بزرگ جیسا کسی کا بزرگ ہے؟ —— میں شمس و

Marfat.com

قمر (قمرین) کا بیٹا ہوں۔

(۳) فاطمۃ الزہراء میری ماں ہے اور میرا باپ! بدر و حنین میں کفر و ظلم کی کمر توڑ کر اس کو تباہ و برباد کرنے والا ہے۔

(نور الابصار ص ۳۲۴ دار المعرفۃ)

Marfat.com

دیں پناہ است حسین

کلام

حضور غریب نواز خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ عنہ

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دین است حسین، دیں پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

حسین شاہ ہیں، حسین بادشاہ ہیں —— حسین دین بھی ہیں اور دین کی پناہ بھی ہیں —— آپ نے اپنا سر دے دیا لیکن اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں نہ دیا —— سچ تو یہ ہے کہ حسین بنائے لا الہ ہیں یعنی "ایمان اور لا الہ کی بنیادوں کو مستحکم کرنے والے ہیں۔"

(دیوانِ خواجہ معین الدین چشتی (مترجم) ص ۱۹۶)

(مطبوعہ دھنیا عید گاہ روڈ۔ بہار ہندوستان)

Marfat.com

احسانِ حسین

کلامِ حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ عنہ

ہو نہیں سکتی قمر رضی اللہ عنہ سے مدحت شانِ حسین
جبکہ ہے ربّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ثنا خوانِ حسین

راکب دوشِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور نورِ چشم مرتضٰی
اللہ اللہ یہ وقارِ عظمت شانِ حسین

ان کے خوں سے ہو گئی شادابِ ارضِ کربلا
ہے امینِ عظمتِ اسلام، ایمانِ حسین

کر گئے اپنے عمل سے پرچم حق کو بلند
تا ابد اسلام پر باقی ہے احسانِ حسین

عرصۂ محشر میں جب ہو نفسی نفسی کی پکار
ہو قمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اس دن بھی دامانِ حسین

Marfat.com

جائے گا، خضر تھام کے دامن حسین کا

از خضر چشتی

کردار ہر زماں میں ہے احسن حسین کا
قربان حق پہ ہو گیا تن من حسین کا
صبر حسین دیکھ! کہ آنکھوں کے روبرو
لوٹا ہوس پرستوں نے گلشن حسین کا
روتے ہیں آ کے نوری فرشتے بھی اس جگہ
کربل کی جس جگہ میں ہے مدفن حسین کا
کافر ہے، بدنصیب ہے، گمراہ ہے با خدا
قاتل نبی ﷺ کی آل کا دُشمن حسین کا
فردوس میں بغیر حساب و کتاب کے
جائے گا، خضر تھام کے دامن حسین کا

Marfat.com

امیر المومنین سیدنا

امام حسین علیہ السلام

پورِ خیر النساء پر تو مرتضیٰ
سیّدِ کربلا، شاہِ ہر دوسرا
سارے عالم میں گونجی ہے نوری صدا
نورِ چشم رسالت کی کیا بات ہے
نوجوانانِ جنت کا سردار ہے
شاہِ عالم محمد کی تلوار ہے
جس نے خوں دے کے اسلام زندہ کیا
اس کے شوقِ شہادت کی کیا بات ہے

خضر

سید الشہداء ـــــ راکب دوشِ مصطفیٰ ـــــ شہسوارِ کرب و بلا ـــــ شہزادہ گلگوں قبا ـــــ امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین علیہ السلام ـــــ نواسہ امام الانبیاء ـــــ نورِ جانِ خیر النساء ـــــ پرتو شجاعت مرتضیٰ ـــــ اور برادرِ حسن مجتبیٰ ہیں ـــــ آپ کو تابشِ روئے شہادت ـــــ اور کوکب فلک نبوت کہا جاتا ہے ـــــ آپ شناورِ بحرِ شریعت ـــــ اور عملدار عرصۂ طریقت ہیں۔

Marfat.com

آپ بلاشبہ سرخیل عابداں ہیں ــــ اور ایسے عبادت گزار اور شب زندہ دار تھے ــــ جو انتہائی بے کسی کے عالم میں بھی شبِ عاشورہ اپنے خیمہ خدائے لایزال کی عبادت میں اس طرح گزار دی کہ دل میں خیالِ سود و زیاں نہ تھا۔

حسین ــــ وہ عابد کمال ہے جو اپنے جسم پر تیروں، تلواروں، اور نیزوں کے ان گنت زخم کھانے کے باوجود ــــ بارگاہِ ایزد میں تپتی ہوئی ریت پر اپنی جبین کو سجدے میں رکھ کر نہایت پرسکوں دکھائی دے رہا تھا۔

ابن زہراء ــــ وہ محسن اسلام و انسانیت ہے جو بے سروسامانی کے عالم میں کئی دن کی بھوک اور پیاس کے باوجود ہزاروں دشمنوں کے مقابلے میں تن تنہا ڈٹ گیا ــــ اور تیروں کی بارش ــــ تلواروں کے طوفانی وار اور نیزوں کی چمکتی ہوئی ہزاروں نوکیں، جس کے پائے استقامت میں لغزش نہ لا سکیں۔

نواسۂ رسول ــــ وہ قاری قرآن ہے، جس نے کوفے کے ستم کیش بازاروں میں ــــ جفا کاروں کے جھرمٹ میں ــــ اسلام کی شان و شوکت اور عظمت و وقار کا علم بلند کرتے ہوئے، جاں نثاروں کی طمانیت کی خاطر ــــ قرآن کی بڑائی اور آبرو کے لئے خون سے وضو کیے ہوئے، قرآنِ مجید کی اس طرح تلاوت فرمائی کہ مذہب کے چہرے پر نکھار آ گیا ــــ شیطانوں کے دل بجھ گئے ــــ بے ایمانوں کی دنیا اجڑ گئی ــــ دنیاوی سلطانوں کے منصوبے خاک میں مل گئے ــــ

سر ترا نیزے پہ، جاری لب پہ قرآں واہ حسین
رو پڑے نوری یہ اندازِ تلاوت دیکھ کر

ابن حیدر ــــ ایسا بہادر ہے کہ جس کی بہادری کا شہرہ کفر کی فصیل کو منہدم کرتا ہوا

Marfat.com

ظلم وستم کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر گیا، چشم فلک نے کوئی ایسا جواں مرد نہ دیکھا ہوگا ـــــ جو تین دن کی پیاسی بچیوں کے مرجھائے چہروں کو دیکھ کر ـــــ ان کے سامنے تپتی ہوئی ریت پر بیٹھ جائے اور اپنے نانا کی احادیث سنانے کے بعد فرمائے ـــــ اے میری بیٹیو! ـــــ تم اہل بیت رسول ہو، نبی کے گھرانے کی خواتین مصیبت میں گھبرایا نہیں کرتیں

○ ـــــ کیا زمانہ کسی ایسے دلیر اور جری جوان کو جانتا ہے؟ ـــــ جو اپنے سب سے زیادہ محبوب اور وفادار بھائی کی لاش کندھے پر اٹھائیں تو پاؤں ریت میں دھنس جائیں ـــــ پھر وہ آسمان کی طرف منہ کر کے بلند آواز سے پکارے ـــــ اے خالق کائنات! ـــــ اے ربّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ـــــ مسافر ہوں راضی رہنا ـــــ تیرے رسول کے دین کی سربلندی کے لئے ـــــ تیری رضا کے حصول کی خاطر ہر مصیبت قبول ہے ـــــ بس میرے نانا کی اُمت کو اپنی رحمت کے صدقے میں بخشش کی بھیک عطا فرما ـــــ

○ ـــــ دنیا والو! ـــــ کوئی ایسا سورما دکھاؤ ـــــ جو اپنے بیٹے ہم شکل رسول کو مقتل کی طرف روانہ کر کے عرض کرے ـــــ اے اللہ! ـــــ آلِ رسول میں اس سے زیادہ حسین چہرہ اور کوئی نہیں ـــــ یہ تیرے بندے، حسین کی طرف سے خوبصورت نذرانہ ہے ـــــ قبول فرما ـــــ

○ ـــــ لوگو! ـــــ ایسے جری کو کیا نام دیا جائے؟ ـــــ جو اپنے شیر خوار بچے کو جس کے حلقوم سے تیر جفا آر پار ہو، اپنی آغوش میں لے کر خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثناء کے نغمات آلاپتے ہوئے ـــــ سجدہ ریز ہو کر کہے خدایا! میری قربانیاں قبول فرما ـــــ اور مجھے استقامت کی دولت عطا فرما کر اپنی رحمت و برکت کی چھاؤں میں رکھنا۔

Marfat.com

کون حسین؟ —— یہ وہی حسین ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کے کندھوں پر سوار ہو کر "واللیل" زلفوں کے ساتھ بے تکلفی سے کھیلنے والا ہے —— حسین، اس ماں کا بیٹا ہے —— جس کی چکی اللہ تعالیٰ کے نور فرشتے چلایا کرتے تھے —— اور جس کو مصطفیٰ کریم اپنا لعاب دہن پلایا کرتے تھے —— یہ وہ حسین ہے —— جس کی ماں بتول —— نانا رسول —— اور جس کا باپ نفس رسول ہے —— حسین اس دھرتی کے باغ کا پھول ہے —— جو فرشتوں کی جائے نزول ہے۔

یہ وہی حسین ہے —— جو رسولوں کا اختر ہے —— جو محمد کا صفدر ہے —— جو زہراء کا ثمر —— جو حسن کا برادر ہے —— جو شہدوں کا سرور اور امیروں کا مہتر ہے —— جو ولیوں کا افسر ہے —— اور جو رہبروں کا رہبر ہے —— جو شجاعت کا زیور اور بہادروں کے ماتھے کا جھومر ہے —— جو اُخوت کا سمندر اور چرخِ حریت کا محور ہے۔

کانِ رسول پاک کا گوہر حسین ہے
نورِ بتول، سطوت حیدر حسین ہے
چرخِ جلال و جہد کا محور حسین ہے
دنیائے حریت کا دلاور حسین ہے
خضرِ مجاہداں ہے، خضر بے گماں حسین
جرأت کے آسمان کی ہے کہکشاں حسین

نظر والو! —— وہ کون ہے؟ جو سید اخیار اور جنت کا سردار بھی ہو —— جو قافلہ عشق کا سالار —— اور وارث ذوالفقار بھی ہو —— جو ابن حیدر کرار اور بلا کا شہسوار بھی ہو —— پھر اس کے بچوں پر ظلم و جور کی یلغار بھی ہو —— اور وہ امن عالم کے لئے اتمام حجت کرتے

Marfat.com

ہوئے خطبے بھی دے ۔۔۔

○ ۔۔۔ وہ کون ہے؟ ۔۔۔ جو گل بدن ۔۔۔ سیم تن ۔۔۔ شاہِ زمن ۔۔۔ پاک دامن ۔۔۔ خضرتِ چمن ۔۔۔ حسن کا بانکپن ۔۔۔ شمع انجمن ۔۔۔ اور صاحب یمن وایمن ہو پھر بھی یزید جیسا پلید اس کا دشمن ہو ۔۔۔ وہ کون ہے؟ ۔۔۔ جو

ظلم و جفا و جور کے پنجے مروڑ کر
چھوڑا ہے کس نے قوت باطل کو توڑ کر
وہ کون تھا، جو گر پڑا مسجد کے صحن میں
چوما جسے رسول نے خطبے کو چھوڑ کر
وہ بالیقیں حسین ہے، ابن علی خضر
بچھڑا چمن سے نخوتوں کا خوں نچوڑ کر

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی ۔۔۔ حسین علیہ السلام ہے۔

کنیت:

آپ کی کنیت ۔۔۔ ابو عبداللہ ہے ۔۔۔

نسب:

حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

والد:

آپ کے والد گرامی ۔۔۔ سید العرب ۔۔۔ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب بن

Marfat.com

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں۔

والدہ:

آپ کی والدہ ماجدہ ــــ سیدۃ نساء العالمین بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔

القاب:

آپ کے القاب ــــ رشید ــــ طیب ــــ ذکی ــــ وَفِی ــــ سید ــــ مبارک ــــ رَیحانۃُ الرسول ــــ سِبطُ الرَّسُول ــــ التَّابِعُ الْمَرضَاتِ اللہ (اللہ کی رضا کے تابع)

شاعر:

آپ کے شاعر کا نام یحییٰ بن حکم تھا۔

چوکی دار:

آپ کے چوکی دار کا نام اسعد الہجری ہے۔

نقش انگوٹھی:

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ آیت مبارکہ ــــ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ[1] ــــ تھا۔

بطورِ راوی:

آپ نے آٹھ احادیث روایت کی ہیں ــــ

---

[1] سورۂ رعد پارہ ۱۳ آیت نمبر ۳۸ ــــ ترجمہ ''ہر معیاد کے لئے نوشتہ ہے'' ــــ قاضی پانی پتی لکھتے ہیں ــــ لِوَقْتِ کُلِّ شَیْءٍ کِتَابٌ یعنی ''ہر چیز کا وقت لکھا ہوا ہے'' (تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۴۴)

Marfat.com

○ —— آپ سے احادیث کی روایت کرنے والے محدثین کے مزارات پرانوار کی بارش ہو —— جنہوں نے غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ فرمایا —— اُموی اور عباسی حکمرانوں کے دور میں اہل بیت کے افراد سے روایت کرنا —— موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔

مشابہت:

آپ ناف سے ٹخنہ تک اپنے نانا جان حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔

ولادت:

حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت پانچ شعبان المعظم ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی —— بقولِ واقدی —— سیّدہ زہراء امام حسین علیہ السلام کو جنم دینے کے پچاس روز بعد —— امام حسین علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں۔ فرماتے ہیں کہ یہی قول صحیح ہے۔

حسین اور عیسیٰ علیہما السلام:

علامہ حافظ محبّ الدین احمد طبری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ'' میں ابن الدرع کی کتاب ''موالید اہل بیت'' کے حوالے سے لکھا ہے —— فرماتے ہیں۔

لَمْ یُوْلَدْ مَوْلُوْدٌ قَطُّ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَعَاشَ

اِلَّا الْحُسَیْنَ وَ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

ایسا کوئی بچہ نہیں جو چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا ہو اور زندہ رہا ہو، سوائے حضرت

Marfat.com

حسین اور عیسیٰ بن مریم کے۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۱۸)

○ —— بعض علماء نے مندرجہ بالا روایت سے سخت اختلاف کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱

قطعہ جسد رسول

حضرت اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں —— کہ یا رسول اللہ! آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے —— سرکار علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے؟ —— عرض کرتی ہیں کہ —— وہ خواب سخت ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— بتاؤ تو سہی وہ کیا ہے؟ —— عرض کرتی ہیں۔

كَانَ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ ——

کہ آپ کے جسم انور کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے ——

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَّكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ ——

''تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے، انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں ہوگا'' ——

امّ فضل بنت حارث فرماتی ہیں کہ پس فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے جو میری گود میں تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

Marfat.com

فرماتی ہیں —— کہ ایک روز میں رسولِ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین کو اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں رکھ دیا —— اور پھر میری توجہ ادھر ادھر ہوگئی۔ ''یعنی میں کسی اور کام میں مصروف ہوگئی تو جب میں نے سرکار علیہ السلام کی طرف دیکھا'' —— تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے —— میں نے عرض کیا —— میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں —— یارسول اللہ! کیا بات ہے؟ —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ هٰذَا ——

کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے، اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری اُمت، میرے اس بیٹے کو قتل کردے گی۔

فَقُلْتُ هٰذَا —— میں نے۔ (حسین کی طرف اشارہ کرکے) عرض کی اس کو؟

قَالَ نَعَمْ —— فرمایا ہاں اس کو۔

وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ

اور ''جبریل'' میرے پاس اس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ رنگ کی ہے ——

(مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب مناقب اہل بیت النبی حدیث نمبر ۳)

○ —— مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غم حسین میں رونا سنت رسول ہے —— حضور نبی کریم! حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سن کر اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے چہرہ مبارک تر ہوگیا —— جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی کی مصیبت پر رونا جائز ہے بلکہ سنت نبوی ہے۔ جو لوگ حسین کے مصائب پر رونے والوں کو منع کرتے ہیں وہ

Marfat.com

اس حدیث شریف پر غور کریں کہ ابھی حسین علیہ السلام کا بچپنا ہے جوان ہوگا —— دس محرم ۶۱ھ میں جامِ شہادت نوش فرمائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کا پیارا حبیب یہ خبر سن کر —— کہ میرے اس نواسے کو فرات کے کنارے بے دردی کے ساتھ قتل کردیا جائے گا زار وقطار رو رہے ہیں۔

○ —— رونا سوز وگداز اور دردِ دل کی علامت ہے —— ہم بھی روتے ہیں —— جب کربلا کے مسافروں کی یاد آتی ہے —— جب علی اصغر علیہ السلام کا حلقوم اور سیّدہ سکینہ کی بے کسی یاد آتی ہے —— کربلا معلیٰ کے ریگزاروں پر بھوک، پیاس اور شدید گرمی کے عالم میں خیموں کے اندر بتول علیہ السلام کی بیٹیوں کا قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا، جب یاد آتا ہے تو روتے ہیں —— اور جی بھر کے روتے ہیں —— اور پھر ——

روتے ہیں اس لئے بھی کہ ٹکڑوں کی شکل میں
بکھرا پڑا تھا خاک پر کنبہ بتول کا
اے خضر رو پڑے تھے زمین و فلک تمام
دیکھا جو رنگ گلشن حیدر کے پھول کا
کچلا گیا تھا جسم جو گھوڑوں کی ٹاپ سے
روتا ہوں، وہ سوار تھا دوشِ رسول کا

Marfat.com

شہادتِ حسین سے متعلق آسمان سے متعدد بار خبریں آئیں

مشکوٰۃ شریف کے حوالے سے روایت آپ نے ملاحظہ فرمائی —— اس روایت سمیت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی متعدد بار آسمانی خبریں آئیں——

علامہ حسین کاشفی رحمتہ اللہ علیہ نے —— ''کنز الغرائب'' —— ''شواہد النبوۃ'' —— اور ''مصابیح القلوب'' —— کے حوالوں سے لکھا ہے —— فرماتے ہیں۔

''کنز الغرائب'' میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پانچ مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر لے کر حاضر ہوئے۔

(۱) —— جس روز آپ کی ولادت با سعادت ہوئی جبریل علیہ السلام آپ کی تہنیت وتعزیت کا پیغام لے کر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی طرف مختصراً اشارہ کیا۔

(۲) —— جب امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کو والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں نزول اجلال فرمائے چار ماہ ہوئے تو اس خبر کا اظہار ہوا اور یہ ایسے ہوا حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے ایک رات خواب میں

Marfat.com

دیکھا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا ٹکڑا کٹ کر میری جھولی میں آ گیا۔ میں خواب سے بیدار ہو کر لرزاں و ترساں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے جس کے ہول و ہراس سے میرا دل بے قرار ہو گیا ہے اور اپنا خواب بیان کیا۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے اُم الفضل! تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ میری فاطمہ کے ہاں بیٹا ہوگا اور وہ میرا ٹکڑا ہے اور تو دایا بنے گی اور تو وہ ٹکڑا اپنی آغوش میں لے گی۔

کچھ دنوں کے بعد امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ کو حضرت اُمّ الفضل کے سپرد کیا گیا اور انہوں نے آپ کو اپنا دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور آپ کے قدومِ میمنت لزوم سے میرا گھر خلد بریں بن گیا تو آپ نے فرمایا! میری آنکھوں کے نور اور جگر کے ٹکڑے کو لاؤ میں نے جنابِ حسین کو آغوشِ پیغمبر میں دیا تو امام حسین نے بول مبارک کر دیا جس سے قدرے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں پر بھی پڑ گیا آپ نے اپنا چہرہ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کے حلق مبارک پر ملا اور آپ کے رُخِ انور کو بوسہ دیا، کچھ دیر کے بعد میں نے جناب حسین کو آپ کی آغوشِ اطہر سے لے لیا۔ جنابِ حسین رونے لگے۔

آپ نے فرمایا آہستہ اُمّ الفضل آہستہ کہ یہ پانی کا قطرہ پاک ہو جائے گا اور جو تکلیف مجھے میرے بیٹے کو رونے سے ہوگی وہ کسی چیز سے بھی دور نہ ہوگی۔

Marfat.com

اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے سید! آپ حسین کے رونے کے سننے کی تاب نہیں رکھتے ایک وقت آئے گا کہ ان کے پیاسے حلق کو خنجر آبدار سے کاٹ دیا جائے گا اور ان کے جسم نازنین کو خون میں ڈبو دیا جائے گا تو اس وقت آپ کا کیا حال ہو گا۔

خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال سے محزون وملول اور انتہائی غمزدہ ہو گئے ہر وہ شخص جو امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام کی اس مصیبت میں غمناک ہوتا ہے لازم ہے کہ وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موافقت رکھتا ہے اور یہاں کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت میں تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی روحیں امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے محزون ومغموم ہو گئی تھیں۔

حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حکایت کمال الدین ابن طلحہ سے کتاب ''مطالب المسئول فی مناقب آلِ رسول'' سے منقول ہے اور ''شواہد النبوت'' میں اُم الحارث سے بیان کی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

Marfat.com

حسین علیہ السلام ـــــ جبریل علیہ السلام اور دحیہ کلبی

(۳) ـــــ امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی تیسری خبر آپ کی تین سال کی عمر میں واقع ہوئی اور اس حکایت کو امام طبری نے تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کا نام دحیہ کلبی تھا جو ایک خوبصورت اور نیک سیرت نوجوان تھا۔ یہ شخص تجارت کرتا تھا اور جب کبھی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا آپ اس کا احترام کرتے تھے اور وہ کبھی آپ کی خدمت اقدس میں خالی ہاتھ نہ آتا بلکہ حضرات حسنین کریمین کے لئے موسم کے مطابق پھل وغیرہ لے کر آتا۔

چنانچہ جب وہ آتا تو حضرات حسنین کریمین مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـــــ یا رسولِ کریم کے حجرہ مبارک میں ہوتے اور اسے دیکھ کر دلیری سے اس کی گود میں سوار ہو جاتے اور اس کے گریبان اور جیبوں میں ہاتھ ڈال دیتے۔

حضرت جبریل علیہ السلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی کبھی کبھی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

Marfat.com

چنانچہ ایک روز وہ حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب حسین و حسین علیہما السلام تشریف لائے انہوں نے حضرت جبریل کو دحیہ کی شکل میں دیکھا تو چھلانگ لگا کر دلیرانہ ان کی گود میں سوار ہو گئے اور ان کے گریبان اور جیبوں میں ہاتھ ڈال دیئے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو آپ کو حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ یہ واقعہ پیش آنے سے حیا آئی اور چاہا کہ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام سے الگ کر دیں تو حضرت جبریل نے عرض کی اے سید انہیں کچھ نہ کہیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتا کہ انہوں نے تجھے پہچانا نہیں، اس لئے تیرا احترام نہیں کیا اور انہوں نے تجھے دحیہ سمجھتے ہوئے یہ جرأت کی ہے۔

جبریل جھولا جھولاتے

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے سرور کونین اکثر ایسے ہوا کہ جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا اسلام اللہ علیہا تہجد کی نماز پڑھ رہی ہوتیں یا کبھی محو خواب ہوتیں تو یہ دونوں گہوارے میں بیدار ہو کر رونا چاہتے تو مجھے خالق کائنات کا ارشاد ہوتا جبریل جلدی سے جا کر ان کا جھولا جھلا کہیں فاطمہ کی نیند میں خلل نہ آجائے اور وہ کچھ دیر سو لیں۔

یا رسول اللہ! میں اکثر راتوں میں ان کی گہوارہ جنبانی کرتا رہا ہوں اور جھولا جھلاتے وقت میں انہیں یہ لوری سنایا کرتا تھا۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ نَھْرًا مِّنْ لَبَنٍ

لِعَلِیٍّ وَ زَھْرَاءِ وَ حُسَیْنٍ وَ حَسَن

Marfat.com

بے شک جنت میں ایک دودھ کی نہر ہے جو علی، زہراء حسن و حسین کے لئے ہے۔

اے سید کائنات! جب سوتے وقت حضرت فاطمہ کے ہاتھ میں ان کے پنکھے کی رسی ہوتی تو میں آہستگی سے وہ رسی اپنے ہاتھ میں لیتا تھا اب جبکہ میں ان کا دستاس کش اور جھولا جھلانے والا ہوں تو ان کا میری گود میں تشریف لے آنا تعجب انگیز نہیں البتہ میں اس بات پر حیران ہوں کہ یہ میری جیبوں میں کیا تلاش کرتے ہیں؟

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چونکہ انہوں نے تجھے دحیہ گمان کیا ہے اور دحیہ جب بھی یہاں آتا ہے ان کے لئے پھل وغیرہ لے کر آتا ہے اور اس پھل وغیرہ کو اس نے اپنے گریبان اور جیب میں رکھا ہوتا ہے یہ تیری جیبوں میں پھل یا دوسرا تبرک تلاش کرتے ہیں۔

جنت کے پھل اور شیطان کا سوال

حضرت جبریل اپنا ہاتھ جنت میں لے گئے اور انگوروں کا ایک خوشہ اور ایک انار جنت کے درختوں سے اتار کر حضرات حسنین کریمین کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔

جناب حسن اور جناب حسین علیہما السلام جنت کے پھلوں کو تناول فرمانے لگے تو مسجد کے دروازہ پر آکر ایک سائل نے کہا اے اہل بیت نبوت جو آپ کھا رہے ہیں مجھے بھی اس سے عطا فرمائیں۔

خاص طور پر میں ان انگوروں کا بڑی دیر سے آرزومند ہوں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ اسے کچھ انگور دے دیں تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کا دست کرم پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ یہ ابلیس آیا ہے

Marfat.com

تا کہ جنت کا پھل کھائے مگر یہ اس پر حرام ہے جب ابلیس کو پتہ چلا کہ پہچان لیا گیا ہوں تو وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔

حضرات حسنین کریمین جنت کے انگور اور انار تناول فرما رہے تھے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے سید! آپ کے باغ کے یہ ثمر اور آپ کے یہ دونوں چشم و چراغ شربت شہادت نوش فرمائیں گے۔

ایک کو قہر کے زہر کے ساتھ اور دوسرے کو تیغ بے دریغ کے ساتھ شہید کر دیا جائے گا اور ان کی مصیبت اور تکلیف آپ کی شفاعت کی زیادتی کا باعث ہو گی چنانچہ ابن حسام کہتے ہیں۔

دوسری روایت

''مصابیح القلوب'' میں روایت آئی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جنت سے سیب انار اور بہی لائے اور جناب حسنین کریمین علیہما السلام کی خدمت میں پیش کیے۔ شہزادے خوش ہو گئے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ پھل اپنے ابو جان اور امی جان کی خدمت میں پیش کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھاؤ اور ان میں سے جو چیز بچ جائے اسے سنبھال رکھو چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

اور جب دوسرے دن دیکھا تو وہ پھل پورے کے پورے موجود تھے۔ پس یہ حضرات ان پھلوں کو کھا لیتے اور تھوڑا سا باقی رہنے دیتے تو وہ پھر پورے ہو جاتے یہ سلسلہ تا دیر جاری رہا۔ یہاں تک کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا وصال پاک ہوا تو وہ انار گم ہو گیا۔

Marfat.com

اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت ہوئی تو یہی بھی ناپید ہو گیا تاہم سیب حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا جسے وہ اپنے ساتھ رکھتے تھے کہ کربلائے معلیٰ میں آپ پر پیاس غالب آتی تو آپ اس سیب کو سونگھ لیتے سیب کی خوشبو اب بھی آپ کے مزارِ اقدس سے آتی ہے جبکہ آپ کی تربت اطہر کی خوشبو از خود عنبر و کستوری اور دوسری خوشبوؤں سے ہزار بار بہتر ہے۔

سَلَامٌ عَلَى التُّرَابِ الَّذِیْ ضَمَّ جِسْمُہٗ ـــــ

سلام ہو اس خاکِ پاک پر جو آپ کے پاک جسم سے ملی ہوئی ہے ـــــ

(روضۃ الشہداء ا ص ۲۴۵)

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی رحمتہ اللہ علیہ

ہوائے مشہدش چوں روضۂ فردوس روح افزا

فضائے آستانش چوں سرائے خلد جاں پرور

(۴) ـــ شہادتِ حسین کی چوتھی خبر ان کی چار سال کی عمر میں وقوع پذیر ہوئی اور یہ اس طرح ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود میں لے رکھا تھا اور آپ ان کی گردن اور چہرے کو چوم رہے تھے اور ان کے سر مبارک کو اپنے سینہ باسکینہ اور بے کینہ کے ساتھ لگا رکھا تھا۔

حضرت جبریل امین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اس گلستان نبوت کے ثمر اور حدیقہ ولایت کے پھل سے محبت کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا! ہاں ہماری اولاد ہمارا جگر ہے۔

Marfat.com

روایت آئی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے گلے میں تعویذ ڈالا گیا تھا جس کے دھاگے کی رگڑ نے ان کی گردن مبارک پر لکیر ڈال دی تھی جبریل اس لکیر کو دیکھ کر سر ہلانے لگے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے برادر تو اس دھاگے کے نشان کو بہت زیادہ دیکھتا ہے۔

حضرت جبریل نے روتے ہوئے عرض کی یارسول اللہ! ایک روز کربلا میں اس کی گردن پر اس دھاگے کا نشان خون آلود ہو جائے گا اور اس غمزدہ اور مظلوم و پریشان کی مصیبت پر اہل بیت کی جانیں ملول ومحزون اور مغموم ومہموم ہو جائیں گی۔

عید کے جنتی لباس

(۵) ـــــ شاہِ شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعہ ہائلہ اور حادثہ نازلہ کے بارے میں پانچویں خبر آپ کی پانچ سال کی عمر مبارک میں واقع ہوئی۔

روایات میں آتا ہے کہ عید کے روز شہزادگانِ سید عالمیان کے حجرۂ مقدس میں آئے۔ اور عرض کی نانا جان آج عید کا دن ہے۔ ہم نے عرب کے امراء کے بچوں کو دیکھا کہ انہوں نے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں اور ہمارے ملبوسات نئے نہیں ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ لعمرک کا تاج اور یَـــاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کا خلعت زیب تن فرما کر عید کریں گے اور ہم بغیر نئے کپڑوں کے عید نہیں منائیں گے۔

خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر تامل فرمایا کیونکہ ان کے لئے مناسب لباس گھر میں موجود نہ تھا اور ان کی مایوسی ومحرومی بھی ان کی شان کے لائق نہ تھی۔

چنانچہ آپ اپنا سر مبارک حضرت صمدیت میں رکھ کر بارگاہ احدیت کی طرف متوجہ ہو گئے اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر شہزادوں کے قد و قامت

Marfat.com

کے مطابق سلے سلائے دو حلے آپ کی بارگاہ اقدس میں پیش کر دیئے اور عرض کی اے سید آپ ملال نہ فرمائیں اور یہ لباس اپنے پیارے بیٹوں کو پہنا دیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادوں کو بلا کر فرمایا کہ خیاطِ قدرت کے ہاتھوں تمہاری پیمائش کے مطابق سلے ہوئے یہ کپڑے غیب سے پہنچ گئے ہیں۔

خلعت قدر کہ خیاطِ کرامت آراست
برقد و قامت اقبال شما آمدراست

جب امامین کریمین حضرت حسن و حسین علیہما السلام نے سفید کپڑے دیکھے تو دوسری مرتبہ عرض کی اے دلنواز نانا جان عرب کے تمام بچوں نے رنگ برنگے کپڑے پہن رکھے ہیں ہماری خواہش بھی یہی ہے کہ ہم رنگ دار کپڑے پہنیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متفکر ہوئے تو حضرت جبریل نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اطمینان رکھیں کارخانہ صبغۃ اللہ کا استاد اس مشکل کو بھی اسی وقت آسان فرمادے گا اور جو رنگ بھی آپ کے جگر گوشوں کے دل پسند ہو گا وہی ہو جائے گا۔

آپ طشت اور گھڑا لانے کا حکم فرمائیں آپ نے حکم فرمایا تو طشت اور پانی کی صراحی حاضر خدمت کر دی گئی۔

حضرت جبریل نے عرض کی یارسول اللہ! میں پانی ڈالتا ہوں اور آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے کپڑوں کو ملتے جائیں تاکہ جو رنگ مطلوب ہے وہ ظاہر ہو جائے۔

چنانچہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حلہ کو طشت میں رکھا تو جبریل نے اس پر پانی ڈالنے کا آغاز کر دیا۔

بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السلام

Marfat.com

کی طرف رُخِ انور کر کے فرمایا اے میری آنکھوں کے نور آپ کس رنگ کا لباس پسند کرتے ہیں؟

حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کی میں سبز رنگ کو پسند کرتا ہوں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے کو ایک ہی بار اپنے دست اقدس سے ملا تو قدرتِ الٰہی سے اس پر سبز رنگ چڑھ گیا۔ آپ نے اسے باہر نکال کر حضرت حسن علیہ السلام کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے پہن لیں۔

بعد ازاں آپ نے طشت میں دوسرا حلہ رکھا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف توجہ فرمائی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عمر شریف اس وقت پانچ سال تھی۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے پیارے حسین! آپ کس رنگ کی طرف مائل ہیں؟

حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی مجھے سرخ رنگ پسند ہے۔

خواجہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت اپنے ہاتھ مبارک سے حلے کو ملا تو اس پر یاقوتِ رمان کا رنگ نمایاں ہو گیا اور حضرت امام حسین نے وہ لباس زیب تن فرما لیا۔

جنت کے محلول کا رنگ اور شہادتیں

حضرت جبریل علیہ السلام نے اس حال کا مشاہدہ کیا تو رونے لگے۔ شہزادے خوشی خوشی جنت کی پوشاکیں زیب تن کرنے کے بعد امی جان کے حجرۂ اقدس کی طرف تشریف لے گئے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا اس وقت کہ جب میرے بیٹے خوش ہوئے ہیں آپ کیوں غمزدہ ہو گئے؟

Marfat.com

حضرت جبریل نے عرض کی اے سید! جنت کے محلات میں حضرات حسن وحسین کے لئے جو قصر تعمیر کیئے گئے ہیں آپ کے علم مبارک میں ہیں کہ حضرت حسن کا محل سبز زبرجد کا اور حضرت حسین کا محل یاقوتِ سرخ کا ہے اور یہاں بھی ان دونوں نے وہی رنگ پسند فرمائے ہیں جو ان کے حال کی تائید کرتے ہیں۔

چنانچہ حضرت حسن علیہ السلام کو زہر دیا جائے گا اور آخر عمر میں زہر کے اثر سے ان کا رنگ سبزی مائل ہو جائے گا اور حضرت امام حسین کو شہید کیا جائے گا تو ان کے دلفریب رُخسار اس کے خون سے سرخ ہو جائیں گے۔

چھٹی پیش گوئی:

''شواہد النبوت'' میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ حضرت حسین بن علی علیہما السلام تشریف لے آئے۔ حضرت جبریل نے پوچھا یہ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا! میرا بیٹا ہے اور امام حسین علیہ السلام کو اپنی گود میں بٹھالیا۔

جبریل علیہ السلام نے کہا! عنقریب انہیں شہید کر دیا جائے گا۔

آپ نے پوچھا! اسے کون قتل کرے گا؟

جبریل نے کہا! آپ کی اُمت کا ایک گروہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو بتاؤں انہیں کہاں شہید کیا جائے گا۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کربلا کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے تھوڑی سی سرخ مٹی اٹھا کر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی اور عرض کی یہ ان کے مقتل کی مٹی

Marfat.com

ہے اوران کے خون سے رنگین ہوگی۔

(روضۃ الشہد ا،ص ۲۴۲ ——تا—— ۲۴۷ مطبوعہ خیابانِ بوذر جمہری شرقی تہران۔ایران)

حدیث نمبر ۳ :

ابراہیم کو حسین پر قربان کردیا

حضرت ابو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے —— فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں ران پر آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام —— اور دائیں ران پر آپ کے نواسے حسین بن علی تھے —— سرورِ عالم کبھی اپنے بیٹے ابراہیم —— اور کبھی اپنے نواسے حسین کو بوسہ دیتے —— اسی حال میں رب العلمین کی طرف سے جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔

جب حضور نبی کریم وحی سے فارغ ہوئے —— تو آپ نے فرمایا، میرے رب کی طرف سے جبریل میرے پاس آئے۔اورانہوں نے مجھے کہا ہے —— اے محمد مصطفیٰ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے —— اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے۔

لَسْتُ اَجْمَعُهُمَا لَكَ فَافْدِ اَحَدَهُمَا بِصَاحِبِهٖ ——

میں ان دونوں (حسین وابراہیم) کو آپ کے لئے جمع کر کے نہیں رکھوں گا —— ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر قربان کردو

نبی کریم نے پہلے اپنے بیٹے ابراہیم —— اور پھر اپنے نواسے حسین کی طرف دیکھا تو زاروقطار رونے لگے —— پھر آپ نے فرمایا —— میرے بیٹے ابراہیم کی ماں باندی ہے

Marfat.com

—— جب ابراہیم علیہ السلام جدا ہوں گے تو میرے سوا کسی کو غم نہیں ہوگا —— اور حسین کی ماں فاطمہ علیہا السلام ہیں —— اور ان کا باپ علی میرا چچازاد بھائی ہے۔

لَحْمِیْ وَ دَمِیْ —— وہ میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ جب حسین کا انتقال ہوگا تو میری بیٹی فاطمہ کو بھی غم ہوگا اور میرے چچازاد بھائی کو اور مجھے بھی غم ہوگا۔

وَاَنَا اُوْثِرُ حُزْنِیْ عَلٰی حُزْنِہِمَا

میں اپنا غم ان دونوں کے غموں پر نثار کرتا ہوں۔

اور فرمایا، اے جبریل! تو ابراہیم کو لے جا —— میں حسین کے بدلے ابراہیم کو قربان کرتا ہوں —— اور پھر تین دن کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے (جو مخدومہ امت حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن اطہر سے تھے) کا وصال ہوگیا —— اس کے بعد یہ عمل تسلسل کے ساتھ جاری رہا کہ حضور جب حسین علیہ السلام کو سامنے دیکھتے —— تو ——

قَبَّلَہٗ وَ ضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ —— وَ دَشَفَ ثَنَایَاہُ ——

''حضور حسین'' کا بوسہ لیتے اور سینے سے لگا لیتے دانتوں پر بوسہ دے کر لبوں کو چوستے ——''

فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُہٗ بِابْنِیْ اِبْرَاہِیْمَ

میں نے حسین پر اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو فدا کر دیا ہے۔

(تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) ج ۲ ص ۲۰۴ سن اشاعت ۱۹۳۱ء مطبوعہ مصر)

ناظرین و قارئین! —— غور فرمائیں کہ کس قدر محبت سے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کو حسین علیہ السلام کے ساتھ —— کہ اپنے لخت جگر کو حسین پر فدا کر دیا —— اور اس

Marfat.com

امر پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے ——— اور اسی چیز کے پیشِ نظر امام عالی مقام حسین علیہ السلام نے بھی اپنے نانا کے دین پر میدانِ کرب و بلا میں اپنے بچوں کو قربان فرمایا ——— اور استقامت کا آسمان ہونے کا ثبوت دیا۔

حدیث نمبر (۴)

حضور کا حسین کو چومنا

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معجم میں ——— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بیان کیا ہے ——— کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ——— بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی ——— تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرمادی ——— اس دن ام المومنین سیدہ اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی باری تھی ——— آقا علیہ السلام نے حضرت اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا ——— کہ دروازے کی نگرانی کرنا ——— تاکہ کوئی آدمی اندر داخل نہ ہو ——— ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں۔

اِذْ دَخَلَ الْحُسَیْنُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ یَلْثِمُہٗ وَ یُقَبِّلُہٗ ———

کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اندر داخل ہوئے اور مشقت سے چھلانگ کر رسول اللہ پر سوار ہو گئے اور حضور انہیں چومنے لگے ———

جب اس فرشتے نے سید عالم کو شفقت و محبت سے حسین کو چومتے دیکھا ——— تو عرض کیا: اَتُحِبُّہٗ ——— آپ کو اپنے اس نواسے سے محبت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— نَعَمْ ——— ہاں مجھے اس سے محبت ہے۔ فرشتے نے کہا۔

Marfat.com

اِنَّ اُمَّتِكَ سَتَقْتُلُهٗ —— وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ الَّذِیْ يُقْتَلُ بِهٖ ——

عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اسے قتل کرے گی —— اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں یہ قتل ہوگا فرشتے نے آپ کو جگہ دکھائی اور وہاں کی سرخ مٹی بھی لے کر آیا۔

فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِیْ ثَوْبِهَا

... حضرت ام سلمہ علیہا السلام نے اس مٹی کو لے کر کپڑے میں باندھ لیا۔

حضرت ام سلمہ علیہا السلام نے اس کو کپڑے میں باندھ لیا —— جناب ثابت کہتے ہیں۔

کنا نقول انہا کربلاء

کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ جگہ کربلا ہے۔

(صواعق محرقہ ص ۲۰۰ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر (۵)

جو حسین سے محبت کرے گا

جناب یعلی عامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے —— کہ رسول کریم نے ایک دن امام حسین کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پکڑ لیا —— اور ان کو ہنسانے لگے اور پھر اسی دوران میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ مبارک جناب حسین کی گدی (گردن کا پچھلا حصہ) پر رکھا —— اور دوسرا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر۔

Marfat.com

فَوَضَعُ فَاہُ عَلٰی فِیْہِ یُقَبِّلُہٗ —— فَقَالَ: حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ —— اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا ——

تو پھر حضور علیہ السلام نے اپنا منہ مبارک حسین علیہ السلام کے منہ پر رکھ کر بوسہ لیا —— اور فرمایا —— حسین مجھ سے ہے میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے گا ——

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۷)

حدیث نمبر (۶)

زبان کو منہ میں ڈال لیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ——

یَدْلَعُ لِسَانَہٗ لِلْحُسَیْنِ

اپنی پاک زبان کو حسین علیہ السلام کے لئے باہر نکالا

"یعنی امام حسین کو سامنے دیکھ کر اپنی زبان مبارک کو ان کے لئے اپنے منہ سے باہر نکالا تا کہ وہ اس کو اپنے منہ میں ڈال کر چوسیں۔"

فَیَرَی الصَّبِیُّ حُمْرَۃَ لِسَانِہٖ فَیَھُشُّ اِلَیْہِ

جب بچے (امام حسین) نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کو دیکھا تو اس کی طرف مائل ہوئے (یعنی حضور کی زبان مبارک کو اپنے منہ میں ڈال لیا) ——

وہاں پر جناب عینیہ بن بدر رضی اللہ عنہ موجود تھے —— جو یہ منظر دیکھ رہے تھے —— عرض کرتے ہیں —— یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— میں آپ کو اس کیفیت

Marfat.com

میں دیکھ رہا ہوں ——— واللہ میرا بچہ ہے اور اس کا چہرہ بھی سامنے آتا ہے ——— مَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ ———

"تو میں نے کبھی اس کا بوسہ نہیں لیا" ——— حضور ﷺ نے فرمایا ———

مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ص ۱۲۶)

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں جس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ——— وہ بے نواے کا نانے کی زبان کو چوسنا ——— اور ظاہر ہے زبان چوسنے سے لعابِ دہن ہی حلقوم سے نیچے اترتا ہے۔

لعابِ دہن

رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہانڈی ——— "جو چند آدمیوں کے لئے پکائی گئی تھی" ——— میں ڈالا جاتا ہے، تو وہ چودہ سو مجاہدین کے لشکر نے پیٹ بھر کر کھایا تو پھر بھی ختم نہ ہوا۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر لگانے کی دیر تھی کہ وہ زہر جو غار میں سانپ کے ڈسنے سے جسم میں سرایت کر گیا تھا ——— اس کے اثرات ایک لمحہ میں زائل ہو گئے۔

مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کی دکھتی ہوئی آنکھوں میں ڈالا گیا تو درد فوراً کافور ہو گیا ——— اور پھر زندگی بھر آنکھیں بیمار نہ ہوئیں ——— کڑوے اور کھاری کنویں میں ڈالا گیا تو پانی میٹھا ہو گیا۔ اسی طرح اس لعابِ دہن نے جناب حسین علیہ السلام پر کیسے کیسے

Marfat.com

اثرات مرتب کئے ہوں گے۔

قارئین!۔۔۔ خیال رہے کہ پانی کا کھاری اور کڑواہونا زمین کے اندر چھپے ہوئے مختلف مرکبات ونمکیات کی وجہ سے ہوتا ہے۔۔۔ اور یہ امر بھی اٹل حقیقت ہے کہ بعض مرکبات کو بعض مرکبات میں ملایا جائے۔۔۔ تو مرکبات کی ایک نئی شکل معرض وجود میں آتی ہے۔۔۔ اور پہلے والے اثرات مٹ جاتے ہیں۔۔۔ اور ایک نیا اثر پیدا ہوتا ہے۔

جو لعابِ دہن طبقات الارض پر اثر انداز ہوسکتا ہے وہ یقیناً حسین علیہ السلام کے جسم وسریر پر۔۔۔ قلب وضمیر پر۔۔۔ اور نظریات وخیالات پر بھی اثر انداز ہوا۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ امام عالی مقام حسین علیہ السلام ہر کڑے امتحان میں ثابت قدم رہے اور یہ اثرات تھے۔۔۔ رسول کریم کے لعابِ دہن۔۔۔ اور بتولِ کریمہ کے شیر کے۔۔۔ جس نے امام کے بدن ومزاج میں ایسے انوار بھر دیئے کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو حق وصداقت کی راہوں سے نہ ہٹاسکی۔

حدیث نمبر (۷)

منہ میں منہ ڈال کر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسجد میں تشریف لائے۔۔۔ اور فرمایا چھوٹا بچہ (حسین علیہ السلام) کہاں ہے؟

فَجَاءَ الْحُسَیْنُ یَمْشِیْ حَتّٰی سَقَطَ فِیْ حِجْرِہٖ فَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ فِیْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔

"جناب حسین چلتے ہوئے آئے اور رسول اللہ کی گود میں بیٹھ گئے۔۔۔ اور

Marfat.com

اپنی انگلیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیں'' ——

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گود میں کھیلتے ہوئے اپنے پیارے نواسے کا منہ کھولا ——

فَاَدْخَلَ فَاهُ فِیْ فِیْهِ —— اور اس کے منہ میں منہ ڈال کر بوسہ کیا ——

اور فرمایا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ

اے اللہ! میں اسے محبت کرتا ہوں، تو بھی اسے محبوب رکھ اور جو اس سے محبت کرلے اسے بھی محبوب بنالے۔

(الشرف المؤبد ص ۶/۶ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر (۸)

حسین کی زبان چوسی

یہ روایت بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ یَمْتَصُّ لُعَابَ الْحُسَیْنِ کَمَا یَمْتَصُّ الرَّجُلُ التَّمْرَةَ ——

میں نے رسولِ کریم کو حضرت حسین علیہ السلام کا لعابِ دہن ''اس طرح'' چوستے دیکھا —— جس طرح آدمی کھجور کو چوستا ہے۔

(اسعاف الراغبین (امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۱۸۹)

حدیث نمبر ۷ —— اور —— ۸ —— پر غور فرمائیں تو پتہ چلے گا کہ شہزادۂ رسول وہ

Marfat.com

شان رکھتا ہے اور اس عظمت کا مالک ہے —— جس کی نظیر رسول اللہ کے قرب کے اعتبار سے اس پوری کائنات ارض میں نہیں ملتی اور یہ بھی خیال رہے کہ سید الکونین ﷺ کی داڑھی مبارک سے کھیلنا کوئی معمولی بات نہیں —— یہ وہ گھر ہے —— وہ بارگاہ ہے —— جہاں رسول الملائکہ سیدنا جبریل علیہ السلام کو بھی دم مارنے کا یارا نہیں —— عزرائیل علیہ السلام جیسے موت کے زبردست فرشتے کو بھی درگاہِ عالی کی دہلیز پر بغیر اجازت کے قدم رکھنے کی اجازت نہیں، یہ آسمان کے نیچے عرش سے زیادہ نازک وہ مقام ہے کہ

نفس گم کردہ می آید جنید با یزید ایں جا

سیدنا حسین علیہ السلام اور آپ کی اولاد سے بغض و عناد رکھنے والے رسول اللہ کی نظر کرم سے دونوں جہان میں محرم رہیں گے —— اگر وہ چاہتے ہیں کہ تمام جہانوں کی سعادتیں نصیب ہوں تو پھر وہ نواسۂ رسول سے ٹوٹ کر محبت کریں —— اس لئے کہ اللہ اور اس کا رسول حسین سے محبت کرتے ہیں۔

ماورئ الفاظ کے نرغہ سے ہے شانِ حسین
خود رسول اللہ ہیں شورش ثنا خوانِ حسین
اپنی بخشش کے لئے ان کی ثنا خوانی کرو
آخرت کی نعمتیں ہیں زیر دامانِ حسین
چار مصرعوں میں حقائق کو سمو کر رکھ دیا
تھے معین الدین چشتی مرتبہ دانِ حسین

(شورش کاشمیری)

Marfat.com

حدیث نمبر (۹)

دعائے رسول

خالق ارضین وسماوات کے پیارے محبوب کی پیار بھری حدیث ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یَعْنِی الْحُسَیْنَ۔[1]

[1] منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج۵ ص۱۰۵)

اے خداوند عالم میں بھی اس حسین سے محبت کرتا ہوں، تو بھی حسین سے محبت فرما ——

حدیث نمبر (۱۰)

جس نے حسین کو محبوب رکھا

رسولِ خدا نے اپنی امت کو درس محبت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنُ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج۵ ص۱۰۵)

Marfat.com

حسین کے قدموں کی مٹی آنکھوں سے ملنا

مسلک اہل حدیث (غیر مقلدین ——— وہابی مشرب) کے ایک قد آور، بہت بڑے لیڈر ——— اس مشرب کے ترجمان شیخ علامہ حکیم عبدالمجید سوہدروی اپنی مشہور ترین کتاب ''رہبر کامل'' ——— میں امام حسین علیہ السلام کی عظمتوں بھرا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں ——— جس سے اہل ایمان کے گلشن میں عقیدتوں کے پھول کھل اٹھیں گے ——— اور دل نوری شعاعوں سے روشن ہو جائے گا ——— جناب حکیم صاحب رقم طراز ہیں۔

○ ——— ایک دن حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم مدینہ (منورہ) کی کسی گلی سے گزر رہے تھے ——— وہاں چند چھوٹے بچے کھیل کود میں مصروف تھے ——— آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے ایک لڑکے کو، گود میں اٹھا لیا اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا ——— ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس ہی کھڑے تھے ——— انہوں نے پوچھا ——— حضور! صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم ——— یہ کس کا لڑکا ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر محبت فرما رہے ہیں ——— آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا۔

یہ لڑکا ایک دن میرے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھیل رہا تھا ——— میں نے دیکھا کہ اس (حسین) کے پاؤں کی خاک اٹھا کر اس نے اپنی آنکھوں سے ملی ——— پس اس

Marfat.com

دن سے میں بھی اسے محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگا ہوں ـــــ کیوں کہ جو حسین سے محبت کرتا ہے ـــــ وہ مجھے بھی پیارا ہے۔

(رہبر کامل (مصنف جناب حکیم عبدالمجید سوہدروی) ص ۷۴ ـــــ تا ـــــ ۷۵، ناشر مسلم پبلی کیشنز ـــــ سوہدری لاہور سولہواں ایڈیشن جون ۲۰۱۰ء)

حکیم صاحب کے بیٹے ادریس فاروقی

جناب حکیم عبدالمجید سوہدروی نے کتاب لکھی ـــــ انہوں نے کتاب میں اہل بیت رسول کا ذکر بھی کیا ـــــ جو آپ کے مشرب کے لوگوں کے لئے ناگوار امر ہے ـــــ ہوسکتا ہے کہ علمائے اہل حدیث کے دباؤ میں آ کر ـــــ حضرت حکیم صاحب کے صاحبزادہ صاحب حکیم محمد ادریس فاروقی نے ـــــ ''تزئین وتخریج'' ـــــ کے نام پر کتاب کے بعض مقامات پر حاشیہ لکھ مارا ـــــ اور لکھا۔

لَمْ اَجِدْهُ ـــــ یعنی میں نے اس واقعہ کو کہیں نہیں پایا ـــــ یا یوں کہ یہ واقعہ میری نظروں سے نہیں گزرا ـــــ لَمْ اَجِدْهُ ـــــ لکھ کر اس عظیم واقعہ میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہو جس میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ بدگمانی سے دور رکھے ـــــ میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ کتاب ''رہبر کامل'' ـــــ منصۂ شہود پر آنے کے بعد ـــــ مصنف پر فتاویٰ کے تیروں کی بارش ہونے لگی ہوگی بڑے بڑے مفت کے مفتی نیزے تان کر حکیم صاحب پر حملہ آور ہوئے ہوں گے ـــــ اور یہ بھی ضرور کہا ہوگا کہ حکیم صاحب شیعہ ہو گئے ہیں ـــــ ہوسکتا ہے یہ بھی کہا ہو کہ اس کو جماعت سے نکال دو یہ رافضی ہو گئے ہیں ـــــ ہوسکتا ہے کہ حکیم صاحب کے لخت جگر حکیم

Marfat.com

ادریس صاحب ان فتاویٰ کی آندھیوں کے مقابلے کا یارانہ رکھتے ہوں —— اور اس قسم کے واقعات پر حاشیہ آرائی فرمائی ہو —— ہاؤ ہو اور شور و غوغا کے آتش فشاں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یہ کام انجام دیا ہو —— اسی واقعہ پر جناب ادریس فاروقی نے اپنے پدر نامدار کی تحریر پر —— ان الفاظ میں حاشیہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں —— یہ واقعہ بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے —— جس سے حضرت حسین کی عظمت ظاہر ہوتی ہے —— لیکن محدثانہ انداز میں دیکھیں تو اس میں کلام ہے —— اگر مؤرخانہ انداز میں دیکھیں تو گوارا ہے —— اس واقعہ کو محل نزاع نہ بنانا چاہئے —— کیونکہ اس کے اقرار یا انکار سے حضرت حسین جیسے عالی مقام کی شان میں فرق نہیں آتا —— نہ ہی ایمان یا اسلام کی کوئی بنا متاثر ہوتی ہے ——

(رہبر کامل ص ۵۷ کے ذیل میں)

○ —— فاروقی صاحب کا اس واقعہ کے ذیل میں یہ لکھنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مصنف کے خاندان کو تنقید کی بادِ صرصر کی تھپڑوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا —— خود لکھ رہے ہیں —— لَمْ اَجِدْہُ —— اور پھر خود ہی لکھتے ہیں کہ —— یہ واقعہ بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے —— خیال رہے کہ یہ بھی ہو سکتا کہ کچھ نہ ہوا ہو —— حکیم فاروقی نے محض کتاب میں نکھار پیدا کرنے کے لئے تزئین و تخریج فرمائی ہو۔ واللہ اعلم۔

جس دل میں بس چکی ہے محبت

جناب حکیم عبدالمجید صاحب نے جو رہبر کامل میں واقعہ نقل فرمایا ہے —— جس پر ان کے صاحبزادے ''جو مشرباً اہل حدیث ہیں'' نے —— لَمْ —— اَجِدْہُ —— لکھا ہے —— اسی واقعہ کو مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی نے اس طرح لکھا ہے۔ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

جو حسین سے محبت رکھتا ہے

''ترمذی شریف'' میں روایت موجود ہے کہ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں ـــــ الٰہی حسین سے محبت کرنے والے سے محبت فرما ـــــ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام سے بے حد محبت فرماتے تھے ـــــ جو حسین سے محبت کرتا ہے ـــــ

روایات میں آیا ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گلی سے گزرے تو وہاں ایک بچے کو پکڑا ـــــ اور اس کی پیشانی کو چوم کر گود میں اٹھالیا۔

صحابہ کرام نے عرض کی ـــــ یارسول اللہ! ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اس بچے پر اس قدر شفقت اور نوازش کیوں فرمائی؟

آپ نے فرمایا ـــــ میں نے اس بچے کو ایک دن حسین کے ساتھ کھیلتے دیکھا ـــــ یہ اس کے پاؤں کی مٹی لے کر اپنی آنکھوں میں ڈال لیتا تھا ـــــ اور اس روز سے میں اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں ـــــ اور کل قیامت کے دن اس کی اور اس کے والدین کی شفاعت کروں گا۔ (روضۃ الشہداء ص ۱۹۴ مطبوعہ خیابانِ بوذر تہران)

راقم الحروف نے ان تمام روایات واحادیث کے مفہوم کو سامنے رکھتے یوں عرض کیا ہے ـــــ

جس دل میں بس چکی محبت حسین کی
وہ جان لے کہ اس پہ ہے شفقت حسین کی

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ دیا تو قاسم رضی اللہ عنہ و اصغر رضی اللہ عنہ بھی دے دیئے
سب سے جدا ہے طرزِ سخاوت حسین کی
گو لاکھ بار شور مچاتے رہیں شریر
دل میں رہے گی یاد شہادت حسین کی
مخلوقِ کردگار، قیامت کے روز تک
روئے گی کر کے یاد مصیبت حسین کی
مانگوں خضر سے قطرۂ آبِ حیات کیوں
کافی ہے اِک نگاہِ عنایت حسین کی

حدیث نمبر (۱۱)

ابوالحسن والحسین

حضرت سودہ (ام المومنین) سلام اللہ علیہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں — کہ حسن پیدا ہوئے تو میں نے حضور کے حکم کے مطابق حسن کو آپ کی خدمت میں پیش کیا — آپ نے انہیں ایک سفید کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹا — اور وہ زرد کپڑا علیحدہ کر دیا — جس میں صاحبزادے کو میں لپیٹ کر لائی تھی — اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا — پھر فرمایا — علی کو بلاؤ، میں علی کو بلا لائی — حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا — اے علی! اس نومولود کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! — اس کا نام جعفر (اپنے بڑے جعفر طیار کے نام پر) رکھا ہے — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

لَا وَلٰكِنَّهٗ حَسَنٌ وَ بَعْدَهٗ حُسَيْنٌ ــــ وَاَنْتَ اَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ــــ

نہیں بلکہ یہ حسن ہے ـــ اور اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا وہ حسین ہوگا ـــ اور تم ابوالحسن والحسین ہو (حسن وحسین کے باپ ہو) ـــ

(منتخب کنزالعمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۰۴ مطبوعہ دار صادر)

حدیث نمبر (۱۲)

حسین مجھ سے ہے

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــ فرماتے ہیں ـــ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

حُسَيْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب رکھتا ہے، جو حسین سے محبت رکھے حسین اولاد میں سے ایک فرزند ارجمند ہے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۸ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی ـــ ایضاً ص ۱۴۲۴ حدیث نمبر ۳۷۷۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان ـــ سنن ابن ماجہ ص ۱۴، مطبوعہ میر محمد کراچی اسد الغابۃ ج ۲ ص ۱۹ ـــ مسند امام احمد بن حنبل دار صادر، نور الابصار ص ۱۲۶)

حدیث نمبر (۱۳)

میں حسین سے ہوں

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ادب

Marfat.com

المفرد‘‘ ـــــ کے حوالے سے حدیث شریف نقل کی ہے ـــــ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حُسَیْنُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا ـــــ

کہ حسین مجھ سے ہے ـــــ اور میں اس (حسین) سے ہوں، جو حسین علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا ـــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۲)

○ ـــــ مندرجہ بالا حدیث ـــــ (حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ) ـــــ اور دوسری حدیث ـــــ (حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ) ـــــ کے معانی میں اربابِ علم ودانش نے جو کلام فرمایا ہے ـــــ اس کا خلاصہ یہ ہے ـــــ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس سے مقصد اپنے پیارے نواسے کے ساتھ کمالِ محبت والفت کا اظہار فرمانا ہے ـــــ اس طرح کا انداز عرب میں مدتوں سے رائج چلا آتا ہے ـــــ بلغائے عرب جب کسی سے اتحاد والفت اور قرب ومحبت کا شدت سے اظہار کرنا چاہیں تو کہتے ہیں ـــــ (فُلَانٌ مِّنَّا وَنَحْنُ مِنْهُ) ـــــ کہ فلاں ہم سے ہے ـــــ اور ہم اس سے ہیں ـــــ

○ ـــــ اور جب وہ کسی سے نفرت ـــــ اور قطع تعلقی کا اظہار پرزور اور شدید انداز میں کرنا چاہیں، تو پھر یوں کہتے ہیں ـــــ (اَنَّنَا لَسْنَا مِنْهُ وَ لَیْسَ هُوَ مِنَّا) ـــــ یعنی ہم اس سے نہیں ہیں اور وہ ہم سے نہیں ہے ـــــ اسی طرح کی ایک اور مثال ـــــ اس حدیث قدسی میں ہے۔ جو حاسد اور کینہ پرور انسان کے متعلق ہے ـــــ (اَنَّهُ لَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ اَنَا مِنْهُ) ـــــ بے شک وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں ـــــ اس حدیث میں بھی شدت سے نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

Marfat.com

○—— اسی مفہوم کی ایک اور دلیل، قرآن مجید کی سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۹ میں اس طرح ہے —— کہ حضرت طالوت جب اپنے لشکر کو لے کر باہر نکلے تو رستے میں ایک نہر پڑتی تھی —— آپ نے ان کے نظم وضبط اور جنگی استقامت کا امتحان لیتے ہوئے —— اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان جاری کیا —— کہ اے لشکریو! اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے —— اور سنو! —— (فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ) —— کہ تم میں سے جو اس ''نہر'' کا پانی پئے گا وہ مجھ سے نہیں ہے —— (یعنی وہ میرا نہیں ہے) ——

○—— اس تحقیق کی روشنی میں اوپر درج دونوں حدیثوں سے شدید محبت، کمالِ اتصال —— اور کامل تعلق کے معنی ہی اخذ کئے جاسکتے ہیں —— اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بھی اسی امر کی طرف ہے —— کہ اے لوگو! مجھے حسین سے بے پناہ محبت ہے —— میرے اور اس کے درمیان انفکاک وجدائی اور باطنی دوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا —— حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں۔

○—— بعض علماء نے حدیث شریف کے پہلے جز —— (حُسَيْنٌ مِّنِّيْ) —— کو مادی جہت —— اور دوسرے جز —— (وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ) —— کو معنوی جہت سے تعبیر کیا ہے ——

○—— امام عالی مقام کے ساتھ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرطِ محبت کی وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنی قدرتِ کاملہ سے جو قوتیں اور صلاحیتیں رسالت مآب کو ودیعت فرمائیں۔ منجملہ ان میں —— ایک سرکار علیہ السلام کا نبوت کی نظر سے آنے والے حالات وواقعات کا مشاہدہ فرمانا ہے —— جس کا قرآن وحدیث میں ثبوت موجود ہے۔

Marfat.com

○ــــ شہزادۂ گلگوں قباء علیہ السلام کا ارضِ کربلا پر اس کڑے امتحان میں ثابت قدم رہنا ــــ اور دین کی خاطر بچوں کی قربانیاں دینا ــــ پیاس کی شدت کو صبر و استقامت سے برداشت کرنا ــــ بھائیوں کو سر میدان آنکھوں کے سامنے کٹے ہوئے دیکھنا ــــ طاغوتی طاقتوں کے آگے سرنگوں نہ ہونا ــــ ان سب کارناموں کو سامنے دیکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا ــــ ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں'' ــــ بعید از قیاس نہیں۔

○ــــ ہو سکتا ہے مذکورہ اسلوب خوارج ونواصب ــــ اور آلِ رسول کے منکروں اور دشمنوں کے حلق سے نیچے نہ اتر سکے ــــ لیکن یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے ــــ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام حسین کی شہادت کی خبر قبل از وقت پہنچ چکی تھی ــــ اور آپ نے اس جگہ کا مشاہدہ بھی فرمایا ــــ اور اسی بناء پر سرکار علیہ السلام نے شدت کے ساتھ محبت کا اظہار فرمایا ــــ

○ــــ اہل فہم ودانش اس امر سے بھی واقف ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں ایک طرح کی تنبیہ وفہمائش اور تلقین ونصیحت بھی ہے کہ خبردار! جس نے میرے اس بیٹے کو دکھ پہنچایا، اس ظالم نے مجھے اذیت دی ــــ کیونکہ ــــ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

○ــــ ہم سوال کرتے ہیں یزید اور ان کے بے رحم طرف داروں اور حامیوں سے ــــ جو اس کو حق پر سمجھتے ہیں کہ کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر حسین علیہ السلام اور اس کے بچوں کو کس کے ایما پر ذبح کیا گیا ــــ اور حسین سے کس کی ملوکیت وآمریت کو خطرہ تھا۔

○ــــ مسلمانوں پر شرک وبدعت کے فتوے صادر کرنے والو! حسین سے دشمنی

Marfat.com

منافقت کی کھلی ہوئی علامت ہے —— اور خبث باطن کی واضح ترین نشانی ہے —— اور در پردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین سے بغاوت ہے —— اگر ایمانی حلاوتوں سے محظوظ ہونا چاہتے ہو تو اپنے دلوں میں امام حسین علیہ السلام کی محبت پیدا کرو —— تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کے محبوب کی چشم رحمت وا ہو اور قیامت کے دن جامِ کوثر کی لذتوں سے مسرور ہو سکو! مودّت کرو حسین سے جس کو ——

بخشا تھا نور، حق نے ہر اک خوش صفات کو
ہوتا تھا دن، جو گھر سے نکلتے تھے رات کو

حدیث نمبر (۱۴)

نواسے کے قدم نانا کے سینے پر

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب —— ''الادب المفرد'' —— میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے —— فرماتے ہیں —— میرے ان دونوں کانوں نے سنا —— اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضرت امام حسن یا —— امام حسین [1] صلوات اللہ علیہما کی دونوں ہتھیلیوں کو پکڑا اور (امام حسین) کے دونوں قدم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر تھے۔

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِرْقَہْ ——

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چڑھ آ۔

راوی کہتے ہیں کہ امام حسین چڑھے:

---

[1] دیگر کئی کتب احادیث میں صرف امام حسین کا ذکر ہے۔

Marfat.com

حَتّٰی وَضَعَ قَدَمَیْهِ عَلٰی صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ——

یہاں تک کہ انہوں نے اپنے قدموں کو مصطفیٰ کریم کے سینے پر رکھ دیا ——

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— حسین اپنے منہ کو کھولو! —— پھر سرکار علیہ السلام نے ان کا بوسہ لیا —— اور پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهٗ فَاِنِّیْ اُحِبُّهٗ

اے اللہ! اسے محبوب رکھ، میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

(الادب المفرد (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) ص ۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر (۱۵)

بقہ کی آنکھ

جناب امام عبدالرؤف مناوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق'' —— میں حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے۔

حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّةَ

اے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے والے بقہ کی آنکھ چڑھ آ ——

(کنوز الحقائق علی ہامش الجامع الصغیر ص ۱۱۸)

○ —— امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے —— دوسرے مقام پر یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

تَنَقَّ وَ تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّةَ

(میرے سینے پر) چڑھ آ بقہ کی آنکھ! (ایضاً ص ۱۱۰)

Marfat.com

○—— حُزُقَّة:

چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنے والے کو کہتے ہیں۔

○—— بَقَّة:

منجد میں بقہ کے بارے میں لکھا ہے۔

جِنْسُ حَشَرَاتٍ مِّنْ فَصِيلَةِ بَقِّيَاتٍ تَمْتَصُّ دَمَ الْإِنْسَانِ ——

یہ حشرات الارض کی جنس میں (ایک نہایت چھوٹا سا کیڑا ہے) جو انسان کا خون چوستا ہے۔

○—— بعض کتب میں اسے ایک نہایت چھوٹا سا اڑنے والا کیڑا لکھا ہے۔ جاندار چیزوں میں سب سے چھوٹی آنکھ اس کی ہے—— اس سے چھوٹی آنکھ کسی جاندار کی نہیں ہے۔

○—— بعض نے اس کا ترجمہ —— ''پسو'' —— کیا ہے —— کیونکہ سب سے چھوٹی آنکھ اسی کی ہوتی ہے۔

○—— اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانداروں میں سب سے چھوٹی آنکھ سے تشبیہ دے کر محبت کا اظہار فرمایا—— ذرا اس منظر کی طرف تصور کی آنکھ سے دیکھیں کہ —— الم نشرح —— کے سینے کا مقام ومرتبہ کتنا بلند ہے —— اس سینے میں ایک دل ہے —— اور اس دل میں پھوٹنے والے انوار وتجلیات کا اندازہ لگانا، جب انسانی فکر کے بس کی بات نہیں، تو پھر اس سینے پر قدم جما کر کھڑے ہونے والے مہمانِ کربلا کی عظمتوں —— ہمتوں اور بلندیوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر (۱۶)

اولادِ رسول

جنابِ عاصم بن مہدلہ کا بیان ہے —— کہ ایک دن کچھ لوگ حجاج بن یوسف کے پاس جمع تھے —— دورانِ گفتگو سیدنا امام حسین علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا —— تو اس پر حجاج نے کہا۔

لَمْ یَکُنْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہ حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نہیں ——

اس وقت اس مجلس میں حضرت یحییٰ بن یعمر موجود تھے —— انہوں نے حجاج کی یہ بات سن کر فوراً کہا۔

کَذَبْتَ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ —— اے امیر تو نے جھوٹ بولا ہے۔

حجاج نے یہ بات سن کر غصے میں آ کر کہا —— کہ جو تو نے بات کی ہے —— اس کی کوئی بین اور مصدقہ دلیل قرآنِ مجید سے پیش کر —— ورنہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا —— جنابِ یحییٰ بن یعمر نے کہا —— قرآنِ پاک میں ارشادِ خداوند ہے:

وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ؕ وَکَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ——

(پارہ ۷ سورۂ انعام آیت ۸۴_۸۵)

اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی نوازا تھا —— یوں ہی ہم نیکو کاروں کو جزا دیا کرتے ہیں ——

Marfat.com

اور ذکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس یہ سب لوگ صالحین میں سے تھے۔"

اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے دلیل پیش کرتے ہوئے حضرت یحییٰ بن یعمر نے فرمایا۔

فَاَخْبَرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ عِیْسٰی مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ آدَمَ بِاُمِّہٖ ــــ وَالْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِاُمِّہٖ ــــ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں جنابِ مریم کی وجہ سے آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں ـــ اور حسین بن علی علیہما السلام بھی اپنی ماں فاطمۃ الزہراء کی وجہ سے مصطفیٰ کریم کی اولاد ہیں۔

(السنن الکبریٰ (امام بیہقی) مطبوعہ نشر السنہ بیرون بوہر گیٹ ملتان ـــ المستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۴۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

○ ـــ جناب یحییٰ بن یعمر نے قرآن مجید کی آیت سے یہ بات ثابت کی کہ ـــ سیدنا امام حسین علیہ السلام کو اولادِ رسول کہنا قرآنی ارشاد و اسلوب کے مطابق درست ہے اور اس دلیل کے سامنے حجاج بن یوسف کو سر تسلیم خم کرنا پڑا ـــ اور یہ امر بھی اظہر من الشمس ہے ـــ کہ حجاج بن یوسف آلِ پیغمبر اور بنو ہاشم کی دشمنی میں بہت زیادہ مشہور تھا ـــ اور اس کے ظلم و جور کی داستانیں بہت طویل بھی ہیں اور خون آلود بھی۔

جب اتنا بڑا ظالم اور دشمن آلِ رسول اس چیز کو تسلیم کر رہا ہے تو پھر مختلف فتنوں اور خون ریز فسادات کو جنم دینے والے اس موجودہ دور کے خارجیوں نے کیوں واویلا مچا رکھا ہے ـــ سیّدہ خیر النساء سلام اللہ علیہا کی اولاد کو ـــ اولادِ رسول کہنے والوں پر کیوں

Marfat.com

فتوؤں کے تیر برسا رہے ہیں۔ اہل حق کے نزدیک یہ لوگ حجاج بن یوسف سے کہیں زیادہ ظالم، ستم شعار اور بے رحم تصور کیے جاتے ہیں۔

○ —— جب یہ بات قرآنِ کریم سے ثابت ہو چکی ہے —— کہ اولادِ سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا —— اولادِ رسول ہے —— تو پھر امت رسول پر ان کی تعظیم ضروری ہے —— اور ان کی مودّت فرض ہے —— اور جو اولادِ رسول اللہ سے نفرت کرتا ہے —— اور آخری حد تک دشمنی اور بغض رکھتا ہے —— خواہ وہ علامہ ہو —— یا شیخ الحدیث والتفسیر ہو —— جو بھی ہو —— اسے رسول مکرم کا وفادار اُمتی نہیں کہا جا سکتا —— بے ادب اور گستاخ لوگوں کے لئے چند حکایات بیان کی جاتی ہیں اس امید پر کہ شاید ان کو راہِ ہدایت نظر آنے لگے۔

کمانِ رسول:

جنابِ احمد بن فضلویہ زاہد —— اپنے وقت کے ماہر تیر انداز تھے، وہ فرماتے تھے۔

مَا مَسَسْتُ الْقَوْسَ بِيَدِیْ اِلَّا عَلٰی طَهَارَةٍ مُنْذُ بَلَّغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْقَوْسَ بِيَدِهٖ ——

کہ میں نے اس کمان کو کبھی بے وضو ہاتھ نہ لگایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں رہی تھی ——

(شفاء شریف (قاضی عیاض) ج ۲ ص ۵۹ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور)

امام مالک کا ادب:

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کی عزت وعظمت اور احترام کا اس قدر خیال رکھتے تھے —— کہ آپ مدینہ شریف میں سواری پر سوار ہو کر نہ چلتے تھے —— ہمیشہ پیدل چلنے کو ترجیح دیتے تھے —— اور فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

اَسْتَحْيِیْ مِنَ اللّٰہِ اَنْ اَطَأَ تُرْبَةً فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ بحافر دابة۔۔۔

کہ میری غیرت وحمیت یہ گوارا نہیں کرتی کہ مقدس زمین کو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرما ہیں ۔۔۔ اسے سواری کے جانوروں کے سموں سے پامال کروں ۔۔۔

(الشفاء (قاضی عیاض اندلسی) ج ۲ ص ۴۴ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ادب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ معمول تھا۔

وَاضِعًا یَدَہٗ عَلٰی مَقْعَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَھَا عَلٰی وَجْھِہٖ۔۔۔

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منبر شریف کے اس مقام پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے، وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہاتھ رکھتے پھر اپنے چہرے پر ملتے تھے۔''

(ایضاً بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی)

خالد بن ولید کی ٹوپی:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں حضور علیہ السلام کے چند بال مبارک تھے اتفاقاً وہ ٹوپی کسی جہاد میں گر گئی۔ حضرت خالد اس ٹوپی کو اٹھانے کی کوشش میں لگ گئے، جس کی وجہ سے چند صحابہ بھی شہید ہو گئے ۔۔۔ بعد میں لوگوں نے اس امر کی ان سے شکایت کی ۔۔۔ کہ ایک معمولی سی ٹوپی کے لئے یہ سب کیوں کیا ۔۔۔ آپ نے فرمایا ۔۔۔ ذاتی طور پر اس ٹوپی کی کوئی اہمیت نہ تھی ۔۔۔ لیکن اس میں ایک بہت بڑی نعمت تھی،

Marfat.com

کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک تھے۔

اور اس حصول و قلاس میں دو چیزیں پنہاں تھیں ـــــ وہ یہ کہ ـــــ

لِئَلَّا اُسْلَبَ بَرَکَتَهَا وَ تَقَعَ فِیْ اَیْدِی الْمُشْرِکِیْنَ

کہ وہ ٹوپی کفار و مشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے ـــــ اور دوسری یہ کہ میں ان مبارک بالوں کی برکتوں سے محروم نہ ہو جاؤں۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ ص ۵۹۔ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور سن اشاعت ۱۹۹۵ء)

(ایضاً ـــ ج ۲ ص ۴۴ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان پاکستان)

سر کے بال:

جنابِ صفیہ بنت نجدہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو محذورہ کے سر کے اگلے حصہ کے بال اس قدر لمبے تھے کہ اگر بیٹھ کر ان کو کھولتے تو وہ زمین سے لگ جاتے تھے ـــــ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ ان کو کٹواتے کیوں نہیں ـــــ تو آپ نے جواب دیا ـــــ کہ ان سے ایک یادگار وابستہ ہے۔

لَمْ اَکُنْ بِالَّذِیْ اَحْلِقُهَا وَقَدْ مَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ـــــ

ان (بالوں) کو کس طرح کٹوا سکتا ہوں جن بالوں کو حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے مس کیا ہے ـــــ (ایضاً)

دعوتِ فکر:

دعوتِ فکر ہے ان لوگوں کے لئے جو آلِ رسول کی توہین کرتے ہیں ـــــ مندرجہ بالا روایات پر وہ لوگ بھی غور کریں جو یزید کے حامی ہیں ـــــ اور امام حسین کو باغی کہتے ہیں ـــــ اور حسنین کریمین کے بغض میں اندھے ہو چکے ہیں ـــــ دعوتِ فکر ہے ان علماء کے

Marfat.com

لئے جن کے دماغ حسد کے بخار سے ناکارہ ہو چکے ہیں ـــــ دعوتِ فکر ہے ان مبلغین کے لئے جن کے سینوں میں نفاق و نفرت کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں ـــــ دعوت فکر ہے ان کے لئے جو لوگ پنجتن پاک کا نام سن کر مشتعل ہو جاتے ہیں۔

○ ـــــ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ادب دیکھیں کہ جس جگہ پر حضور علیہ السلام قدم رکھتے تھے اس مقام پر ہاتھ لگا کر اپنے چہرے پر پھیرتے تھے ـــــ اور امام مالک مدینہ منورہ کی پاکیزہ گلیوں میں سواری پر سوار نہ ہوتے تھے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی کے اندر بطور تبرک ـــــ بخیے لگا کر سنبھال رکھے تھے ـــــ اور جناب ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر وہ بال نہ کٹوائے جن پر رسول اللہ کا ہاتھ لگا تھا ـــــ یہ سب کچھ رسول کریم کے ساتھ نسبتوں کی بنا پر تھا ـــــ اور رہے گا ـــــ

○ ـــــ حسین! وہ عظیم ہستی ہے جو خونِ رسول ہے ـــــ محبوبِ خدا کا بیٹا ہے ـــــ علی کا لختِ جگر ـــــ زہراء کا نورِ نظر ہے ـــــ نماز کی حالت میں رسولِ رحمت پر سواری کرنے والا ہے ـــــ حسین کے خون میں لعابِ رسول شامل ہے ـــــ حسین وہ محبوب رسول ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا پیارا حبیب اپنی گود میں بٹھا کر چومتا تھا ـــــ اس حسین کے ذکر سے روکتے ہو ـــــ جس نے نیزے کی نوک پر تلاوت کی بقول معین بے کساں ـــــ ایمان کی بنیادوں کو مستحکم کرنے والا ہے۔ اے دشمنانِ اولادِ رسول! ـــــ تم تو ابن سعد سے بھی آگے نکل گئے ہو ـــــ

سعد کی اولاد آ پہنچی ہے نیزے تان کر
آیئے ہم بھی لگائیں آج دربارِ حسین

Marfat.com

جھک نہیں سکتا نشانِ حیدری زیرِ فلک
محو ہو سکتے نہیں دنیا سے آثارِ حسین
عصر حاضر کے یزیدوں کو سناتے جایئے
ڈھال کر اشعار کے سانچہ میں اذکارِ حسین
عام مل جاتی ہے ہر نگری میں اولادِ یزید
شاذ و نادر لوگ ہوتے ہیں طرف دارِ حسین

(شورش کاشمیری)

حدیث نمبر (۱۷)

محبوب ترین ہستی

جناب اسماعیل بن رجاء نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے ــــ کہ میرے والد نے فرمایا ــــ کہ میں مسجد نبوی کے ایک کونے میں بیٹھا تھا جس میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ــــ اور جنابِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے ــــ فرماتے ہیں کہ وہاں سے حضرتِ امام حسین کا گزر ہوا ــــ تو آپ نے اہل مجلس کو گزرتے ہوئے سلام کیا ــــ اہل مجلس نے ان کے سلام کا جواب دیا ــــ اور حضرت عبداللہ بن عمرو ان کے فارغ ہونے تک خاموش رہے ــــ پھر اس کے بعد انہوں نے بلند آواز سے کہا ــــ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ ــــ پھر آپ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ــــ

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ

کیا میں تجھے اس ہستی کی خبر نہ دوں جو زمین والوں ـ سے لے کر آسمان والوں

Marfat.com

Marfat.com

محبوب ترین ہستی ہیں —— امام پاک نے فرمایا ——

فَمَا حَمَلَكَ عَلَى اَنْ قَاتَلْتَنِيْ وَاَبِيْ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَوَاللّٰهِ لَاَبِيْ كَانَ خَيْرًا مِّنِّيْ ——

صفین کے دن میرے باپ کے ساتھ لڑائی پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا —— خدا کی قسم میرا باپ مجھ سے بہتر تھا ——

حضرت عبداللہ عرض کرنے لگے —— یہ ٹھیک ہے لیکن میرے والد جناب عمرو بن عاص نے حضور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کرتے ہوئے عرض کیا —— یا رسول اللہ —— عبداللہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے —— حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

يَا عَبْدَ اللّٰهِ صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ وَاَطِعْ عَمْرًا

اے عبداللہ نماز بھی پڑھ —— اور سو بھی (یعنی آرام بھی کر) روزہ بھی رکھ —— اور افطار بھی کر اور (اپنے باپ) عمرو کی اطاعت بھی کر۔

فرماتے کہ صفین کے دن میرے والد نے مجھے قسم دی اس لئے میں میدان میں تو آ گیا لیکن اللہ کی قسم میں نے نہ تلوار میان سے باہر نکالی —— اور نہ تیر چلائے —— اور نہ نیزہ زنی کی ——

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر) ج ۳ ص ۲۳۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

امام عالی مقام حسین علیہ السلام زمین سے لے کر آسمان تک ایک عظیم اور محبوب ترین ہستی ہیں —— یہ کوئی عام بات نہیں۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان کا یہ مقام ہے —— محبت سے بطور عقیدہ، اس بات کا کھلے عام اعلان فرما رہے

Marfat.com

ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ بردباری میں یکتائے روزگار ——— بلندیوں کا آسمان اور عظمتوں کا مینار ہیں ——— آپ کی قربانیوں نے کائنات ارضی میں حریت کے علم گاڑ دیئے ——— آزادی کا ایک نیا تصور دیا ——— مظلوموں کو سر اٹھانے کا حوصلہ دیا ——— ملوکیت اور آمریت کی چکی میں پسنے والوں کو ہمت کے بادہ سے سرشار کیا ——— اور کمزوروں کو طوفانِ ستم سے ٹکرانے کا طریقہ بتایا۔

حدیث نمبر (۱۸)

سخی حسین

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''تفسیر کبیر'' میں ——— سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۳۱ ——— کے ضمن میں ایک روایت بیان فرمائی ہے ——— کہ ایک اعرابی حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ——— اور آپ کو سلام پیش کیا ——— پھر اپنی ضرورت کے لئے سوال کیا ——— اور عرض کرنے لگا ——— کہ آپ کے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے ——— کہ جب تمہیں کوئی ضرورت و حاجت پیش آئے تو چار شخصوں میں سے کسی ایک سے سوال کرو۔

اِمَّا عَرَبِیٌّ شَرِیْفٌ ——— اَوْ مَوْلًی کَرِیْمٌ ——— اَوْ حَامِلُ الْقُرْآنِ ——— اَوْ صَاحِبِ وَجْہٍ صَبِیْحٍ ———

شریف عربی سے (عالی خاندان) ——— یا سخی دوست سے ——— یا ——— حامل قرآن (وہ حافظ جو قرآنی علوم سے واقفیت رکھتا ہو) سے یا خوبصورت چہرے والے سے ———

Marfat.com

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد ـــ اس اعرابی نے عرض کیا ـــ کہ تمام عرب نے شرافت آپ کے نانا پاک کی وجہ سے حاصل کی ہے ـــ سخاوت آپ لوگوں کی عادت وخصلت ہے ـــ اور جہاں تک قرآنِ مجید کا تعلق ہے تو وہ آپ حضرات کے گھروں میں نازل ہوا ـــ رہی حسین کے چہرے کی بات ـــ تو میں نے آپ کے جدامجد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اِذَا اَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَیَّ فَانْظُرُوْا اِلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ـــ

کہ جب تم مجھے دیکھنا چاہو تو حسن اور حسین علیہما السلام کی طرف دیکھو!

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ تیری حاجت کیا ہے؟ ـــ اعرابی نے اپنی حاجت زمین پر لکھ دی ـــ اس پر امام حسین نے فرمایا ـــ کہ میں نے اپنے باپ علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر آدمی کی قدر و قیمت اس کے اچھے انداز سے کئے ہوئے کلام کے مطابق ہے، اور میں نے اپنے نانا جان سے سنا ہے۔

اَلْمَعْرُوْفُ بِقَدْرِ الْمَعْرِفَةِ

آدمی کی پہچان اس کے علم کے اندازے سے ہی ہوتی ہے ـــ

لہٰذا میں تجھ سے تین مسائل دریافت کرتا ہوں ـــ اگر تو نے ایک سوال کا ٹھیک جواب دیا ـــ تو میں تجھے اپنے پاس موجود مال کا تیسرا حصہ عطا کروں گا ـــ اور اگر تو نے دو کا صحیح جواب دیا تو میں تجھے اپنے پاس مال کا دو تہائی دوں گا ـــ اور اگر تینوں سوالوں کا جواب ٹھیک دیا تو میرے پاس موجود سارا مال تیرا ہے ـــ اور امام پاک نے وہ تھیلی جو درہم و دینار سے بھری ہوئی تھی، اٹھائی جس پر عراق کی مہر لگی ہوئی تھی ـــ اعرابی

Marfat.com

نے عرض کیا حضور! سوال ارشاد فرمائیں ــــ اور ساتھ ہی ــــ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ــــ کا ورد کیا ــــ اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد چاہی ــــ امام حسین نے فرمایا ــــ کون سا عمل افضل ہے؟ ــــ اعرابی نے عرض کیا ــــ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ــــ اللہ پر ایمان لانا ــــ امام نے فرمایا۔

فَمَا نَجَاةُ الْعَبْدِ مِنَ الْھَلَکَةِ ؟ ــــ بندے کی ہلاکت سے نجات کس چیز میں ہے ــــ اعرابی نے عرض کیا۔

اَلثِّقَةُ بِاللّٰہِ ــــ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ میں ہے۔

امام نے فرمایا ــــ آدمی کو کون سی چیز زینت بخشتی ہے؟

اعرابی بولا ــــ عِلْمٌ مَّعَهٗ حِلْمٌ ــــ ''ایسا علم جس کے ساتھ بردباری ہو''

امام حسین نے فرمایا ــــ فَاِنْ اَخْطَاہُ ذٰلِكَ؟ ــــ اگر وہ اسے نہ پا سکے تو؟

(یعنی اگر اس کے پاس یہ دونوں علم اور حلم نہ ہوں تو پھر؟) ــــ اعرابی نے عرض کیا۔

فَمَالٌ مَّعَهٗ کَرَمٌ ــــ وہ مال جس کے ساتھ سخاوت ہو امام نے فرمایا۔ اگر یہ بھی اس کے پاس نہ ہو تو؟ ــــ اعرابی نے عرض کیا۔

فَفَقْرٌ مَّعَهٗ صَبْرٌ ــــ وہ فقر و تنگ دستی جس کے ساتھ صبر ہو۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا، اگر یہ بھی اس کے پاس نہ ہو تو پھر؟ اعرابی بولا۔

فَصَاعِقَةٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ فَتُحْرِقُهٗ

اور پھر بجلی ہے جو آسمان سے گرے اور اسے جلا کر راکھ کر دے ــــ

اعرابی کی یہ آخری بات سن کر امام مسکرائے ــــ اور دولت کی بھری ہوئی

Marfat.com

تھیلی اس کی طرف پھینک دی ——

(التفسیر الکبیر (امام رازی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۲ص ۱۹۸ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان)

اوپر درج روایت میں امام حسین علیہ السلام کی سخاوت اور سوال کرنے والے اعرابی رضی اللہ عنہ جن کا نام —— ''امام رازی'' —— نے درج نہیں فرمایا —— اور روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعرابی، صحابی رسول ہیں —— اور ان کے حسن سوال نے حضرت امام کو محظوظ ومسرور کیا —— آپ نے دراہم ودنانیر سے بھری ہوئی تھیلی سائل کو خوش ہو کر عطا کر دی۔

آپ کے جود وسخا کے تذکرے سے زمانہ واقف اور تاریخ شاہد ہے —— لیکن رسول اللہ کی آل وعزت کے دشمنوں نے کتابوں میں لکھا ہے کہ معرکۂ کربلا کے بغیر اگر کوئی حسین علیہ السلام کا کارنامہ ہے تو سامنے لاؤ —— ان دین کے دشمنوں اور عقل کے اندھوں کو اہل بیت رسول کے کارنامے اس لئے نظر نہیں آتے —— کہ ان کی آنکھوں میں ناصبیت کا موتیا اترا ہوا ہے —— اور ان تفرقہ پردازوں کی ریشہ دوانیوں نے ملت اسلامیہ کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹)

آسمانی روشنی میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے —— فرماتے ہیں۔

وَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيْدًا

اور حضور علیہ السلام ان سے شدید محبت فرماتے تھے ——

Marfat.com

فرماتے ہیں —— کہ امام حسین نے کہا —— اَذْهَبُ اِلٰی اُمِّیْ —— کہ میں اپنی ماں کے پاس جاتا ہوں —— حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا۔

اَذْهَبُ مَعَهٗ —— کہ میں صاحبزادے کے پاس جاؤں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

فَجَآءَتْ بَرْقَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَمَشٰی فِیْ ضَوْئِهَا حَتّٰی بَلَغَ ——

پس آسمان سے بجلی چمکی جس کی روشنی میں آپ چلے یہاں تک کہ اپنی والدہ سیّدہ زہراء کے پاس پہنچ گئے۔

(مجمع الزوائد (امام ہیثمی) ج ۹ ص ۱۸۹ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت۔ لبنان —— ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

رات کے اندھیرے میں آسمانی بجلی کا چمک چمک کر رستے کو روشن کرنا —— امام حسین کے لئے تھا —— جس ہستی کے رستے پر روشنیاں بکھیرنے کے لئے دست قدرت کارفرما ہو —— اس شہزادۂ رسول کی عظمتوں کا کون ہے جو اندازہ لگا سکے ——

حدیث نمبر (۲۰)

پانی میٹھا ہو گیا

جناب ابوعون سے روایت ہے —— کہ جب امام حسین علیہ السلام مکہ معظّمہ جانے کے ارادے سے مدینہ منورہ سے نکلے تو آپ کا ابن مطیع پر گزر ہوا —— جب وہ اپنا کنواں کھود رہے تھے —— انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا ——

اَیْنَ فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ

میرے ماں، باپ آپ پر قربان، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ ——

آپ علیہ السلام نے فرمایا مکہ معظّمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں —— وہاں سے کچھ

Marfat.com

دوستوں نے آنے کے لئے لکھا ہے—— جناب ابن مطیع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا——

اِنِّیْ فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ مِتِّعْنَا بِنَفْسِكَ وَلَا تَسِرْ اِلَیْهِمْ

بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا، آپ ہمیں اپنی ذات پاک سے نفع پہنچائیں اور مکہ والوں کی طرف تشریف نہ لے جائیں!

آپ نے انکار فرمایا—— تو ابن مطیع نے عرض کیا——

اِنَّ بِئْرِیْ هٰذِهٖ قَدْ رَشَحَتْهَا

میرے اس کنویں سے بوند بوند پانی پھوٹ رہا ہے اور آج کا دن ڈول سے پانی نکالنے کا ہے——

فَلَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ لَنَا فِیْهَا بِالْبَرَكَتِ

آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔

حضرت امام عالی مقام نے فرمایا—— اس کنویں کا پانی لاؤ—— ڈول سے پانی نکال کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ مَضْمَضَ ثُمَّ رَدَّهٗ فِی الْبِئْرِ فَاَعْذَبَ وَاَمْهٰی——

آپ نے اس سے پیا، پھر کلی کی اور کلی والا پانی کنویں میں واپس ڈال دیا اور کنویں کا پانی میٹھا بھی ہو گیا اور زیادہ بھی ہو گیا——

(الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۵ ص ۱۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

مندرجہ روایت سے امام حسین علیہ السلام کی ایک کرامت کو بیان کیا گیا ہے—— عرب میں پانی کی قلت ہے—— اور ارضی مرکبات ونمکیات کی وجہ سے عموماً پانی کھاری نکلتا ہے—— جناب ابن مطیع کے دعا کرانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی میٹھا بھی ہو—— اور

Marfat.com

زیادہ بھی ہوا اور ان کی دونوں مرادیں پوری ہوئیں۔

فیض و کرم کا چشمہ جاری حسین ہیں
باغِ عطا کی فصل بہاری حسین ہیں

حدیث نمبر (۲۱)

جنتی حسین

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ سَرَّهُ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ـــــ

جسے اہل جنت میں سے کسی کو دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے ـــــ

(مجمع الزوائد (امام ہیثمی) ج۹ ص۱۹۰ مطبوعہ مؤسسة المعارف)

حدیث نمبر (۲۲)

حسین کا جسم

جنابِ محمد بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ـــــ فرماتے ہیں۔

كَانَ جَسَدُ الْحُسَيْنِ شِبْهَ جَسَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَ آلِهٖ) وَسَلَّمَ

امام حسین (علیہ السلام) کا جسم مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

جسم مبارک سے مشابہ تھا۔ (مجمع الزوائد ج۹ص ۱۸۸مطبوعہ ایضاً)

حسین ، حسن کا عالَم، حسین، عکس رسول
حسین شاہِ شہیداں، حسین ابن بتول

حدیث نمبر(۲۳)

گردن کے ساتھ چمٹ گئے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں —— کہ حسین دوڑتے ہوئے آئے۔

یُصَلِّیْ فَالْتَزَمَ عُنُقَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَامَ بِہٖ وَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَلَمْ یَزَلْ مُمْسِکُھَا حَتّٰی رَجَعَ

حضور علیہ السلام نماز ادا فرمارہے تھے کہ امام حسین آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن کے ساتھ چمٹ گئے۔ پس آپ ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور اپنے ہاتھ مبارک سے انہیں تھام لیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے رُکے رہے۔ یہاں تک کہ وہ لوٹ گئے—— (مجمع الزوائد ج۹ص)

حدیث نمبر(۲۴)

سجدہ لمبا کردیا

اسی سلسلہ کی ایک اور روایت—— امام غزالی نے احیاء العلوم میں نقل فرمائی ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے—— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھارہے تھے۔

Marfat.com

اِذْ جَاءَ هُ الْحُسَیْنُ فَرَکِبَ عُنُقَهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ بِالنَّاسِ حَتّٰی ظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ ــــــ

کہ امام حسین علیہ السلام ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور سجدے کی حالت میں سرکار ﷺ کی گردن پر سوار ہو گئے، تو حضور ﷺ نے لوگوں کے ساتھ سجدہ لمبا کیا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ کوئی نیا امر رونما ہو گیا ہے ـــــ

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پوری فرمائی ـــــ تو لوگوں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا۔

قَدْ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ ــــــ

یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے سجدہ بہت لمبا کیا ہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی نیا امر رونما ہو گیا ہے ـــــ

تو اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اِنَّ ابْنِیْ قَدِ ارْتَحَلَنِیْ فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ ــــــ

بے شک مجھ پر میرا بیٹا (حسین) سوار ہو گیا تھا تو میں نے یہ مناسب نہ سمجھا، کہ اسے جلدی سے اتار دوں، یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت و چاہت اور شوق کو پورا کر لے ـــــ

(احیاء العلوم (امام غزالی) ج ۲ ص ۲۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ـــــ ینابیع المودۃ ج اول

Marfat.com

ص ۱۶۵ مطبوعہ بیروت، لبنان)

○—— اوپر درج حدیث مبارکہ سے جو امر نکھر کے سامنے آیا وہ یہ ہے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنابِ امام حسین علیہ السلام سے بے پناہ محبت ہے —— اور سجدہ لمبا کرنے میں بھی ایک طرح کی شفقت و محبت ہے کہ بچہ کہیں گر کر دل افتادہ نہ ہو —— چونکہ نگاہِ نبوت سے حسین علیہ السلام پر مصائب و آلام کے ٹوٹنے والے پہاڑوں کے مناظر اوجھل نہ تھے —— اس لئے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے سے ٹوٹ کر محبت فرمائی۔ اُمت مسلمہ پر لازم ہے کہ شہزادۂ رسول کی اپنے دلوں میں محبت وعقیدت پیدا کریں ——

○—— جو لوگ حسین علیہ السلام کے مقابلے میں، یزید لعین کے حامی ہیں۔ ان کا دین و ایمان غیر مکمل ہے —— تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کو محسن انسانیت تسلیم کر کے دل میں بسا کر سنت نبوی کی پیروی کی جائے۔

حدیث نمبر (۲۵)

حسنین کی کشتی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ ایک مرتبہ حسنین کریمین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کشتی لڑ رہے تھے —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے —— هِنَّ يَا حَسَنُ —— یعنی اے حسن ہمت و لگن سے کشتی لڑو! (مطلب امام حسن کی حوصلہ افزائی فرمانا تھا) —— سیّدہ فاطمہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا نے عرض کیا —— یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

لَمْ تَقُوْلُ هِنَّ يَا حَسَنُ ——

Marfat.com

آپ ایسا کیوں فرما رہے ہیں کہ اے حسن ہمت سے لڑو۔

(یعنی آپ حسن کی ہمت بڑھا رہے ہیں، جبکہ حسن بڑے اور حسین چھوٹے ہیں، ان کی ہمت بڑھانی چاہئے) ـــــ حضور نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَام یَقُوْلُ هِنَّ یَا حُسَیْنُ

بے شک جبریل علیہ السلام ـــــ ہن یا حسین ـــــ کہہ رہے ہیں ـــــ

(یعنی جبریل، حسین کی طرف ان کی ہمت بندھا رہے ہیں)

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۴)

حدیث نمبر (۲۶)

دوسری روایت

حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ـــــ کہ ایک دفعہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں کشتی لڑ رہے تھے ـــــ کہ اسی اثناء میں حضرت امام علی کرم اللہ وجہہ ـــــ حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوئے ـــــ تو کیا دیکھتے ہیں ـــــ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ـــــ وَیْهًا الْحَسَنُ ـــــ شاباش حسن ـــــ

وَیْـهِ: ـــــ کا معنی برانگیختہ کرنا ـــــ ہمت بڑھانا ـــــ حوصلہ افزائی کرنا ـــــ

حضرت علی کریم نے عرض کیا ـــــ یارسول اللہ! حسین کو بھی شاباش دیجئے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ وَیْهًا الْحُسَیْنُ

بے شک جبریل علیہ السلام حسین کو شاباش دے رہے ہیں۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۲۳۴)

Marfat.com

حدیث نمبر (۲۷)

اسی سلسلے کی تیسری روایت

اسی سلسلے کی تیسری روایت ملاحظہ فرمائیں ــــ جسے حضرت شیخ سلیمان قندوری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے طبرانی کے حوالے سے اپنی کتاب ــــ ''ینابیع المودۃ'' ــــ میں ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دونوں شہزادے ــــ رسول کریم کے سامنے کشتی لڑ رہے تھے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرمانے لگے۔ ھَــیِّ ءٍ حَسَــنُ ــــ شاباش حسن ہمت کر ــــ خاتونِ قیامت شہزادی کونین فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا ــــ اِنَّ حُسَیْــــنَ اَضْــعَفُ ــــ کہ حسین زیادہ کمزور ہیں ''یعنی حسن بڑے ہونے کی وجہ سے زیادہ طاقتور ہیں'' ــــ اور حسین ان سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے کمزور ہیں ــــ سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرَائِیْلَ یَقُوْلُ ھَیِّ ءٍ حُسَیْنُ

جبریل علیہ السلام کہہ رہے ہیں شاباش حسین۔

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵ مطبوعہ بیروت)

مندرجہ بالا تینوں حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوا کہ امام حسن اور امام حسین کی بچپن میں دو مرتبہ کشتی ہوئی ــــ اور اس کشتی سے کئی مفہوم اخذ ہو سکتے ہیں ــــ ایک خاص بات جو اس حدیث سے سامنے آئی وہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام بوقت کشتی موجود تھے ــــ لیکن انہیں صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہ دیکھ سکا

Marfat.com

——جس سے معلوم ہوا کہ نظر نبوت ان تمام اشیاء کو دیکھ سکتی ہے جسے دوسری آنکھ نہیں دیکھ سکتی——اور پھر جناب جبریل کا وہاں اس امر کے لئے موجود ہونا بھی اپنے اندر کئی معنے رکھتا ہے۔

یزید کے وکلاء سے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے فضائل اور سیرت کا مطالعہ کرنا اگر گوارا نہیں تو کم از کم اس رشتے کا ہی خیال رکھیں جو اس کا رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے۔

حدیث نمبر (۲۸)

سب سے زیادہ مشابہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ .

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام تمام افراد سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵)

حدیث نمبر (۲۹)

منبر رسول اور حسین

جنابِ عبیدہ بن حسنین سے روایت ہے——فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا——کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس

Marfat.com

وقت گیا —— جب آپ خطبہ فرما رہے تھے —— میں منبر پر چڑھ کر آپ کے پاس پہنچ گیا —— اور میں نے ان سے کہا۔

اِنْزِلْ عَنْ مِنبَرِ اَبِیْ وَاذْھَبْ اِلٰی مِنبَرِ اَبِیْكَ

میرے بابا کے منبر سے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے منبر کی طرف جاؤ! ——

حضرت عمر نے جواب دیا۔

لَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ مِنبَرٌ وَّاَجْلَسَنِیْ مَعَهٗ

میرے باپ کا کوئی منبر نہیں (اور پھر) اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

حضرت امام فرماتے ہیں —— کہ میں پتھروں سے کھیلتا رہا جو میرے پاس موجود تھے —— جب آپ منبر سے اترے تو مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے —— اور مجھے فرمایا کہ یہ بات تمہیں کس نے سکھائی ہے؟ —— فرماتے ہیں —— میں نے ان سے کہا —— وَاللّٰہِ مَا عَلَّمَنِیْ اَحَدٌ —— خدا کی قسم یہ بات مجھے کسی نے نہیں سکھائی۔

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵)

حدیث نمبر (۳۰)

صاحب فضیلت

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے —— فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

یَآاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنْ ذُرِّیَّةِ الْاَنْبِیَاءِ الْمَاضِیْنَ مَا اُعْطِیَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ خَلا یُوْسُفَ بْنِ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ —— یَآ یُّھَا النَّاسُ اِنَّ الْفَضْلَ

Marfat.com

وَالشَّرَفَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَلَايَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَ ذُرِّيَّتِهٖ فَلَا يَذْهَبَنَّ بِكُمُ الْاَبَاطِيْلُ ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵)

اے لوگو! گزشتہ نبیوں کی اولاد سے کسی کی اولاد کو اتنی فضیلت نہیں ملی۔ جتنی حسین بن علی علیہما السلام کو عطا ہوئی —— سوائے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے۔

—— اے لوگو! فضیلت و بزرگی، مرتبہ اور ولایت اللہ تعالیٰ کے رسول اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے لئے ہیں —— پس تمہیں جھوٹی باتیں (ان حقیقتوں سے) نہ پھیر دیں ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۶ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

مذکورہ حدیث مبارکہ میں واشگاف الفاظ میں ان حقائق کو بیان کیا گیا ہے —— جن کا تعلق کئی طرح کی عظمتوں اور مدارج سے ہے —— اس پر جتنا اور جس قدر غور کریں گے —— اتنے ہی پہلو نکلتے جائیں گے —— حضرت امامِ حسین علیہ السلام کو اپنے کریم نانا کی عظمتوں کے وسیلے سے وہ مقام حاصل ہوا —— جو دیگر انبیائے کرام کی (غیر نبی) اولاد کو بھی حاصل نہیں ہوا —— اور دوسری چیز جس کا اس حدیث میں ذکر ہے —— وہ ہے فضیلت وشرافت اور اعزازِ ولایت —— جو آلِ رسول کے لئے ہے۔

اولادِ رسول کے افراد اگر ان راستوں پر چلیں جو ان کے جدِ پاک نے ان کے لئے متعین ومختص کئے ہیں —— تو پھر دنیائے روحانیت کی رہبری کے حقدار یہی ٹھہریں گے —— اور تاج ولایت ان کا ستارۂ مقدر بن کر چمکے گا —— سادات کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو عالم دین بنائیں تاکہ اپنے نانا جان، رسولِ خدا کے منبر اور مصلیٰ امامت کی

Marfat.com

حفاظت کریں وہ منبر رسول!۔۔۔۔۔۔ جس پر رسولِ خدا بندر کودتے ہوئے نظر آئے۔۔۔۔۔۔

☆

آج بھی منبروں پر بعض ایسے لوگ براجمان ہیں۔۔۔۔۔۔ جو رسولِ کریم کے ابوجہل کی طرح دشمن اور گستاخ ہیں۔۔۔۔۔۔ اور آلِ رسول کے شمر لعین کی طرح سخت ترین مخالف ہیں۔۔۔۔۔۔ اس لئے ضروری ہے کہ آلِ رسول علم حاصل کرے اور منبر کی حفاظت کرے۔

کوئی قرآن کو جز آلِ نبی ﷺ کیا سمجھے
ایک عالم ہے کہ اُلجھا ہوا تفسیر میں ہے

(قمر جلالوی)

حدیث نمبر ۳۱

سیّد۔۔۔۔۔۔ امام۔۔۔۔۔۔ حجت

جنابِ سلیم بن قیس ہلالی نے۔۔۔۔۔۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔۔۔۔۔۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوا۔۔۔۔۔۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حسین بن علی علیہما السلام۔۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں زانوں پر بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔۔ رسول کریم کبھی ان کے رخسار پر بوسہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور کبھی ان کا منہ چومتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں۔

اَنْتَ سَیِّدُ ابْنُ سَیِّدٍ اَخُوْ سَیِّدٍ۔۔۔۔۔۔ وَّ اَنْتَ اِمَامُ ابْنُ اِمَامٍ اَخُوْ اِمَامٍ۔۔۔۔۔۔ وَاَنْتَ حُجَّۃُ ابْنُ حُجَّۃٍ اَخُوْ حُجَّۃٍ، وَ اَنْتَ اَبُوْ حُجَجٍ تِسْعَۃٍ تَاسِعُھُمْ قَائِمُھُمُ الْمَھْدِیُّ

(اے حسین!) تم لوگوں کے سردار ہو، سردار کے بیٹے ہو اور سردار کے بھائی

Marfat.com

ہو—— اور تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور امام کے بھائی ہو—— اور تم حجت ہو، حجت کے بیٹے ہو اور حجت کے بھائی ہو—— اور تم نو حجتوں کے باپ ہو ان میں نواں قائم ہے امام مہدی (علیہم السلام)

(ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۱۰۵ مطبوعہ ایضاً)

☆

حجت کے معانی

اس حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسین کو سید—— امام—— حجت اور حجت کا بیٹا—— اور حجت کا بھائی قرار دیا ہے—— اس لئے ضروری ہے کہ حجت کے معانی بیان کئے جائیں تا کہ حقیقتوں کے انوار سے فیض یاب ہوا جا سکے۔

○—— علامہ ابن منظور نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب—— ''لسان العرب''—— میں حجت کے معانی یوں بیان فرمائے ہیں——

اَلْحُجَّۃُ مَا دُوْفِعَ بِہِ الْخَصْمُ

حجت وہ ہے، جس کے ساتھ دشمن کو ہٹایا جائے، دفع کیا جائے——

○—— اَلْحُجَّۃُ: اَلْوَجْہُ الَّذِیْ یَکُوْنُ بِہِ الظَّفَرُ عِنْدَ الْخُصُوْمَۃِ——

حجت، ایسی وجہ اور سبب کو کہتے ہیں جس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کے وقت کامیابی حاصل کی جائے——

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے—— کہ حجت کو—— حجت کہتے کیوں ہیں—— تو

Marfat.com

اس کا جواب —— لسان العرب میں اس طرح ہے۔

○ —— لِاَنَّهَا تُحَجُّ اَیْ تُقْصَدُ لِاَنَّ الْتَصَدَ لَهَا وَاِلَيْهَا

کہ حجت کا معنی قصد بھی ہے، تو چونکہ بوقت ضرورت اس کا قصد کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو حجت کہتے ہیں۔

○ —— مندرجہ بالا حدیث میں —— مولا علی —— امام حسن —— امام حسین علیہم السلام کو حجت فرمایا گیا ہے اور یہ تینوں ہستیاں رسالت مآب کی صداقت کی دلیل ہیں —— اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربّ العزت کی دلیل ہیں —— دوسرے معنوں پر غور کیا جائے —— اور ان تینوں آئمہ کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے —— تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ ہر جہت —— ہر پہلو اور ہر انداز میں —— انہوں نے اسلام کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کر کے گلشن دین کی آبیاری فرمائی اور اسلام کے چمن کو تاراج ہونے سے بچایا —— اور منافقین کے خبث باطن کو اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے سامنے اس کی اصلی صورت میں عیاں کر دیا —— تا کہ لوگ ان کے شر سے محفوظ رہیں ——

○ —— اور مذکورہ حدیث شریف کے آخری حصے سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ —— امام زین العابدین —— امام محمد باقر —— امام جعفر صادق —— امام موسیٰ کاظم —— امام علی رضا —— امام محمد تقی —— امام علی نقی —— امام حسن عسکری —— آخری امام —— امام محمد مہدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین —— اپنے اپنے دور میں کمالات نبوت کی براہین صادقہ —— اور دلیل قاہرہ ہیں ——

○ —— اور اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی —— کہ امام مہدی علیہ السلام، سیدنا امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے —— علمائے اہل سنت کی ایک

Marfat.com

جماعت، اس بات کی قائل ہے کہ امام مہدی حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے ـــــ اس کی تفصیل کا ذکر امام مہدی کے باب میں آگے چل کر ہوگا ـــــ

لفظ امام کے معانی:

لفظ امام کے معانی ـــــ کچھ یوں ہیں ـــــ جنابِ امام راغب اصفہانی (حسین بن محمد بن مفضل بن محمد) المفردات میں لکھتے ہیں ـــــ

(۱) وَالْاِمَامُ الْمُؤْتَمُّ بِهٖ اِنْسَانًا كَانَ يُقْتَدٰى بِقَوْلِهٖ اَوْ كِتَابًا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ مُحِقًّا كَانَ اَوْ مُبْطِلًا ـــــ

امام وہ ہے جس کی اقتداء کی جائے، خواہ وہ انسان ہو جس کے قول اور فعل کی اطاعت اور پیروی کی جائے ـــــ یا کتاب ہو جس میں بیان کئے گئے احکام کی اطاعت کی جائے اور خواہ وہ امام حق پر ہو یا باطل پر ـــــ

(۲) قرآنِ مجید میں خالق کائنات کا پاک ارشاد ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

جس دن (قیامت کے دن) ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے ـــــ

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

(۳) امام راغب رحمتہ اللہ علیہ مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں رقم طراز ہیں۔

اَىْ بِالَّذِىْ يَقْتَدُوْنَ بِهٖ وَ قِيْلَ بِكِتَابِهِمْ

یعنی (اس آیت میں) امام سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کی پیروی کی گئی ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کتاب ہے ـــــ

Marfat.com

(۴) آیت مبارکہ —— وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ

کہ ہم نے ایک روشن کتاب میں ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین آیت ۱۲)

فَقَدْ قِيْلَ اِشَارَةً اِلَى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ

"بعض علماء نے کہا ہے" اس میں لوحِ محفوظ کی طرف اشارہ ہے (یعنی اس سے مراد لوحِ محفوظ ہے)

(۵) قرآن مجید میں —— بندگان خدا کی دعا کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا○

ہمیں پرہیزگاروں کا امام و پیشوا بناء۔

(پارہ ۱۹ سورۂ فرقان آیت ۷۴)

(۶) قرآن مجید میں فرعون اور اس کے وزراء کے بارے میں ارشاد ہے۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ (پارہ ۲۰ سورۂ قصص آیت نمبر ۴۱)

ہم نے بتایا تھا انہیں ایسے پیشوا جو بلا رہے تھے (اپنی رعایا کو) دوزخ کی طرف۔ (المفردات ص ۳۲ ---- تا ---- ۳۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس آیت سے معلوم ہوا —— کہ فرعون اس کے وزراء اور مختلف قبائل کے سردار اپنے اپنے گروہوں کے پیشوا و امام ٹھہرے خود بھی جہنم میں جائیں گے اور اپنے اپنے متبعین کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔

(۷) امام ابن منظور (ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم افریقی مصری) لسان العرب میں، ابن سیّدہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وَالْاِمَامُ مَا ائْتُمَّ بِهٖ مِنْ رَئِيْسٍ وَغَيْرِهٖ

Marfat.com

اور امام اسے کہتے ہیں کہ جس کی پیروی کی جائے خواہ وہ سردار ہوں یا نہ ہوں۔۔۔۔

(۸) وَاِمَامُ كُلِّ شَيْءٍ قَيِّمُهٗ وَ الْمُصْلِحُ لَهٗ

اور امام ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو قائم کرنے والی اور اصلاح کرنے والی ہو۔۔۔۔

(۹) وَالْقُرْاٰنُ اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ

قرآن مسلمانوں کا امام ہے۔

(۱۰) وَالْخَلِيْفَةُ اِمَامُ الرَّعِيَّةِ

اور خلیفہ رعایا کا امام ہے۔

(۱۱) وَاِمَامُ الْجُنْدِ قَائِدُهُمْ

اور سپہ سالار فوج کا امام ہے۔

(۱۲) وَالْاِمَامُ: بِمَعْنَى الْمُقَدَّامُ، وَ فُلَانٌ يَؤُمُّ الْقَوْمَ ۔۔۔۔ يَقْدُمُهُمْ ۔۔۔۔

اور امام آگے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے فلاں شخص قوم کے آگے آگے ہے۔۔۔۔

(۱۳) يُقَالُ: ۔۔۔۔ فُلَانٌ اِمَامُ الْقَوْمِ، مَعْنَاهُ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ لَهُمْ

کہا جاتا ہے کہ فلاں قوم کا امام ہے۔ اس کا معنی ہے کہ وہ قوم کے آگے آگے ہے۔۔۔۔

(۱۴) وَ يَكُوْنُ الْاِمَامُ رَئِيْسًا كَقَوْلِكَ اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ

Marfat.com

اور امام رئیس و سردار کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ تیرا قول امام المسلمین ''مسلمانوں کے سردار''——

(۱۵) وَ اِمَامُ الْغُلَامُ فِی الْمَکْتَبِ، مَا یَتَعَلَّم کُلَّ یَوْمٍ

اور امام کا معنی اس لڑکے پر بولا جاتا ہے کہ جو ہر روز استاد کے سامنے بیٹھ کر درس گاہ میں سبق پڑھتا ہے——

(۱۶) وَالْاِمَامُ: اَلْخَیْطُ الَّذِیْ یَمُدُّ عَلَی الْبِنَاءِ فَیُبْنٰی عَلَیْهِ وَیُسَوّٰی عَلَیْهِ سَافُ الْبِنَاءِ——

اور امام—— اس دھاگے کو کہتے ہیں کہ جس کو (مکان وغیرہ بناتے وقت) بنیاد پر رکھا جاتا ہے، جس سے عمارت سیدھی کھڑی ہوتی چلی جاتی ہے—— (یعنی وہ دھاگا، یا ڈوری، جس سے معمار (مستری) عمارت کی سیدھ قائم کرتا ہے—— پنجابی اور ہندی زبان میں اسے ساہل —— ساہول اور پنسال کہتے ہیں)——

(لسان العرب ج ۱۲ ص ۲۴—— تا —— ۲۶ —— مطبوعہ نشر ادب الحوزۃ قم —— ایران —— سن اشاعت ۱۴۰۵ھ)

(۱۷) اردو، میں تسبیح کا وہ لمبا دانہ جو تسبیح کے اوپر ہوتا ہے اور سب دانوں سے الگ شمار ہوتا ہے اور دانوں کے ساتھ سرے پر گندھا ہوتا ہے کو بھی امام کہتے ہیں۔

(۱۸) اونٹ کی نکیل تھام کر آگے آگے چلنے والے کو بھی امام کہتے ہیں۔

خیال رہے کہ امام بمعنی مقتدی —— اور امام بمعنی آگے کے ہیں۔

(۱۹) اگر لفظ امام بطور اسم رفع کے ہو تو کہا جاتا ہے۔

صَدْرُكَ اَمَامُكَ —— تیرا سینہ تیرا امام ہے۔

Marfat.com

(۲۰) اور نصب کے ساتھ یوں ہے ـــ اَخُوْكَ اَمَامَكَ ـــ تیرا بھائی تیرا امام ہے ـــ

(۲۱) ـــ وَالْاِمَامُ: اَلصُّقْعُ مِنَ الطَّرِيْقِ وَالْاَرْضِ

زمین اور راستہ کے کنارے کو امام کہا جاتا ہے (یعنی زمین کی حد بندی کے لئے جو چھوٹا سا پشتہ اور بند بنایا جاتا ہے پنجابی میں اسے مینڈھ ـــ بنّا ہندی میں ڈول کہا جاتا ہے، اس کو بھی امام کہتے ہیں)

امام کے اتنے معنوں کی ضرورت کیا تھی

○ قارئین عظام! ـــ بعض فرقوں کے علماء حسین کو امام نہیں مانتے اور نہ ہی تقریر و تحریر میں نواسہ رسول کے اسم گرامی کے ساتھ امام کا لفظ استعمال کرتے ہیں ـــ راقم نے علمائے دیوبند ـــ اور غیر مقلد علماء کی تقریریں سنیں اور تحریریں پڑھیں ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو حسین علیہ السلام کے ساتھ لفظ امام نہیں بولتے ـــ اور نہ لکھتے ہیں ـــ میں نے ایک مشہور خطیب کے مشہور بیٹے کی ٹی وی پر پون گھنٹہ تقریر سنی انہوں نے ایک مرتبہ بھی امام حسین کے نام کے ساتھ امام کا لفظ نہیں بولا ـــ ہاں! کبھی کبھار نہایت مجبوری کے عالم میں ـــ سیدنا ـــ کہہ جاتے ہیں ـــ اور اس وقت ان کے چہرے ساخت ساختہ دیدنی اور قابل غور ہوتی ہے۔

○ شاید وہ لوگ روافض کے نظریۂ امامت کو سامنے رکھتے ہوئے ایسا کرتے ہیں ـــ یا پھر اپنی اندرونی حالت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں جو ہر صورت میں نامناسب ہے ـــ اور یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ آج تک روافض کو اہل بیت اطہار کی مرتبت کی ہوا تک نہیں لگی اور نہ ہی ائمہ اہل بیت کے ساتھ تعارف و تعلق اور واسطہ

Marfat.com

ہے — یہ سعادت صرف اور صرف اہل سنت کے حصے میں آئی ہے — لہٰذا ان لوگوں کو کھل کر اہل بیت رسول کے فضائل و مناقب بیان کرنے چاہئے —

○ سوچنے کی بات یہ ہے کہ بخاری سے لے کر، آج کے امام مسجد کو امام کہنے میں کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں — تو آئمہ اہل بیت کو امام کہنے میں اضطراب کیوں؟ — اپنے دل کے نہاں خانوں کو ٹٹول کر دیکھیں کہ کہیں بغض و عناد کی کوئی چنگاری موجود نہ ہو — اگر آپ یزید کی حمایت نہ کرتے — اور ائمہ اہل بیت رسول کے علم و فضل کا عقیدت بھرے انداز میں اپنی مساجد اور اپنی تقاریر میں تذکرہ کرتے رہتے تو یقین جانیں روافض کا نام و نشان مٹ جاتا — آپ لوگ اس پر غور نہیں فرمارہے — کہ آپ کے رویہ سے روز بروز روافض کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے — آپ لوگ اپنے اپنے فرقوں کے اکابر کے کارناموں پر قلم اٹھاتے اور گن گاتے وقت زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں — کیا امام حسین علیہ السلام سے آپ لوگوں کے مولوی افضل و اعلیٰ ہیں؟ — کہ آپ کسی کو امام وقت — کسی کو استاذ الکل — اور کسی کو عرصہ علم کا شہسوار کہہ دیتے ہو — کیا آپ کے مولوی امام زین العابدین — باقر العلوم امام محمد باقر — امام جعفر صادق — امام موسیٰ کاظم — امام علی رضا — امام محمد تقی — امام علی نقی — امام حسن عسکری (علیہم السلام) سے زیادہ عالم ہیں؟ — چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک —

○ بھلے مانسو! — اٹھو، اور شبیر عالم کا پرچم تھام لو! — محرم الحرام آئے تو اپنی مسجدوں میں امام حسین کا دردِ دل کے ساتھ جی بھر کے ذکر کرو! کتاب ''آل رسول'' — پسند نہ آئے تو نہ پڑھو — اپنے اپنے مسلک کے بزرگوں کی کتابیں پڑھ کر لوگوں کو سناؤ — اگر اپنے اکابر کی کتابوں کا اتا پتا نہ ہو تو ان کتابوں کے نام راقم سے پوچھ لو —

Marfat.com

○ ارے صاحب! آپ کیا پڑھیں گے —— آپ نے تو یہ تک لکھ دیا ہے —— کہ حسنین کے بارے میں دو ہی حدیثیں ہیں —— وہ بھی محل نظر ہیں —— اور پھر یزید لعین کے بارے میں —— ایک حدیث —— جو مضطرب و منکر بھی ہے اور شاذ و مدرج بھی —— وہ ہے حدیث قسطنطنیہ —— جس کا سہارا لے کر آپ لوگوں نے یزید کو امیر المومنین —— خلیفہ برحق —— پیدائشی جنتی اور امام برحق کہا ہے —— اس کی تفصیل یزید کے (آگ اُگلتے) باب میں آئے گی —— اس کے مطالعہ کے وقت ہوش و حواس کو قابو میں رکھنا ——

○ برادرانِ اسلام! —— حیرت ہے اس بات پر —— کہ خوارج و نواصب کی نمائندگی کرنے والے فرقے فقہاء کو —— قاضیوں کو —— مفسرین کو —— محدثین کو مجتہدین کو امام کہتے ہیں، لکھتے بھی ہیں —— ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں —— اور مسجد میں نماز پڑھانے والوں کو ہم بھی اور نواصب امام کہہ کے پکارتے ہیں —— لیکن اگر امام نہیں ہیں تو آلِ پیغمبر سے نسبی تعلق رکھنے والے حضرات کو امام کہنا لکھنا ان حضرات کو گوارا نہیں —— خدا شاہد ہے کہ یہ نفاق کی سب سے بڑی علامت ہے —— جو امام حسین علیہ السلام کے ذکر کو ناپسند کرتے ہیں —— دراصل وہ رسول کریم کی ذات وصفات کو ناپسند کرتے ہیں —— اور سرکار علیہ السلام کے ساتھ بغض رکھتے ہیں اور جو سید عالم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں —— ان کا ذاتِ خداوندی پر یقین نہیں —— اور یقین ہی وہ جذبہ ہے جس کا دوسرا نام توحید ہے —— ابو یزید بٹ سے لے کر محمود عباسی اور بلازی تک اور دیگر خوارج و نواصب نے —— حسین کو نہ امام مانا —— نہ ولی مانا —— اور آپ کے مجاہدانہ اور ساری دنیا سے جدا کردار پر گستاخانہ نکتہ چینی کی —— جس کو دیکھ شورش کاشمیری کو غصہ آ گیا اور شاعری کی زبان میں یوں کہا۔

Marfat.com

عام ہے چاروں طرف ذرّیت ابن زیاد
میں ہوں پاکستان کے کوفے میں دربانِ حسین
غیب سے محمود عباسی کو زینبؑ نے کہا
اس زمیں پر تو کہاں؟ او، دشمن جانِ حسین

حدیث نمبر ۳۲

پیٹ مبارک پر

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس خلوت نشین تھے —— یعنی آپ ﷺ کی جناب میں علیحدہ بیٹھے ہوئے''

اِذْ اَقْبَلَ حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فَجَعَلَ یَنْزُوْ عَلٰی ظَھْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَ عَلٰی بَطْنِہٖ —— قَالَ —— فَبَالَ فَقُمْنَا اِلَیْہِ —— فَقَالَ دَعُوْہُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلٰی بَوْلِہٖ

کہ اچانک حسین بن علی (علیہما السلام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک اور پیٹ مبارک پر اچھلنا کودنا شروع کر دیا —— راوی کہتے ہیں اسی دوران میں امام حسین علیہ السلام نے —— سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیشاب کر دیا، تو ہم لوگ ان کی طرف لپکے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس کو چھوڑ دو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی منگوایا اور وہ پانی پیشاب پر بہا دیا ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۲ امام محب الدین احمد طبری)

Marfat.com

مسلمانو! ـــــ ذرا غور کرو کہ کس قدر محبت ہے اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کہ ان کا پیٹھ اور پیٹ پر اچھلنا کودنا سرکار علیہ الصلوٰۃ السلام کی خوشی کا باعث بن رہا ہے۔

شہادت حسین کی خبر

سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر آپ کی ولادت کے تھوڑی دیر بعد ہی جبریل علیہ السلام نے سرکار علیہ السلام کو پہنچا دی کہ یہ شہزادہ کربلا کی سرزمین پر بے کسی کے عالم میں جامِ شہادت نوش فرمائے گا ـــــ اور یہ خبر سن کر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے کی مصیبت پر شدت کے ساتھ آنسو بہائے ذیل میں ان احادیث کو بیان کیا جاتا ہے ـــــ جن میں حسین کریم کی شہادت کا قبل از وقت ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۳

ایک فرشتہ حاضر ہوا

حضرت المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے (خیال رہے کہ اس روایت میں ـــــ عَنْ عَائِشَه اَوْ اُمِّ سَلْمَه ـــــ یعنی عائشہ یا ام سلمہ علیہا السلام سے روایت ہے) فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا ـــــ کہ اے عائشہ میرے گھر میں ایک ایسا فرشتہ داخل ہوا ہے ـــــ جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے کہا ہے ـــــ

اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا حُسَيْنٌ مَّقْتُوْلٌ وَّاِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِيْ يُقْتَلُ بِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ ـــــ

Marfat.com

(اے اللہ کے پیارے حبیب) بے شک آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا — اور جس جگہ پر وہ قتل ہوگا — اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین کی مٹی آپ کو دکھا دیتا ہوں — حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھا دی —

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۹۴ مطبوعہ مصر)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے — کہ وہ فرشتہ مقتل حسین علیہ السلام کی مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔

حدیث نمبر ۳۴

جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے

ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے — فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا جبریل علیہ السلام — حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر تھے — حسین رو پڑے، میں نے ان کو چھوڑ دیا اور وہ اپنے نانا کی طرف چلے گئے — تو جناب جبریل نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔

اَتُحِبُّهٗ یَا مُحَمَّدُ! — قَالَ نَعَمْ — قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ وَاِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِیْ يَقْتُلُ بِهَا فَبَسَطَ جَنَاحَهٗ اِلَی الْاَرْضِ فَاَرَاهُ اَرْضًا يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاء —

یا رسول اللہ! کیا آپ اس حسین سے محبت رکھتے ہیں؟ — حضور ﷺ نے فرمایا — ہاں — تو جناب جبریل نے عرض کیا۔ بے شک آپ کی امت اس صاحبزادے کو قتل کرے گی — آپ چاہیں تو میں آپ کی

Marfat.com

خدمت میں اس زمین کی مٹی پیش کروں جہاں پر انہیں قتل کیا جائے گا۔۔۔۔۔
جناب جبریل علیہ السلام نے اپنے پر زمین کی طرف بچھائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ زمین دکھادی۔ جسے کربلا کہتے ہیں۔۔۔۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۷)

حدیث نمبر ۳۵

زمین طف پر

ام المومنین سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے۔۔۔۔ فرماتی ہیں۔۔۔۔ ایک دفعہ امام حسین بن علی علیہما السلام۔۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔ جہاں حضور ﷺ تشریف فرما تھے شہزادے نے حضور سید عالم کی پشت مبارک پر چھلانگ لگادی۔۔۔۔ نانا اپنے نواسے کی اس ادا سے خوش ہو رہے تھے۔۔۔۔ جناب جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ!۔۔۔۔ آپ اس بچے سے محبت رکھتے ہیں؟۔۔۔۔ سرکار نے فرمایا:

يَا جِبْرِيْلُ وَمَالِيْ لَا اُحِبُّ اِبْنِيْ ۔۔۔۔ قَالَ ۔۔۔۔ فَاِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ مِنْ بَعْدِكَ ۔۔۔۔ فَمَدَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامِ يَدَهُ فَاَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ فَقَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ يُقْتَلُ اِبْنُكَ هٰذَا وَاسْمُهَا الطَّفُّ ۔۔۔۔

اے جبریل! کیا وجہ ہے کہ میں اپنے بیٹے سے محبت نہ کروں؟ جبریل نے عرض کیا، آپ کی اُمت آپ کے بعد اسے قتل کردے گی۔۔۔۔ پھر جبریل علیہ السلام نے لمبا ہاتھ کر کے۔۔۔۔ حضور ﷺ کی خدمت میں سفید رنگ

Marfat.com

کی مٹی پیش کر دی —— اور عرض کیا کہ اس زمین پر آپ کا یہ بیٹا شہید کیا جائے گا —— اور اس جگہ کا نام طف ہے ——

جب حضرت جبریل علیہ السلام چلے گئے —— تو آقا علیہ السلام باہر نکلے۔

وَالْتَزَمَهُ فِیْ یَدِهٖ یَبْكِیْ فَقَالَ: یَا عَائِشَةَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اِبْنِیْ حُسَیْنَ مَقْتُوْلٌ فِی الْاَرْضِ الطَّفِّ، وَ اِنَّ اُمَّتِیْ سَتُفْتَنُ بَعْدِیْ

اور اس مٹی کو ہاتھ مبارک میں لئے ہوئے رونے لگے اور فرمایا —— اے عائشہ! جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا یہ بیٹا حسین سرزمین طف میں قتل کیا جائے گا —— اور بے شک میری اُمت، میرے بعد فتنے میں ڈال دی جائے گی ——

ام المومنین فرماتی ہیں پھر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے، جن میں —— علی —— ابوبکر —— عمر —— حذیفہ —— عمار —— اور ابوذر (رضی اللہ عنہم) موجود تھے —— اور تاجدارِ عرب وعجم رونے لگے —— (یہ دیکھ کر) غلاموں نے عرض کیا۔

مَا یُبْكِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ؟ —— فَقَالَ: اَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّ ابْنِیَ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَاءَ بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ —— وَاَخْبَرَنِیْ اِنَّ فِیْهَا مُضْجَعَهٗ

یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے —— سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا —— کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین زمین طف

Marfat.com

کی پشت پر (نہایت بے دردی) سے قتل کیا جائے گا — اور میرے پاس جبریل وہ مٹی بھی لائے — اور انہوں نے بتایا کہ حسین کی آخری آرام گاہ وہی ہے —

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ) ج ۹ ص ۱۹۱ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت۔ لبنان، سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

طف:

اس مقام کا نام ہے جس پر امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا — طف — دریا کے کنارے خشک جگہ کو بھی کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ۳۶

سرین کے بل چل کر

ام المومنین سیّدہ زیب بنت جحش سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام ان کے حجرہ مبارک میں آرام فرما رہے تھے — اور امام حسین علیہ السلام گھر میں سرین کے بل چل رہے تھے، ام المومنین فرماتی ہیں — کہ میں ان سے غافل تھی — "یعنی میرا ان کی طرف دھیان نہ تھا" — امام حسین چلتے چلتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئے — اور آپ کے پیٹ مبارک پر چڑھ گئے — اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن اطہر پر پیشاب کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو گئے۔

ام المومنین فرماتی ہیں میں نے کھڑے ہو کر حسین کو نیچے اتار دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — دَعِیْ اِبْنِیْ — میرے بیٹے کو چھوڑ دو! جب انہوں نے پیشاب کر لیا تو آقا علیہ السلام نے پانی کا لوٹا لے کر اس جگہ پر بہایا جہاں پر امام حسین

Marfat.com

علیہ السلام نے پیشاب کیا تھا۔

قَالَ اِنَّہٗ یُصَبُّ مِنَ الْغُلَامِ وَ یُغْسَلُ مِنَ الْجَارِیَۃِ —— ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ —— وَ احْتَضَنَہٗ فَکَانَ اِذَا رَکَعَ وَ سَجَدَ وَضَعَہٗ —— وَاِذَا قَامَ حَمَلَہٗ —— فَلَمَّا جَلَسَ جَعَلَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃِ——

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ بچے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے —— اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے —— اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، اور امام حسین کو سینے سے لگا لیا —— اور جب رکوع وسجود فرماتے تو حسین کو نیچے رکھ دیتے —— اور جب قیام فرماتے تو حسین کو اٹھا لیتے —— ''فرماتی ہیں'' —— جب سرکار علیہ السلام بیٹھے تو ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی —— جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ودعا سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا ——

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَقَدْ رَأَیْتُکَ تَصْنَعُ الْیَوْمَ شَیْئًا مَّارَأَیْتُکَ تَصْنَعُہٗ —— قَالَ: اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ —— اَنَّ ابْنِیْ یُقْتَلَ —— قُلْتُ فَاَرِنِیْ اِذَا فَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃِ حَمْرَاءَ ——

اے اللہ تعالیٰ کے رسول! —— میں نے آپ کو آج ایسا کام کرتے دیکھا ہے —— جو آپ نے کبھی نہیں کیا (یعنی بچے کو سینے سے لگا کر نماز ادا فرما رہے ہیں) —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ بے شک یہ میرا بیٹا حسین شہید کر دیا جائے گا، فرماتی ہیں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا —— یا رسول اللہ! (زمین کربلا کی

Marfat.com

مٹی) مجھے بھی دکھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ مٹی مجھے عطا فرمائی ——

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۱ مطبوعہ ایضا)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں —— جن امور کی طرف اشارہ فرمایا ہے، وہ یہ ہیں —— کہ جب چھوٹا بچہ پیشاب کر دے تو اس پر پانی بہانا کافی ہے اور اگر بچی پیشاب کر دے تو پھر اس جگہ کو دھونا ضروری ہے —— اور اس میں شرعی کے ساتھ ساتھ کچھ طبی وجوہ بھی ہیں، جن کی بنا پر ایسا حکم ہے۔

دوسرا منظر بھی دیکھیں —— کہ دو جہاں کا سردار اور مالک ومختار نماز ادا فرما رہا ہے —— اور محبوب نواسے کو سینے کے ساتھ چمٹا رکھا ہے۔ ام المومنین یہ منظر دیکھ کر حیران ہیں کہ ایسا والہانہ اندازِ محبت —— وہ بھی ایک بچے کے ساتھ —— سبحان اللہ —— وہ منظر عالم بالا والوں نے بھی دیکھا ہوگا —— کہ رسولوں کا سردار —— اللہ تعالیٰ کی جناب میں عبادت کے لئے کھڑا ہے تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو —— اور عارضی امت کی بخشش کا سامان ہو۔

○ ''لیکن یہ بچہ'' —— ذرا غور فرمائیں —— ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عبادتِ خداوندی کے ساتھ ساتھ تصور کی کائنات میں یہ امر بھی کہیں پنہاں ہے کہ بچے کی دل شکنی نہ ہو —— اور پھر امّ المومنین زینب بنت جحش سلام اللہ علیہا کے دریافت کرنے پر اس کی وجہ بیان فرمائی جارہی ہے —— کہ یہ بچہ میدانِ کربلا میں اسلام کے بے رحم قاتلوں کے ہاتھوں بے دردی سے شہید ہوگا ——

○ مذکورہ حدیث کے حسین ترین منظر کو تصور کی آنکھوں سے دل میں اتار کر آنسو

Marfat.com

بہانے اور محبت کی دنیا بسانے کا اعلان تو دل والوں کے لئے ہے، ہم موجودہ دور کے خوارج ونواصب سے فقط اتنا مطالبہ ضرور کریں گے کہ اپنے قلم اور آتش فشاں زبان کی بدنما نوکیں جسد رسالت میں چبھونے سے باز آجائیں ورنہ دونوں جہانوں میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ملے گا——

حدیث نمبر ۳۷

سرزمین عراق پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے—— کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ ابۡنِیۡ ھٰذَا یَعۡنِی الۡحُسَیۡنَ یُقۡتَلُ بِاَرۡضٍ مِّنَ الۡعِرَاقِ فَمَنۡ اَدۡرَکَہٗ مِنۡکُمۡ فَلۡیَنۡصُرۡہُ——

بے شک میرا یہ بیٹا حسین، عراق کی سرزمین پر قتل کر دیا جائے گا (اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم!) تم میں سے جو اسے پائے تو اس کی مدد کرے——

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ (امام حافظ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری) ص ۱۴۶۔ من نسخہ دار الکتب المصریہ —— و —— نسخہ الخزانۃ التیموریہ)

حدیث نمبر ۳۸

جب تیسری بار سو کر اٹھے

ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے—— کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام استراحت فرما رہے تھے—— جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کی طبیعت بوجھل تھی—— آپ پھر سو گئے—— جب آپ دوبارہ بیدار ہوئے تو آپ کی طبیعت

Marfat.com

مبارک میں ثقل تھا ــــ لیکن پہلے سے ذرا کم ــــ اور جب تیسری بار سو کر اٹھے تو آپ کے دست اقدس میں سرخ مٹی تھی ــــ ''فرماتی ہیں'' ــــ میں نے عرض کیا۔

مَا هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟

اے اللہ تعالیٰ کے رسول یہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی ہے ــــ کہ یہ میرا بیٹا حسین۔

يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ ــــ زمین عراق پر قتل کیا جائے گا ــــ

فرماتے ہیں ــــ میں نے جبریل کو حکم دیا کہ مجھے اس مقتل کی مٹی دکھا دو ــــ تو جبریل نے یہ مٹی پیش کر دی ہے ــــ

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۸ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۳۹

رسولِ خدا رونے لگے

جناب حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ ــــ نے اپنی عظیم کتاب ــــ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ــــ میں ام المومنین سیدہ اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی یہ روایت ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے ــــ کہ جناب امّ سلمہ سے مروی ہے ــــ فرماتی ہیں کہ میرے گھر میں حسن اور حسین علیہما السلام ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے ــــ تو اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے ــــ اور عرض کیا۔

يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اُمَّتَكَ تَقْتُلُ اِبْنَكَ هٰذَا مِنْ بَعْدِكَ وَاَوْ مَا بِيَدِهٖ اِلَى الْحُسَيْنِ ــــ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

—— وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِہٖ——

یا محمد مصطفیٰ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اُمت۔ آپ کے بعد—— آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی—— اور جنابِ جبریل نے اپنے ہاتھ سے حسین کی طرف کر کے کہا—— (یہ سن کر) رسولِ خدا رونے لگے—— اور حسین کو سینے سے لگا لیا——

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا——

یَا اُمَّ سَلْمَةَ وَدِيْعَةٌ عِنْدَكِ هٰذِهِ التُّرْبَةُ، فَشَمَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ—— وَقَالَ وَيْحٌ وَكَرْبٌ وَّبَلَاءٌ——

اے ام سلمہ! یہ مٹی تیرے پاس امانت ہے—— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مٹی کو سونگھا—— اور فرمایا—— افسوس (اے زمین) کرب و بلا——

ام المومنین فرماتی ہیں کہ مخاطب کر کے فرمایا—— اے امّ سلمہ (سلام اللہ علیہا)

اِذَا تَحَوَّلَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَاعْلَمِيْ اَنَّ ابْنِيْ قَدْ قُتِلَ —— قَالَ: فَجَعَلْتِهَا اُمَّ سَلْمَةَ فِيْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَعَلْتِ تَنْظُرُ اِلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ وَتَقُوْلُ اِنَّ يَوْمًا تَحَوَّلِيْنَ دَمًا لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ.

جب تو اس مٹی کو خون میں بدلتے دیکھے تو جان لینا بے شک میرے بیٹے (حسین) کو قتل کر دیا گیا ہے—— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اس مٹی کو قارورہ (کسی برتن وغیرہ) میں رکھ لے۔ اے امّ سلمہ تو اس مٹی کو روزانہ دیکھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے، بے شک وہ دن بہت عظیم ہو گا جس

Marfat.com

دن یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے گی ---

○ ''خیال رہے کہ --- تاریخ دمشق الکبیر میں --- امام ابن عساکر نے یہی روایت بیان کی ہے --- اس میں --- ویح (ترحم وافسوس وغیرہ کے معنوں میں) کی جگہ --- ریح --- (ہوا قوت وغلبہ وغیرہ کے معنوں میں) کا لفظ ہے جو معنوی اعتبار سے الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۲ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۴ ص ۱۹۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

○ مندرجہ بالا حدیث مقدسہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ غم حسین میں رونا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے --- اور کچھ احادیث آگے بھی آ رہی ہیں جن میں غم حسین میں رونے کا تذکرہ ہے --- انسانی جبلتوں میں یہ امر عیاں ہے کہ جب کوئی قریبی خونی رشتہ دار فوت ہو جائے تو رونا آ جاتا ہے رونا انسانی فطرت کا تقاضا ہے --- غم حسین میں ایک آنسو بہانے کی قیمت کیا ہے آگے بیان ہوگا۔

○ رونے سے منع کرنا ناصبیوں --- خارجیوں --- اور راسبیوں کی پرانی عادت اور تبلیغ کا نقطہ آغاز ہے --- ان کی تحریریں بغض وعناد کا مجموعہ --- ان کی تقریریں بے ربط وضبط --- اور اپنے منہ سے آگ اگلنے کے لئے حسین کریم کے نانا جان کا منبر استعمال کرتے ہیں --- چونکہ خارجی لوگ بنیادی طور پر ظالم --- اور جور وستم، سفید خون کی صورت میں ان کی رگ رگ میں دوڑ رہا ہے --- یہاں تک کہ بزرگانِ دین وملت --- اولیائے کرام کی قبریں اور مزارات بھی ان کے ہاتھوں محفوظ نہیں --- یہ وہ ظالم ہیں جنہوں نے ساری کائنات کی عورتوں سے افضل ترین خاتونِ جنت رسولِ خدا کی بیٹی کے مزارِ اقدس کو منہدم کر کے نشان تک مٹا دیا ---

Marfat.com

کتاب سانحۂ کربلا ——— اور ——— اس کا مصنف

○ قارئین کرام! ——— کتاب سانحۂ کربلا ——— کوئی بہت بڑی کتاب نہیں، ایک چھوٹا سا پمفلٹ ہے جو سولہ صفحات پر مشتمل ہے ——— اس کے فاضل مصنف نے لوگوں کے طعن سے تنگ آکر فضائل حسین اور واقعہ کربلا لکھنا شروع فرمایا ——— اور سولہویں صفحہ پر پہنچ کر تحریر کی تان ٹوٹ گئی ——— اور باغیچۂ علم کے پھول مرجھا گئے ——— ایسے معلوم ہوتا ہے، جیسے تنگ آکر قلم نے اپنا سر قلم کر دیا ——— اہل بیت رسول پر لکھنا بازیچۂ اطفال نہیں ——— یہ بہت بڑے دل گردے کا کام ہے ——— یہ کام ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام نہیں۔

○ مصنف نے اس کتاب میں ایسی ایسی گل کاریاں فرمائی ہیں کہ رہے نام سائیں کا فرماتے ہیں کہ ——— تین دن تک پانی بند کر دیا گیا ——— (ص نمبر ۸) ——— اسی صفحہ پر چند سطور چھوڑ کر آگے ——— البدایۃ والنہایۃ ——— کے حوالے سے لکھتے ہیں ——— کہ

''دسویں محرم کو سید امام حسین رضی اللہ عنہ نے غسل فرمایا اور زبردست خوشبو لگائی اور بعض دوسرے ساتھیوں نے بھی غسل فرمایا'' ——— (ص نمبر ۸) ——— واقعات کربلا لکھنے کے لئے، اس موضوع کے بے پناہ مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے ——— اور وہ صرف محبت و عقیدت کی دنیا میں رہنے والوں کا ہی حصہ ہے ———

دھندہ

جناب مصنف رقم طراز ہیں کہ ——— کسی پیارے کی وفات پر وقتی طور پر رونا آجاتا ہے جس کی احادیث میں صاف اجازت موجود ہے خواہ فوت ہونے والا کوئی بھی ہو ——— لیکن ہر سال کے بعد رونے رلانے بیٹھ جانا ایک عجیب حرکت ہے ——— یہ کام نہ اپنوں

Marfat.com

کے حق میں جائز ہے اور نہ دوسروں کے حق میں —— اس دنیا میں ہر کسی کے بہن بھائی، ماں، باپ، اولاد اور رشتہ دار فوت ہوتے رہتے ہیں، مرشد اور استاد فوت ہوتے ہیں —— ان سب کے لئے ایصالِ ثواب کا سلسلہ زندگی بھر جاری رہتا ہے —— مگر سال کے سال رونے کا دھندا نہیں کیا جاتا ——

(سانحہ کربلا ص نمبر ۱۱۔۱۲۔ مطبوعہ رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز سرگودھا)

پھر دھندا

فرماتے ہیں —— ہمارے (اہل سنت) بعض خطیب حضرات نے بھی رونے رلانے کا دھندا شروع کر رکھا ہے۔ (ص ۱۴)

لفظ دھندا تیسری بار

آخر حضور ﷺ کے وصال کے موقع پر اہل سنت کیوں نہیں روتے؟ —— یہاں سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر سال رونے لگ جانا واقعی ایک نامعقول اور غیر شرعی حرکت ہے —— جو لوگ سنی کہلانے کے باوجود ہر سال یہ دھندا کرتے ہیں انہیں روافض کا ٹیکہ لگ چکا ہے۔

(سانحہ کربلا ص نمبر ۱۲ مطبوعہ رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا پاکستان)

اے کاش کہ مصنف کو دھندا کی جگہ کوئی اور لفظ تحریر کرنے کے لئے مل جاتا دھندا کا لفظ تو صرف دھندا باز لوگ ہی استعمال کرتے ہیں، حضرت مصنف کو یہ تک علم نہیں کہ دھندا بازاری لفظ ہے بلکہ کوٹھوں پر زیادہ استعمال ہوتا ہے —— آپ اس لفظ کو عظیم المرتبت ہستیوں اور علمائے ذیشان کے حق میں استعمال فرما رہے ہیں —— کہیں ایسا تو نہیں کہ اس لفظ نے آپ کے کاروبار حیات کو اجیرن کر دیا ہے؟ —— غم حسین میں رونے کو دھندا کہتے ہو۔ مصنف سے متعلق کوئی سخت لفظ حیطۂ تحریر میں لانا نہیں چاہتا۔ فقط یہ کہتا ہوں۔

Marfat.com

''میں فقط یہ'' بات کہتا ہوں اسے بھی مان لے
عصر حاضر کے یزیدوں کی طرف داری نہ کر
تیرے سینے میں اگر عباسؑ کا جذبہ نہیں
ملت بیضا کے لشکر کی علمداری نہ کر
لٹ رہے ہیں آج بھی شامِ وفا میں اہل بیت
بے ادب! لخت دل زہراؑ سے غداری نہ کر

(آغا شورش کاشمیری)

فرماتے ہیں:
عصر حاضر کے بعض اہل سنت مصنفین نے بھی اپنی کتابوں میں ہر کچی پکی روایت کو لکھ ڈالا ہے۔ (ص ۱۵)

○ یہ صرف آپ ہی نہیں کہتے بلکہ تمام خوارج ونواصب کی زبانیں اسی قسم کا شور مچاتی رہتی ہیں ـــــ شان اہل بیت میں وارد احادیث وروایات کو من گھڑت، کچی پکی کہنا ناصبیوں کا پرانا طریقہ کار ہے ـــــ میرے خیال کے مطابق کچی پکی روایات ابھی تک مصنف کی نظر سے نہیں گزریں ـــــ سینے سے بغض علی کے اٹھنے والے دھوئیں کی آوارگی میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا ہو ـــــ تو ایک کچی پکی روایت ملاحظہ فرمالیں ـــــ تاکہ شوقِ تحریر کا بھوت بوتل میں بند ہو سکے ـــــ

کون بچے قتل کر دیئے جاتے تھے؟ ـــــ

حضرت امام ذہبی (حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) رقم طراز ہیں۔

Marfat.com

كَانَتْ بَنُوْ اُمَيَّةَ اِذَا سَمِعُوْا بِمَوْلُوْدٍ اسْمُهٗ عَلِیٌّ، قَتَلُوْهُ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَبَاحًا، فَغَيَّرَ اسْمَ اِبْنِهٖ ——

بنوامیہ کے ''حکمران'' جب کسی بچے کا نام علی سنتے تو اسے قتل کر دیتے، جب یہ بات جنابِ رباح (بن قصیر بن قشیب) تک پہنچی تو اس نے اپنے بیٹے کا نام تبدیل کر دیا ——

(سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۶۱ (امام ذہبی) مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان سن طباعت ۲۰۰۰ھ)

نام علی پر غضب ناک ہوتے تھے:

امام ابن حجر عسقلانی (حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب —— تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث میں یہی واقعہ ان الفاظ کے ساتھ ارقام فرمایا ہے۔

كَانَ بَنُوْ اُمَيَّةَ اِذَا سَمِعُوْا بِمَوْلُوْدٍ اِسْمُهٗ عَلِیٌّ ، قَتَلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَبَاحًا —— فَقَالَ: هُوَ عَلِیٌّ وَّكَانَ يَغْضِبُ مِنْ عَلِيٍّ وَ يَحْرُجَ عَلٰى مَنْ سَمَّاهُ بِهٖ ——

جب بنواُمیہ کے لوگوں کو معلوم ہوتا کہ کسی بچے کا نام علی رکھا گیا ہے تو وہ اس بچے کو قتل کر دیتے۔ جب یہ خبر جنابِ رباح تک پہنچی تو انہوں نے (اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا وہ علی ہے —— اور بنواُمیہ والے علی (کے نام) پر غضب ناک ہوتے —— اور اس پر (غصہ کے عالم میں) دانت پیستے کہ جو علی نام رکھتا۔

(تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث ج ۴ ص ۵۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان سن طاعت ۲۰۰۴ء)

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بنوامیہ کے لوگ علی کریم کے ساتھ اس قدر بغض رکھتے تھے —— کہ بچے کا نام علی رکھا جاتا اس بچے کو قتل کر دیتے —— اور مولا

Marfat.com

علی کا نام سن کر غصے میں آجاتے تھے اور اسی حالت میں دانت پیسنے لگتے —— دانت پیسنے کو پنجابی میں کچیاں کہتے ہیں —— یقین جانئے بندہ نے مصنف سانحۂ کربلا کی تحریر میں بھی کچیوں کا مشاہدہ کیا ہے —— فرماتے ہیں ''سنی کہلانے کے باوجود ہر سال یہ دھندا کرتے ہیں'' —— انہیں روافض کا ٹیکہ لگ چکا ہے۔

خیال رہے کہ حضرت مصنف کو سنی کہلانے والے خوارج نے اتنے زہریلے انجکشن لگادیئے ہیں جو آپ کی نس نس میں نہایت سرعت کے ساتھ سرایت کر چکے ہیں —— جس کے تدارک کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی —— اس پر کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں —— فقط اتنا ہی کافی ہے۔

اک آفتابِ عرش ہے، غبار میں اٹا ہوا
حسین ہے یزیدیوں کے سامنے ڈٹا ہوا
سیہ ضمیر ناقدوں کو خیرہ چشم دیکھ کر
پڑی ہے چوٹ پر دماغ ہے پھٹا ہوا
قلم فروش حملہ زن ہیں سیّدہ کے لال پر
زباں دراز مفتیوں میں دین ہے بٹا ہوا

(شورش)

○ مصنف نے شانِ حسین میں لکھی گئی دو کتابوں کے قریب جانے سے منع فرمایا ہے —— سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے رقم طراز ہیں —— کہ ——

اس موضوع پر نہایت معتبر اور مستند اقوال پر اعتماد فرمایئے اور ماتمی انداز سے گریز کیجئے۔ خصوصاً خاکِ کربلا —— اور —— اوراقِ غم جیسی کتابوں سے

Marfat.com

محققین کو دور رہنا چاہئے ـــــ (سانحہ کربلا ص ۱۵)

کیوں دور رہنا چاہئے؟ ـــــ یہ تو حضرتِ مصنف ہی بتا سکتے ہیں لیکن مجھے اس بات پر یقین ہے کہ حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ صاحب اوراق غم ـــــ مصنف سانحہ سے علمی، فکری اور نسبی طور پر بے شمار درجے بہتر ہیں ـــــ تحقیق کی دنیا میں وہ اس مصنف سے بہر طور آگے ہیں ـــــ باقی رہے مصنف خاک کربلا ـــــ صاحبزادہ افتخار الحسن رحمتہ اللہ علیہ، میں نے ان کی لائبریری کی وسعت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے وہ بہت بڑے خطیب اور خوبصورت ادیب تھے ـــــ انہوں نے جو کچھ اس میں لکھا ہے، اس کو طبع زاد یا فسانہ کہنا زیادتی ہوگی ـــــ میرے خیال کے مطابق ان کی کتاب وتحریر کو حاصل مطالعہ ہی تصور کیا جائے گا ـــــ اور اس میں کوئی ایسی چیز میری نظر سے نہیں گزری جو سنیت سے ٹکراتی ہو۔

صاحب اوراقِ غم ـــــ مفسر قرآن علامہ سید ابوالحسنات (صاحب تفسیر حسنات) رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے ماخذ بیان کرتے ہوئے ـــــ ۶۴ ـــــ کتابوں کے نام لکھے ہیں ـــــ ان کتب میں کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں جو مصنف سانحہ نے دیکھی تک نہیں بلکہ ان کا نام تک نہ سنا ہوگا ـــــ اپنی آٹھ ورقی کتاب میں زورِ قلم دکھاتے ہوئے ـــــ غم حسین میں رونے کو دھندہ قرار دیا اور وہ بھی بار بار ـــــ دعا ہے کہ مصنف سانحہ کو بھی ذکر حسین پر رونا آجائے تاکہ مزاجِ گرامی میں ٹھہراؤ پیدا ہو اور طریقت کا نور، دل مضطرب کو قرار سے ہمکنار کرے، یہ بھی یاد رہے کہ ـــــ علی کریم سے بے نیاز ہوکر ـــــ پیری کرنا ایسے ہی ہے جیسے بغیر وضو کے نماز پڑھنا ـــــ مصنف خیر سے پیر بھی کہلواتے ہیں ـــــ اور بقولِ قاضی پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ ـــــ تمام سلاسل طریقت کا منبع مولا علی کریم اللہ وجہہ کی

Marfat.com

ذاتِ گرامی ہے—— جوان کا دامن تھام لیتا ہے—— وہ زمانے کی ٹھوکروں سے محفوظ رہتا ہے——

○

——کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے——

علمائے دیوبند کے بہت بڑے شیخ واستاد—— جن کو دیوبندی علماء زبدۃ المفسرین، عمدۃ المحدثین اور رئیس الفقہاء جیسے القاب سے پکارتے ہیں—— ان کا نام ہے—— حسین علی—— بمقام واں بچھراں ضلع میانوالی—— اپنی تفسیری کتاب—— بلغۃ الحیران—— میں سورۂ ملک کی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں——

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ○ (پ۲۹ س ملک، آیت ۲۲)

کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتا پڑتا چلا جا رہا ہے، وہ راہِ راست پر ہے، یا جو سیدھا ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہے؟—— (ترجمہ جمال القرآن)

بلغۃ الحیران میں یوں ہے—— پھر جس نے اس حکم کا خلاف کیا مثال اس کی اس شخص کی ہے جو فکر کر کے نہ چلے بلکہ اپنے آباء واجداد کے طریقے پر خلاف راہِ ہدایت سوا سوچ کے چلے جدھر اس کا منہ آجائے ادھر ہی چلا جائے اور جو دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں یمشی مکبا ہو کر نہیں چلتا بلکہ سَوِیًّا ہو کر چلتا ہے اور علی وجہہ ہو کر یعنی جدھر منہ آجائے ادھر نہیں چلتا بلکہ صراط مستقیم دیکھ کر چلتا ہے ان دونوں شخصوں میں کون اھدیٰ ہو گا۔

Marfat.com

کورِ کورانہ مرو در کربلا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا

(بلغۃ الحیران ص ۳۹۹ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور پاکستان)

قارئین کرام! یہ ہے علمائے دیوبند کے زبدۃ المفسرین کی اردوئے معلیٰ، راقم نے اس عبارت سے جو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ —— امام حسین علیہ السلام وہ شخصیت ہیں کہ آپ بغیر سوچے سمجھے جس سمت منہ ہوا ادھر چل پڑے۔ مطلب یہ کہ کربلا کی طرف جانا صراطِ مستقیم نہیں ہے —— اور اس عبارت سے در پردہ یزید کی حمایت اور حسین کی مخالفت کی گئی ہے —— اور اس عبارت سے بغض حسین کی بو آرہی ہے —— انہوں نے جو عبارت کے آخر میں شعر لکھا ہے وہ اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہے ——

اس شعر پر تبصرہ اور اس کا رد

جناب سید نصیر الدین نصیر گولڑوی مرحوم —— مولوی حسین علی کی نگاہ میں مقامِ حسین —— کے عنوان کے تحت رقم طراز ہیں کہ —— مولوی حسین علی صاحب نے اپنے نام تک کا پاس بھی نہیں کیا —— ایک تبصرہ میں کسی خارجی کا یہ شعر اپنے موقف کی تائید میں لکھ دیا ؎

کورِ کورا نہ مرو دَر کربلا ، لا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا

”اس شعر کے معنی یہ ہیں“ —— اے مخاطب! تو اندھوں کی طرح کربلا میں نہ جا، تا کہ حسین رضی اللہ عنہ کی طرح کہیں مصیبت میں نہ پڑ جائے ——

یہ شعر لکھ کر مولوی صاحب نے ثابت کر دیا کہ ان کے دل میں نواسۂ رسول، جگر گوشہ علی رضی اللہ عنہ و بتول رضی اللہ عنہا سیدنا امام حسین کی کتنی عزت منزلت ہے۔ مولوی صاحب بے

Marfat.com

چارے کیا کرتے، اگر ان جیسے سطحی علم رکھنے والوں پر دروازۂ عرفانِ حسین وا، ہو جاتا تو آج ساری دنیا حسین کی پرستار اور غلام ہوتی —— مقامِ حسین تو خواصِ امت پر الم نشرح کیا جاتا ہے —— ان بے چاروں کو تو صرف اتنا معلوم ہے کہ حسین کون تھے —— مگر بخدا یہ ہرگز نہیں جانتے کہ حسین کیا تھے۔

(راہ و رسم منزل ہا ص ۲۰۰ مطبوعہ گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف)

راقم (خضر) کا تبصرہ

مندرجہ بالا شعر سے متعلق مولوی حسین علی صاحب شدید مغالطے کا شکار ہوئے —— اپنی ذہنی اور قلبی تشکیک کی تسکین کے لئے یہ شعر لکھ مارا —— اس لئے کہ وہ اس شعر کو سمجھے ہی نہیں —— اور حضرت نصیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف قلبی توجہ نہیں فرمائی۔ یہ شعر کسی خارجی کا نہیں بلکہ کسی صوفی کا شعر ہے —— علم عروض کے قوائد کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو شعر کا بحر و وزن، حضرتِ مولانا روم کی مثنوی شریف کا بنتا ہے —— اور مثنوی اس بحر پر ہے۔

—— فَاعِلاتُن، فاعلاتن، فَاعِلا ——

میرا غالب خیال یہ ہے کہ یہ شعر حضرتِ رومی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے —— کاتب اس شعر کی املا میں مولوی صاحب کی طرح مغالطے کا شکار ہو گیا ہے۔ اب اس شعر کی املا —— اور ترجمہ دیکھیں تو بات بالکل واضح ہو جائے گی —— اور شعر کا مطلب نکھر کر سامنے آ جائے گا۔

کورِ کور انہ مرو در کرب لا
تا نیفتی چوں، حسین اندر بلا

''اے مخاطب!'' تو اندھوں کی طرح —— لا —— کے کرب کے جہان میں داخل

Marfat.com

نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو حسین ''بن منصور حلاج'' کی طرح مصیبت میں نہ پڑ جائے ـــــ لا ـــــ وحدۃ الوجود ـــــ کی طرف اشارہ ہے ـــــ یہ ان صوفیوں کی اصطلاح ہے جو وحدۃ الوجود پر یقین رکھتے ہیں ـــــ چونکہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی صوفیوں کی اسی جماعت سے ہے ـــــ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعر مولانا کا ہی ہوگا ـــــ میرے مرشد کریم شیخ الاسلام والمسلمین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ ـــــ وحدۃ الوجود کے مسئلہ کا تعلق ـــــ قال ـــــ سے نہیں بلکہ ـــــ حال ـــــ سے ہے۔

قارئین عظام! ـــــ کورِ مادرزاد کیا جانے کہ ـــــ حسن حسین علیہ السلام کیسا ہے ـــــ یہ بھی یاد رہے کہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو لوگ ـــــ شاہ منصور کے نام سے یاد کرتے ہیں ـــــ ادب واحترام کے باعث نام حسین استعمال نہیں کرتے ـــــ شورش کاشمیری اہل سنت کے مکمل ہم خیال نہ ہونے کے باوجود خوارج ونواصب کے خلاف شعر کہہ گئے ہیں۔

عشرۂ ماہِ محرم، ذکر و اذکارِ حسینؑ
دیدہ و دل میں اتر آئے ہیں انوارِ حسین
سعد کی اولاد آ پہنچی ہے نیزے تان کر
آیئے ہم بھی لگائیں آج دربارِ حسین
کوفہ والو! اپنی تیغوں کو لہو کی آب دو
میں بھی اس کرب و بلا میں ہوں علمدارِ حسین
عصر حاضر کے یزیدوں کو سناتے جایئے
ڈھال کر اشعار کے سانچہ میں اذکارِ حسین

Marfat.com

عام مل جاتی ہے ہر نگری میں اولادِ یزید
شاذ و نادر لوگ ہوتے ہیں طرف دارِ حسین

حدیث نمبر۴۰

مولا علی نے فرمایا

حضرت ابوصادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے —— جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابِ صفہ میں سے تھے —— اور آقا علیہ السلام نے ان کے لئے خصوصی طور پر برکت کی دعا فرمائی تھی۔

فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی کی شان وعظمت کے بارے میں شک تھا —— فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ فرات کے کنارے پر پہنچ گئے —— آپ راستے سے ہٹ کر ایک مقام پر ٹھہر گئے —— اور ہم بھی ان کے ساتھ ٹھہرے —— آپ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

هٰذَا مَوْضِعُ رَوَاحِلِهِمْ وَ مَنَاخُ رِقَابِهِمْ وَ مُهْرَاقُ دِمَاءِ هِمْ —— بِاَبِیْ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اِلَّا اللّٰه ——

یہ (شہداء کربلا) کے کجاووں اور ان کی سواریاں بٹھانے کی جگہ ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ان کا خون بہایا جائے گا —— میرے باپ کی قسم یہ وہ ہیں جن کا سوائے اللہ تعالیٰ کے زمین آسمان میں کوئی مددگار نہ ہوگا ——

جنابِ ابوصادق فرماتے ہیں —— کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو میں اس

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چشم رسول سے آنسو جاری

حضرت عبد اللہ بن نجی الحضرمی اپنے والد سے روایت یوں فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی [illegible] کے ساتھ [illegible]

وكان صاحب مطهرته

اور وہ آپ کے لوٹا بردار تھے (طہارت کے لئے پانی لے کر ساتھ ساتھ چلتے تھے) —— فرماتے ہیں کہ ہم صفین کی طرف جاتے ہوئے —— جب مقام نینوا کے بالمقابل پہنچے ——

فَنَادٰی عَلِیٌّ: اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ —— قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ عَیْنَاہُ تَفِیْضَانِ —— قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغْضَبَکَ اَحَدٌ، مَاشَاْنُ عَیْنَیْکَ تَفِیْضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِی

Marfat.com

جِبْـرِیْـلَ قَبْلَ، فَـحَـدَّثَنِـیْ ـــــ اِنَّ الْـحُسَیْـنَ یُـقْتَـلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ـــــ

تو جناب علی نے فرمایا۔ اے ابوعبداللہ صبر کر۔ اے ابوعبداللہ صبر کر فرات کے کنارے ''یعنی ٹھہر جاؤ'' اور ابن نجی فرماتے ہیں کہ اس مقام پر حضرت علی المرتضیٰ نے جو کچھ فرمایا وہ یہ ہے ـــــ جناب علی نے فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا ـــــ تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم مازاغ سے آنسو جاری ہیں ـــــ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کیا ہوا ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ کو کس نے غضبناک کیا ہے؟ ـــــ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ابھی ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام کھڑے تھے اور انہوں نے بیان کیا ہے ـــــ کہ بے شک حسین علیہ السلام کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا ـــــ

(مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۸۵ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان۔

مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۲۶۴ ۔تا۔ ۲۶۵ حدیث نمبر ۶۴۸ مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء۔

مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۰ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان سن طاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر ۴۲

زمین آسمان روئیں گے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم امام حسین علیہ السلام کی قبر کے اس مقام سے گزرے، جہاں آپ نے دفن ہونا تھا ـــــ مولا علی نے فرمایا ـــــ

Marfat.com

هَاهُنَا مَنَاخُ رِقَابِهِمْ —— وَهَاهُنَا مَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَهَاهُنَا مُهْرَاقُ دِمَاءِ هِمْ فِتْيَةٌ مِّنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِیْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ ——

کہ یہ وہ مقام ہے جہاں ان (شہداء کربلا) کے اونٹ بٹھائے جائیں گے۔ اور یہ وہ جگہ ہے، جس پر اونٹوں کے کجاوے اتار کر رکھے جائیں گے —— اور یہ وہ مقام ہے جہاں خون بہایا جائے گا —— آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوجوان اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے —— اور (ان کے قتل پر) زمین وآسمان روئیں گے ——

(الصواعق المحرقہ باب نمبر ۱۱۔ فصل نمبر ۳ ص ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ء
ایضاً ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

○ ’’زمین وآسمان روئیں گے‘‘ —— یہ فرمان سید الاولیاء کا ہے —— جب آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوجوانوں کو بے دردی سے شہید کیا جائے گا —— تو ان کی مظلومیت پر ارضین وسماوات روئیں گے —— رونا —— ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کا تعلق، درد و سوز، محبت وعقیدت اور ایک قسم کے قلبی لگاؤ سے ہے —— انسانی جسم کی اقلیم کا سردار دل ہے —— اور دل میں رقت پیدا ہو تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں —— اور دل میں رقت پیدا ہونا کسی صدمے کی وجہ سے ہوتا ہے —— ذرا اندازہ لگائیں کہ حسین کے کنبے کی شہادت پر زمین اور آسمان کو کس قدر صدمہ پہنچا ہوگا۔

○ خیال رہے کہ علمائے اسلام نے زمین وآسمان کا رونا ان معنوں میں لیا ہے —— کہ آسمان کے کناروں پر سرخ رنگ کا نمودار ہونا آسمان کا رونا ہے —— اور یہ چیز روایات میں موجود ہے کہ حسین علیہ السلام کی شہادت کے روز عجیب نشانات ظاہر ہوئے۔

Marfat.com

○ علامہ ابن حجر مکی نے —— امام ابونعیم کے حوالے سے لکھا ہے۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا وَحَبَابُنَا وَ جِرَارُنَا مَمْلُوْءَ ةٌ دَمًا ——

کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی تو ہمارے کنویں —— اور ہمارے مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

○ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں —— کہ

اِنَّ السَّمَآءَ اَسْوَدَّتْ اِسْوِدَادًا عَظِیْمًا حَتّٰی رُؤْیَتِ النُّجُوْمُ نَهَارًا وَلَمْ یُرْفَعْ حَجَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِیْطٌ ——

آسمان ''قتل حسین کے دن'' اس قدر سیاہ بھجنگ ہو گیا کہ دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے۔ جو پتھر بھی اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا ——

(الصواعق المحرقہ ص ۲۹۴ مطبوعہ دار الکتب علمیۃ بیروت لبنان)

○ ہم پوچھتے ہیں موجودہ دور کے ان نام نہاد علماء سے جو انصاف کے بے رحم قاتل ہی نہیں قدیم دور کے خوارج کے پیروکار بھی ہیں —— کیا تمہارے دل اُن سے بھی زیادہ سخت ہیں؟ —— کیا تمہارے تصورات آسمان جیسی وسعتیں رکھتے ہیں؟ —— کیا تمہارا رشتہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکمل طور پر منقطع ہو چکا ہے؟ ——

○ اگر یہ تمام باتیں تو پھر یہ کیا ہے جو تمہارے ہاں ملتا ہے —— یزید لعین کی حمایت میں کیوں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہو؟ —— کیوں ذکر حسین تمہیں اچھا نہیں لگتا —— کیا وجہ ہے کہ تم حسین کی مظلومیت پر رونے والوں پر کفر و شرک اور بدعت کے

Marfat.com

فتوے صادر فرما رہے ہو ۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہارے ایمانوں کی کھیتیاں مکمل طور پر ویران و برباد ہو چکی ہیں ۔۔۔

○ ۔۔۔ اگر تم نبوت کی خوشنودی چاہتے ہو تو اپنے دلوں کو محبت حسین علیہ السلام کی طرف مائل کرو ۔۔۔ اگر حسین علیہ السلام پر مصائب و آلام کے ٹوٹنے والے پہاڑوں کا تمہارے تصورات کی دنیا میں آنا ممکن ہو تو پھر جی بھر کے آنسو بہاؤ تا کہ ان اشکوں کے پانی سے گناہوں کے سیاہ دفتر دُھل سکیں۔

○ ۔۔۔ ''رونا'' ۔۔۔ اس وقت عبادت کا درجہ رکھتا ہے ۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی یاد میں رویا جائے ۔۔۔ اور راہِ حق میں مصیبتوں کو گلے لگانے والوں کے پرالم حالات جب تصور کی نظروں کے سامنے آ جائیں تو پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسوؤں کا جاری ہو جانا انسانی فطرتوں کے عمل کا ایک حصہ ہے جو انسانیت کی ایک دلیل بھی ہے۔

سینۂ مسلم میں دل پر درد ہونا چاہئے
آنسوؤں سے دامن مژگاں کو دھونا چاہئے
یاد آ جائے مصیبت جب خضر، شبیرؓ ۔۔۔ کی
اس وقت سنت محمد ﷺ کی ہے رونا چاہئے

شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے بعد والے اس المناک منظر کو تصور کی نگاہوں سے دیکھیں کہ ایک معصوم سی بچی اپنے باپ کی جدائی میں کن الفاظ کے ساتھ آہ و زاری کر رہی ہے۔

دھرتی لرزی، تارے روپے عرش دا پھٹ گیا سینہ
بابا، بابا کہندی کہندی جد روئی پاک سکینہؑ

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۳

کربلا سے گزرتے ہوئے

علامہ امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ، نے اسی قسم کی ایک اور حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے—لکھتے ہیں—کہ ابن سعد نے شعبی رحمۃ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ—صفین—کی طرف جاتے ہوئے—حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کربلا سے گزرے جو فرات کے کنارے نینویٰ بستی کے بالمقابل ہے—آپ نے—وہاں کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا—آپ کو بتایا گیا کہ اسے کربلا کہتے ہیں—یہ سن کر—

فَبَکٰی حَتّٰی بَلَّ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِہٖ

تو آپ (علی کریم) رو پڑے یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین (جس جگہ آپ تشریف فرما تھے) تر ہو گئی۔

پھر آپ (مولا علی) نے فرمایا—میں رسول کریم کی بارگاہِ عالی وقار میں حاضر ہوا—آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا—ابھی ابھی مجھے جبریل علیہ السلام نے آ کر خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہو گا، جسے کربلا کہا جاتا ہے—پھر جبریل علیہ السلام نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑی اور مجھے سنگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مکتبہ مجیدہ سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

Marfat.com

حدیث نمبر۴۴

کعب احبار کا بیان

جناب عمار دہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا ہوا —— جناب کعب رضی اللہ عنہ نے —— جناب علی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ——

یُقْتَلُ مِنْ وُّلْدِ هٰذَا الرَّجُلِ، رَجُلٌ فِیْ عَصَابَةٍ لَّا یَجُفُّ عَرَقُ خُیُوْلِهِمْ حَتّٰی یَرِدُوْا عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ

کہ اس گزرنے والے کی اولاد میں سے ایک مرد کو قتل کیا جائے گا، ایک ایسی جماعت کہ جن کے گھوڑوں کا پسینہ خشک نہیں ہوگا، یہاں تک کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوں گے ——

تھوڑی دیر کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام وہاں سے گزرے، لوگوں نے پوچھا —— اے ابو اسحاق رضی اللہ عنہ! جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے یہ ہے، آپ نے فرمایا نہیں —— اور پھر حضرت امام حسین علیہ السلام گزرے، لوگوں نے پوچھا یہ ہے —— آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— ہاں یہی ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۶ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت۔ لبنان سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر۴۵

حسین کی مدد کرنے کا حکم

حضرت اشعب بن سخیم اپنے والد حضرت انس بن حارث سے روایت بیان کرتے

Marfat.com

ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا۔

اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضٍ مِّنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ فَمَنْ اَدْرَکَهٗ فَلْیَنْصُرْهُ —— فَقُتِلَ مَعَ الْحُسَیْنِ ——

بے شک میرا بیٹا ''حسین'' سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا، اور جو اس کو پائے وہ اس کی مدد کرے، اور انس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— امام حسین کے ساتھ کربلا میں شہید کر دیئے گئے ——

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج اول ص ۱۲۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان)

○ امام ابن حجر عسقلانی۔ ''الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ'' —— میں رقم طراز ہیں ——

فَخَرَجَ اَنَسُ بْنُ حَارِثٍ اِلٰی کَرْبَلَاءَ فَقُتِلَ بِھَا مَعَ الْحُسَیْنِ ۔

کہ انس بن مالک کربلا کی طرف نکلے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہو گئے ——

حدیث نمبر ۴۶

مٹی کو سونگھنا

یہ بات پہلے حدیثوں میں بیان ہو چکی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کربلا کی وہ مٹی جو جناب جبریل علیہ السلام نے لا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی تھی —— ان احادیث کو بیان کرنے کے بعد —— علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں —— کہ امام ابو حاتم —— امام احمد بن حنبل —— عبد اللہ بن حمید —— اور ابن احمد نے بھی ایسی ہی ایک حدیث بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ دوسری حدیث میں یہ اضافہ ہے۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَمَّھَا —— وَقَالَ رِیْحُ کَرْبٍ

Marfat.com

وَبَلاءِ ـــــ

یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مٹی کو سونگھا ـــــ اور فرمایا (اس میں سے) کرب وبلا کی خوشبو آتی ہے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان پاکستان)

حدیث نمبر ۴۷

اور وہ مٹی خون میں تبدیل ہو گئی

علامہ ابن حجر مکی ـــــ الملا ـــــ اور ابن احمد (عبداللہ احمد بن حنبل) رحمتہ اللہ علیہم کی ''زیادۃ المسند'' کے حوالے سے روایت بیان کی ہے ـــــ کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دے دی اور فرمایا ـــــ

اِنَّ ھٰذَا تُرْبَۃِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِھَا فَمَتٰی صَارَ دَمًا فَاعْلِمِیْ اَنَّہٗ قَدْ قُتِلَ ـــــ

کہ یہ اس زمین کی مٹی ہے جہاں اسے (یعنی حسین کو) قتل کیا جائے گا۔ جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ اسے (یعنی حسین کو) قتل کر دیا گیا ہے ـــــ

امّ المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے اس مٹی کو ایک بوتل میں رکھ دیا ـــــ اور میں کہا کرتی تھی کہ یہ مٹی ایک دن خون میں تبدیل ہو جائے گی ـــــ اور وہ بہت بڑا (المناک) دن ہو گا ـــــ فرماتی ہیں ـــــ

فَاَصْبَتُہٗ یَوْمَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ وَقَدْ صَارَ دَمًا ـــــ

Marfat.com

کہ قتل حسین کے دن میں نے اس مٹی کو پکڑا تو وہ خون ہوگئی۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان اشاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر ۴۸

جب قتل حسین کی رات آئی

دوسری ایک روایت میں اس طرح ہے کہ پھر جب جبریل علیہ السلام نے کہا کیا؟ —— میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے قتل کی جگہ کی مٹی دکھاؤں —— تو وہ چند مٹھیاں مٹی لے کر آئے —— جنہیں میں نے ایک بوتل میں رکھ لیا —— امّ المومنین فرماتی ہیں ——

فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَۃُ قُتِلَ الْحُسَیْنِ سَمِعْتُ قَائِلًا یَّقُوْلُ ——

جب قتل حسین کی رات آئی تو میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا۔

(۱) اَیُّھَا الْقَاتِلُوْنَ جَھْلًا حُسَیْنًا
اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّذْلِیْلِ

(۲) قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ بْنِ دَاوٗدَ
وَ مُوْسٰی وَ حَامِلِ الْاِنْجِیْلِ

(۱) اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو! تمہیں عذاب اور ذلت اور خواری کی خوشخبری ہو۔

(۲) تم پر ابن داؤد علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور صاحب انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لعنت پڑ چکی ہے۔

حضرت ام المومنین سیدہ ام سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں —— جب میں نے یہ آواز سنی۔

Marfat.com

فَبَكَيْتُ وَ فَتَحْتُ الْقَارُوْرَةَ فَإِذَا الْحَصَيَاتُ قَدْ جَرَتْ وَمَا

(فرماتی ہیں) تو میں رو پڑی اور پھر میں نے بوتل کو کھولا تو وہ مٹی خون ہو کر بہنے لگی —— (الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ ایضاً)

○ —— قارئین ذی احتشام! —— اس امر کو کیا نام دیا جائے؟ —— کہ مٹی خون کی طرح بہہ نکلی —— کیا؟ کبھی آپ کے تجربہ میں یہ بات آئی کہ آپ نے مٹی کو پکڑا ہو تو وہ خون میں تبدیل ہو گئی ہو —— کیا سائنس کی رُو سے ایسا ہو سکتا ہے؟ کیا مٹی جن مرکبات کا مجموعہ ہے۔ ان میں خون بننے کی صلاحیت و اہلیت موجود ہے؟ —— اگر جواب نفی میں ہے تو پھر کہنا پڑے گا کہ اس امر پر اسرار کو فقط نظر نبوت ہی جانتی ہے کہ اس کا کیا بننے والا ہے اور ایسا ہونے والا ہے۔

راقم تو صرف اتنا کہہ سکتا ہے کہ یہ سانحہ زمین کے لئے ایسا جان نکاہ ہے کہ جسے دیکھ کر زمین کے جگر سے خون اُبل پڑا —— اور زمین کے ذرّوں نے خون کی شکل اختیار کر کے سیال کی طرح بہنا شروع کر دیا، آپ اسے رسولِ خدا کا معجزہ —— اور حسین علیہ السلام کی کرامت سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

حدیث نمبر ۴۹

ام المومنین کا خواب

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے —— فرماتی ہیں کہ میں سیّدہ ام المومنین امّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ رو رہی تھیں —— میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگیں —— میں نے رسولِ مکرم کو خواب میں اس حال میں دیکھا

Marfat.com

ہے۔

وَعَلٰی رَأْسِہٖ وَلَحْیَتِہٖ التُّرَابُ ۔ قُلْتُ: مَالَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ——

قَالَ: شَھِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا——

اورآپ کے سراقدس اور داڑھی مبارک پرمٹی پڑی ہوئی تھی —— ''فرماتی ہیں'' —— میں نے عرض کی —— یارسول اللہ کیا بات ہے۔آپ نے فرمایا میں ابھی شہادتِ حسین کے وقت وہاں موجود تھا —— ''مطلب یہ ہے کہ ابھی ابھی حسین کوقتل کیا گیا ہےتو اس قربانی کا منظر دیکھنے کے لئے میں وہاں موجود تھا۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''۔

(جامع ترمذی ج ۲ص ۲۱۸ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی پاکستان)

حدیث نمبر۵۰

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیکھا

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصف النہار کے وقت حضورعلیہ الصلوٰۃ والسلام کودیکھا۔

اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْھَا دَمٌ یَلْتَقِطُہٗ فَسَأَلَہٗ، فَقَالَ: دَمُ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ——

کہ آپ بکھرے ہوئے بال —— چہرہ غبارآلود اور ہاتھ میں خون کی ایک بوتل اٹھائے ہوئے تھے —— ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا —— یہ حسین اوراس کے ساتھیوں کا خون ہے ——

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس دن سے ہمیشہ اس

Marfat.com

جستجو میں رہا —— یہاں تک کہ امام حسین اپنے نانا رسول کریم کے فرمان کے مطابق۔ ارضِ عراق میں، کوفہ کے نواح میں —— کربلا کی زمین پر شہید ہو گئے۔ یہ وہ جگہ ہے جو —— ''طف'' —— کے نام سے مشہور ہے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۵۱

اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟

مستدرک حاکم میں —— امام حاکم نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس روایت کو یوں بیان فرمایا ہے —— کہ حضرت عمار بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے —— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے —— وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوپہر کے وقت سوتے ہوئے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا۔

اَشْعَثَ وَ اَغْبَرَ مَعَهٗ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ ۔ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ —— قَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ

کہ آپ کے بال پریشان اور رُخ انور غبار سے اٹا ہوا تھا اور ایک بوتل اٹھائے ہوئے تھے، جس میں خون تھا —— ''فرماتے ہیں'' میں نے عرض کیا —— اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟ —— آپ نے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ——

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۳۹۸)

○ —— اربابِ نظر اس امر سے اندازہ لگا سکتے ہیں —— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام عالی مقام علیہ السلام کے ساتھ کتنی محبت ہے —— گو یہ واقعہ خواب کا ہے اور

Marfat.com

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خواب میں سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے خون جمع کر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دیکھا، لیکن ان نسبتوں کو دیکھیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ کے چچازاد بھائی اور عظیم مفسر قرآن ہیں —— اس اہمیت کے پیش نظر، امام حاکم نے اسے نقل فرمایا ہے —— اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے خواب حقیقتوں پر مبنی ہوتے ہیں —— اور اسی طرح جناب سیدہ امّ المومنین ام سلمہ سلام اللہ علیہا کا خواب ہے جس کا بیان **حدیث نمبر ۵۰ میں موجود ہیں۔**

○ —— آج کے اس دور پرفتن میں —— نفاق اپنے پورے جوبن کے ساتھ اس کائنات ارضی پر چھایا ہوا دکھائی دیتا ہے —— گندم نما جوفروش فرقے، خدا کی اس زمین میں فساد برپا کئے ہوئے ہیں —— اور کھلم کھلا حسینی کردار پر تنقید کرتے ہوئے صاف نظر آ رہے ہیں —— یہ اس حسین کے دشمن ہیں، جو رسول ارض و سماوات کا محبوب ترین لخت جگر ہے —— کون حسین؟ ——

حسین صورتِ حیدر، حسین خونِ رسول
حسین نازشِ زینب، حسین فخر بتول
حسین اصل شہادت، حسین اصل اصول
حسین علم دریا، حسین عقل عقول

Marfat.com

شہادت حسین

پر

جنوں کا نوحہ

جن:

ایک ناری مخلوق ہے۔ جس طرح انسانوں کا وجود ہے اسی طرح جنوں کا بھی وجود ہے —— لفظ جن —— کا معنی عربی زبان میں پوشیدہ کے ہیں۔ یعنی چھپی ہوئی مخلوق —— انسان اور جن الگ الگ مخلوق ہیں —— جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے —— اور آگ میں چونکہ لطافت ہوتی ہے اس لئے جن اپنے لطیف مادّہ کی وجہ سے نظر نہیں آتے —— جن آگ سے بنائے گئے ہیں —— اس میں اسی بنا پر بہ نسبت خاکی مخلوق کے قوت بھی زیادہ ہوتی ہے اور عمریں بھی طویل ہوتی ہیں —— غرض یہ کہ جن ایک مخلوق ہے اور ان کا نظر نہ آنا ان لطافت کے باعث ہے ——

حدیث نمبر ۵۲

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں

حضرت سیّدہ ام المومنین امّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔

سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

Marfat.com

کہ میں نے جن کو حسین بن علی پر نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

(مجمع الزوائد ج۹ص۲۰۲مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

نوحہ:

نوحہ کہتے ہیں گریہ زاری کرنا —— آواز نکال کر رونا۔

حدیث نمبر۵۳

ام المومنین میمونہ فرماتی ہیں

ام المومنین سیّدہ میمونہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔

سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

میں نے جن کو حسینؑ بن علی پر نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

(مجمع الزوائد ایضاً)

حدیث نمبر۵۴

امّ المومنین نے اپنی باندی کو حکم دیا

ام المومنین ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت —— فرماتی ہیں۔

مَا سَمِعْتُ نُوْحَ الْجِنَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ اِلَّا لَيْلَةَ قُتِلَ الْحُسَيْنِ ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے وصال) کے بعد میں نے جن کا نوحہ نہیں سنا مگر اس رات میں جس میں حسین شہید ہوئے —— ''ام المومنین نے اپنی باندی کو حکم فرمایا''

Marfat.com

أُخْرُجِیْ فَوَاللهِ مَا اَرٰی اِبْنِیْ اِلَّا قَدْمَاتَ

شہر میں نکل کر پتہ کر! خدا کی قسم میں نے اپنے بیٹے، ''حسین'' کو نہیں دیکھا مگر ''اس حال میں کہ'' وہ شہید ہو چکے ہیں۔

ام المؤمنین کی باندی نے باہر نکل کر لوگوں سے دریافت کیا (کہ ابن رسول خدا کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا)۔

فَقِیْلَ اِنَّہٗ قُتِلَ

جواب میں کہا گیا بے شک حسین قتل ہو چکے ہیں۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۰)

حدیث نمبر ۵۵

جنیہ نے نوحہ کیا

حافظ الحدیث علامہ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) نے اپنی عظیم اور شہرۂ آفاق تصنیف ــــ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ــــ میں اس حدیث مبارکہ کو ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔

قَالَتْ مَا سَمِعْتُ نُوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّیْلَةَ مَا اَرٰی اِبْنِیْ اِلَّا قُبِضَ تَعْنِی الْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ــــ قَالَتْ لِجَارِیَتِھَا اُخْرُجِیْ اِسْأَلِیْ ــــ فَاَخْبَرَتْ اَنَّہٗ قَدْ قُتِلَ وَاِذَا جِنِّیَّةٌ تَنُوْحُ ــــ

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی رات اور اپنے یعنی حسین کی شہادت کے علاوہ کبھی جنوں کو آہ و بکا کرتے ہوئے نہیں

Marfat.com

سنا ـــــ ام المومنین نے اپنی کنیز سے فرمایا کہ باہر نکل کر لوگوں سے پوچھ ـــــ اس کنیز نے آ کر بتایا کہ حسین کو شہید کر دیا گیا ہے ـــــ اور اس وقت ایک جنیہ ـــــ (جن کی مادہ جنی) حضرت حسین کی شہادت اور مظلومیت پر نوح کر رہی ہے (اور وہ کہہ رہی ہے)

أَلَا يَاعَيْنُ فَاحْتَفِلِيْ بِجَهْدِيْ وَمَنْ يَّبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِيْ

عَلٰى رَهْطٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَايَا اِلٰى مُتَجَبِّرٍ فِيْ مُلْكِ عَبْدِ

خبردار! اے آنکھ تو لبالب بھر جا میری ہمت کے ساتھ میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا۔

میری جماعت پر جن کو موتیں چلاتی ہیں خدائے غالب کے جہان کی طرف ـــــ

حدیث نمبر ۵۶

جنوں نے کیا کہا

حضرت ابو جناب کلبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ مجھے جصاصون (چونے وغیرہ کا کام کرنے والوں) نے بتایا ـــــ کہ ہم رات کو دشت کربلا کی طرف نکلے ـــــ اور جب مقتل حسین کے پاس پہنچے۔

سَمِعْنَا الْجِنَّ يَنُوْحُوْنَ عَلَيْهِ ـــــ وَ يَقُوْلُوْنَ

تو ہم نے جنوں کو سنا کہ وہ حسین علیہ السلام پر نوحہ کر رہے تھے۔

اور رو رو کر یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَهٗ

فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِي الْخُلُوْدِ

Marfat.com

اَبَــوَاهُ مِــنْ عُــلْيَــا قُــرَيْــشٍ
جَـــدَّهُ خَيْـــرُ الْـــجُـدُوْد

رسول اللہ نے ''حسین'' کی پیشانی کو چوما اور ان کے لئے روشنی بہشتوں میں ہے۔

ان کے والدین اعلیٰ قریش میں سے تھے ـــــ اور ان کا نانا تمام جہان کے اباؤ اجداد سے افضل ترین ہیں۔

حدیث نمبر ۵۷

خون کی بارش

ام المومنین ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی ایک اور حدیث میں ہے۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ نَاحَتْ عَلَيْهِ الْجِنُّ وَ مُطِرْنَا دَمًا

''فرماتی ہیں'' جب امام حسین شہید ہوئے تو جنات نے نوحہ کہا ـــــ اور ہم پر خون کی بارش ہوئی ـــــ

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۰ عن نسخہ الکتب المصریۃ)

○ ـــــ سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کے بڑے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی جناب زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ـــــ قتل امام حسین کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ـــــ جنہیں حافظ الحدیث نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی نے مجمع الزوائد میں نقل فرمایا ہے ـــــ اشعار یہ ہیں۔

مَــاذَا تَـقُـوْلُـوْنَ اِنْ قَـالَ الـنَّبِـيُّ لَـكُـمْ
مَــاذَا فَـعَـلْتُـمْ وَاَنْتُـمْ اٰخِـرُ الْاُمَـمِ

Marfat.com

بِعِتْرَتِی وَ بِاَنْصَارِیْ وَذُرِّیَّتِی

مِنْھُمْ اُسَارٰی وَ قَتْلٰی ضُرِّجُوْا بِدَمٖ

مَا کَانَ ھٰذَا جَزَائِیْ اِذْ نَصَحْتُ لَکُمْ

اَنْ تَخْلُفُوْنِیْ بِسُوْءٍ فِیْ ذَوِیْ رَحِمِیْ

کیا کہو گے تم؟ اگر رسولِ خدا نے تمہیں فرمایا کہ کیا کیا ہے تم نے میری آل اور میرے مددگاروں کے ساتھ۔ حالانکہ تم آخری اُمت تھے۔ کچھ (میری آل میں) سے قیدی ہوئے اور کچھ قتل ہوئے۔ رنگ دیا گیا ان کو خون کے ساتھ۔ میری جزا یہ نہ تھی (جب کہ میں نے تمہیں نصیحت کی تھی) کہ تم میرے بعد میری اولاد کے ساتھ برائی سے پیش نہ آنا۔

○ —— مندرجہ بالا اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اے قاتلانِ اہل بیت اگر قیامت کے دن اللہ کے رسول نے تم سے پوچھ لیا کہ میں نے تمہیں نصیحت کی تھی کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرنا —— لیکن تم نے میرے بعد اس نصیحت کو بھلا کر اس کے برعکس ظلم و تشدد کے ساتھ میرے بچوں کو شہید کر ڈالا —— جناب زینب بنت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد یہ ہے کہ تمہیں وصیت کچھ اور کی تھی —— لیکن تم نے اس کے الٹ کیا ——

ان اشعار میں ایسا درد بھرا ہوا ہے —— جس کی تپش کو صرف اہل درد ہی محسوس کر سکتے ہیں —— اس درد میں ڈوبی ہوئی المناک داستانِ کربلا ابن تیمیہ کے پیروکار کیا جانے جو حسد و عناد کی بھٹی میں جھلس رہے ہیں۔

Marfat.com

شہادتِ امام حسین علیہ السلام ——— کے اثرات

جب کوئی اس دنیائے ناپائیدار سے انتقال کر جاتا ہے ——— تو وہ اس ماحول میں غم و اندوہ کے انمٹ اثرات مرتب ہو جاتے ہیں ——— اور اگر کوئی شخص قتل ہو جائے تو کم از کم سو سے زائد لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ رشتہ دار، دوست احباب اقرباء ——— بے قراری کی کیفیت تا دیر طوفانی صورت میں برقرار رہتی ہے ——— افسوس کے بادل چھائے رہتے ہیں۔

امام عالی مقام علیہ السلام وہ عظیم ہستی ہے ——— جو جامِ شہادت نوش فرما کر ارضین و سماوات کو متاثر کر گئے ——— دنیا کے غم ایک مدت کے بعد مدہم پڑ جاتے ہیں ——— لیکن غم حسین دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے ——— اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ——— اور اہل ایمان آپ کے نام پر گریہ زاری میں مصروف رہیں گے ——— آیئے دیکھتے ہیں کہ شہادتِ حسین نے کس قسم کے اثرات مرتب کئے۔

حدیث نمبر ۵۸

سورج بے نور ہو گیا

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی نے ——— السنن الکبریٰ ——— میں اپنی سند سے یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے ——— حضرت ابوقبیل (حی بن ہانی) سے روایت ہے فرماتے

Marfat.com

ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كُسِفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصفُ النَّهَارِ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَاهِيَ ——

جب حسین بن علی علیہما السلام قتل ہوئے تو سورج بے نور ہو گیا اور نصف النہار (دوپہر کے وقت) میں ستارے چمکنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم نے یقین کرلیا کہ چمکنے والے ستارے ہی ہیں۔

(السنن الکبریٰ (امام بیہقی شریف) ج ۳ ص ۳۳۷ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان)

حدیث نمبر ۵۹

آسمان سیاہ ہو گیا

شیخ علمائے دیو بند جناب اشرف علی صاحب تھانوی نے —— اپنی کتاب —— ''کراماتِ صحابہ'' —— میں شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب تہذیب التہذیب کی جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۴۔ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے —— لکھتے ہیں کہ —— خلف بن خلیفہ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ اِسْوَدَّتِ السَّمَآءُ وَ ظَهَرَتِ الْكَوَاكِبُ نَهَارًا

کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان سیاہ ہو گیا، اور دن میں ستارے چمکنے لگے ——

(کراماتِ صحابہ ص ۴۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

''امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ'' اور ان کی معرکتہ الآراء کتاب ''تہذیب التہذیب'' —— ایسے نام ہیں جو علمی دنیا میں ایک بہت بڑی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس

Marfat.com

لئے جنابِ تھانوی صاحب کی کتاب ''کراماتِ صحابہ'' کا حوالہ نقل کرنے کی ضرورت نہ تھی —— لیکن یہاں حوالہ لکھنا ایک وجہ کی بنا پر ہے کہ تھانوی صاحب کے پیرو کاروں کی اکثریت کا سیدنا امام حسین اور اہل بیت رسول کے بارے میں —— غلط نظریہ —— کرخت رویہ —— خارجیانہ سوچ اور یزید لعین کی حمایت میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کرنا ہے —— ان کے اس جارحانہ انداز کے پیش نظر جناب تھانوی صاحب کے اس عقیدے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

کہ امام حسین وہ معظم ترین ہستی ہے —— جس کے سوگ میں آسمان نے سیاہ نقاب اوڑھ لیا —— اور تھانوی صاحب نے ان تمام روایات کی صداقت وثقاہت پر اعتماد کرتے ہوئے کراماتِ حسین کے باب میں نقل کیا دیو بندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء، تھانوی صاحب کو اپنا امام اور پیشوا تصور کرتے ہیں —— لہٰذا انہیں چاہئے کہ اپنے امام و پیشوا کی اقتداء میں نواسہ رسول کی عظمتوں کا برملا اعلان کریں —— اور معذرت خواہانہ رویہ ترک کرکے اپنے دلوں میں آلِ رسول کی محبت وعقیدت پیدا کرنے کی جدوجہد کریں ——

حدیث نمبر ۶۰

تازہ خون نظر آتا

جناب ابن عینیہ نے اپنی دادی سے روایت بیان کی ——

وَاَنَّ السَّمَآءَ احْمَرَّتْ لِقَتْلِهٖ وَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفُ النَّهَارِ وَظَنَّ النَّاسُ اَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ، وَلَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ فِي الشَّامِ اِلَّا رُؤِيَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ ——

Marfat.com

''امام حسین علیہ السلام'' کے قتل کی وجہ سے آسمان سرخ اور سورج بے نور ہو گیا۔ یہاں تک کہ نصف النہار (دوپہر) کو ستارے نظر آنے لگے اور لوگ خیال کرنے لگے کہ قیامت برپا ہوگئی ہے ـــــ اور ملک شام میں جو پتھر اٹھایا جاتا، اس کے نیچے سے تازہ خون نظر آتا ـــــ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۴ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۶۱

سات دن تک

حضرت عثمان بن ابی شیبہ سے روایت ہے۔

اَنَّ السَّمَآءَ مَكَثَتْ بَعْدَ قَتْلِهٖ سَبْعَةَ اَيَّامٍ تریٰ عَلَى الْحِيْطَانِ كَاَنَّهَا مَلَاحِفُ مُعَصْفَرَةٌ مِّنْ شِدَّةِ حُمْرَتِهَا ۔ وَ ضَرَبَتِ الْكَوَاكِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔

(امام حسین علیہ السلام) کی شہادت کے بعد آسمان کی سات دن تک حالت یہ رہی کہ دیواریں سرخی کی شدت سے سرخ چادروں کی طرح نظر آتی تھیں ـــــ اور ستارے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے ـــــ

(الصواعق المحرقہ ایضاً)

حدیث نمبر ۶۲

دنیا تاریک ہوگئی

جناب ابن جوزی نے امام ابن سرین سے روایت نقل کی ہے۔

اَنَّ الدُّنْيَا اَظْلَمَتْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ ظَهَرَتِ الْحُمْرَةُ فِى

Marfat.com

السَّمَآءِ ـــــ

"سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے جامِ شہادت نوش فرمانے کے بعد، تمام دنیا تین دن تک تاریک رہی، پھر آسمان پر سرخی ظاہر ہوئی ـــــ

(الصواعق المحرقۃ ایضاً)

ـــــ روایات کی بھرمار ـــــ

○ ـــــ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ تاریخ الخلفاء میں یوں رقم طراز ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنَ مَکَثَتِ الدُّنْیَا سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَالشَّمْسُ عَلَی الْحِیْطَانِ کَالْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَۃِ وَالْکَوَاکِبُ یَضْرِبُ بَعْضُھَا بَعْضًا ۔ وَ احْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَآءِ سِتَّۃَ اَشْھُرٍ بَعْدَ قَتْلِہٖ ـــــ

جب امام حسین شہید کیے گئے تو دنیا کی سات دن تک حالت یہ تھی کہ سورج کی روشنی دیواروں پر کسم (کڑ کا پھول جس سے کپڑے سرخ رنگ میں رنگے جاتے ہیں) میں رنگی ہوئی چادروں کی طرح معلوم ہوتی تھی ـــــ "یعنی دھوپ بالکل پھیکی معلوم ہوتی تھی" ستارے ایک دوسرے پر گر رہے تھے یعنی لگاتار آسمانی تارے ٹوٹ رہے تھے۔" ـــــ آپ کی شہادت کے بعد مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے۔

ثُمَّ اِلَّا زَالَتِ الْحُمْرَۃُ تُرٰی فِیْھَا بَعْدَ ذٰلِکَ وَلَمْ تَکُنْ تُرٰی فِیْھَا قَبْلَہٗ ـــــ

پھر وہ سرخی رفتہ رفتہ جاتی رہی، لیکن اُفق کی سرخی اب تک موجود ہے، جو

Marfat.com

شہادتِ حسین سے پہلے موجود نہ تھی۔

○ —— امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں —— کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن بیت المقدس کا جو پتھر اٹھایا جاتا۔

—— وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيْطٌ ——

—— تو اس کے نیچے تازہ خون دکھائی دیتا تھا ——

○ —— فرماتے ہیں۔ عراقی فوج میں جو پیلے رنگ کی گھاس تھی وہ راکھ ہوگئی۔

''یعنی یہ زرد گھاس کپڑے رنگنے کے قابل نہ رہی'' ——

○ —— عراقی فوج نے اپنے فوجیوں کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا —— تو اس کے گوشت میں سے چنگاریاں نکلتے دیکھیں —— اور جب اس کا گوشت پکایا گیا تو وہ اندرائن (تماں) کی طرح کڑوا ہوگیا۔

گستاخ حسین کا انجام:

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَتَكَلَّمَ رَجُلٌ فِی الْحُسَيْنِ بِكَلِمَةٍ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَآءِ فَطَمَسَ بَصَرُهُ ——

ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کی جناب میں گستاخی کی (گالیاں دیں) تو خدائے جبار نے اس پر دو آسمان سے ستارے پھینکے جس سے اس کی آنکھیں جاتی رہیں ——

(تاریخ الخلفاء (امام سیوطی) ص ۲۰۷ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

قارئین کرام! —— اوپر درج کی گئیں روایات کو عقیدت آگیں نگاہوں سے

Marfat.com

دیکھیں اور امام عالی مقام کی مظلومیت کے ہر لمحہ پر سلام بھیجیں ـــــ اور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں ـــــ ان تمام امور کو سامنے رکھیں اور غور فرمائیں تو آپ کو سیدنا امام حسین علیہ السلام کی عظمت شان کا پتہ چلے گا ـــــ کہ آپ کی شہادت کے بعد زمین و آسمان پر کیسے کیسے اثرات مرتب ہوئے۔

منکرین عظمت حسین کے لئے بھی مقامِ غور ہے ـــــ جو امام حسین کے اس جہادِ فی سبیل اللہ کو خروج و بغاوت کا نام دے کر یزید کی حمایت میں سارا زورِ علم خرچ کر رہے ہیں اور تحقیق و ریسرچ کے نام پر توہین کے مرتکب ہو کر غضب خداوندی کو دعوت دے رہے ہیں ـــــ دراصل ان کے قلوب واذھان کے مختلف گوشوں میں جو حسد و عناد کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں ان کی وجہ سے ان ناہنجاروں کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔

ان حسینی عظمتوں کے انکار کا سبب بھی صرف ایک ایسے نقطہ پر مرکوز ہے جو خوارج کے عقیدے کی بنیاد ہے ـــــ اور وہ ہے نبوت و رسالت کے اوصافِ حمیدہ اور کمالاتِ عالیہ کا انکار ـــــ اگر وہ امام عالی مقام کے درجات و مراتب کو تسلیم کر لیں تو پھر انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصاف کو تسلیم کرنا پڑے گا ـــــ جو اہل سنت کے مسلک و ایمان کی جان ہیں ـــــ اور یہ ان کے ظاہری مسلک کے مزاج کے خلاف ہے۔

محدث احمد بن حجر مکی:

نامور محدث احمد بن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ـــــ ''الصواعق المحرقۃ'' ـــــ میں یوں رقم طراز ہیں ـــــ کہ حافظ امام ابونعیم نے اپنی عظیم کتاب ـــــ ''دلائل النبوۃ'' ـــــ میں لکھا ہے،

Marfat.com

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا وَجِبَابُنَا وَ جِرَارُنَا مَمْلُوْءَةٌ دَمًا ——

جب امام حسین علیہ السلام بن علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی —— جب صبح ہوئی تو ہمارے کنویں اور مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے ——

محدث ابن حجر سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں —— کہ امام حسین کی شہادت کے دن جو نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے۔

اِنَّ السَّمَآءَ اسْوَدَّتْ اِسْوِدَادًا عَظِيْمًا حَتّٰى رُؤِيَتِ النُّجُوْمُ نَهَارًا وَلَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ ——

(شہادت امام حسین کے بعد) آسمان اس قدر سیاہ ہوگیا کہ دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے اور جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا ——

○ —— محدث ابن حجر آگے چل کر حضرت ابوسعید کے حوالے سے لکھتے ہیں —— کہ شہادتِ نواسہ رسول کے بعد دنیا میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے سے تازہ خون ملتا۔

وَلَقَدْ مَطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا بَقِيَ اَثَرُهٗ فِي الثِّيَابِ مُدَّةً حَتّٰى تَقَطَّعَتْ ——

اور آسمان سے خون کی بارش ہوئی، جس کا اثر مدت تک کپڑوں پر رہا یہاں تک کہ کپڑے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے —— "یعنی کپڑے پھٹ کر ٹکڑوں میں

Marfat.com

تقسیم ہو گئے، مگر اس خون کی بارش کے قطروں کی سرخی آخر تک رہی''۔۔۔۔

○۔۔۔۔ محدث احمد بن حجر مکی ایک اور روایت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اِنَّـهُ مَطَـرَ كَـالـدَّمِ عَلَى الْبُيُوْتِ وَالْجُدُرِ بِخُرَاسَانَ ، وَالشَّامِ ، وَالْكُوْفَةِ ۔۔۔۔ وَاِنَّـهُ لَـمَّـا جِیْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ اِلٰى دَارِ زِيَادٍ سَالَتْ حِيْطَانُهَا دَمًا ۔۔۔۔

کہ خراسان، شام اور کوفہ میں در و دیوار پر خون کی بارش ہوئی، اور جب سر حسین (ابن) زیاد کے گھر لایا گیا تو اس کی دیواروں (کے بعض حصے) خون بن کر بہہ گئے۔۔۔۔

آسمان رو پڑا:

امام ثعلبی فرماتے ہیں۔

اِنَّ السَّمَآءَ بَكَتْ وَبُكَاؤُهَا حُمْرَتُهَا ۔۔۔۔

کہ بے شک آسمان رو پڑا اور اس کا رونا اس کی سرخی ہے۔

○۔۔۔۔ علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ ہمارا غصہ چہرے کی سرخی پر اثر انداز ہوتا ہے۔۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانیات سے پاک ہے۔

فَاَظْهَرَ تَاْثِيْرَ غَضَبِهٖ عَلٰى مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ بِحُمْرَةِ الْاُفُقِ اَظْهَارًا لِعَظَمِ الْجِنَايَةِ ۔۔۔۔

پس اللہ تعالیٰ نے قاتلین حسین پر ان کے عظیم گناہ کی وجہ سے اپنے غضب کا اظہار اُفق کی سرخی سے کیا۔۔۔۔

Marfat.com

○ —— فرماتے ہیں کہ جب غزوۂ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیدی بنایا گیا تو ان کی آہ و بکا کی آواز نے حضور علیہ السلام کی نیند اُچاٹ کر دی تو پھر حسین کے رونے سے ان کا کیا حال ہوگا۔

○ —— جنابِ علامہ سبط رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی نے سدی سے بیان کیا ہے کہ کربلا میں ایک آدمی نے ان کی میزبانی کی تو انہوں نے گفتگو کے دوران کہا کہ قتل حسین میں جو شخص بھی شریک ہوا وہ بری موت مرا ہے —— تو میزبان نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا —— اور کہنے لگا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو لوگ قتل حسین میں شریک ہوئے —— لکھا ہے —— کہ جب رات کے آخری حصے میں وہ اپنے گھر کے چراغ کو درست کرنے لگا تو آگ نے اسے پکڑ لیا اور اسے جلا کر راکھ کر دیا —— حضرت امام سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَیْتُهٗ کَاَنَّهٗ حَمَمَةٌ

''خدا کی قسم میں نے اسے دیکھا ہے کہ وہ کوئلے کی طرح سیاہ ہو گیا تھا۔''

○ —— ابوالشیخ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مجمع میں لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ جس کسی نے بھی قتل حسین میں معاونت کی ہے —— اسے موت سے پہلے کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور پہنچی ہے —— یہ سن کر ایک بوڑھے شخص نے کہا —— میں نے بھی قتل حسین میں مدد دی ہے مجھے تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی —— پس وہ چراغ کو درست کرنے کے لئے اٹھا اسے آگ نے پکڑ لیا —— اور وہ اسی طرح آگ آگ کہتے ہوئے چلانے لگا ——

وَانْغَمَسَ فِی الْفُرَاتِ، وَ مَعَ ذٰلِكَ فَلَمْ یَزَلْ بِهٖ حَتّٰی مَاتَ ——

اور (اس نے شور مچاتے ہوئے) نہر فرات میں چھلانگ لگا دی اور آگ

Marfat.com

نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ مر گیا ——

چہرہ سیاہ ہو گیا:

علامہ سبط ابن جوزی (ابوالمظفر شمس الدین یوسف بن فرغلی بن عبداللہ البغدادی، سبط الحافظ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن جوزی، حنفی رحمتہ اللہ علیہ) کا بیان ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کے سر انور کو اپنے گھوڑے کے سینے کے ساتھ لٹکا دیا۔

بَعْدَ اَيَّامٍ وَّجْهُهٗ اَشَدُّ سَوَادًا مِّنَ الْقَارِ

''تو کچھ دن بعد اس کا چہرہ تارکول سے زیادہ سیاہ ہو گیا۔''

اس آدمی سے پوچھا گیا کہ تو عربوں میں سے سب سے زیادہ شاداب چہرے والا آدمی تھا —— ''یہ سیاہی کیسی'' —— تو اس آدمی نے جواب دیا کہ جب میں نے سر حسین کو اٹھایا ہے —— ہر رات مجھے دو آدمی میرے بستر سے پکڑ کر شعلے اگلتی ہوئی آگ کی طرف لے جاتے ہیں اور مجھے اس میں پھینک دیتے ہیں —— اور میں وہاں سے الٹے پاؤں لوٹتا ہوں۔ —— جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو پھر مجھے دھکے دیتے ہیں۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۴۔۱۹۵۔۱۹۶ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

قارئین کرام! —— اوپر درج کی گئی روایات کو غور سے دیکھیں تو آپ پر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد زمین و آسمان پر کیسے کیسے اثرات مرتب ہوئے —— زمین کے سینے سے خون کے فوارے پھوٹ رہے ہیں —— آسمان سے خون کی بارش ہو رہی ہے —— جنات نوحہ کناں ہیں —— امام کے دُشمنوں کو آگ جلا رہی ہے —— اور ان کے چہرے تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہو گئے ہیں —— ایسا کیوں ہے؟

Marfat.com

ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے محبوبوں سے بھی محبت فرماتا ہے ــــ اور یہ بھی کہ حسین ان عظمتوں کا نشان ہے، جس کی بلندیوں کو چھونا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے ــــ اللہ کریم نے اپنے حبیب کی ایذاء کو اپنی ایذاء ــــ اور حبیب کی رضا کو اپنی رضا سے تعبیر فرمایا ہے ــــ اور رسولِ خدا نے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے فرمان جاری فرمایا ــــ کہ جس نے حسین علیہ السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ــــ اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا ــــ اور جس نے خدا تعالیٰ سے بغض رکھا وہ جہنمی ہے۔

ان تمام امور کے باوصف اس دور کے خوارج امام حسین کی شہادت کے دن نئے کپڑے پہن کر خوشبوئیں لگا کر عید کی طرح مناتے تھے ــــ جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے ــــ اور آج کے خارجی مولوی بھی اسی طرح کرتے ہیں، بلکہ ان سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں ــــ خوشیاں بھی مناتے ہیں ــــ اور شہادت کے دن اپنے بچوں کی شادیاں رچا کر مسرت و شادمانی کا کھلے دل سے اظہار کرتے ہیں ــــ لاہور کے ایک نامور خارجی مولوی نما ڈاکٹر نے ایسا کر کے اس کا انجام دیکھ لیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آلِ رسول کے ان شقی القلب دشمنوں کو، جو اُمت میں نت نئے فتنے پیدا کرنے ــــ لڑائی جھگڑوں ــــ قتل و غارت گری ــــ اور فسادات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے کو حق و صداقت اور محبت کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ــــ اور یہ فتنہ طراز بے سروسامان مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے سے باز آجائیں ــــ اور طاغوتی قوتوں کے آلہ کار بننے سے انکار کر دیں ــــ اور اپنے ضمیر کا سودا نہ کریں۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ اولادِ رسول سے محبت ــــ رسول اللہ کے ساتھ محبت کی

Marfat.com

روشن دلیل ہے —— جس دل میں حسین کا بغض ہو گا۔ اس دل میں رسول کریم کی محبت کا پیدا ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے —— اور اصولی بات ہے، جسے سعید الفطرت لوگوں نے تسلیم کیا ہے —— اور جو لوگ اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے ان کے دل و دماغ پر نفاق کا قبضہ ہے اور جس جگہ سے بغض و عناد کا دھواں اٹھ رہا ہو، وہاں سے اشیاء کے حقائق کا نظر آنا مشکل ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۶۳

یحییٰ اور حسین علیہ السلام پر

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سورۂ مریم کی آیت مبارکہ

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً كَانَ تَقِيًّا

(س مریم آیت ۱۳)

''اور عطا فرمائی دل کی نرمی اپنی جناب سے اور نفس کی پاکیزگی اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔''

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے —— حضرت قرہ سے بحوالہ ابن عساکر روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مَا بَكَتِ السَّمَآءُ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ حُمْرَتُهَا بُكَاؤُهَا

حضرت یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی علیہم السلام کے سوا آسمان کسی پر نہیں رویا اور آسمان کا رونا اس کی سرخی ہے۔

(تفسیر در المنثور ج ۴ ص ۲۶۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان الدر المنثور (امام سیوطی) ج ۴ ص ۴۷۵

Marfat.com

مطبوعہ دار الکتب علمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ھ)

حدیث نمبر ۶۴

آسمان کا رونا کیا ہے؟

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے سورۂ دخان کی آیت نمبر ۲۹۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ

''پس نہ رویا ان (بربادی) پر آسمان اور نہ زمین۔''

کے تحت ایک حدیث بیان فرمائی ہے —— لکھتے ہیں —— کہ جناب عبید المکتب نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرمائی ہے —— فرماتے ہیں۔

مَا بَكَتِ السَّمَآءُ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا اِلَّا عَلَى اثْنَيْنَ

جب سے دنیا معرضِ وجود میں آئی ہے آسمان سوائے دو آدمیوں کے کسی پر نہ رویا ہے ——

حضرت عبید المکتب سے کہا گیا کہ زمین و آسمان تو ہر مومن کی موت پر روتے ہیں —— جناب عبید نے فرمایا کہ مومن پر وہ مقام جہاں وہ ٹھہرتا ہے، یا عبادت کرتا ہے —— اور آسمان کا وہ مقام جہاں سے اس کے نیک اعمال اوپر جاتے تھے وہ مقام روتا ہے —— ساری زمین اور سارا آسمان صرف دو شخصوں پر رویا ہے —— آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے؟ —— انہوں نے کہا نہیں —— آپ نے فرمایا:

تَحْمَرُّ وَ تَصِيْرُ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ . اِنَّ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا لَمَّا قُتِلَ اِحْمَرَّتِ السَّمَآءِ وَ قَطَرَتْ دَمًا، وَ اِنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَوْمَ قُتِلَ اِحْمَرَّتِ السَّمَآءُ ——

Marfat.com

آسمان کا گلاب کے پھول اور رنگے ہوئے چمڑے کی طرح نیم سرخ ہو جانا ہے —— (فرماتے ہیں) بے شک جس دن یحییٰ بن زکریا علیہما السلام شہید ہوئے اس دن آسمان سرخ ہو گیا اور اس نے خون کے قطرے برسائے اور بے شک جس دن حسین بن علی علیہما السلام شہید ہوئے اس دن آسمان سرخ ہو گیا ——

(تفسیر در منثور ج ۶ ص ۳۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنا ایضاً —— ج ۵ ص ۴۹ ۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ : بیروت)

چار ماہ تک:

عظیم مفسر و محدث امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمتہ اللہ علیہ —— امام ابن ابی حاتم رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے ارقام فرماتے ہیں —— کہ حضرت زید بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ، اِحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَآءِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ

جب امام حسین کو شہید کیا گیا تو چار مہینے تک آسمان کے افق سرخ رہے۔

(در منثور ج ۵ ص ۴۹ ۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چھ ماہ تک:

امام ابن حجر ہیثمی مکی رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

اِحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَآءِ سِتَّۃَ اَشْھُرٍ بَعْدَ قَتْلِہٖ ثُمَّ لَازَالَتِ الْحُمْرَۃُ تُرٰی بَعْدَ ذٰلِکَ

کہ آسمان کے کنارے شہادتِ حسین کے بعد چھ ماہ تک سرخ رہے، پھر اس کے بعد بھی ہمیشہ سرخی دیکھی جاتی رہی۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۴ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

Marfat.com

لوہے کا قلم

محدث حافظ محب الدین احمد طبری رحمتہ اللہ علیہ نے ذخائر العقبیٰ ——— اور علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں جنابِ منصور بن عمار سے نقل کیا ہے کہ یزیدی لشکر جب امام عالی مقام کو شہید کر چکے تو آپ کا سر انور یزید کے پاس لے جاتے وقت جب پہلی منزل پر اترے تو اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر نکلا جس میں ایک لوہے کا قلم تھا اس نے اس سے ایک سطر لکھی۔

اَتَرْجُوْا اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا

شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

کیا وہ اُمت جس نے امام حسین کو شہید کیا ہے ——— قیامت کے دن اس کے نانا جان کی شفاعت کی اُمید رکھتی ہے۔

لکھتے ہیں ——— فَهَرَبُوْا وَتَرَكُوْا الرَّأْسَ ——— کہ وہ یہ دیکھ سر اقدس کو چھوڑ کر بھاگ گئے ———

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۵۔ الصواعق المحرقہ ص ۱۹۴ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

تین سو سال پہلے

حافظ الحدیث شیخ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) نے ''مجمع الزوائد'' میں امام طبرانی کے حوالے سے لکھا ہے ——— کہ یہ شعر رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بعثت سے تین سو سال پہلے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا گیا ——— اور وہ پتھر ارضِ روم کے ایک گرجا میں تھا ——— اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کس نے لکھا ———

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۰۲ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت لبنان)

Marfat.com

ایک گڑھے میں پایا گیا:

''الصواعق المحرقۃ'' کے حاشیہ پر ہے کہ یہ شعر ایک گڑھے میں پایا گیا جسے ایک نجران کے ایک آدمی نے کھودا تھا ـــــ اور لکھا ہے کہ یہ بات امام ابوعبداللہ حاکم نے اپنی امالی میں بیان کی ہے۔

(الصواعق المحرقۃ ص۱۹۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا شعر تین مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں دیکھا گیا ـــــ جس سے امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت کا پتہ چلتا ہے ـــــ اور اس بات کا بھی کہ اس سانحہ کے اثرات کہاں کہاں مرتب ہوئے، اور پھر یہ بات بھی اپنے اندر ایک خاص اشارہ رکھتی ہے کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم وستم کرنے کے بعد رسول کریم کی شفاعت کی امید رکھنا ایک عجیب سا خیال ہے ـــــ مطلب یہ کہ اولادِ مصطفیٰ سے دشمنی رکھنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار نہیں ہوگا۔

آگ بھڑک اٹھی

علامہ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ـــــ ''مجمع الزوائد'' ـــــ میں لکھا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے دربان سے روایت ہے کہ اس نے کہا جس وقت امام حسین شہید ہوئے تو میں ابن زیاد کے پیچھے اس کے محل میں داخل ہوا ـــــ میں نے دیکھا۔

فَاضْطَرَ فِیْ وَجْهِهٖ نَارًا ـــــ فَقَالَ: هٰكَذَا بِكُمِّهٖ عَلٰی وَجْهِهٖ ـــــ فَقَالَ: هَلْ رَاَیْتَ؟ ـــــ قُلْتُ نَعَمْ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَكْتُمَ ذٰلِكَ ـــــ

Marfat.com

کہ اس کے چہرے میں آگ بھڑک اٹھی —— حاجب کہتا ہے کہ ابن زیاد نے اپنا بازو چہرے پر رکھا —— اور پھر مجھے کہنے لگا، کیا تو نے یہ دیکھا ہے؟ (یعنی میرے چہرے پر آگ کو شعلہ زن ہوتے ہوئے دیکھا ہے) دربان کہتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے دیکھا —— اور پھر ابن زیاد نے مجھے حکم دیا کہ میں اس بات کو چھپائے رکھوں۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۹ مطبوعہ المعارف بیروت)

بات بالکل واضح ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت جو نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے چہرے پر اس وقت آگ کے شعلے نے بھڑک کر اس کے انجام کی نشاندہی کر دی کہ اس دنیاوی اقتدار کی خاطر جگر گوشہ بتول کو مصائب کی آندھیوں میں دھکیل دینا بہت بڑا ظلم ہے۔

خون بہنے لگا:

ہند بنت مہلب کے آزاد کردہ غلام مروان کا بیان ہے کہ مجھے ابن زیاد کے بواب (چوکیدار) نے بتایا کہ جب حضرت امام حسین کا سر انور ابن زیاد کے سامنے لایا گیا ——

رَأَیْتُ حِیْطَانَ دَارِ الْاِمَارَۃِ تُسَایِلُ دَمًا

تو میں نے دیکھا کہ دار الامارت کی دیواریں خوں بہا رہی ہیں۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۵)

خیال رہے کہ کوفہ کے گورنر ہاؤس کی پتھریلی دیواریں تو یہ صدمہ برداشت نہ کر سکیں لیکن آج کا خارجی واقعۂ کربلا اور شہادتِ نواسۂ رسول کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں —— اور اس کی وجہ سوائے آل رسول کی دشمنی کے اور کیا ہو سکتا ہے ——

Marfat.com

حدیث نمبر ۶۵

درخت کی جڑ سے خون پھوٹ پڑا

جنابِ ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ معبد رضی اللہ عنہا (جن کا نام عاتکہ تھا) کے خیمے میں اترے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلی کا پانی خیمے کی ایک جانب عوسجہ کے ایک درخت پر پھینک دیا (عوسجہ ایک کانٹے دار درخت کو کہتے ہیں) اور وہ صبح کو ایک بہت بڑے درخت کی شکل اختیار کر گیا —— اور اس درخت کا پھل زعفرانی رنگ کا —— اور خوشبو عنبر کی مثل تھی —— اور اس پھل کو بھوکا کھا کر سیر —— اور پیاسا سیراب اور بیمار کھا کر شفایاب ہو جاتا تھا —— اور جو بکری اور اونٹنی اس کے پتے کھاتی وہ بکثرت دودھ دیتی تھی —— اور ہم نے اس درخت کا نام ''مبارک'' رکھا تھا۔

ایک روز صبح کو اس کے پتے گر پڑے اور پھل چھوٹے ہو گئے —— یہ دیکھ کر ہم لوگ گھبرا گئے —— خبر آئی کہ رسولِ کریم کا وصال ہو گیا ہے —— تقریباً تیس سال کے بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار ہو گیا اور خضرت جاتی رہی، اور وہ درخت بے رونق ہو گیا —— پھر خبر آئی کہ علی علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے —— اور پھر اس کے بعد اس درخت میں پھل نہ لگے اور ہم اس کے پتوں سے نفع حاصل کرتے رہے۔

ثُمَّ اَصْبَحْنَا ذَاتَ یَوْمٍ —— وَالدَّمُ یَنْبَعُ مِنْ اَصْلِهَا ——
وَسَقَطَ وَرَقُهَا —— فَجَاءَ الْخَبَرُ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ ——

اور پھر ایک دن صبح کو —— اس درخت کی جڑ سے خون جوش مارنے لگا ——

Marfat.com

اور اس کے پتے گر گئے ـــــ اور پھر خبر ملی کہ حسین علیہ السلام شہادت پا گئے ہیں۔ (نزہۃ المجالس (علامہ صفوری شافعی ج ۲ ص ۲۴۴ـ۲۴۵ مطبوعہ مصر)

حادثۂ کربلا کوئی معمولی بات نہیں ـــــ قتل حسین کے اثرات مخلوقِ خداوندی پر جس طرح مرتب ہوئے اس کی مثال ملنا مشکل ہے، حسین کے کردارِ حریت کو معمولی واقعہ سے تعبیر کرنا دین اسلام کے حامیوں کا کام نہیں ـــــ یہ منکرین شانِ رسالت کا مشغلہ ہے جو ان کے لئے وجہ ہلاکت ہوگا ـــــ کیونکہ اس قسم کا پروپیگنڈا یقیناً بغض وعناد کی علامت ہے، مصطفیٰ کریم کی اولاد سے بغض اور دشمنی رکھنا ـــــ دراصل رسولِ کریم سے دشمنی ہے ـــــ جو غضب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

چشم نبوت نے ان لوگوں کی بگڑی ہوئی نظریاتی صورتوں کو خدا کی عطا کردہ قوتوں کے سبب دیکھ لیا ہوگا ـــــ جبھی تو سرکار علیہ السلام نے یہ فرمان جاری فرمایا ـــــ جو ہمارے ساتھ بھلائی کرے گا ہم بھی اس کے ساتھ بھلائی کریں گے۔ مندرجہ ذیل حدیث میں یہ امر موجود ہے۔

حدیث نمبر ٦٦

جو ہمارے حق کے لئے کھڑا ہوگا

علامہ متقی رحمۃ اللہ علیہ ہندی نے کنز العمال کی جلد نمبر ٦ ـــــ صفحہ نمبر ١٠٨ میں دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اَتَانَا، اَتَیْنَاہُ ـــــ وَمَنْ اَکْرَمَنَا، اَکْرَمْنَاہُ ـــــ

Marfat.com

وَمَنْ شَیَّعَ مَوْتَانَا، شَیَّعْنَا مَوْتَاہُ ــــ وَمَنْ قَامَ بِحَقِّنَا قُمْنَا بِحَقِّہٖ ــــ اَیُّھَا النَّاسُ حَاسِبُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ اَحْسَابِھِمْ وَخَالِطُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ اَدْیَانِھِمْ ــــ وَاَنْزِلُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ مُرُوَّاتِھِمْ ــــ وَ دَارُوا النَّاسَ یُغْفَرْ لَکُمْ ــــ

اے لوگو! (سن لو) جو ہمارے پاس آئے گا، ہم اس کے پاس جائیں گے ــــ اور جو ہماری عزت کرے گا، ہم اس کی عزت کریں گے ــــ جو ہمارے وفات شدگان کو کندھا دے کر رخصت کرے گا، ہم اس کی میتوں کو کندھا دے کر رخصت کریں گے ــــ اور جو ہمارے حق کے لئے کھڑا ہو گا، ہم اس کے حق کے لئے کھڑے ہوں گے ــــ اے لوگو! ــــ لوگوں کے حسبوں کو ان کی شان کے مطابق بیان کرو ــــ لوگوں سے میل جول رکھو ان کے ادیان اور مذاہب کے مطابق ــــ اور لوگوں کو ان کے حسن اخلاق کے مطابق مروت کا مقام دو ــــ اور لوگوں کے پاس آنا جانا رکھو کہ تمہاری مغفرت ہوگی۔

○ ــــ اس حدیث مبارکہ کو وہ لوگ غور سے پڑھیں، جو امام حسین علیہ السلام کی قربانی کو اقتدار کے حصول کے لئے دو شہزادوں کی جنگ کہتے ہوئے زورِ قلم صرف کر رہے ہیں ــــ ان غیرتِ ایمانی اور حیا سے عاری لوگوں کے سامنے نواسہ رسول کی ایک اور حدیث اس اُمید کے ساتھ بیان کر رہا ہوں کہ یہ آتشیں مزاج رکھنے والوں کو چمنستانِ عقیدت و محبت کے گلوں کو چھوتا ہوا کوئی ہوا کا جھونکا سینوں میں بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈک پہنچا سکے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۶۷

ایک آنسو کے بدلے جنت

امام محب الدین احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ ''ذخائر العقبیٰ'' میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''المناقب'' کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ ربیع بن منذر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ ——

جس کی آنکھیں ہمارے بارے میں ایک آنسو بہائیں گی —— یا —— اس کی آنکھیں ایک قطرہ گرائیں گی۔ اللہ عزوجل اس کو جنت عطا فرمائے گا —— (ذخائر العقبیٰ ص ۱۹)

ایک آنسو کے بدلے اگر جنت مل رہی ہے تو جنت کی خریداری میں دیر نہ کریں۔

○ —— اسی سلسلے کی ایک اور حدیث بھی دیکھ لیں —— ہوسکتا ہے کہ سینے کے کینے اور پھر حسد وعناد اور عداوت کی آگ کے شعلوں میں کچھ کمی واقع ہو جائے —— اور اگر رسولِ دو جہاں کی نظرِ عنایت اٹھ گئی تو طمانیت قلبی کے ساتھ ساتھ بلند مرتبہ بھی میسر آ سکتا ہے —— اے مخاطب! جلدی کر دیر نہ کر۔

حدیث نمبر ۶۸

میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا

مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا:

Marfat.com

مَنْ صَنَعَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یَدًا کَافَأْتُہٗ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔۔۔۔

جو شخص میرے اہل بیت میں سے کسی ایک کے ساتھ مدد اور اعانت سے پیش آئے گا۔ میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۹)

حدیث نمبر ۶۹

اہل بیت سے نیک سلوک

۔۔۔۔ اگر اب بھی کوئی کسر باقی رہ گئی ہو تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کا ایک اور ارشاد دیکھیں اور غور کریں تاکہ عقائد کے نہاں خانوں میں حسین اور اہل بیت کی محبت کی شمع روشن ہو سکے۔۔۔۔

○ ۔۔۔۔ امام الدین طبری نے ایک دوسری سند سے مندرجہ بالا حدیث ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے۔

مَنْ صَنَعَ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَعْرُوْفًا فَعَجَزَ عَنْ مُکَافَأَتِہٖ فِی الدُّنْیَا فَاَنَا الْمُکَافِیُٔ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔۔۔۔

جس نے میرے گھر والوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کوئی نیکی کی اور وہ اس کا دنیا میں بدلہ نہ چکا سکا تو قیامت کے دن اس کا بدلہ میں چکاؤں گا۔۔۔۔

مندرجہ بالا احادیث کو پڑھنے کے باوجود، دل میں نرمی اور ذکر حسین سے رقت پیدا نہ ہو تو سمجھ لو کہ ایسے دل سے سنگ خار ہزار درجہ بہتر ہے، حسین وہ عظیم ہستی ہے، جس کے غم

Marfat.com

میں انسان تو ایک طرف، اللہ تعالیٰ کے نوری فرشتے بھی قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث نمبر ۰ ۷

قبر حسین پر فرشتوں کا رونا

یہاں پر ایک اور روایت بیان کر رہا ہوں۔ اس امید پر کہ شاید دس محرم کی رات کو پلکوں کا حلقہ توڑ کر ایک آدھ آنسو نکل آئے اور اس مولوی کی بگڑی بن جائے جو حسین پر ہر سال رونے کو دھندہ کا نام دیتا ہے۔

روایت اس طرح ہے کہ امام الائمہ —— استاذ الفقہاء —— فقاہت کے عظیم امام —— جسے حنفی فقہ کا امامِ اعظم کہتے ہیں —— حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد —— حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام حسین کی قبر کی زیارت کے بارے میں پوچھا گیا —— تو آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے باپ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جو شخص امام حسین کا حق پہچانتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کرے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ —— وَ قَالَ : اِنَّ حَوْلَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ شَعِثًا غَبَرًا يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ——

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا نام مقامِ علیین میں لکھ دے گا —— اور فرمایا۔ بے شک امام حسین علیہ السلام کی قبر شریف کے اردگرد ستر ہزار فرشتے پراگندہ بال۔ خاک آلودہ قیامت تک امام حسین پر روتے رہیں گے ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۱)

○ —— (خیال رہے —— کہ علیین —— ایک بہشت کا نام ہے جو سب سے اونچے مقام پر ہے)

Marfat.com

اہل درد کو خدا سلامت رکھے جن کے دل مودّتِ حسین سے ہمیشہ روشن رہتے ہیں—غم حسین میں میں رونے والی آنکھیں قیامت تک سلامت رہیں—اور ان کے ساحل مژگاں پر ہمیشہ نمی رہے۔

حدیث نمبر ا۔

حسین کے قاتل کی بخشش نہیں ہوگی

مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے—کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ''عجز و نیاز کی پوری کائنات سینے میں بسا کر''—اللہ تعالیٰ کی جناب میں سوال کیا—اے میرے پروردگار میرے بھائی (ہارون علیہ السلام) کا انتقال ہوگیا ہے—اس کی مغفرت فرما—اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی—فرمایا۔اے موسیٰ

لَوْ سَاَلْتَنِیْ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لَاُجِبْتُكَ مَا خَلَا قَاتِلِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنِّیْ اَنْتَقِمُ لَهٗ مِنْهُ—

اگر تو مجھ سے اولین و آخرین کے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو میں تیری دعا کو قبول کرتے ہوئے سب کو بخش دیتا سوائے حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کے قاتل کے ''یعنی میں اسے نہیں بخشوں گا'' بے شک میں اس کے قاتل سے خود انتقام لوں گا—

(الفردوس بمأ ثور الخطاب (ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی) ج اول ص ۲۲۷ حدیث نمبر ۸۶۹ مطبوعہ دارالباز مکہ مکرمہ)

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۷

موسیٰ علیہ السلام نے قبر حسین کی زیارت کی

امام شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے آگے حدیث نقل فرمائی ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

اِنَّ مُوسٰی بْنَ عِمْرَانَ سَأَلَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَزَارَهٗ فِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ——

بے شک حضرت موسیٰ بن عمران نے اپنے ربّ جل جلاء سے امام حسین بن علی کی قبر کی زیارت کے بارے میں سوال کیا "حضرت موسیٰ علیہ السلام" نے ستر ہزار فرشتوں کے "جھرمٹ میں" حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی —— (یعنی جس جگہ میں صدیوں بعد امام حسین نے دفن ہونا تھا اس جگہ کی ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زیارت کی)

(الفردوس الدیلمی ج اول ص ۲۲۷ حدیث ۸۷۰ مطبوعہ ایضاً)

○ —— اوپر درج کی گئی احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام عالی مقام علیہ السلام کے غم میں شجر و حجر پر اثرات مرتب ہوئے، پتھروں کے نیچے سے خون نکل رہا ہے —— درختوں کی جڑوں سے لہو کے فوارے ابل رہے ہیں —— دیواروں سے خون پھوٹ رہا ہے —— خون کی بارش ہو رہی ہے —— ساری کائنات نواسہ رسول کی شہادت پر نوحہ کناں ہے،

○ —— لیکن ایک وہ مولوی ہے جو غم حسین میں رونے کو دھندا قرار دے رہا ہے —— اور دوسرا یزید پلید کے حق میں نعرے لگا رہا ہے —— اور اس کو خلیفہ برحق ——

Marfat.com

اورامیرالمومنین کہہ کر پکار رہا ہے اور وہ بھی امام حسین کے نانا جان کے منبر پر —— افسوس ہے ایسے علم پر جو راہِ ہدایت سے ہٹا دے —— لعنت ہو ایسی سوچ پر جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغی بنا دے۔

○ —— ''سانحۂ کربلا'' کے مصنف نے اپنی آٹھ ورقی کتاب میں ایسا زہر بھرا ہے کہ رسولِ ارضین وسموات کے پیارے نواسے کا بغض ایک لفظ میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے —— پتہ نہیں اس چیز کو کیا نام دیا جا سکتا ہے —— کہ جن لوگوں میں خارجیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں —— اور ایسا کیوں ہے اور ایسا کچھ لکھنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے —— ''سانحہ کربلا'' —— کے مصنف سے متعلق کلام میں خفیف سی تلخی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت میری ہی جماعت (جماعت اہل سنت) سے تعلق رکھتے ہیں —— اس امر کو بدقسمتی سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ کم ترین مقدار میں ہی سہی لیکن ان لوگوں کی موجودگی محسوس ہوتی رہتی ہے جو اولادِ رسول سے بغض رکھتے ہیں۔

○ —— اہل سنت و جماعت کا مذہب و مسلک اور طرزِ طریقت اور رنگِ مشرب حق و صداقت پر مبنی ہے —— جس کی نظیر کسی فرقے میں نہیں ملتی —— اہل سنت و جماعت وہ مذہب ہے، جس کے پیروکاروں کے دلوں میں عشق رسول —— احترام صحابیت —— مودّت اہل بیت اور عقیدتِ اولیاء اللہ پائی جاتی ہے —— اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے صدقے میں میری جماعت کو قیامت تک قائم رکھے، جن کے نوری نغموں سے محبت کے گلشن میں بہار اپنے پورے جوبن پہ ہے۔

اہل سنت کا بیڑا پار اصحابِ رسول
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

Marfat.com

○

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں
حکم سے ربّ عالم کے مغضوب ہیں
ہے ادب کی خضر! جس کو دولت ملی
مذہب اہل سنت کی کیا بات ہے

Marfat.com

خصائل شتّٰی

امام حسین علیہ السلام

گزشتہ ابواب میں سیّدہ کریمہ زہراء بتول ــــ مولا علی ــــ امام حسن ــــ امام حسین علیہم السلام سے متعلق مشترکہ اور علیحدہ علیحدہ احادیث وروایات بیان کیں ــــ اور زیرنظر باب میں امام عالی مقام حسین علیہ السلام سے متعلق کچھ متفرق خصائل وخصائص بیان کیے جائیں گے۔

غریب پرور

حضرت علامہ مفتی محمد اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (جو شیخ المحدثین والمحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں) نے ''الفصول المھمہ'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہمان نواز ــــ غریب پروری ــــ فقراء ومساکین اور مظلوموں کی اعانت میں مشہورِ آفاق تھے ــــ آپ ضعیف حالوں ــــ مسکینوں ــــ برہنہ تنوں ــــ بے چاروں اور حاجت مندوں کی امداد واعانت فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک مصیبت زدہ شخص نے امام حسین کے سامنے اونٹ بٹھا کر مندرجہ اشعار لکھ کر شہزادہ کونین ــــ حضرت امام کی جناب میں بھیجے۔

(مندرجہ ذیل اشعار میں صدائے بھیک کا انوکھا انداز ہے)

Marfat.com

لَمْ یَبْقِ لِیَ مِمَّا یُبَاعُ بِحَبَّةٍ
فَکَفَاكَ مَظْهَرُ حَالَتِیْ عَنْ مَّخْبَرِیْ
اِلَّا بَقَیْتُ مَاءَ وَجْهٍ صُنْتُهَا
مِنْ اَنْ اَبَاعَ فَقَدْ وَجَدْتُّ الْمُشْتَرِیْ

''میں ایک بے سروسامان شخص ہوں، میرے پاس کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو ایک دانے کے بدلے فروخت کی جائے، پس کافی ہے آپ کے لئے میری خبر سے میری حالت کا ظہور۔ مگر میں نے باقی اور محفوظ رکھا اپنی آبرو کو اور میں نے اسے بچائے رکھا اس امر سے کہ اس کو فروخت کروں، بے شک اب میں نے تیرے جیسے خریدار کو پالیا ہے۔''

یعنی میرے چہرے پر نمودار ہونے والے پانی کے وہ آبدار قطرے جن کو کنایہ کی زبان میں آبرو کا نام دیا گیا ہے —— جنہیں مدت سے میں نے اپنی نگاہ میں رکھا تھا —— اور ہر کلفت میں ان کی حفاظت کی، مگر آج تجھ جیسا پروقار خریدار دیکھ کر اس حُسنِ آبرو کو بیچنا چاہتا ہوں ——

ان اشعار کے بھیجنے کے بعد سائل نے تھوڑا سا انتظار و توقف کیا —— اور جانا کہ دولت کدۂ حسین سے ابھی تک جواب نہیں آیا تو پھر اس نے یہ دو شعر لکھ کر اندر بھیجے۔

مَاذَا اَقُوْلُ اِذَا رَجَعْتُ وَ قِیْلَ لِیْ
مَاذَا اَصَبْتَ مِنَ الْجَوَادِ الْمُفَضَّلِ
اِنْ قُلْتُ اَعْطَانِیْ کَذَبْتُ وَاِنْ اَقُلْ
بَخِلَ الْجَوَادُ بِمَالِہٖ لَمْ یَحْسُنْ

Marfat.com

جب میں واپس لوٹوں گا تو لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تو نے کریم سخی سے کیا پایا تو میں کیا کہوں گا؟ ——

اگر میں کہوں کہ اس سخی نے مجھے عطا کیا ہے تو یہ بات جھوٹی ہوگی —— اور اگر یہ کہوں کہ حسین سخی نے مال کے ساتھ بخل کیا ہے تو اس بات کا اظہار مناسب نہیں ہے ——

سیدنا امام حسین نے اس سائل کو دس ہزار دینار عطا فرمائے اور اس کو دیئے ہوئے کو بہت ہی قلیل شمار کر کے، مندرجہ ذیل دو شعر لکھ کر بھیجے۔

عَاجَلْتَنَا فَاِنَّكَ عَاجِلُ بِرِّنَا
قَلَّا وَّاِنْ اَمْهَلْتَنَا لَمْ تَقْلِلُ
فَخُذِ الْقَلِيْلَ وَكُنْ كَاَنَّكَ لَمْ تَسْأَلُ
وَنَكُوْنُ نَحْنُ كَاَنَّهَا لَمْ تُفْعَلُ

اے سائل تو نے بہت جلدی کی، اور اس جلدی سے ہم سے بہت ہی تھوڑا احسان ہو سکا، اگر تو ہمیں مہلت دیتا تو یہ عطا قلیل نہ ہوتی ——

پس تو اس بہت ہی قلیل کو قبول کر لے اور تو اسے یوں سمجھ کہ تو نے سوال کیا ہی نہیں، اور ہم یوں سمجھیں گے کہ ہم نے کچھ عطا کیا ہی نہیں ——

(سعادت الکونین ص ۹۱ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ —— ص ۱۴۳۔۱۴۲ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

جگہ خالی کردی

"سعادت الکونین فی فضائل الحسنین" میں حضرت مفتی اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں —— کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بیت

Marfat.com

اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے —— اور جب آپ نے حجر اسود کا بوسہ لینا چاہا تو لوگوں نے آپ کے لئے جگہ خالی کر دی (تا کہ آپ بے تکلفی سے بوسہ لے سکیں) جناب فرزدق بن غالب (عرب کے مشہور شاعر) آپ کو عقیدت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے —— فرزدق سے کسی نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرزدق کی زبان سے بے ساختہ اور برجستہ یہ شعر نکلا۔

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَآءُ وَ طَابَةُ
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

یہ وہ شخص ہے جسے بطحاء (مکہ معظّمہ) طابہ (مدینہ منورہ) اور بیت اللہ شریف اور حل وحرم سب جانتے ہیں ——

(سعادت الکونین ص ۹۱ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ ص ۱۴۴ مطبوعہ قادری رضوی لاہور)

(دیگر کئی کتب میں فرزدق کا یہ شعر امام زین العابدین علیہ السلام سے متعلق ہے)

طرزِ احترام

''الفصول المهمه فی معرفة احوال الائمه'' کے حوالے سے ''سعادت الکونین'' میں مرقوم ہے —— کہ امامین کریمین حسنین علیہما السلام کے درمیان اتفاق سے کسی بات پر ناچاقی کی صورت پیدا ہو گئی —— حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بھائی —— حضرت امام حسن کی خدمت میں عرض کیا کہ بھائی جان! —— میں آپ کو راضی کرنے اور اپنی غلطی کی معافی کے لئے ضرور پہل کرتا —— مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص رنجیدہ کو راضی کرنے اور معذرت کرنے میں پہل کرے گا وہ اس سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

Marfat.com

پس میں نہیں چاہتا کہ جنت میں داخلے کے سلسلے میں آپ سے سبقت لے جاؤں ——— اور آپ کی بزرگی پر خود کو ترجیح دوں ——— مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی میری دل جوئی اور خوشنودی کے لئے میرے پاس تشریف لائیں ——— چنانچہ یہ سنتے ہی امام حسن ''علیہ السلام'' تشریف لائے اور ایک دوسرے کی تسلی و تشفی میں مشغول ہو گئے۔

(سعادت الکونین ص ۹۲ مطبوعہ سیالکوٹ۔ ایضاً ص ۱۴۴ مطبوعہ لاہور)

گلدستہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن امام حسین ''علیہ السلام'' کی خدمت میں آپ کی لونڈی (کنیز) نے پھولوں کا ایک خوبصورت اور نازک گلدستہ پیش کیا ——— آپ نے اس گلدستے کو سونگھ کر اس لونڈی کو آزاد فرما دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ——— کہ میں نے عرض کیا، کہ آپ نے اس ادنیٰ گلدستے کے عوض بیش قیمت کنیز کو آزاد فرما دیا ——— آپ علیہ السلام نے جواباً کہا اے انس! کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک اور مقدس کلام میں فرماتا ہے:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ، جواب میں کہو۔ (پارہ ۵ سورہ نساء آیت نمبر ۸۶)

''امام نے فرمایا'' ——— پس اس سے بہتر تحفہ یہی تھا کہ میں اس کو خدا کی رضا کے لئے آزاد کر دوں۔

(سعادت الکونین ص ۹۲ مطبوعہ سیالکوٹ)

کریمانہ انداز

علامہ مفتی اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے

Marfat.com

چل کر لکھتے ہیں ــــ کہ اسی طرح ــــ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز ــــ ''احوالِ ائمہ اثناء عشر'' ــــ میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن دستر خوان پر کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے ــــ اور خادمہ پانی کا بھرا ہوا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے آپ کے سر اقدس کی طرف کھڑی ہوئی تھی، اتفاقاً اس کے ہاتھ سے پیالہ چھوٹ کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا ــــ امام حسین نے غصے کی نظر سے اس کی طرف دیکھا، خادمہ نے کہا۔

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ ــــ (پرہیز گاروں کی یہ شان ہے کہ) ''ضبط کرتے ہیں غصہ کو'' ــــ امام نے فرمایا:

کَظَمْتُ غَیْظِیْ ــــ ''میں نے اپنے غصہ کو ضبط کرلیا۔''

خادمہ نے یہ کریمانہ انداز دیکھا تو فوراً آیت کا دوسرا ٹکڑا تلاوت کیا۔

وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط ــــ ''اور درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے''

آپ نے فرمایا ــــ عَفُوْتُ عَنْكِ ــــ میں نے تجھے معاف کر دیا اور تیری اس غلطی کو نظر انداز کیا۔

خادمہ نے آیت مبارکہ کا تیسرا حصہ تلاوت کیا۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

''اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے۔''

(پارہ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۳۴)

سیدنا امام حسین نے فرمایا ــــ میں نے خدا کے لئے تجھے آزاد کیا۔

(سعادت الکونین ص ۹۳)

Marfat.com

پیدل حج

مفتی اکرام الدین فرماتے ہیں — کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عبادت کی مختصر سی کیفیت یہ ہے کہ آپ نے پیدل پچیس حج لبیک کہتے ہوئے ادا کیے۔

(سعادت الکونین ص ۱۴۶ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

چمک دار چہرہ

''سعادت الکونین'' میں ''شواہد النبوۃ'' کے حوالے سے منقول ہے — کہ آپ (یعنی امام حسین علیہ السلام) کے حسن و جمال کی بابت لکھا ہے کہ لوگ اندھیرے میں آپ کے حسن اور رخساروں کی چمک میں راہ چلتے تھے۔ (ایضاً ص ۱۴۷)

ہزار رکعت:

حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ''فصولِ مھمہ'' سے نقل کرتے ہیں — کہ لوگوں نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے والد کے ہاں اس قدر کم اولاد کیوں پیدا ہوئی — آپ نے جواب دیا کہ اس قدر بھی ان کا وجود میں آنا تعجب خیز اور حیرت انگیز بات ہے — آپ کو اتنی فرصت کہاں تھی جو عورتوں (ازواج) سے صحبت رکھتے — آپ رات دن میں ہزار رکعت نماز سے کم نہ پڑھتے تھے۔

(سعادت الکونین ص ۱۴۷ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

تحائف قبول نہ فرمائے:

''الفصول المھمۃ فی معرفۃ احوال الائمۃ'' میں — امام ابن صباغ مالکی (علی بن محمد بن احمد مالکی، مکی متوفی ۸۵۵ھ) ارقام فرماتے ہیں کہ

اِنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ وَصَلَهٗ بِمَالٍ كَثِيْرٍ وَّ ثِيَابٍ وَّافِرَةٍ

Marfat.com

وَكِسْوَةٍ فَاخِرَةٍ ـــــ فَرَدَّ الْجَمِيعَ عَلَيْهِ ـــــ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ شَيْئًا ـــــ

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (بن سفیان رضی اللہ عنہ) مکہ معظمہ (حج کرنے کے لئے) حاضر ہوئے ـــــ تو آپ اپنے ساتھ بہت زیادہ مال و دولت (درہم و دینار، سیم و زر) بہت قیمتی کپڑے ـــــ اور بہت ہی قبول صورت پوشاک و ملبوسات لائے (اور امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں بطورِ نذر پیش کیے) تو امام حسین علیہ السلام نے ان کو تمام کا تمام مال و متاع واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہ فرمایا ـــــ

(الفصول المہمۃ فی معرفۃ احوال الائمۃ ص ۱۷۷ مطبوعہ مطبعۃ العدل فی النجف ایران ـــــ سعادت الکونین فی فضائل الحسین ص ۱۴۷ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور پاکستان)

ہرنی کے دو بچے

علامہ حسین کاشفی رحمتہ اللہ علیہ، کنز الغرائب کے حوالے سے روایت بیان فرماتے ہیں ـــــ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں ایک اعرابی حاضر ہوا ـــــ اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ہرن کا ایک بچہ شکار کیا ہے، وہ آپ کے لئے بطورِ ہدیہ لایا ہوں ـــــ خواجہ عالم صلوات اللہ علیہ نے اس کو قبول فرما لیا۔

اسی اثناء میں حضرت امام حسن علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے ـــــ اور ہرن کے بچے سے پیار کرنے لگے ـــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ہرن کا بچہ امام حسن کو عطا فرما دیا ـــــ اور وہ گھر چلے گئے ـــــ تھوڑی دیر کے بعد امام حسین علیہ السلام آئے اور اپنے بھائی کو ہرن کے بچے سے کھیلتے ہوئے دیکھا ـــــ تو پوچھا بھائی جان یہ ہرن کا بچہ آپ نے

Marfat.com

کہاں سے حاصل کیا؟ ـــــ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا یہ بچہ مجھے نانا جان نے دیا ہے ـــــ امام حسین علیہ السلام مسجد میں آئے اور عرض کیا نانا جان! آپ نے بھائی حسن کو ہرن کا بچہ دیا ہے۔ مجھے نہیں دیا۔

حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام، رسول کریم سے بار بار ہرن کا بچہ طلب کر رہے تھے ـــــ اور آپ ﷺ انہیں بہلانے میں مصروف تھے کہ کہیں وہ رونا نہ شروع کر دیں ـــــ اسی اثناء میں اچانک مسجد میں شور اٹھا ـــــ اور ایک ہرنی اپنے بچے کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے تیزی سے بھاگتی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئی ـــــ اور فصیح زبان میں بولی ـــــ یا رسول اللہ! میرے دو بچے تھے، ایک کو شکاری پکڑ کر آپ کے پاس لے آیا ـــــ اور دوسرا خوشی خوشی میرا دودھ پی رہا تھا کہ مجھے آواز آئی کہ جلدی سے اپنے بچے کو لے کر سید عالم کی خدمت میں حاضر ہو جا۔

کیونکہ حسین آپ کے سامنے کھڑے ہو کر ہرن کا بچہ مانگ رہے ہیں ـــــ اور فرشتے اپنی عبادت گاہوں سے سر نکالے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہے ہیں ـــــ اگر حسین نے رونا شروع کر دیا تو ان کے ساتھ ملائکہ مقربین بھی اشک بار ہو جائیں گے ـــــ اس لئے حسین کے رونے سے قبل اپنا بچہ انہیں پیش کر دے ـــــ یا رسول اللہ! میں تیزی کے ساتھ دوڑتی ہوئی فاصلہ قطع کر کے آئی ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک آپ کے لخت جگر کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت میں یہ منظر دیکھ کر شور مچ گیا ـــــ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ہرنی کے لئے دعا فرما کر اس کا بچہ امام حسین علیہ السلام کو دے دیا ـــــ شہزادۂ رسول ہرنی کا بچہ لے کر اپنے بڑے بھائی کے ساتھ خوشی خوشی اپنی والدۂ محترمہ سیدۃ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے پاس آ گئے

Marfat.com

——اور انہیں تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا۔

(روضۃ الشہدا ص ۱۹۵——تا——۱۹٦ مطبوعہ خیابانِ ابوذر تہران)

ارض وسماوات کی زینت:

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی نے——"عیون الرضا"——کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک روز میں اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا——وہاں پر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، مجھے نانا جان نے فرمایا۔

مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"خوش آمدید اے ابوعبداللہ، اے آسمانوں اور زمین کی زینت۔"

جناب ابی بن کعب نے عرض کی——یا رسول اللہ! آپ کے سوا بھی کوئی شخص آسمانوں اور زمین کی زینت ہے؟——حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا——اے اُبی! اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا——حسین آسمانوں میں زمین سے بڑھ کر بزرگ تر ہے، حسین کو عرش کی دائیں جانب مصباح ہدایت——اور——سفینہ نجات لکھا ہے——اس حدیث کے تتمہ (آخری حصہ) سے حسین کی اولاد کی صفات——ان کے نام اور ان کی دعائیں ہیں۔

(روضۃ الشہدا ص ۱۹۴۔تا۔۱۹۵ مطبوعہ تہران ایران)

فطرس فرشتہ اور امام حسین:

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رقم طراز ہیں——کہ جب جبریل علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارک باد پہنچانے کے لئے زمیں پر آئے تو

Marfat.com

انہوں نے زمین پر پڑے ہوئے فرشتے کو دیکھا جو زار و قطار رو رہا تھا — حضرت جبریل نے اس کے پاس آ کر پہچانا تو وہ تیسرے آسمان کا فرشتہ فطرس تھا جس کے زیر فرمان ستر ہزار فرشتے تھے — جناب جبریل علیہ السلام نے اسے اس حال میں دیکھ کر فرمایا — اے فطرس! تمہاری یہ حالت کیسی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟

فطرس نے کہا — اے روح الامین حق تعالیٰ نے مجھے ایک کام کا حکم فرمایا تو مجھ سے اس میں تھوڑا سا تساہل واقع ہو گیا — اس پر غیرتِ خداوندی کی برق نے میرے بال و پر جلا دیئے — کل میں مسند عزت پر تھا اور آج مہلکہ ذلت پر ہوں — پھر کہا، اے جبریل آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت جبریل نے کہا — میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بچے کی مبارک باد پیش کرنے جا رہا ہوں۔

فطرس نے روتے ہوئے کہا — کیا ہی اچھا ہو، اگر آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں — ہو سکتا ہے حضور رسالت مآب میری سفارش فرما دیں — اور مجھے میرے بال و پر واپس مل جائیں، اور پھر اپنے مقام پر چلا جاؤں۔

جبریل علیہ السلام اسے ساتھ لے کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے — سلام و تسلیمات اور تہنیت و مبارکباد کے بعد فطرس کے بارے میں عرض کیا — اس وقت آقا علیہ السلام نے حسین کو گود میں اٹھا رکھا تھا — آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فطرس آ — اور اپنے جسم کو میرے حسین کے جسم سے مل لے۔

فطرس نے آگے بڑھ کر امام حسین علیہ السلام کے جسم انور کے ساتھ اپنا جسم مس کیا تو اسی وقت اسے بال و پر مل گئے اور وہ اپنی عبادت گاہ میں واپس چلا گیا۔

Marfat.com

پھر کیا ہوا؟

پھر جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت واقع ہونے کے بعد اسے اس حادثہ کا علم ہوا تو اس نے بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کی ـــــ الٰہی! کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر مجھے اس امر کی خبر دی جاتی تو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر زمین پر جاتا اور حسین علیہ السلام کے دشمنوں سے جنگ کرتا۔

خالق ارضین وسماوات نے فرمایا ـــــ اگر تجھے وہ موقع میسر نہیں آسکا ـــــ تو اب اپنے تابع فرمان ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لے کر مزارِ حسین پر چلا جا ـــــ اور دن رات رو رو کر اپنے آنسوؤں کا ثواب ان لوگوں کو پہنچاتے رہنا جو غم حسین میں روئیں گے ـــــ چنانچہ فطرس زمین پر آ گیا اور اس کام میں مصروف ہو گیا۔ جس کا اسے حکم فرمایا گیا تھا۔

(روضۃ الشہدا، ص ۱۹۳ ۔ تا ۔ ۱۹۴ مطبوعہ تہران)

غم حسین میں رونا:

حضرت سیدنا امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ کے لئے مینڈھا بھیجا ـــــ اور ابراہیم علیہ السلام نے اسے ذبح فرمایا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو ذبح کرتا تو مجھے عجیب ثواب عظیم حاصل ہوتا اور میری عزت وحرمت کا قدم بلند مقام پر ہوتا ـــــ اللہ جل شانہ نے وحی بھیجی کہ آپ تمام مخلوقات میں سے کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں ـــــ جنابِ خلیل نے عرض کی ـــــ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ـــــ کیونکہ وہ آپ کے حبیب وصفی ہیں۔

ارشاد ہوا ـــــ کیا آپ انہیں زیادہ عزیز دوست رکھتے ہیں یا اپنے آپ کو؟ خلیل

Marfat.com

علیہ السلام نے کہا ـــــ ان کے ساتھ میں اپنی ذات سے زیادہ محبت رکھتا ہوں ـــــ فرمان ہوا ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیٹوں کو زیادہ محبوب رکھتے ہو یا اپنے بیٹوں کو؟ جناب خلیل علیہ السلام نے کہا ـــــ مجھے ان کی اولاد اپنی اولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی ـــــ کہ ان کے بہت بڑی شان والے بیٹے (حسین) پر غربت کے عالم میں دشت کربلا میں ظلم وستم ڈھایا جائے گا ـــــ اور اسے اس وقت شہادت کا جام پلایا جائے گا ـــــ جب وہ یک وتنہا اور بھوکا پیاسا ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے واقعہ کربلا کا ذرا سا حال سنا تو ان کے آنسو جاری ہو کر رُخساروں پر بہنے لگے ـــــ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اے ابراہیم! ـــــ حسین علیہ السلام پر رونے اور آپ کے دل کو پہنچنے والے اس غم کا ثواب اتنا ہی ہے ـــــ جتنا آپ کو اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنے سے حاصل ہوتا۔

(روضۃ الشہداء ص ۳۴ مطبوعہ ایضاً)

ایک آنسو کی قیمت:

علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کو سامنے رکھتے ہوئے رونے کا ثواب اس طرح لکھا ہے ـــــ کہ آئمۃ اہل بیت کرام علیہم السلام سے روایت بیان کی گئی ہے کہ غم حسین میں کسی آنکھ سے ٹپکنے والے ہر قطرے کو صدفِ شرف میں چمکدار موتی بنا کر اس شخص کے قلادۂ عمل (عمل کا گلو بند) میں پرو دیتے ہیں اور اس کی قیمت بازارِ قیامت میں اس پر ظاہر کی جائے گی۔

(ایضاً ص ۳۵ تا ۳۶)

خواب میں فرمایا:

ملا حسین کاشفی نے جنابِ سہل بن عبد اللہ کا واقعہ بیان کیا ہے ـــــ شیخ سہل کہتے

Marfat.com

ہیں کہ میں نے عاشورا کے دن روتے ہوئے اپنے آپ سے کہا —— اگرچہ میں اس روز حاضر نہ تھا کہ اس شاہِ شہیداں کے سامنے اپنا خون بہاتا —— آج اس حسرت میں چند قطرے اپنی آنکھوں سے بہاتا ہوں۔

رات کے وقت خواب میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی —— تو آپ نے مجھے فرمایا —— ربّ ذوالجلال کی قسم میرے بیٹے حسین کے غم میں بہایا ہوا ایک آنسو بھی ضائع نہیں ہوگا۔ اس روز جو تو نے گریہ وزاری کیا ہے کل قیامت کے دن تجھے اس کا اس قدر ثواب دیا جائے گا کہ روئے زمین کے حساب دان —— اور خانۂ افلاک کے میر منشی اس ثواب کا حصر وحساب نہیں کر سکیں گے۔

(ایضاً ص ۳۶)

حسین کی پناہ میں:

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام میدانِ محشر میں خون آلود چہرے کے ساتھ تشریف لا کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے۔

رَبِّ اِشْفَعْنِیْ فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ

پروردگار! مجھے اس شخص کے حق میں اذن شفاعت عطا فرما جو میرے غم میں رویا کرتا تھا ——

الٰہی جو شخص دنیا میں میری شہادت وغربت، مظلومی و بے کسی اور بھوک کو یاد کر کے روتا تھا اسے بھی بخش دے ——

چنانچہ اس سردار کی شفاعت شرفِ قبولیت حاصل کرے گی اور امام حسین علیہ السلام

Marfat.com

کے غم میں رونے والے پروانۂ نجات حاصل کرلیں گے۔

(روضۃ الشہداء ص ۳۶ مطبوعہ خیابانِ ابوذر جمہری شرقی تہران ایران)

شہزادۂ خیرالملک

کشتۂ عشق نبی ﷺ، حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ —— یہ وہ مردِ قلندر ہے —— جو حکیم الامت کے لقب سے ملقب ہے۔ آپ نے نہایت عقیدت آگیں انداز میں —— سلطانِ سلاطین اقالیم شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شان و منقبت میں حقائق پر مبنی کچھ اشعار لکھے ہیں —— جن میں اہل محبت کے لئے اسرار و رموز اور کیف و سرور کی ایک پوری کائنات موجود ہے —— لکھتے ہیں۔

(۱)

آں امام عاشقاں، پورِ بتول
سرو آزادے زبستان رسول

وہ عاشقوں کا امام —— سیدہ فاطمۃ الزہراء بتول سلام اللہ علیہا کا بیٹا اور باغِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ایک آزاد سرو ہے۔

سرو —— ایک مشہور ترین درخت کا نام ہے، جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے اور بہت خوشنما ہوتا ہے اور ہر موسم میں ہرا بھرا رہتا ہے —— مطلب کہ اس پر موسمی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ بہار ہو کہ خزاں اس کے جوبن میں فرق نہیں آتا —— علامہ نے امام حسین کو باغِ رسول کا سرو آزاد کہا ہے —— جو ظلم و ستم کے طوفانوں میں بھی استقامت کہسار نظر آتا ہے —— اسی کے دم قدم سے چمنستان کی خضرت اپنے جوبن پر ہے۔

Marfat.com

(۲)

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذِبحِ عظیم آمد پسر

(اللہ اللہ (خدا تعالیٰ کی شان کہ) باپ ''یعنی علی مرتضیٰ'' تو بسم اللہ کی ''ب'' ــــ اور بیٹا (یعنی امام حسین) ذبح عظیم کا مطلب تھے۔)

تشریح:

علامہ سلیمان قندوزی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے ــــ علامہ ابن طلحہ حلبی شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ــــ ''الدر المنظم'' ــــ کے حوالے سے ــــ ینابیع المودّہ ــــ میں لکھا ہے کہ مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فرمانِ عالی شان ہے:

اِعْلَم اَنَّ جَمِیْعَ اَسْرَارِ الْکُتُبِ السَّمَاوِیَّةِ فِی الْقُرْاٰنِ ۔ وَ جَمِیْعَ مَا فِی الْقُرْاٰنِ فِی الْفَاتِحَةِ ــــ وَجَمِیْعَ مَا فِی الْفَاتِحَةِ فِی الْبَسْمَلَةِ ــــ وَجَمِیْعَ مَا فِی الْبَسْمَلَةِ فِیْ بَاءِ الْبَسْمَلَةِ ــــ وَ جَمِیْعَ مَا فِیْ بَاءِ الْبَسْمَلَةِ فِی النُّقْطَةِ الَّتِیْ هِیَ تَحْتَ الْبَاءِ ــــ

تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ تمام آسمانی کتابوں کے راز، قرآنِ مجید میں موجود ہیں ــــ اور قرآنِ مجید کے تمام علوم، اسرار، سورۂ فاتحہ میں موجود ہیں ــــ اور سورۂ فاتحہ کا تمام علم، بسم اللہ شریف میں موجود ہے ــــ اور تمام ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کا علم بسم اللہ کی ''ب'' میں موجود ہے ــــ اور بسم اللہ کی باء کا راز و علم ''ب'' کے نقطہ میں موجود ہے ــــ مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ــــ

Marfat.com

اَنَا النُّقْطَةُ الَّتِیْ تَحْتَ الْبَاءِ

میں وہ نقطہ ہوں جو بسم اللہ شریف کی ''ب'' کے نیچے موجود ہے۔

(ینابیع المودۃ باب الرابع عشر (باب نمبر۱۴) ج اوّل ص ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان)

نقطہ:

مولائے کائنات ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْعِلْمُ نُقْطَةٌ کَثَّرَهَا الْجَاهِلُوْنَ —— وَالْاَلَفُ وَحْدَةٌ —— عَرَفَهَا الرَّاسِخُوْنَ ——

علم ایک نقطہ ہے جسے جاہلوں نے زیادہ کر دیا ہے —— اور ''الف'' وحدت پر دلالت کرتا ہے جس کو علم میں مضبوط (علماء ہی) جانتے ہیں ——

(ینابیع المودۃ ایضاً)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے —— کہ ایک چاندنی رات کو حضرت مولا علی نے نمازِ عشاء کے بعد میرا ہاتھ پکڑا —— اور مجھے میدانِ بقیع کی طرف لے گئے —— اور فرمایا: اے عبداللہ پڑھو! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے —— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ —— کی تلاوت کی۔

فَتَکَلَّمَ لِیْ فِیْ اَسْرَارِ الْبَاءِ اِلٰی بُزُوْغِ الْفَجْرِ

پس آپ مجھے صبح کے طلوع ہونے تک بائے بسم اللہ کے رُموز اور اسرار و معانی سے آگاہ فرماتے رہے۔ (حوالہ ایضاً)

آپ کا ایک اور ارشاد:

آپ کا ایک اور ارشاد اس طرح ہے:

Marfat.com

سَلُوْنِیْ عَنْ اَسْرَارِ الْغُیُوْبِ فَاِنِّیْ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ——

مجھ سے چھپے ہوئے رازوں سے ''متعلق'' پوچھ لو! کہ میں نبیوں اور رسولوں کے علوم کا وارث ہوں——

○—— علامہ کے شعر کے پہلے مصرع کا اشارہ ان حقائق کی طرف ہے جو اوپر لکھے گئے، اور مولا علی کو—— ''بائے بسم اللہ'' انہی اقوال کی روشنی میں لکھا—— اور مصرع ثانی میں امام حسین علیہ السلام کو ذبح عظیم لکھا وہ اس آیت جو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ کے بارے میں نازل ہوئی، کی طرف اشارہ ہے۔

وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

(سورہ الصّٰفّٰت، آیت ۱۰۷)

''اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ دے کر اسے بچالیا۔''

بعض صوفیائے عظام کے اقوال کے مطابق—— ذبح عظیم سے مراد حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں''—— یہی وجہ ہے کہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شہادتِ حسین کو نہایت—— اور اسماعیل کو اس سلسلہ کی ابتداء کہہ کر ذکر کیا۔ علامہ فرماتے ہیں۔

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ، ابتدا ہے اسماعیل

اس شعر میں حضرت اقبال اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کو اجمال—— اور امام حسین کی شہادت کو اس اجمال کی تفصیل سے تعبیر کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۳)

بہرِ آں شہزادۂ خیرُ المِلَل

دوشِ ختم المرسلیں نِعمَ الجَمَل

تمام ملتوں سے بہتر شہزادے کے لئے —— ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کندھا مبارک کتنی اچھی سواری ہے۔

○ —— داتا گنج بخش، علی بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی عظیم کتاب ''کشف المحجوب'' میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھٹنوں پر جھکے ہوئے چل رہے تھے اور امام حسین علیہ السلام ان کی پشت پر سوار تھے —— اور رسی کا ایک سرا ان کے ہاتھ میں تھا —— اور دوسرا سرا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ مبارک میں تھا —— حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ''امام حسین'' سے کہا۔ اے ابوعبداللہ! کیا عمدہ سواری پائی ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے عمر! یہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

(کشف المحجوب مترجم ص ۱۴۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

''علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے شعر میں اسی روایت کی طرف اشارہ ہے۔''

(۴)

سُرخِ عشقِ غیور از خونِ اُو

شوخیٔ ایں مصرع از مضمونِ اُو

(اس مصرع کی شوخی، اس مضمون سے ہے —— کہ غیرت مند عشق۔ آپ (امام حسین علیہ السلام) کے ''پاکیزہ'' خون سے سرخ رُو یعنی کامیاب و

Marfat.com

کامران ہو گیا۔)

○—— وہ عشق ہی کیا! —— جس میں غیرت کا نور نہ ہو —— امام حسین علیہ السلام کے پاکیزہ تر خون سے عشق غیور سرخ رُو ہو گیا —— ایک طرف ہزاروں کی تعداد میں دشمن موجود ہیں لیکن عشق غیور کی عزت وحمیت کو بچانے کے لئے —— ناموس رسالت کی نگہبانی کی خاطر —— میدانِ کربلا میں تنہا کھڑا ہے —— جنابِ شورش کاشمیری نے کیا خوب کہا ہے۔

کس کے آنسو چہرۂ نو روز کی رونق بنے
کس کا خوں، اسلام کی صبح درخشاں ہو گیا
کس کی شہ رگ پر یزیدی ہاتھ اٹھے بے دریغ
کون تھا جس کا لہو تفسیر قرآں ہو گیا

(۵)

درمیان اُمتِ آں کیواں جناب
ہم چو حرفِ قل ھو اللہ درکتاب

(امام حسین علیہ السلام امت میں اس طرح ممتاز و بلند ہیں —— جس طرح قل ھو اللہ قرآن مجید میں ممتاز ہے۔)

○—— سورۂ اخلاص کو سورۂ توحید کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے —— توحید اسلام اور شرک کے درمیان ایک امتیاز ہے —— حسین علیہ السلام، اسلام اور نفاق کے درمیان ایک امتیاز ہے —— سورۂ اخلاص کی تین مرتبہ تلاوت سے پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے —— اور حسین کی محبت ومودّت ایمان کی لذتوں سے سرشار

Marfat.com

کرتی ہے۔

○—— کیواں:

کیواں ساتویں آسمان پر چمکتے ہوئے سارے کا نام ہے—— اور ساتویں آسمان کو بھی کیواں کہا جاتا ہے، اس شعر کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ—— ستاروں میں بلندی کے اعتبار سے جو کیواں کا مقام ہے—— اس طرح حسین کا اُمت میں مقام ہے تمام آسمانوں سے ساتواں آسمان بلند تر ہے—— علامہ نے اسی تناظر و تناسب میں حسین علیہ السلام کو لیا ہے۔

○—— توحید کا نام لے کر حسین کریم پر برسنے والے—— کل قیامت کے دن رسولِ ارضین و سموات کے سامنے کس منہ سے جائیں گے—— اس قسم کے لوگوں کے بارے میں، شورش کاشمیری نے جو کہا ہے وہ بھی دیکھیں! اور غور فرمائیں کہ شمر و یزید کے پیروکار کس قدر سیاہ ضمیر اور قلم فروش ہیں۔

اک آفتابِ عرش ہے، غبار میں اٹا ہوا
حسینؑ ہے یزیدیوں کے سامنے ڈٹا ہوا
مصنف ''خلافت یزید'' سے میں کیا کہوں
کہ دل ہے اس کا، خوفِ ذوالجلال سے ہٹا ہوا
سیہ ضمیر ناقدوں کو خیرہ چشم دیکھ کر
پڑی ہے چوٹ قلب پر، دماغ ہے پھٹا ہوا
قلم فروش حملہ زن ہیں سیّدہ کے لالؑ پر
زباں دراز مفتیوں میں دین ہے بٹا ہوا

Marfat.com

گھری ہوئی ہیں کوفیوں میں فاطمہؑ کی بیٹیاں
کہ حمسہ کاروانِ گل بہار سے کٹا ہوا
یہ جان لو کہ دعوت حسینؑ سے گریز ہے
اگر خدا کے دین کا ہے گھٹا ہوا

(ذکر حسین ص ۱۱۰ مطبوعہ نقوی پریس لاہور سن اشاعت محرم ۱۴۲۵ھ)

سورۂ اخلاص:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ حسین علیہ السلام اُمت میں اس طرح ہیں جس طرح قرآن میں — قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ — ممتاز ہے — اس امر سے متعلق سید عالم کا ایک ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں — حقیقتیں نکھر کر آپ کے سامنے آ جائیں گی۔

حدیث شریف:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا مَثَلُ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَثَلِ سُوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کی مثال اس امت میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی طرح ہے —

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۲۵)

ایک اور حدیث شریف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے — فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

Marfat.com

يَا عَلِيُّ مَا مِثْلُكَ فِي النَّاسِ اِلَّا كَمِثْلِ سُوْرَةِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي الْقُرْاٰنِ —— مَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ —— وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْاٰنِ —— وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّاتٍ مَكَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْاٰنُ كُلُّهٗ——

اے علی! تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسے قرآن میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے جس نے سورۂ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھا گویا اس نے قرآنِ مجید کا تیسرا حصہ پڑھ لیا —— جس نے سورۂ اخلاص کو دو مرتبہ پڑھا ایسے ہے جیسے اس قرآن کریم کے دو حصوں کی تلاوت کی —— جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ —— سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھا گویا کہ اس نے سارا قرآن مجید پڑھ لیا ——

اوپر والی حدیث کا دوسرا حصہ:

اوپر جو حدیث بیان کی گئی اس کا دوسرا حصہ اس طرح ہے —— کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَكَذَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ اَخَذَ ثُلُثَ الْاِيْمَانِ —— وَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَقَدْ اَخَذَ ثُلُثَيِ الْاِيْمَانِ —— وَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ كُلَّهٗ——

اے علی! تم بھی اسی طرح ہو جس شخص نے تمہیں دل کے ساتھ محبوب رکھا اس شخص نے ایمان کا تیسرا حصہ پالیا —— اور جس نے تجھے دل اور زبان کے ساتھ دوست رکھا، اس شخص نے ایمان کے دو حصے پالئے —— اور جس

Marfat.com

شخص نے تمہیں دل، زبان، اور ہاتھ سے محبوب رکھا۔ اس نے سارے ایمان کو جمع کرلیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ اَحَبَّكَ اَهْلُ الْاَرْضِ كَمَا يُحِبُّكَ اَهْلُ السَّمَآءِ لَمَا عَذب الله اَحَدًا مِّنْهُمْ بِالنَّارِ ــــ

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ اگر تمام زمین والے اس طرح تیرے ساتھ محبت رکھتے ـــــ جس طرح تمام آسمان والے تمہیں محبوب رکھتے تو اللہ تعالیٰ کسی ایک کو بھی آگ کا عذاب نہ دیتا ـــــ

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۲۵ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

بات دور نکل گئی بات ہو رہی تھی۔ علامہ اقبال کے شعر کی کہ امام حسین علیہ السلام اُمت میں اس طرح ہیں جیسے قرآن میں سورۂ اخلاص ـــــ علامہ لکھتے ہیں:

(۶)

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید

ایں دو قوت از حیات آید پدید

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مردود۔ حضرت علیہ السلام اور یزید لعین، اس ناسوتی حیات میں یہ دو قوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

امام حسین اپنے دور میں سنت موسوی پر عمل پیرا تھے ـــــ اور یزید اپنے دور کا یزید تھا ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دریائے نیل میں غرق اور جبر وظلم کو تباہ کر دیا

Marfat.com

——حسین نے یزیدیت کو فنا کر دیا اور یزید کو زندہ چھوڑ کر نفرتوں کے سمندر میں پھینک دیا۔

(۷)

زِند حق، از قوّتِ شبیری اَست
باطِلِ آخر داغِ حسرت، میری است

حق،قوتِ شبیری سے ہے اور باطل آخر کار حسرت کا داغ لے کر مرنے والا ہے۔

(۸)

خاست آں سر جلوۂ خیر الاُمَم
چوں سحابِ قبلہ باراں در قدم

(وہ اُمت کا سردار و سرخیل! قبلہ کے بادل کی طرح —— جس میں بارش ہو —— اٹھا)

(۹)

بَر زمینِ کربلا بارِید و رفت
لالہ در وِیرانہ ہا کارِید و رفت

(کربلا کی زمین پر برسا اور چلا گیا —— اور ویرانوں میں اس نے پھول اگائے چلا گیا)

علامہ کے طائر تخیل کی پرواز دیکھئے کہ سرخیل اُمم کو قبلہ کے بادل سے تشبیہ دے کر کتنے نفیس پیرایہ کے ساتھ ان کی کریمانہ تمکنت کو بیان کیا اور پھر اس سرزمین کو دیکھئے جس کو ''طف'' کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اس کی ہولناکیوں کی وجہ سے اسے کربلا کا نام دیا گیا

Marfat.com

—— وہاں ریت کے بے ترتیب ڈبے —— بادِ صرصر کے آوارہ تھپیڑے —— سموم ہوائیں —— بے آب وگیاہ میدان میں پانی کی بوند بوند سے ترسنے والے نے اپنے خون ناب کی بارش برسا کر، کس طرح زمین کربلا کو لالہ زار میں تبدیل کر دیا ——

(۱۰)

تا قیامت قطع اِستبداد کرد
موجِ خون اُو چمن اِیجاد کرد

(اس (امام حسین علیہ السلام) نے قیامت کے لئے استبداد (یعنی ظلم وستم سے حکومت کرنا) کو کاٹ کر رکھ دیا اور اس کے خون کی موج نے صحراؤں میں گلشن کھلا دیئے۔)

(۱۱)

بہر حق دَر خاکِ و خوں غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گر دِیدہ است

(وہ حق وصداقت کے لئے خاک اور خون میں تڑپا اور لا الہ الا اللہ کی بنیاد کو مستحکم کر لیا)

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے یہ شعر —— معین الملت والدین —— خواجہ خواجگاں حضور غریب نواز سیدنا معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس رُباعی سے لیا ہے ——

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دیں است حسین، دیں پناہ است حسین

Marfat.com

سر داد نہ داد، دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

''حسین شاہ ہے، حسین بادشاہ ــــ حسین دین ہے اور حسین دین کی پناہ بھی ہے ــــ خدا کی راہ میں سر دے دیا ــــ لیکن یزید لعین کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیا (بیعت کی) خدا کی قسم، یہ سچ ہے کہ حسین بنائے لا الٰہ ہے ــــ یعنی لا الٰہ کی بنیادوں کو مستحکم کرنے والا ہے'' ــــ

مطلب یہ کہ اگر حسین قربانی نہ دیتے تو دین اسلام کو کہیں پناہ نہ ملتی ــــ اور اگر حسین شہید نہ ہوتے تو آج کرۂ ارض کے کونے کونے سے حریت کے قافلے نہ نکلتے۔

○ ــــ مندرجہ بالا رُباعی کا شاعر کون؟ اس عنوان کے تحت اہل سنت کے کئی رسائل و جرائد میں کئی مرتبہ بحث چھڑ گئی ــــ لیکن اس سے متعلق کسی حتمی فیصلے پر نہ پہنچا جا سکا ــــ کئی حضرات نے فرمایا یہ علامہ معین کاشفی کا کلام ہے ــــ کوئی کہتا ہے کہ رباعی کسی نے لکھ کر آپ کی طرف منسوب کر دی ــــ جناب طالب ہاشمی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ رباعی کسی شیعہ شاعر کی ہے۔

اس پر عزیزم سید محمد معین حسین چشتی نے ایک چھوٹا سا مقالہ سپرد قلم کیا ہے ــــ اس سے کچھ اقتباسات قارئین کی نذر کرتا چلوں ــــ حضرت محترم محمد عالم مختار حق صاحب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ــــ راقم (محمد عالم مختار حق) کی رائے میں چونکہ یہ رباعی تواتر سے بلا انفصال خواجہ صاحب سے منسوب چلی آ رہی ہے لہٰذا جب تک اس کے معارض، کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا جاتا، اسے خواجہ صاحب کی تصنیف ہی گردانا

Marfat.com

جائے گا کیونکہ تواتر بذاتِ خود ایک دلیل محکم کا حکم رکھتا ہے۔

راقم الحروف کی لائبریری میں حضور خواجہ غریب نواز کا دیوان موجود ہے جس کے صفحہ نمبر ۱۹۶ پر قطعات کے عنوان کے تحت سب سے پہلی رباعی یہ ہی ہے —— یہ دیوان منظوم اردو ترجمہ کے ساتھ ہے۔ اس کا ترجمہ جناب الحاج عبدالقادر قادری چشتی فدائی صاحب نے کیا ہے —— نیا بازار عیدگاہ روڈ دھنیا دصوبہ بہار ہندوستان سے شائع ہوا —— اس کی کتابت نہال احمد کریمی صاحب نے کی ہے۔

خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوان کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے —— دوسرا قلمی نسخہ آستانہ آگرہ میں ہے —— تیسرا قلمی نسخہ اودے پور نظام الدولہ نظام مردان علی خان کے کتب خانہ میں ہے جس پر ابوالفضل اور فیضی کی مہریں ثبت ہیں۔ انڈین اونس لائبریریز لندن میں سات نسخے موجود ہیں جو رزاقی مجیدی پریس کانپور میں ۱۳۲۷ھ اور ۱۸۶۸ھ کے چھپے ہوئے ہیں۔ —— ان تمام نسخوں میں یہ رباعی موجود ہے —— جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ غریب نواز شاعری کے آسمان پر کوکب درّی بن کر اہل محبت کے دلوں میں روشنی اتارتے رہے۔

کتاب معین الہند:

مؤلفہ جناب ڈاکٹر ظہور الحسن شارب اجمیری —— ناشر حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل اردو بازار لاہور —— تقسیم کار فرید بک سٹال لاہور —— جناب ظہور الحسن شارب یوں رقم طراز ہیں —— کہ ہمارے خواجہ غریب نواز ایک خوش گو شاعر بھی تھے —— آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی میں شاعری کو اپنے جذباتِ قلبی اور وارداتِ محبت اور مشاہداتِ حقیقت کا ذریعہ بنایا۔

Marfat.com

دیوانِ خواجہ غریب نواز:

''شارب صاحب ارقام فرماتے ہیں'' —— کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ —— دیوان —— آپ (خواجہ صاحب) کا نہیں ہے بلکہ معین الدین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے —— لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اس دیوان سے صاحب دیوان کے اعلیٰ مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ان اہل اللہ کو حاصل ہوتی ہے جو روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتے ہیں —— پس یہ دیوان خواجہ غریب نواز کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔''

○ —— قارئین کرام! —— اس بات کو بغض اہل بیت کے کس خانے میں رکھا جائے کہ صرف ایک دو رباعیوں کے باعث حضور غریب نواز کے پورے دیوان شریف کو کسی اور شخصیت سے منسوب کیا جا رہا ہے —— صرف اس لئے کہ اس دیوان کی ایک رباعی میں خواجہ غریب نواز نے امام حسین علیہ السلام کو —— بنائے لا الٰہ —— قرار دیا ہے۔

یہ امر اہل علم عروض سے مخفی نہیں کہ خواجہ خواجگاں کے ایک مصرع میں استعاروں کی ایک پوری کائنات آباد ہے —— استعارہ بالتصریح ہو —— یا —— استعارہ بالکنایہ —— استعارہ تخئیلیہ ہو —— یا —— استعارہ مرشحہ ہو، سب کے سب اس رباعی میں پائے جاتے ہیں رومی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کا مصرع ہے اس پر غور فرمائیں۔

آتش، ابراہیم را دنداں نہ زد

''نمرود'' کی آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دانت نہیں چلایا۔''

کسی شاعر کے شعر کے اس مصرع پر غور فرمائیں۔

دل کے ہم زخم کو مژگاں سے رفو کرتے ہیں

اس مصرع میں مژگاں یعنی پلکوں کو سوئی سے استعارہ کیا ہے —— جو مشبہ و مذکور

Marfat.com

ہے ــــ سوئی جو مشبہ بہ ہے اس کا ذکر نہیں۔

مولانا رومی کے مصرع میں آگ کو درندہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

○ ــــ مراعاۃ النظیر:

کیا میرے بھولے بھالے علماء علم عروض کی اصطلاح ''مراعاۃ النظیر'' سے بھی واقفیت نہیں رکھتے؟ ــــ مراعاۃ النظیر یہ ہے کہ شعر میں ایسے الفاظ ہوں جن کا تعلق ایک دوسرے سے ضروری ہو، مطلب یہ کہ چند ایسی چیزوں کو جمع کرنا جو باہم مناسب ہوں ــــ جیسے باغ کے ساتھ بادِ بہاری ــــ بادِ نسیم ــــ بادِ صبا ــــ بہار اور خزاں ــــ بلبل اور پھول وغیرہ ــــ رومی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کا مصرع ہے۔

شد غلام آں کنیزک جانِ شاہ

''بادشاہ اس کنیز پر فریفتہ ہو گیا ــــ یعنی اپنی کنیز کا غلام ہو گیا۔''

یہاں غلام سے مراد عاشق ہے ــــ مگر غلام کا لفظ کنیز سے مناسبت رکھتا ہے ــــ اور اسے ''مراعاۃ النظیر'' کہتے ہیں۔

وارثانِ کلام و بیان! کیا آپ لوگ خود کو خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ عالم سمجھتے ہیں؟ ــــ کیا امام حسین کا کردار لا الٰہ ــــ کی بنیادوں کو مستحکم کرنے میں کسی قسم کی کوئی مناسبت نہیں رکھتا؟ ــــ کیوں بغض اہل بیت میں اپنے ایمانوں کا بیڑا غرق کر رہے ہو۔

تشبیہ:

اے علمائے ذی شان یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ تشبیہ، تمثیل و مشابہت کے معنوں میں آتی ہے ــــ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند ٹھہرانا۔

Marfat.com

○ —— لمبی خمیدہ گردن کو —— صراحی سے تشبیہ دینا۔

○ —— ابرو (بھویں) کو محراب —— کمان —— ہلال —— خنجر —— تلوار —— اور قوس قزح وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ —— مژگاں (پلکوں) کو تیر —— سنان —— نیزہ —— نشتر وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ —— زلف (گیسو —— خمدار بال) —— کمند —— زنجیر —— دام —— لام وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ —— چہرے کو —— چاند —— گل لالہ —— خال رخسار کو آنکھ کی پتلی وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ —— چشم (آنکھ) کو نرگس —— جام —— ساغر —— غزال وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ —— جبین (ماتھے) کو بدر —— خورشید —— زہرہ —— مشتری سے تشبیہ دینا۔

ان تمام چیزوں پر کسی کی رگِ علم وحکمت نہیں پھڑکتی —— امام عالی مقام کی شان و عظمت اور کردارِ بے مثال پر ایک رباعی کیا سامنے آئی کہ علم ظاہری کی دنیا میں بھونچال آ گیا —— اور قصر دانش وآگہی کی دیواروں میں دراڑیں پڑنے لگیں —— دیوانِ خواجہ کو کسی اور کا دیوان کہہ کر آتش نفاق کو ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوششیں ہونے لگیں۔

خدا کے بندو! —— یہ دیوان بھی خواجہ غریب نواز کا ہے اور یہ رباعی بھی خواجہ خواجگان کی ہے —— اہل محبت کے ہاں اس میں شک وشبہ اور وہم وگمان کی کوئی گنجائش نہیں ہے —— حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر —— کہ ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں'' اس راز کو افشا کر دیا ہے —— اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

Marfat.com

جمالِ حُسنِ محمد، جمالِ رُوئے حسین
ہے رشکِ عقدِ ثریا، غبارِ کوئے حسین

قوسِ قزح:

خیال رہے کہ مندرجہ بالا سطور میں "لفظ اَبرُ وْ" کے ضمن میں —— "لفظ قوسِ قزح" روانی میں لکھ گیا ہوں —— خدا مجھے معاف کرے —— کیونکہ حضور مولائے کائنات نے لفظ استعمال کرنے اور بولنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

فرمانِ مولا علی:

جناب ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مولا علی کرم اللہ وجہہ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے —— اور آپ نے (درمیانِ خطاب) فرمایا —— سلونی —— مجھ سے سوال —— یعنی مجھ سے جو چاہو پوچھو! —— آپ کے اس فرمان پر حضرت ابن الکواء کھڑے ہوئے اور آپ کی خدمت میں سوال پیش کیا —— کہ ہمیں قوسِ قزح —— کے بارے میں بتائیں —— یعنی یہ کیا ہے، کیوں ہے، اور کہاں سے ہے؟ —— آپ نے ابن کواء کا سوال سن کر فرمایا۔

ثَـكِلَتْكَ اُمُّكَ، لَا تَقُلْ قَوْسَ قُزَحٍ، قُزَحُ: هُوَ الشَّيْطَانُ، وَلٰكِنَّهَا قَوْسُ اللهِ تَعَالٰى هِيَ عَلَامَةٌ كَانَتْ بَيْنَ نُوحِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ، وَهُوَ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ

تیری ماں تجھ پر روئے! قوسِ قزح نہ کہا کر! کیونکہ قزح یہ شیطان ہے، بلکہ اس کو قوس اللہ کہا کرو، اور یہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ربّ کے درمیان ایک علامت ونشان ہے اور یہ زمین والوں کے لئے غرق ہونے

Marfat.com

سے امان ہے——

(جواہر العقدین (امام سمہودی متوفی ۹۱۱ھ) ص ۲۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ سن اشاعت ۱۹۹۵ء)

○ —— بات دوسری سمت نکل گئی —— بات ہو رہی تھی خواجہ غریب نواز کے دیوان اور ایک رُباعی کی —— بہت افسوس کے ساتھ عرض کناں ہوں کہ میرے محترم جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی حافظ محمود شیرانی کے مقالات اور ماہ نامہ اردو ماہِ جولائی ۱۹۵۰ھ از پروفیسر محمد ابراہیم ڈار کے حوالے سے ارقام فرماتے ہیں کہ ''ملا معین واعظ کاشفی مہروی'' کے —— دیوان معین —— کو حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا دیوان سمجھ کر اشاعت عامہ سے نوازا اور آج تک —— دیوانِ خواجہ معین الدین اجمیری کے نام سے چھپ رہا ہے'' —— اور اسی دیوان سے بطورِ نمونہ کلام چند اشعار بھی سینۂ قرطاس پر سجا دیئے —— نہایت ادب سے گزاری ہے کہ علامہ ملا معین واعظ کاشفی کی عظمت وعلمیت کو سلام —— ان کے تبحر وعلمی کی گہرائیوں کو تسلیم کرتے ہوئے —— اور حضرت کاشفی رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۹۰۷ھ کی جناب میں سلامِ نیاز کرتے ہوئے —— معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اپنے کلام میں تصوف کے پوشیدہ رازوں کی عقدہ کشائی فرمائی ہے وہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں —— ذرا یہ بھی نمونۂ کلام دیکھیں —— فرماتے ہیں۔

اَز فلک بگذشت و زانس و ملک

اَزْ دَنا سوئے تدَلّٰی میروم

میں آسمانوں سے گزر کر، انسانوں اور جنوں سے بھی دور —— اور دَنا سے پھر تدلی کی طرف میں جاتا ہوں۔

Marfat.com

قاب قوسین ست او ادنی حجاب

بے حجب تا حق تعالیٰ میروم

قَابَ قَوْسَیْنِ اوراَوْ اَدْنٰی میں بھی ایک حجاب ہے اور میں بغیر پردوں کے اس ''بارگاہِ حسن'' حق تعالیٰ میں جاتا ہوں——

من نمی دانم دریں بحر عمیق

نِشستہ ام، استادہ ام یامیروم

یہ امر معلوم نہیں کہ عشق کا سمندر کتنا گہرا ہے (یہ بتا نہیں سکتا کہ) میں بیٹھا ہوں یا کھڑا ہوں، یا جا رہا ہوں——

آپ کے ان اشعار سے آپ کی شاعری کی پرواز اور بلندی عرفان کا پتہ چلتا ہے——ان اشعار میں قرآنِ مجید کی سورۂ نجم کی دو آیتوں کے الفاظ بیان کئے——ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

پھر وہ قریب ہوا، اور قریب ہوا، یہاں تک کہ صرف دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا——

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم آیت نمبر ۸۔۹)

دیوانِ خواجہ کی آخری رُباعی:

اگر مزاجِ گرامی پر ناگوار نہ گزرے تو خواجہ غریب نواز کے دیوان شریف کی آخری رباعی ہدیۂ قارئین کرنے کی جسارت کرلوں؟——جس سے مدت مدید تک ناصبیت و خوارجیت کی چیخیں سنائی دیتی رہیں گی——

رباعی یہ ہے:

Marfat.com

(۱)

اَوصافِ علی بگُفتگُو ممکن نیست
گنجائشِ بحر، دَر سَبُو ممکن نیست

(۲)

من ذات رابو اجبی کے دانم
اِلَّا دَانم کہ مثل اُو مُمکن نیست

(۱) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے اوصافِ حمیدہ بذریعہ گفتگو بیان کرنا، اسی طرح ممکن نہیں، جس طرح سمندر کی گھڑے میں گنجائش ممکن نہیں ہے۔

(۲) (معین بے کساں فرماتے ہیں) میں آپ کی ذاتِ اقدس سے متعلق صحیح طور پر کب جان سکتا ہوں —— صرف اتنا جانتا ہوں کہ آپ کرم اللہ وجہہ کی (دنیائے ولایت و شجاعت میں) مثل ممکن نہیں ہے۔ (دیوان مترجم ص ۱۹۷)

○ —— قارئین کرام! خواجہ خواجگاں کا سلطانِ سلاطین چشتیاں حضور خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام و دیوان —— اور بنائے لا الہ، والی رباعی سے متعلق کافی گفتگو ہوگئی ہے —— اس موضوع کو سمیٹتے ہوئے آخر میں سلطانِ ہند رضی اللہ عنہ کی ایک ایسی رباعی سپردِ قلم کرتے ہیں، جو امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں ان کے لختِ جگر غریب نواز نے لکھی ہے۔ بارگاہ امام میں عرض کرتے ہیں ؎

(۱)

گارے کہ حسین اختیارے کر دی
در گلشن مصطفیٰ بہارے کر دی

Marfat.com

(۲)

از ہیچ پیمبراں نیا بد ایں کار

واللہ اے حسین کار لے کر دی

(۱) اے حسین! جو تو نے کام اپنے ذمہ لیا (اس سے) تو نے گلشن مصطفیٰ میں بہار کو جوبن عطا کردیا۔

(۲) کسی پیغمبر سے یہ کام (اس طرح) پورا نہیں ہوسکتا تھا —— خدا کی قسم! اے حسین، تو نے وہ کام کر دکھایا ——

ٹھہریئے اس رباعی کے معانی کو اس تناظر و تناسب سے دیکھئے —— علماء فرماتے ہیں کہ تاریخ اقوامِ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ ایک شخصیت نے ہند کی سرزمین میں ۹۹ لاکھ لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔ یعنی کسی پیغمبر کی تاریخ میں یہ بات شامل نہیں —— انہی الفاظ پر اس باب کو بند کرتے ہوئے حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کی طرف آتے ہیں۔ جہاں سے سلسلہ منقطع ہوا تھا وہاں سے شروع کرتے ہیں۔

(۱۲)

مدعایش سلطنت بودے اگر

خود نکردے باچنیں ساماں سفر

(اگر آپ کا مدعا سلطنت کا حصول ہوتا تو آپ ایسے سامان سے سفر نہ کرتے۔)

یعنی عورتوں اور چھوٹے بچوں —— لاغر، کمزور اور بوڑھوں کو ساتھ لے کر نہ چلتے —— لیکن شمر ذی الجوشن کے طرف داران حقائق کو ماننے کے لئے تیار نہیں —— کوئی کہتا ہے حصولِ اقتدار کے لئے دو شہزادوں کی جنگ تھی —— کوئی کہتا ہے یزید چھٹا

Marfat.com

امام ہے—— کسی نے کہا یزید امیر المومنین خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی ہے—— کسی نے اپنی کتاب کا عنوان یزید کے نام ''فتحِ عرب'' رکھا —— ایک بٹ نے اپنی کنیت ابویزید—— اور یزید رشید لکھا—— جب یہ دیکھا تو شورش نے اپنے قلم کو سینہ قرطاس پر رکھ کر کہا۔

لٹ رہے ہیں آج بھی شامِ وفا میں اہل بیتؑ
بے ادب! لختِ دلِ زہراء سے غداری نہ کر
شہ رگِ شبیرؓ سے ہے کربلا کی آبرو
شمر ذی الجوشن کے خنجر کی پرستاری نہ کر

(۱۳)

دُشمناں چُوں ریگِ صحراء لا تعد
دوستانِ اُو بہ یزداں ہم عَدَد

آپ کے دشمن تو ان گنت تھے اور آپ کے دوست یزداں کے ہم عدد (یعنی ۷۲) تھے۔

کیا کوئی اتنی چھوٹی سی جماعت—— وہ بھی بے سروسامان کو لے کر حصولِ سلطنت کے لئے جایا کرتا ہے۔

(۱۴)

سرِّ ابراہیم و اسماعیل بُود
یعنی آں اِجمال رَا تفصیلِ بُود

امام حسین علیہ السلام، ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کا راز یعنی اس اجمال کی

Marfat.com

تفصیل تھے۔

(۱۵)

عزم اُوچوں کوہساراں استوار
پائیدار و تند سیر و کامگار

(آپ کا عزم وحوصلہ پہاڑوں کی طرح مضبوط و پائیدار تند سیر مستقل عمل کے لئے تیار اور کامیاب تر تھا)

(۱۶)

تیغ، بہرِ عزت دین اَست و بَس
مقصد اُو حفظِ آئینِ است و بَس

(تلوار، دین کی عزت کے لئے ہی ہے اور اس کا مقصد آئین دین ہی کی حفاظت ہے)

(۱۷) ۱

ما سِوَ اللہ را مسلماں بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

''مسلمان اللہ کے سوا کسی اور کا بندہ نہیں اور کسی فرعون کے سامنے اس کا سر نہیں جھکتا۔''

(۱۸)

خونِ اُو تفسیرِ ایں اسرار کرد
مِلّت خوابیدہ را بیدار کرد

Marfat.com

''حسین کے خون نے ان اسرار و رموز کی تفسیر کی اور سوئی ہوئی اُمت کو جگا دیا۔''

(۱۹)

تیغ ''لا'' چوں از میاں بیروں کشید
از رگِ اربابِ باطل خوں کشید

''جب نیام سے ''لا'' کی تلوار نکالی تو اہل باطل کی رگوں سے خون کھینچ لیا۔''

(۲۰)

نقشِ الا اللہ بر صحرا نوشت
سطر عنوان نجاتِ ما نوشت

''الا اللہ کا نقش صحرائے ''کربلا'' پر لکھا کہ ہماری نجات کے عنوان کی سطر لکھ ڈالی۔''

(۲۱)

رمزِ قرآں از حسینؓ آموختیم
ز آتشِ اُو شعلہ ہا اندوختیم

''ہم نے حسین سے قرآن کی رمز سیکھی اور آپ کے سوزِ عشق کے شعلے ہم نے جمع کیے۔''

(۲۲)

شوکتِ شام و فرِ بغداد رفت
سطوتِ غرناطہ ہم از یاد رفت

Marfat.com

”شام کی شوکت، بغداد کی شان چلی گئی، اور غرناطہ کا دبدبہ بھی یاد سے نکل گیا۔“

(۲۳)

تارِ ما از زخمہ اَش لرزاں ہنوز
تازہ از تکبیرِ اُو ایماں ہنوز

ہمارا تار اس کے مضراب سے ابھی تک لرزاں ہے اور اس کی تکبیر سے ایمان ابھی تک تازہ ہے۔

(۲۴)

اے صَبا، اے پیکِ دُور اُفتادِگاں
اشکِ ما بَر خاک پاکِ اُو رَساں

(اے بادِ صبا! اے دُور اُفتادوں کے قاصد، ہمارے آنسو امام حسین کی پاک خاک پر پہنچا دے۔)

○ —— حضرت اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا اشعار کس قدر پر درد اور کیف و سرور کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا بے کنار سمندر دکھائی دیتا ہے، ان اشعار میں علامہ نے ان حقائق کی طرف اشارہ کیا ہے —— جن کا تذکرہ احادیث رسول میں موجود ہے اور نواسہ رسول کی بارگاہ میں نفیس ترین پیرایہ میں گلہائے عقیدت پیش کیے کہ پڑھنے والے پر ایک خاص قسم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے —— یہ شعر میں محبت کی ایک نئی دنیا آباد ہے اور یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ حسین کے ذکر میں ایک ایسا انوکھا کیف اور نہ مٹنے والا ایک ایسا درد ہے جس سے خفتہ روحانی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

اور یہ امر بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ حسین کریم کا ذکر رحمت کی فضاؤں میں پرواز کا باعث بنتا ہے حسین بن علی المرتضیٰ علیہما السلام کے ذکر سے فضل خداوندی کے دروازے کھلتے ہیں ـــــ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے کرم سے اس شخص کو نوازتے ہیں جو محبت سے امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتا ہے ـــــ اور علماء و مبلغین کی وہ جماعت جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر کے ساتھ ساتھ حضرات سبطین رسول کی عظمتوں کے نغمات الاپتے ہیں ـــــ خدا تعالیٰ نے انہیں ہر طرح کی بلندیوں سے نوازا ہے۔

خطیبانِ اہل سنت کی بارگاہِ عالی مرتبت میں گزارش ہے کہ آپ حضرات اپنی تقریروں اور تحریروں میں شہزادۂ خیر الملل کے تذکرے کو شامل رکھیں ـــــ انشاء اللہ بلندیاں آپ کے قدم چومیں گی ـــــ اور عزت و شہرت کے اعلیٰ مقامات پر براجمان ہوں گے ـــــ راقم کا ایک منقبت کے دو شعر دیکھیں خدمت امام میں عرض کیا ہے۔

تیری نظر سے بخت سنورتا ہے یا حسین
ترے کرم سے وقت گزرتا ہے یا حسین
کتنا اثر ہے ذکر میں تیرے کہ ہر خطیب
تیرا ہی نام لے کے ابھرتا ہے یا حسین

Marfat.com

کلامِ امام حسین علیہ السلام

سیدنا امام حسین علیہ السلام کے منظوم کلام کو —— ابنِ غُنم —— صاحب کتاب الفتوح —— نے نقل کیا ہے —— کہ یہ اشعار امام نے اس وقت کہے، جب ابن زیاد کی فوجوں نے آپ گھیرے میں لے لیا اور آپ کے ساتھی شہید کر دیئے گئے، اور ان (امام عالی مقام اور ساقی کوثر کے بچے اور مستورات) سے پانی روک لیا گیا —— اور آپ کے چھوٹے بچے (سیّدنا علی اصغر) کو تیر لگا، جس سے وہ شہید ہو گئے —— امام حسین علیہ السلام نے اپنی تلوار سے بچے کی قبر بنائی اور جنازہ پڑھ کر اسے دفن کیا —— اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

غَدَرَ الْقَوْمُ وَ قَدْ مَا رَغِبُوْا

عَنْ ثَوَابِ اللهِ رَبِّ الثَّقَلَيْنِ

لوگوں نے غداری کی —— جنوں اور انسانوں کے رب کے ثواب سے روگردانی کی۔

قَتَلُوْا قَدْ مَا عَلِيًّا وَابْنَهُ

حَسَنَ الْخَيْرِ كَرِيْمَ الْاَبَوَيْنِ

انہوں نے حضرت علی اور ان کے نیک بیٹے حسن علیہ السلام کو قتل کیا جس

Marfat.com

کے ماں باپ کریم ہیں۔

حَسَدًا مِّنْهُمْ وَ قَالُوْا اقْتُلُوْا
نَقْتُلُ الْاٰنَ جَمِیْعًا لِلْحُسَیْنِ

یہ ان کا حسد تھا اور انہوں نے کہا۔ آؤ ہم سب "مل کر" حسین علیہ السلام کو قتل کریں۔

(خیال رہے کہ یہ حسد کی آگ نفاق کے سینے میں قیامت بھڑکتی رہے گی)

خَیْرَةُ اللهِ مِنَ الْخَلْقِ اَبِیْ
ثُمَّ اُمِّیْ فَاَنَا ابْنُ الْخَیْرَتَیْنِ

ساری مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر، میرا باپ اور میری ماں ہے میں دو بہترین ہستیوں کا بیٹا ہوں ——

فِضَّةٌ قَدْ صُفِیَتْ مِنْ ذَهَبٍ
فَاَنَا الْفِضَّةُ وَابْنُ الذَّهَبَیْنِ

چاندی سونے سے ظاہر ہوئی ہے۔ میں چاندی ہوں اور (وہ دونوں علی و زہراء) دونوں سونا ہیں اور میں (ان دونوں) کا بیٹا ہوں ——

مَنْ لَّهٗ جَدٌّ کَجَدِّیْ فِی الْوَرٰی
وَکَشَیْخِیْ فَاَنَا ابْنُ الْقَمَرَیْنِ

ساری مخلوق میں میرے نانا جیسا کسی کا نانا ہے؟ —— اور میرے شیخ کریم جیسا کوئی شیخ ہے؟ —— میں تو شمس و قمر کا بیٹا ہوں ——

قارئین! لکھتے لکھتے جب میں اس شعر تک پہنچا، تو طبیعت میں ایک عجیب سی رقت

Marfat.com

پیدا ہوئی —— سیّدہ بتول اور مولا علی کے ساتھ ساتھ، مجھے میرے شمس رضی اللہ عنہ و قمر رضی اللہ عنہ بھی یاد آ گئے —— آنکھوں کی پلکوں کا حلقہ توڑ کر دو آنسو نکل آئے، ان اشکوں کو دامن میں سمیٹ کر کھڑا ہو گیا —— قمرین (بتول و علی) کی جناب میں صدائے بھیک بلند کی کہ اے مخدومۂ کائنات! —— اے شاہِ ولایت علی! —— میری میرے قمرین "خواجہ شمس رضی اللہ عنہ اور خواجہ قمر رضی اللہ عنہ" سے سفارش فرمائیں کہ وہ مجھ غریب پر راضی رہیں وہ علمدار کربلا کے بیٹے ہیں اور بہت بڑے گدا نواز ہیں —— وہ اپنے بچوں کے صدقے میں میرے بچوں پر ہمیشہ کرم کی نظر رکھیں اور انہیں بھیک سے نوازتے رہیں۔

اے شیر ببر عباس! —— اے کربلا کے علمدار! —— اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں کے خیموں کے پہرے دار! اے خانۂ رسول کے بچوں کے نگہبان! آپ بھی اپنے لاڈلوں اور اپنے قمرین سے خضر فقیر کے لئے سفارش فرما کہ وہ مجھ مسکین پر ہمیشہ راضی رہیں اور اپنی رحمت و شفقت کے سایہ میں جگہ عطا فرماتے رہیں۔

فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ اُمِّیْ وَاَبِیْ
قَاصِمُ الْکُفْرِ بِبَدْرٍ وَّحُنَیْنٍ

میری ماں فاطمۃ الزہراء ہے —— اور میرا باپ بدر و حنین (کی جنگوں) میں کافروں کو تباہ و برباد کرنے والا ہے (یعنی میرا باپ وہ ہے جس نے بدر و حنین میں کفر کی کمر توڑ دی)

○ —— امام عالی مقام علیہ السلام کے ایک طویل قصیدے کے چند اشعار پیش خدمت ہیں —— جنہیں علامہ شبلنجی رحمتہ اللہ علیہ نے —— الفصول المہمہ —— کے حوالے سے اپنی کتاب "نور الابصار" —— میں نقل فرمائے ہیں —— لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اَنَــا ابْـنُ الَّـذِیْ قَـدْ تَـعْـلَـمُـوْنَ مَـکَـانَـہٗ
وَلَیْـــسَ عَـلَـی الْـحَـقِّ الْـمُبِیْـنِ طَـخَـآءٗ

میں اس کا بیٹا ہوں، جس کے مقام و مرتبہ کو تم جانتے ہو ـــــ واضح حق میں کسی قسم کا کوئی خفا و پوشیدگی نہیں ہے ـــــ

اَلَیْـــسَ رَسُـوْلُ اللّٰہِ جَـدِّیْ وَوَالِـدِیْ
اَنَـا الْبَـدْرُ اِنْ خَـلَّ الـنُّـجُـوْمَ خِـفَـاءٗ

کیا اللہ تعالیٰ کا رسول میرا نانا اور میرا والد نہیں؟ جب ستارے پوشیدہ ہو جائیں تو میں چاند ہوں ـــــ

اَلَـمْ یَـنْـزِلِ الْـقُـرْاٰنُ خَـلْفَ بُیُـوْتِـنَـا
صَبَـاحًـا مِّـنْ بَـعْـدِ الصَّبَـاحِ مَسَـآءٗ

کیا قرآنِ مجید ہمارے گھروں میں نازل نہیں ہوا؟ ـــــ صبح کے وقت اور صبح کے بعد شام کے وقت ـــــ

یُـنَـازِعُـنِـیْ وَاللّٰہِ بَیْـنِـیْ وَ بَیْـنَـہٗ
یَـزِیْـدُ وَلَیْــسَ الْاَمْـرُ حَیْـثُ یَشَـاءٗ

یزید، ہمارے ساتھ جھگڑا کرتا ہے ـــــ خدا کی قسم جو وہ چاہتا ہے ایسا کبھی نہ ہوگا۔

○ ـــــ امام پاک کا درد آگیں کلام ملاحظہ فرمائیں اور اگر دل و دماغ کی رائے ایک ہو جائے تو غور بھی فرمائیں ـــــ امام فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ذَهَبَ الَّذِيْنَ اُحِبُّهُمْ
وَبَقِيْتُ فِيْمَنْ لَا اُحِبُّهُ

جن سے میں محبت کرتا ہوں وہ تشریف لے گئے ــــ اور ان میں باقی رہ گیا ہوں جن سے محبت نہیں کرتا ــــ

فِيْمَنْ اَرَاهُ يَسُبُّنِيْ ظَهْرَ الْمُغِيْبِ وَلَا اَسُبُّهُ
اَفَلَا يَرٰى اَنْ فِعْلَهُ مِمَّا يَسِيْرُ اِلَيْهِ غِبَّهُ
حَسْبِيْ بِرَبِّيْ كَافِيًا مِمَّا اجْتَنٰى وَالْبَغْيُ حَسْبُهُ

اور میں ان میں باقی رہ گیا ہوں جو مجھے غائبانہ گالی دیتا ہے، اور میں اسے گالی نہیں دیتا ہوں۔

کیا وہ دیکھتا نہیں کہ یہ وہ فعل ہے، جس کی طرف وہ کل جائے گا ــــ میرا رب میرے لئے کافی ہے، اس فعل سے جو اس نے کیا ــــ اور اس کو اس کے لئے اس کی بغاوت و سرکشی کافی ہے (اس کی بربادی کے لئے)

الفصول المہمہ ص ۱۷۹ تا ۱۸۰ مطبوعہ مطبعۃ العدل نجف اشرف ــــ

نور الابصار ص ۴۲۴ تا ۴۲۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت۔ لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء

Marfat.com

امام حسین کے ارشادات وفرامین

علیہ السلام

امام عالی مقام حسین علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات اور فرامین میں علم و حکمت اور فراست کا ایک نوری گلزار مہک رہا ہے —— ہر جملہ اپنے اندر معانی کی ایک پوری کہکشاں رکھتا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

حَوَائِجُ النَّاسِ اِلَیْکُمْ مِّنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَیْکُمْ فَلَا تَمَلُّوا النِّعَمَ فَتَعُوْدُ نِقَمًا ——

تمہارے پاس لوگوں کا حاجتیں لے کر آنا اللہ تعالٰی کی تم پر نعمت ہے، اللہ تعالٰی کی نعمتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو —— ورنہ وہ مصیبت بن جائیں گی —— ''فرماتے ہیں''

صَاحِبُ الْحَاجَةِ لَمْ یُکْرِمْ وَجْهَهٗ عَنْ سُؤَالِكَ فَاَکْرِمْ وَجْهَكَ عَنْ رَدِّهٖ ——

صاحب حاجت تم سے سوال کر کے اپنا احترام نہیں کرتا —— اور تم اسے عطا کر کے اپنا اکرام، ''یعنی اپنی عزت'' کرو ——

اَلْحِلْمُ زِیْنَةٌ —— حلم وبردباری انسان کے لئے زینت ہے۔

وَالْوَفَاءُ مَرُوْءَ ةٌ —— وفاداری انسانیت ہے۔

Marfat.com

وَالصِّلَةُ نِعْمَةٌ ـــــ اور صلہ رحمی نعمت ہے۔

وَالْاِسْتِكْثَارُ صَلِفٌ ـــــ زیادہ طلب، روح پر بوجھ ہے۔

وَالْعُجْلَةُ سَفَهٌ وَالسَّفَهُ ضُعْفٌ ـــــ عجلت کرنا حماقت ہے، اور حماقت کمزوری ہے ـــــ

وَالْغُلُوّ وَرْطَةٌ ـــــ غلو کرنا، اندھیرا گڑھا ہے۔

وَ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الدَّنَاءَةِ شَرٌّ ـــــ ذلیل لوگوں کی مجالس میں بیٹھنا شر ہے۔

وَ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْفُسُوْقِ رِيْبَةٌ ـــــ اور فاسقوں کی مجلسیں نہایت مشکوک ہیں۔

امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَنْ جَادَ سَادَ ـــــ سخی سردار ہوتا ہے۔

وَمَنْ بَخِلَ ذَلَّ ـــــ اور کنجوس ذلیل ہوتا ہے۔

○ ـــــ مندرجہ بالا ارشادات وفرامین ـــــ اور اشعار کے اندر ایک خاص قسم کا درد چھپا ہوا ہے ـــــ اور ارشادات وفرامین میں علم وحکمت اور دانش کا ایک چمنستان سجا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور درد وآلام میں ڈوبے ہوئے اشعار، ملت کے نام ایک پیغام چھوڑ گئے ہیں، جس پر بار بار غور کرنے کی ضرورت ہے ـــــ ان کو دل ودماغ یک جا کر کے پڑھیں ـــــ اور دیکھیں! کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر چلنے والے منہ زور طوفانوں میں کس قدر تیزی تھی ـــــ

اور ان حالات کی تصویر کشی کرتے ہوئے ـــــ امام نے ایسا انداز اختیار فرمایا ہے ـــــ جس سے اہل قلب ونظر کے جگر میں شگاف پڑ جائیں ـــــ اور دل پارہ پارہ ہو

Marfat.com

جائیں ـــــ اور پھر ان اشعار میں جو رنگ فصاحت ـــــ حسن بلاغت ـــــ زبان کی سلاست، اور بیان کی لطافت ہے ـــــ اس میں سیّدہ نساء العلمین سلام اللہ علیہا کے کلام کا عکس دکھائی دیتا ہے ـــــ جو آٹا گوندتے وقت مولا علی سے اشعار کے پیرایہ میں گفتگو فرماتی تھیں، اور آپ کے کلام میں ـــــ مولائے کائنات کی سخن طرازیوں کا رنگ جھلک رہا ہے ـــــ اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام جیسا محدثانہ انداز پایا جاتا ہے۔

یا حسین ابن علی تیری فصاحت کو سلام
تیری عظمت کو، تری ہر ہر کرامت کو سلام
خضر عالم! ہے تری شانِ شجاعت منفرد
اے خطیب کربلا! تیری خطابت کو سلام

Marfat.com

سیدنا حسین کی بے مثل ذہانت

مسلک اہل حدیث (وہابی مشرب) کے بہت بڑے عالم و فاضل یا یوں کہیں کہ اپنے دور کے غیر مقلدین علماء کے امام و پیشواء جناب حکیم عبدالمجید سوہدروی نے اپنی کتاب ''رہبر کامل'' میں ـــــ ''سیدنا حسین کی بے مثل ذہانت'' ـــــ کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ ـــــ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے صرف سات سال کی عمر میں نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے سایہ میں تعلیم و تربیت پائی اور اس قلیل عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے وہ کچھ حاصل کر لیا جو کئی بڑے بڑے لوگ بھی حاصل نہ کر سکے۔

آپ رضی اللہ عنہ طبعاً بہت ذہین و فہیم واقع ہوئے تھے۔ آپ کی ذہانت کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے ازراہِ محبت آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

ـــــ بیٹا! یہ تو بتاؤ کہ مرتبہ ہمارا بڑا ہے یا تمہارا ـــــ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر تامل فرمایا ـــــ حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے دوبارہ کہنے پر عرض کیا ـــــ

''اگر بے ادبی نہ ہو، تو میں کہوں گا کہ مرتبہ تو ہمارا ہی بڑا ہے۔''

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے پوچھا ''کس طرح؟''

عرض کیا —— نانا جان! خیال فرمائیے —— جیسا کہ ہمارے باپ علی ہیں —— جن کی شان میں آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے ہی فرمایا:

(اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی)

تمہیں مجھ سے یوں نسبت ہے جیسی کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی!

نیز فرمایا ——

''یُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ''

وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔

ایسے آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے باپ کہاں تھے؟

اور جیسی ہماری ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی شان میں آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا ہے۔

''سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ''

(جنتی عورتوں کی سردار)

نیز فرمایا ہے ——

''فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ''

(فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے)

ایسی آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی والدہ کہاں ہیں؟ —— اور جیسے ہمارے نانا پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم ایسے آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

(وآلہ) وسلم کے نانا کہاں تھے۔

(رہبر کامل ص ۸۱ تا ۸۲ مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ گوجرانوالہ سولھواں ایڈیشن جون ۲۰۱۰ء)

قارئین کرام!

جناب حکیم عبدالمجید صاحب کی کتاب ''رہبر کامل'' کی عبارت عنوان سمیت لفظ بلفظ تحریر کر دی ہے۔ اپنی طرف سے سوائے ـــــ (وآلہ) کے اور اسے بریکٹ یعنی کے اندر لکھا ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ یہ مصنف کی عبارت نہیں ہے، اپنی طرف سے لکھی ہے ـــــ کیونکہ ـــــ وآلہ ـــــ کے لفظ سے کافی علماء کو الرجی ہوتی ہے۔

اس واقعہ کو جناب دائم اقبال دائم مرحوم نے شاعری کی زبان میں یوں بیان کیا ہے ـــــ حضرت دائم صاحب نے پنجابی زبان میں چھ شعر لکھے ہیں ان میں تین اشعار بیان کرتا ہوں لکھتے ہیں جب امام حسین علیہ السلام سے یہ سوال کیا تو آپ نے عرض کیا۔

نِنھے ہونٹ ہلا حسین کہیا باپ کسے دا شیر یزدان وی نئیں
میرے نانے جیہا کسے دانئیں نانا، میری ماں جیہی کسے دی ماں وی نئیں
اگے نئیں ہو یا، ہن نہیں اگوں ہون دا کوئی امکان وی نئیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھٹ کے لالیا نال سینے، ایس عمر ایسا راز دان وی نئیں
ایسا چہرہ وی نئیں تے چمک وی نئیں ایسا سخن تے ایسی زبان وی نئیں
چڑھ کے مہر نبوت تے کھیڈ دا اے ایسی لبھنی کسے نوں تھاں وی نئیں

(شاہنامہ کربلا ص ۲۱)

مبہوت نہ ہوں:

علماء بالخصوص وہ علماء جنہیں مطالعہ کی عادت نہیں وہ اس طرح مبہوت نہ ہوں ـــــ

Marfat.com

اور مفتیانِ کرام فتوے کا قلمدان تھامنے سے پہلے ذرا ایک اور روایت دیکھ لیں تا کہ سینے میں ٹھنڈک پیدا ہو — بغض اہل بیت کے بخار سے نجات مل سکے — اسی قسم کا ایک سوال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی ہوا — اور آپ نے اس کا جواب بھی دیا — وہ اس طرح کہ۔

○ — یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا —

اَنَا اَكْبَرُ اَوْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنْتَ اَكْبَرُ وَاَنَا اَسَنُّ مِنْكَ —

میں اکبر ہوں یا تو اکبر ہے (یعنی میں بڑا ہوں یا آپ بڑے ہیں) جناب ابو بکر صدیق نے عرض کیا — اکبر (یعنی تو آپ ہیں) میں آپ سے عمر میں بڑا ہوں —

(تاریخ الخلفاء (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۳۱ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

خیال رہے کہ اس قسم کی باتیں اور سوالات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت و رحمت کی آئینہ دار ہیں جس میں محبت و الفت کا نور جلوہ زن ہوتا ہے — لہٰذا ان روایات کو سامنے رکھ کر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یا دیگر محدثین و مفسرین کو — حاطِبُ اللیل — کے نام سے پکارنا اہل علم کے لئے نامناسب اور بے ادبی اور بے اعتنائی ہے — مفسرین و محدثین کی بارگاہوں میں بے باکی دراصل ناقدری اور آوارہ مزاجی کی علامت — ان ہستیوں کا بغض نفاق کہلاتا ہے — اس لئے کلک و زباں کو قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے —

فضا میں زہر گھلتا جا رہا ہے
لہو انساں اگلتا جا رہا ہے

Marfat.com

برائے زاہداں جو تھا مقفل
وہ دروازہ بھی کھلتا جا رہا ہے

دعوتِ بتول

فیض درجت حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ (کرمانوالے) کی کتاب ''معدنِ کرم'' میں آپ نے بیان فرمایا ہے —— کہ ایک دن جنابِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی —— مع اصحاب کے کھانے کی دعوت کی —— جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھا کر واپس گھر لوٹے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تک جتنے قدم مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھائے تھے ہر قدم کے عوض اتنے ہی غلام آزاد کر دیئے ——

یہ ماجرہ دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں خیال آیا کہ اگر ہم بھی اتنے امیر ہوتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کرتے اسی پریشانی کے عالم میں گھر گئے تو ''سیّدۂ کائنات'' حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے وجہ پریشانی دریافت کی —— آپ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس شان سے دعوت کی ہے کہ ہم سب دم بخود رہ گئے ہیں —— حضرت ''سیّدہ'' فاطمہ نے عرض کی —— کہ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دیں —— حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے علی! ہمارا اور تمہارا گھر کوئی دو ہیں؟ —— ایک ہی تو گھر ہے —— حضرت علی واپس گھر آئے اور سارا ماجرہ بی بی فاطمہ ''سلام اللہ علیہا'' کو بتایا ——

Marfat.com

آپ نے فرمایا—— دوبارہ جاؤ اور حضور سے عرض کرو کہ آپ کی بیٹی فاطمہ نے آپ کو کھانے کی دعوت دی ہے—— نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دعوت فوراً قبول کر لی——

نبی کریم مع اپنے اصحاب کے حضرت بی بی فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لے گئے—— حضرت بی بی فاطمہ علیہا السلام دو نفل نماز پڑھ کر اللہ کے حضور دست بدعا ہوئیں—— کہ اے اللہ! میں نے تیرے توکل پر تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آج دعوت کی ہے—— مہربانی فرمائیں—— اللہ کریم نے حضرت جبریل امین کو حکم دیا—— کہ آج میرے محبوب کی بیٹی نے میرے محبوب کی دعوت کی ہے—— آپ فوراً جنت سے کھانا لے کر بی بی فاطمہ علیہا السلام کے ہاں جائیں—— حضرت جبریل امین کھانے کے طشت لے کر جس پر ہر آدمی کا نام تحریر تھا حاضر خدمت ہوئے—— تو جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مع اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے (مختلف) کھانے تناول فرمائے—— بعد ازاں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا—— کہ میرے محبوب کی بیٹی نے دعوت کی ہے—— اس لئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم کے بدلے ایک کروڑ دوزخی آزاد کئے جائیں—— یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی——

(معدنِ کرم ص ۳۰۳ تا ۳۰۴ سن اشاعت ۱۹۷۸ء)

اور (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا—— اگر فاطمہ ''سلام اللہ علیہا'' سجدہ ریز ہو جاتیں—— تو مجھے روئے زمین کی تمام کائنات بمعہ کفار کے بخشنی پڑتی—— یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی۔

(معدن کرم ص ۳۰۴ تا ۳۰۵ مطبوعہ المطبعۃ العربیہ سن اشاعت جمعۃ المبارک، ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ)

Marfat.com

مخدومہ کائنات اہل بیت رسول میں بہت اونچا مقام رکھتی ہیں۔ آپ کی شان و مرتبت کو جہان کی کوئی عورت نہیں پاسکتی —— بقول امام مناوی رحمتہ اللہ علیہ آپ رسول کریم کے بعد سب سے افضل واعلیٰ مقام کی مالکہ ہیں۔

بڑھے گی تا ابد شانِ علیؑ ذیشان زہراء کی
ہے خود مدحت سرائی کر رہا قرآن زہراء کی
جبھی تو کٹ کے بھی کربل میں سر اس کا رہا اونچا
کہ تھی شبیرؑ میں غیرت علی کی، آن زہراء کی

کسی شاعر کا یہ شعر —— کس قدر حقیقتوں کے قریب تر ہے —— کہ

کسی کا خون بھی خونِ پیمبر ہو نہیں سکتا
نبی ﷺ کی آل کا کوئی بھی ہمسر ہو نہیں سکتا

کون پاک بتول؟

جس نے اپنی گود میں پالی شرافت وہ بتول
جس کے گھر میں تھا کھلا باغ امامت وہ بتول
جس کی ثانی بن سکی نہ کوئی عورت وہ بتول
جس کو سب کہتے ہیں خاتون قیامت وہ بتول

Marfat.com

قیامت کے دن

خیال رہے ـــــ کہ قیامت کے دن نگاہوں سے متعلق دو شخصیتوں کے بارے میں ـــــ دو بار منادی ندا دے گا ـــــ جسے اہل محشر سنیں گے۔

یحییٰ علیہ السلام:

جب یحییٰ علیہ السلام میدانِ محشر سے گزریں گے ـــــ تو پہلی بار یہ آواز آئے گی ـــــ

اے لوگو! آنکھیں کھولو اور ہمارے اس بندے کی طرف دیکھو اور نظارہ کرو ـــــ اور دیکھیں کہ اس نے کبھی گناہ نہیں کیا ـــــ اور نہ ہی اسے کچھ ڈر اور نہ خطرہ ہے ـــــ لوگ نظریں اٹھا کر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو گزرتے ہوئے دیکھیں گے ـــــ اور تمام گنہگار، ان کے سامنے سر جھکا دیں گے۔

خاتونِ قیامت:

دوسری بار ندا آئے گی۔

یَا اَھْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ

اے اہل محشر تمام مرد اور عورتیں نگاہیں نیچی کر لو!

اس لئے کہ رسول خدا کی بیٹی گزرنے والی ہے ـــــ علماء کہتے ہیں ـــــ کہ عورتوں کا

Marfat.com

نگاہیں نیچی کرنا، نامحرم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کا نگاہیں جھکانا ان کی آنکھیں خیرہ اور پریشاں ہو جانے کی وجہ سے ہوگا۔

سیّدہ بتول میدانِ محشر

سیدۃ نساء العٰلمین حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا عرصۂ محشر میں اس حالت میں تشریف لائیں گی کہ کسی بھی شخص میں آپ کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہوگی۔

سیّدہ کے دائیں شانہ مبارک پر ــــ حضرت امام حسن علیہ السلام کا زہر آلود دُراعہ (اُون کا بنا ہوا چوغہ) ــــ اور بائیں شانۂ اقدس پر حضرت امام حسین علیہ السلام کا خون میں ڈوبا ہوا کرتہ ہوگا ــــ اور ہاتھ مبارک میں مولا علی کرم اللہ وجہہ کی خون آلود دستار مبارک ہوگی ــــ اور آپ عرشِ الٰہی کی طرف رُخ کر کے ــــ اس درد کے ساتھ فریاد کریں گی ــــ کہ فرشتے تڑپ کر نالہ وفغاں کرنے لگیں گے ــــ اور انبیائے کرام اپنی کرسیاں چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔

○ ــــ جنت کی حوریں رونا شروع کر دیں گی ــــ جناب سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا عرش کے پائے پر ہاتھ مار کر عرض کریں گی ــــ الٰہی! میری دادرسی فرما ــــ اور میری فریاد کو پہنچ (یہ دیکھ کر)

○ ــــ حضرت جبریل علیہ السلام فریاد کرتے ہوئے ــــ سید عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں گے ــــ یارسول اللہ! ــــ سیّدہ فاطمہ خرقہ زہر آلود ــــ اور جا خون آلود لے عرش کے نیچے تشریف لے آئی ہیں ــــ عنقریب دریائے قہر خداوند موج زن ہو جائے گا ــــ اگر آپ تشریف نہ لے گئے تو بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

Marfat.com

رسولِ خدا اپنی بیٹی کے پاس آئیں گے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف سے اتر کر عرش کے نیچے تشریف لے آئیں گے اور فرمائیں گے ــــ اے فاطمہ بیٹی! ــــ اے میری آنکھوں کی ــــ اور میری پسندیدہ لختِ جگر! ــــ اے باپ کی پیاری! ــــ آج کا دن لوگوں کی فریاد کو پہنچنے کا ہے، نہ کہ فریاد کرنے کا ــــ اور یہ دن نوازنے کا ہے، نہ کہ پگھلا دینے کا ــــ یہ دن برداشت کرنے کا ہے، نہ کہ بھول جانے کا ــــ میں مظلوموں کی شفاعت کرتا ہوں ــــ تو ظالموں کی شناخت کر ــــ

جنابِ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ــــ عرض کریں گی ــــ ابا جان! کیا کروں ــــ جب میں حسین کا خون آلود لباس دیکھتی ہوں تو میرا جگر جل جاتا ہے ــــ جب میں حسن کا زہر آلود جبہ دیکھتی ہوں تو میرا دل کباب ہو جاتا ہے ــــ

حضور فرمائیں گے

رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمائیں گے ــــ اے جانِ پدر! ــــ حسین کی قبا اٹھا کر بارگاہِ خداوندی عرض کر ــــ اے خداوند عالم! ــــ حسین کے خونِ ناحق کے صدقے میں ــــ ہر اس شخص کی مغفرت فرما دے، جو میرے بچوں سے محبت رکھتا ہے ــــ اور اس نے اپنے دل کی کھیتی میں ان کی دوستی کی فصل کاشت کر رکھی تھی ــــ اور وہ ان کے ساتھ ہونے والے واقعات سے غمزدہ رہا ہے ــــ اور ان کی مصیبت پر رویا ہے ــــ اس کے گناہ میرے لئے بخش دے۔

آ اے جانِ پدر! ــــ میزان کے پاس چلیں جہاں ہزاروں فقیر و مفلس اور بے کس و گنہگار ــــ اپنے اپنے دلوں کو ہمارے ساتھ باندھے ہوئے ہمارے انتظار میں

Marfat.com

بیٹھے ہوئے ہیں وہاں چلیں! ——— تو خون میں لت پت جبہ حسین ہاتھوں میں اٹھا لے ——— اور میں خاک آلود زلفیں ہاتھ پر رکھ لیتا ہوں ——— تو اپنے زخمی دل سے فریاد کر ——— اور میں مضروب دانتوں کے ساتھ شفاعت کروں گا ——— یہاں تک خدائے رحمٰن و رحیم، میری اُمت کے بے کسوں اور گنہگاروں پر رحمت فرمائے ———

(روضۃ الشہداء (کاشفی) ص ۴۴۴ مطبوعہ خیابان بوذر جمہری تہران، ایران ———)

ایمان والو! ——— کس قدر احسانات ہیں سیّدہ کائنات کے ——— جن کی شفاعت سے عاصیوں کی بخشش ہوگی ——— یہ وہی کریمہ دو جہان ہے جس کے کرم سے غریبوں کی دادرسی ہوتی رہی ——— اور قیامت کے دن بھی اہل ایمان آپ کی عنایات سے بہرہ یاب ہوں گے ——— آپ کے وسیلہ پاک سے گنہگاروں کی بگڑی بن جائے گی ——— کون کریمہ کائنات؟ ———

باپ کی اُمت کے زخمِ غم سے تھی جو چُور چُور
جس سے رہتے ہیں شیاطین زمانہ دُور دُور
باغِ جنت میں یہ نغمہ گا رہی ہے حُور حُور
نور، بنت نور، زوج نور اُمّ نور نور
اس کے احسانوں سے دل آباد ہونا چاہیے
اس کے غم کے آنسوؤں پر ہم کو رونا چاہیے

(خضر)

حضور سجدے میں

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُونگھ آ گئی ——— تو باری تعالیٰ نے فرمایا،

Marfat.com

محبوب! آپ سو رہے ہیں اور اس گوری۔ کالی۔ گنہگار اُمت کو کیسے بخشوائیں گے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے ــــ اور ایک پہاڑی کی غار میں سر بسجود ہو کر اُمت کے غم میں رونے لگے ــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حالت میں تین دن گزر گئے ــــ اور گھر تشریف نہ لائے ــــ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جدائی سے بہت پریشان ہو کر آپ کی تلاش میں نکلے ــــ جنگل میں پہنچ کر ادھر ادھر گھومے ــــ ایک چرواہا ملا، اس سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ــــ کہ کیا ہمارا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے ادھر دیکھا ہے؟

چرواہے نے جواب دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو میں نے نہیں دیکھا ــــ لیکن تین دن سے میرا (بکریوں) کا ریوڑ اس غار کے منہ پر بیٹھا ہے ــــ کچھ کھاتا پیتا نہیں ــــ اور آنسو بہا رہا ہے ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ــــ بیلیو! ــــ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں، جن کے غم میں جانور بھی شریک ہیں ــــ چلو! وہاں چلیں ــــ ''صحابہ کرام جب'' غار کے پاس گئے تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ ریز ہیں ــــ اور امت کے لئے دعا گو ہیں ــــ سب سے پہلے حضرت ''ابوبکر'' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''اپنا سر اقدس'' سجدے سے اٹھائیں ــــ میں اپنی اور اپنی اولاد اور تمام خلفاء کی تمام نیکیاں آپ کی اُمت پر نثار کرتا ہوں ــــ آپ نے فرمایا صدیق تمہارا شکریہ میری امت بہت زیادہ ہے اور گنہگار ہے ــــ اتنی نیکیاں کافی نہیں۔

اسی طرح بعد ازاں حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے باری باری عرض کی ــــ کہ حضور! میری اور میری اولاد کی اور میرے خلفاء کی ساری

Marfat.com

نیکیاں آپ کی اُمت پر قربان کرتے ہیں —— آپ سر سجدے سے اٹھالیں —— لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے میرے جان نثار ساتھیو! میری امت بہت زیادہ ہے اور بہت گنہگار ہے اتنی ساری نیکیاں کفایت نہیں کرتیں۔

خاتونِ قیامت کی باری آئی

(ان سب حضرات کے) بعد حضرت ''سیّدہ کائنات'' نے عرض کی حضور ''ابا جان'' میں اپنی اور اپنی اولاد کی تمام نیکیاں اور قربانیاں آپ کی امت پر نثار کرتی ہوں —— سر سجدے سے اٹھائیں! —— لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی فرمایا کہ بیٹی میری امت بہت زیادہ ہے اور بہت گنہگار ہے —— (ان کے لئے) اتنی نیکیاں کافی نہیں —— قریب تھا کہ حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سجدہ ریز ہوتیں (آپ نے سجدے میں گرنے کا ارادہ فرمایا تھا) —— اللہ کریم نے حضرت جبریل امین کو رسول اللہ کی طرف بھیج کر یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

(پ۳۰ س الضحیٰ آیت ۵)

یقیناً آپ کا ربّ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ——

اور فرمایا اگر حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سجدہ ریز ہو جاتیں تو مجھے روئے زمین کی تمام کائنات بمعہ کفار کے، بخشنی پڑتی —— یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی ——

(معدنِ کرم ص ۳۰۵ سن اشاعت ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ)

Marfat.com

رہائش گاہِ علی وزہراء

جس میں حسنین کریمین

علیہم السلام نے پرورش پائی

شیخ عبدالواحد خیاری، سجلماسی، جزائری، ندوی نے اپنی کتاب —— ''الامام الحسین'' —— جس کا ترجمہ نور محمد انیس شہداد پور سندھ۔ پاکستان نے کیا —— اور وہ کتاب باہمام —— جناب سید نفیس الحسینی —— شائع ہوئی خیال رہے —— سید نفیس مشرب دیوبند کے حامل تھے۔

شیخ عبدالواحد لکھتے ہیں —— کہ حضرت علی وسیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دولت کدہ محل وقوع کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ (وآلہٖ) وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حجروں کے بعد مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا اس مکان کے مکینوں کی زندگی سراپا زہد و اخلاص عفت ایمان وللّٰہیت نظافت وسخاوت سے تعبیر تھی —— عام گھروں کو اس مقدس مکان سے کیا مناسبت یہ محض اللہ ہی کا فضل ہے جسے چاہتے ہیں عطا فرما دیتے ہیں۔ وہ بہت ہی بڑے فضل والا ہے سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام سے متعلقہ جملہ نسبتیں اتنی عظیم اور محترم نسبتیں تھیں کہ جن کی عظمت و برتری فوقیت وفضیلت کے سامنے تمام حسب و نسب ونسبتیں لاشیءنظر آتی ہیں مثلاً خیر القرون کا زمانہ قبیلے کی عظمت و برتری خانوادہ نبوت

Marfat.com

نبوی تربیت اور سیدنا علی وسیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معزز گھرانہ یہ اتنی اونچی و عالی مرتبت نسبت اور اعزاز ہے جس سے بڑھ کر کوئی اعزاز متصور نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ نے حق و سچ فرمایا۔

رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ——

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے (ابراہیم) کے گھر والو! بے شک وہی سب خوبیوں والا اور عزت والا ہے۔

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود آیت ۷۳)

خاتونِ جنت کا وہ گھر ہے

مخدومہ کائنات کا گھر وہ گھر ہے —— جہاں فرشتے درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے —— یہ وہ گھر ہے جہاں جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ سیدۃ نساء العالمین کی رخصتی کے وقت استقبال سے کھڑے رہے —— اور صبح ہونے تک حمد وثناء اور درود وسلام کے نغمے الاپتے رہے —— یہ وہ پاک گھر ہے —— جس میں حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کرام سمیت جنتی کھانا تناول فرمانے تشریف لے گئے۔

Marfat.com

شہادت ـــــ ازواج ـــــ اولاد

امام حسین علیہ السلام ـــــ دس محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک ۶۱ھ ہجری کربلا معلیٰ کے میدان کی تپتی ہوئی ریت پر ۵۵ سال کی عمر شریف میں بدکرداروں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔

ازواجِ مکرمات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

(۱) شہربانو

آپ ایران کے آخری بادشاہ ـــــ یزدجرد بن شہریار بن خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں عادل ـــــ کی بیٹی ہیں۔

نام:

آپ کا نام سلافہ ہے ـــــ بعض مؤرخین نے آپ کا نام غزالہ، بعض نے جیدہ اور بعض نے برہ لکھا۔

لقب:

اور آپ کا لقب شاہِ زنان (یعنی ملکۃ النساء) ـــــ اور دوسرا لقب شہربانو ہے ـــــ سعادۃ الکونین کے حاشیہ پر ''ربیع الابرار'' کے حوالے سے مرقوم ہے ـــــ کہ جب ملک فارس کی لونڈیاں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پکڑی ہوئی آئیں ـــــ تو ان

Marfat.com

میں ایران کے آخری حکمران کی تین بیٹیاں بھی تھیں —— حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— ان لونڈیوں کو فروخت کردو —— تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِنَّ بَنَاتِ الْمُلُوْكِ يُعَامَلْنَ مُعَامَلَتَ غَيْرِهِنَّ

بے شک یہ بادشاہوں کی شہزادیاں ہیں۔ ان سے وہ معاملہ نہ کیا جائے جو معاملہ آپ دوسری عورتوں سے کرتے ہیں ——

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا —— پھر کیا کیا جائے —— حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— قیمت لگاؤ —— چنانچہ جب قیمت لگادی گئی، تو مولا علی نے تینوں کو لے لیا، ایک امام حسین علیہ السلام کو دی (شہر بانو) ان سے امام زین العابدین پیدا ہوئے —— ایک ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دی ان سے سالم پیدا ہوئے —— اور ایک محمد بن ابی بکر کو عطا کی ان سے قاسم پیدا ہوئے —— یہ تینوں حضرات خالہ زاد بھائی ہیں۔

(۲) —— لیلیٰ ——

امام حسین علیہ السلام کی دوسری زوجہ محترمہ کا نام لیلیٰ بنت مرہ (یا ابی مرہ) بن عروہ بن مسعود بن معتب ثقفی ہیں ان کے بطن سے امام حسین کے بیٹے —— شبیہ رسول علی اکبر متولد ہوئے۔

(۳) —— رباب ——

امام حسین علیہ السلام کی تیسری زوجہ محترمہ کا نام رباب ہے —— عربی میں رباب —— اور فارسی میں —— رباب —— ہے۔ آپ امراء القیس بن عدی کلبی کی بیٹی ہیں —— حضرت امام کو اپنی تمام ازواج میں سے زیادہ ان کے ساتھ محبت تھی —— اور آپ ان کا بہت زیادہ اکرام و احترام فرماتے تھے —— حضرت امام علیہ السلام کے یہ

Marfat.com

اشعار اس امر کی واضح دلیل ہیں ــــ آپ کو حضرت رباب سے بے پناہ محبت تھی ــــ فرماتے ہیں۔

لَعُمْرُكَ اِنَّنِيْ لَاُحِبُّ اَرْضًا
تَحُلُّ بِهَا سَكِيْنَةُ وَ الرُّبَابُ

''جب سکینہ اور رباب اپنے عزیز و اقارب سے ملنے گئی ہوں تو رات اتنی لمبی نظر آتی ہے کہ گویا دوسری رات سے مل گئی ہو''۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت امام پاک کو اپنی بیٹی سکینہ اور ان کی والدہ ماجدہ جناب ارباب سے بہت زیادہ محبت تھی، حضرت سکینہ اور علی اصغر علیہما السلام انہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت رباب کو امام علیہ السلام کے ساتھ جو والہانہ عقیدت و محبت تھی اس کا اندازہ حضرت رباب کے ان شعروں سے لگایا جا سکتا ہے ــــ آپ نے واقعہ کربلا کے بعد اپنے عظیم المرتبت شوہر، نواسہ رسول کی جدائی پر، درد میں ڈوبے ہوئے جو اشعار کہے ــــ وہ اس طرح ہیں ــــ فرماتی ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْ كَانَ اِسْتَضَا بِهٖ
بِكَرْ بَلَا قَتِلَ غَيْرَ مَدْفُوْنِ

وہ نور جو روشنی پھیلاتا تھا وہ کربلا میں مقتول پڑا ہے اسے کسی نے دفن بھی نہیں کیا (یعنی لاشہ حسین کربلا کی تپتی ریت پر بے گور و کفن پڑا ہے۔

قَدْ كُنْتُ فِیْ جَبَلًا صَعْبًا اَلُوْذُبِهٖ
وَ كُنْتَ تَصْحِبُنَا بِالرَّحْمِ وَالدِّيْنِ

Marfat.com

آپ کی ذاتِ ستودہ صفات میرے لئے ایک ایسی پہاڑ کی چوٹی تھی میں

جس کی پناہ میں تھی—— میں آپ کی شریک حیات تھی، آپ کا برتاو رحیمانہ

اور دین کے مطابق تھا——

مَنْ لِّلْیَتَامٰی وَمَنْ لِّلسَّائِلِیْنَ وَمَنْ

یُغْنِیْ وَیَاوِیْ کُلَّ مِسْکِیْنٖ

باقی کون رہ گیا ہے؟ جس کے دامن میں اب مسکینوں، یتیموں اور فقیروں کو

پناہ ملے گی۔ اب غریبوں کا کون ہے؟——

وَاللّٰہُ لَا اَبْتَغِیْ صِھْرًا بِصِھْرِکُمْ

حَتّٰی اُغَیَّبَ بَیْنَ الرَّمْلِ وَالطِّیْنٖ

خدا کی قسم! آپ سے اس نسبت وقرابت کے بعد، اب کسی قسم کی کوئی خوشی

پسند نہ کروں گی۔ یہاں تک کہ مٹی اور ریت میں دفن نہ ہو جاؤں۔

(۴)——اُمّ اسحاق——

سیدنا امام حسین کی چوتھی زوجہ محترمہ اُمّ اسحاق بنت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں—— ان کے والد گرامی حضرت طلحہ عشرہ مبشرہ سے ہیں—— اور ان کے بطن سے حضرت سیّدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا پیدا ہوئیں۔

(۵)——قضاعیہ——

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی پانچویں اہلیہ محترمہ قضاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں—— آپ قبیلہ بنو قضاعیہ سے ہیں—— اور اسی نسبت کے اعتبار سے قضاعیہ ہی کے نام سے مشہور ہوئیں—— ان کے بطن سے امام حسین کے ہاں ایک ہی بیٹا پیدا ہوا جس کا نام جعفر ہے۔

Marfat.com

اولاد

علامہ حافظ محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ذخائر العقبیٰ'' ــــ میں لکھا ہے کہ

وُلِدَ لَهُ سِتُّ بَنِيْنَ ــــ وَ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، عَلِيُّ نِ الْاَكْبَرُ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ اَبِيْهِ ــــ وَعَلِيُّ نِ الْاِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ ــــ وَعَلِيُّ نِ الْاَصْغَرُ ــــ وَ مُحَمَّدٌ وَ عَبْدُاللهِ الشَّهِيْدُ مَعَ اَبِيْهِ ــــ وَجَعْفَرُ وَ زَيْنَبُ وَ سَكِيْنَةُ وَ فَاطِمَةُ ــــ

امام حسین کے ہاں چھ بیٹے پیدا ہوئے ــــ اور تین بیٹیاں۔علی اکبر اور وہ اپنے باپ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے اور علی امام زین العابدین ــــ اور علی اصغر ــــ اور محمد ــــ اور عبداللہ جو اپنے باپ کے ساتھ شہید ہوئے ــــ جعفر ــــ زینب ــــ سکینہ اور فاطمہ (صغریٰ)

صاحبزادے

سیدنا امام زین العابدین

سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام ــــ امام حسین علیہ السلام کے عالی مرتبت صاحبزادے ہیں ــــ زین العابدین ــــ اور سجاد کے القاب سے مشہور ہیں ــــ کربلا میں موجود تھے ــــ لیکن سخت بیمار تھے اور اسی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے ــــ واقعہ کربلا کے وقت آپ کی عمر شریف ــــ گیارہ سال ــــ یا ــــ تیرہ سال تھی ــــ امام حسین علیہ السلام کے صاحبزادوں میں صرف آپ ہی واپس تشریف لائے، آپ کی

Marfat.com

والدہ حضرت شہر بانو ہیں۔

(۲) ــــ علی اکبر ــــ

حضرت علی اکبر علیہ السلام ــــ امام حسین علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے ہیں ــــ شبیہ رسول کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کی والدہ ــــ لیلیٰ بنت مرہ (بعض نے ابی مرہ لکھا ہے) اٹھارہ سال کی عمر میں کربلا معلیٰ میں شہید ہوئے۔

(۳) ــــ علی اصغر ــــ

حضرت علی اصغر علیہ السلام چھ ماہ کی عمر میں اپنے والد امام حسین کی گود میں کربلا کی سرزمین میں شہید ہوئے۔

(۴) ــــ عبداللہ ــــ

ایک روایت کے مطابق امام حسین علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام عبداللہ ہے ــــ جو کربلا میں خیمہ کے سامنے اپنے باپ کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے کہ دشمن کا تیر آکر لگا ــــ جس سے آپ خیمہ کے سامنے گر کر شہید ہو گئے۔

(۵) ــــ جعفر ــــ

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام جعفر ان کی والدہ ــــ قضاعیہ ــــ ہیں یہ امام پاک کی حیات میں چھوٹی عمر میں ہی مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے تھے ــــ ان کی وفات کے کئی سال بعد واقعہ کربلا پیش آیا۔

(۶) ــــ محمد ــــ

بعض کتابوں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام ــــ محمد ــــ ہے جو امام حسین کی ظاہری حیات میں ہی وفات پا گئے تھے ــــ (واللہ اعلم)

Marfat.com

صاحبزادیاں

(۱) —— فاطمہ صغریٰ ——

امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا ہیں —— ان کی والدہ کا اسم گرامی اُمّ اسحاق ہے —— ان کا نکاح جناب حسن مثنیٰ بن امام حسین علیہما السلام کے ساتھ ہوا۔

(۲) —— سکینہ ——

حضرت سیّدہ سکینہ سلام اللہ علیہا امام حسین کی چھوٹی صاحبزادی ہیں —— واقعہ کربلا کے وقت ان کی عمر —— سات —— سال تھی۔ ان کی والدہ کا نام رباب ہے۔

(۳) —— زینب علیہا السلام ——

بقولِ علامہ محبّ الدین احمد طبری —— امام کی تیسری صاحبزادی کا نام زینب سلام اللہ علیہا ہے —— غالباً آپ ہی کو فاطمہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔

Marfat.com